بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

جناب مستطاب مروج الاحکام ثقۃ الاسلام السید محمد جعفر زیدی المجد والجاہت
سرپرست امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ لاہور دام عزہ و جناب عالی آپ ہماری
جانب سے مجاز ہیں کہ پاکستان کی ایک لاکھ روپے تک سہم مبارک امام علیہ السلام کی
رقم میں سے بتدریج حاصل کریں اور اس رقم کو شرع مقدس اور مذہب حقہ شیعہ
اور تبلیغی کتب کی ترویج اور مبلغین کے بارے میں صرف کریں اور ہماری جانب سے سید یکر
صاحبان رقوم کو رسید دیں ہم خداوند تعالیٰ سے امامیہ مشن کے شرعی مقاصد اور توفیقات
وتائیدات کے حصول کیلئے خواستگار ہیں اس زمانے میں ترویجی امور کا بہت ضرورت
بلکہ تمام واجبات سے زیادہ لازمی ہے۔ ان شاء اللہ حضرت ولی العصر ارواحنا فداہ خود
ارشاد گرامی ہے اس ادارہ کی مدد فرمائیں گے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ

محمود الحسینی الشاہرودی

(ترجمہ اجازہ مبارک سید)

اپریل 72ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

[illegible] عموم مومنین اور محترم اہل لاہور و اطراف لاہور مجاز ہیں ان کو اجازت دی جاتی ہے کہ شرعی رقوم میں سے سہم مبارک امام علیہ السلام کی بابت ایک لاکھ روپیہ [illegible]
[illegible] کے شرع مقدس اور مذہب حقہ شیعہ اور دینی و تبلیغی کتب کی ترویج میں اور مبلغین دین مبین کے بارہ میں صرف کرنے کے لئے بھیجیں [illegible]
[illegible] سید جاری کریں۔ مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ حتی الامکان ایسی رقوم کا مصرف جناب مستطاب مروج الاحکام مولانا السید محمد جعفر زیدی امام المجد والجاہت [illegible]
[illegible] امیدوار ہوں کہ تمام امور دینی کی خدمات حضرت آیت اللہ العظمیٰ [illegible] کی مرضی کے مطابق اور حضرت ولی العصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی توجہات کا مرکز [illegible]
[illegible] تمام برادران مومنین کو سلام اور سب پر اللہ کی رحمت

(ترجمہ اجازہ مبارک) سید محمد کاظم شریعتمداری



الحاج خواجہ حبیب علی صاحب مینجنگ ٹرسٹی امامیہ مشن کے نئے دفتر واقع
۱۷ انارکلی، لاہور کے جلسۂ افتتاح میں تقریر کر رہے ہیں۔

اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہو جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اچھی باتوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے (آل عمران)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پاکستان میں ملتِ جعفریہ کا سب سے زیادہ شائع ہونے والا

ماہنامہ

پیامِ عمل

لاہور

جلد ۱۶ | محرم، صفر ۱۳۹۲ھ مارچ، اپریل ۱۹۷۲ء | شمارہ ۱

اربعین نمبر

جن حضرات کا خریداری نمبر درج ذیل ہے ان سے

گذارش

آپ کا خریداری نمبر ہے۔ آپ کا چندہ ماہ اپریل ۱۹۷۲ء میں ختم ہو گیا ہے۔ یہ آخری پرچہ بھیجا جا رہا ہے۔ اس ماہ کے ختم ہونے سے پہلے آپ اپنا سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیجئے۔ اس طرح آپ کو وی پی پی کے اخراجات بچ جائیں گے منی آرڈر پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھئے۔ مئی ۱۹۷۲ء کا رسالہ اس امید پر کہ چندے کی ترسیل اور وی پی پی کی روانگی متصادم نہ ہو جائیں آپ کو بھیج دیا جائے گا۔ مگر جون ۱۹۷۲ء کا شمارہ بذریعہ وی پی پی بھیجا جائے گا جس کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی اور مذہبی فرض ہوگا۔ (ادارہ)

یکے از مطبوعات:۔ امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ پوسٹ بکس ۴۸۵ انارکلی لاہور
([illegible] فون ۵۲۵۵۳)

فہرست

بدل اشتراک

ممبران ... سات روپے سالانہ معاونین ... دس روپے سالانہ
مربی ولائف ممبر ایکصد روپے یکمشت یا قسط وار بشرطیکہ
پہلی قسط بیس روپے کی اور بقایا رقم ایک سال کے اندر ادا ہو۔
سرپرست، پانچ سو روپے یکمشت یا قسط وار بشرطیکہ
پہلی قسط یکصد روپے کی ہو اور بقایا رقم ایک سال
کے اندر ادا ہو۔ موجودہ پرچہ :- ۲۰/۱ روپیہ

اھل یورپ کیلئے فیس رکنیت

سرپرست: 50 پونڈ۔ عمر بھر کے لئے ایک مرتبہ
مربی لائف ممبر 10 I۔ عمر بھر کے لئے ایک مرتبہ
معاون 5ء5 شلنگ سالانہ
ممبر ایک پونڈ سالانہ

اداریہ

نگاہِ بازگشت

بہی فرات پہ پیاسوں کے خون کی ندی　　سُنا ہے ابنِ علیؑ سے یہ جنگ سر نہ ہوئی!
مگر یزید کو فاتح جو لوگ کہتے ہیں!!　　تو کیا یزید نے بیعت حسینؑ سے لے لی! (دک)

اس میں شک نہیں کہ دریائے فرات کے کنارے پیاسوں کے خون کی ندیاں بہہ گئیں۔ امام حسینؑ اور اُن کے ساتھی جوان، بوڑھے اور بچے سبھی تو تین دن کے بھوکے پیاسے ذبح کر دیئے گئے۔ اور جب ایک بیمار کے سوا مردوں میں کوئی باقی نہ رہا تو یزید کی فوج امام کے خیموں میں داخل ہو گئی۔ مال و اسباب لوٹ لیا۔ رسول زادیوں کے سروں سے چادریں کھینچ لیں، اور خیموں کو آگ لگا دی۔ دوشِ رسولؐ کے سوار اور جنت کے سردار کی لاش گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کر دی گئی۔ اور شہیدوں کے سر کاٹ کر نیزوں پر چڑھا دیئے گئے۔ یزید کی فوج خاندانِ رسولؐ کی ان بیکس عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا کر، اور بے کجاوہ اونٹوں پر بٹھا کر فتح کے شادیانے بجاتی کوفہ روانہ ہو گئی۔ یزید کی فوج کے حصار میں یہ بیٹھے ہوئے بچے اور اپنے بالوں سے مُنہ چھپائے قیدی عورتیں اُسی اشجعِ عالم علیؑ کی اولاد تھیں جس نے کبھی کسی جنگ میں شکست نہیں کھائی بلکہ میدانِ جنگ میں اُس کے نام کا نعرہ ہی فتح کا حکم رکھتا ہے۔ لیکن کربلا میں جنگ کا نقشہ ہی کچھ اور تھا۔ یزید نے امام حسینؑ سے بیعت کا مطالبہ کیا۔ امام برحق حضرت حسین علیہ السلام نے مصیبتوں پر مصیبتیں برداشت کیں لیکن یزید فاسق و فاجر کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دیا یزید کو اپنے مقصد کے حصول میں سخت ناکامی ہوئی۔ اور سید الشہداء اپنے مقصد میں کامیاب رہے۔ امام حسین علیہ السلام کی عدیم النظیر شہادت کی بدولت ایک ایسی مثال بہم پہنچی ہے جو ظلم و جور کی طاقتوں کے خلاف اہلِ حق کو ہمیشہ جرأت و ہمت عطا کرتی رہے گی۔ علامہ اقبالؒ کی زبان میں یہی وہ قوتِ شبیری ہے جس سے دنیا میں حق کو زندگی و تابندگی حاصل ہے۔ (دک)

آج پاکستان جن حوصلہ شکن اور صبر آزما مصائب و شدائد سے دوچار ہے

سقوطِ ڈھاکہ کے بعد:- وہ بقائے ملک و ملت کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔ زندگی کا ہر شعبہ بُری طرح متاثر ہوا ہے۔ ملک کا ایک بازو کٹ کر الگ ہو گیا اور دشمن سے جا ملا۔ اور پھر سیاست کا اونٹ کسی کروٹ بیٹھتا ہی نہیں! اپنی ہی قوم اور اپنے ہی ملک سے آزادی حاصل کرنے کے لئے بنگالی سیاست نے اپنے مسلمان بھائیوں پر جو قیامت توڑی وہ قرطاسِ ابیض کے ہولناک و حیا سوز مندرجات

سے ظاہر ہے۔ اور جس کے تصور سے بھی روح لرزتی ہے۔ لیکن خوں ریزی و خوں خواری میں کسی طرح کی کمی نہیں آئی۔ بغض کی آگ سینوں میں برابر مشتعل ہے اور بنگال میں ہر بہاری کے سر پر تلوار لٹک رہی ہے خدا جانے "نام نہاد آزاد بنگلہ دیش" آزادی کی خوشی میں اپنے بہاری شہریوں کے خون سے کب تک ہولی کھیلتا رہے گا۔ اس جشنِ طرب کی مدت کتنی ہے۔! خبر نہیں لٹے زمین پر کبھی لٹیروں کی حکومت بھی رہی ہے اور رہی ہے تو کتنے دن!۔

بعض ناعاقبت اندیش قومیں اپنے ملی مفاد کے لئے سیاست کو گدلا اور گندہ کر لیا کرتی ہیں کہ سچی عزت نہیں تو جھوٹی ہی سہی۔ قوم کے افراد، بین الاقوامی دنگل میں کچھ دیر سر اونچا کر کے چل تو لیں گے۔ مگر حیف ہے اس ملک و قوم یا اس حصۂ ملک و قوم پر جو اپنے کسی مفاد کے لئے نہیں بلکہ صرف دشمن کو خوش کرنے اور خوشامد کا ریکارڈ قائم کرنے کے لئے ہر تباہی کو خوش خوش انگیز کر رہا ہے۔ اس وحشتناک ڈرامے نے تمام پاکستانیوں کے دلوں کو جھنجوڑ کر رکھ دیا ہے۔ بلکہ تمام دنیا کے انسانیت دوست افراد پاکستانیوں کے دکھ سے دکھی ہیں۔ ہمارے علمائے اعلام نہ صرف حوزۂ علمیہ قم سے بلکہ نجف اشرف کربلا اور کاظمین سے بھی اپنی عراقی ابتلاء کے باوجود اہل پاکستان کے ساتھ اظہار ہمدردی کر رہے ہیں۔ چنانچہ امیر جماعت اسلامی مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کے ایک تار کے جواب میں آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد کاظم شریعتمدار کا حالیہ پیغام بھی اسی مضمون پر مشتمل ہے۔

ہمارے ایک لاکھ فوجی جو بھارت میں اسیری کے دن گذار رہے ہیں ہمارے لئے اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ہیں۔ مغربی پاکستان میں ان کے اعزہ، عورتیں، بچے، بوڑھے، جوان۔ انہیں کیسے فراموش کر سکتے ہیں! گھروں کا چین رخصت ہو چکا ہے اور مستقبل کے غیر متعین ہونے سے نیندیں حرام ہو گئی ہیں۔

ان سنگین مسائل کے مقابلے میں جب ہم مغربی پاکستان کے کسی حصے میں سیاسی اقتدار کے لئے جوڑ توڑ دیکھتے ہیں تو سخت ذہنی انتشار اور قلبی فشار محسوس ہوتا ہے۔ اور زندگی سے دل بیزار ہو جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ملک کے امن و امان کو تہ و بالا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔ افراتفری اور ہنگامہ آرائی میں لوگ فخر و مباہات محسوس کرنے لگے ہیں۔

کھوئی ہوئی عزت کو حاصل کرنے اور امن و امان کی زندگی گزارنے کے لئے ہمیں اسلامی اخوت کا سبق پھر دہرانا ہوگا۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ بانیٔ پاکستان کے بتائے ہوئے اصولِ حیات "اتحاد، تنظیم اور ایمان" کو اپنائے بغیر پاکستان پنپ نہیں سکتا۔ علاوہ ازیں کوئی وجہ نہیں کہ ہم اصلاح و فلاح کی مہم میں حکومت وقت سے پورا پورا تعاون نہ کریں۔ (ک)

ڈاکٹر ناظر حسن زیدی پروفیسر اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور

میر انیس کی رزمیہ شاعری

تاریخ ادب کے پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ ہر ملک کی شاعری میں سب سے پہلے مرثیہ کا وجود ہوتا ہے۔ غم ایسا شدید جذبہ ہے جو تمام جذبات سے زیادہ شدید ہوتا ہے لہذا شاعری میں بھی سب سے پہلے غم کا ہی اظہار کیا جاتا ہے۔ ایک روایت تو یہ بھی کہتی ہے کہ سب سے پہلے انسان یعنی حضرت آدم نے بھی اپنے مقتول بیٹے ہابیل کے غم میں مرثیہ کہا تھا جس کے الفاظ (مضمون) بعض کتابوں میں محفوظ ہیں۔

اردو میں بھی شاعری کی ابتدا مرثیے سے ہوئی۔ دکن کے ابتدائی مرثیے محض رونے رلانے کی چیز تھے۔ اُن دنوں مرثیے کا مقصد یہی سمجھا جاتا تھا کہ غم کے جذبات کا اظہار کر دیا جائے لہذا پرانے شعراء مثلاً نوری، شاہی، سیوا وغیرہ صرف غمناک بیان پر اکتفا کرتے تھے۔ اس کے بعد شعراء نے مرثیے میں مضمون آفرینی بھی شروع کی چنانچہ ہاشم بیجاپوری اور کاظم کے مرثیے ادبی چاشنی رکھتے ہیں، مرزا سودا نے صاف اعلان کیا کہ مرثیہ گو شاعر کو لازم ہے کہ شاعری کے فن کو ملحوظ رکھے اور مرثیے میں شاعرانہ فنکاری کے جوہر ضرور دکھائے۔ مرزا سودا کا زمانہ اٹھارویں صدی عیسوی کے آخر کا ہے اور اس عہد تک مرثیہ لکھنے والے شاعروں کا کمال یہی تھا کہ وہ بکائیہ واقعات میں تھوڑی سی مضمون آفرینی اور تشبیہ و استعارہ کا رنگ بھر کر داد فن دیتے تھے۔

اُنیسویں صدی کے آغاز میں میر خلیق کے ہمعصر میر مظفر حسین ضمیر نے مرثیے کو سابقہ حدود سے آگے بڑھایا۔ انہوں نے واقعاتِ کربلا کے ضمن میں صبح و شام کے مناظر، ریگستان کی دھوپ کا بیان، فوجوں کی صف آرائی، حریفوں کی مبارزطلبی اور میدانِ جنگ کی تفصیلات بھی مرثیے میں شامل کر دیں۔ اس طرح مرثیے کو وسعت دینے اور اُسے باوقار صنفِ ادب بنانے میں میر ضمیر کا نام سرفہرست ہے، ضمیر کے مرثیوں میں ہم پہلی مرتبہ رزمیہ شاعری کا انداز پاتے ہیں۔

اس کے باوجود یہ کہنا پڑے گا کہ میر ضمیر نے اپنے کلام میں رزمیہ شاعری کا بہت ہلکا سا خاکہ پیش کیا۔ اگر اُن کے کلام سے رزمیہ مضامین نکالے جائیں تو دو چار صفحے سے زیادہ نہ نکلیں گے۔ یہ شرف اُن کے

شاگرد مرزا سلامت علی دبیرؔ کے اور خلیق کے بیٹے میر انیسؔ کے حصّے میں آیا کہ انہوں نے مرثیے میں بہت طولانی واقعاتِ جنگ قلمبند کیے اور لڑائی کے واقعات اور فوجوں کی صف آرائی کو نہایت تفصیل سے بیان کیا۔ بالخصوص میر انیسؔ نے جنگی واقعات کی ایسی تصویر کشی کی ہے کہ اس میں مزید اضافہ غالباً ناممکن ہے۔ آزادؔ کے بقول انہوں نے مختلف واقعات کو اس تفصیل سے پیش کیا کہ مضامینِ نو کے انبار لگ گئے۔ اس لحاظ سے اُن کا یہ دعویٰ کچھ بیجا نہ تھا کہ ؎

لگا رہا ہوں مضامینِ نو کے پھر انبار   خبر کرو مرے خرمن کے خوشہ چینوں کو

انیسؔ کے مراثی میں امام عالی مقام کے سفرِ کربلا سے شہادت تک بے شمار واقعات ایسے ہیں جن میں رزمیہ انداز نظر آتا ہے۔ انگریزی ادب میں رزمیہ شاعری یا EPIC کی مختصر تعریف یہ ہے کہ:-

An epic is a poem of considerable length, prominently marked with events of heroic nature. ؂۱

(یعنی رزمیہ نظم وہ ہے جو خاصا حجم رکھتی ہو (چار چھ سو صفحے یا زیادہ) جس میں ہر طرح کے واقعات ہوں لیکن ان میں ایسے واقعات زیادہ نمایاں ہوں جن میں روحِ شجاعت کار فرما ہو) اس نقطۂ نگاہ سے دیکھئے تو اردو میں دکن کی ایک دو مثنویاں اور شمالی ہند میں شاہنامہ وغیرہ کے ایک دو ترجمے اس تعریف پر پورے اترتے ہیں لیکن یہ واقعہ ہے کہ مذکورہ بالا چیزیں ادبی لطافت سے محروم نظر آتی ہیں۔

انیسؔ کے مرثیے اس معیار پر ہر طرح پورے اترتے ہیں کیونکہ ان میں جانبازی و شجاعت کے جذبات اتنی عمدگی اور لطافت سے بیان کئے گئے ہیں کہ اردو شاعری ان پر جتنا ناز کرے کم ہے انیسؔ نے ان واقعات کے بیان کرنے میں فصاحتِ زبان، منظر کشی، جذبات نگاری اور دیگر شاعرانہ لوازم کا اتنا خیال رکھا ہے کہ ان کے مرثیے اردو ادب کا لازوال سرمایہ بن گئے۔ اس بنا پر رام بابو سکسینہ کی رائے ہے کہ لکھنؤ کی غزل سرائی کی فضا میں جو اخلاقی اعتبار سے ریگستان کی حیثیت رکھتی ہے، انیسؔ کے مرثیے ایک نخلستان کی طرح ہیں جو نگاہوں کو شادابی بخشتے ہیں ؂۲۔

انیسؔ کے کلام میں ہر جگہ یہ شجاعانہ روح ہمیں دھوپ لئی دیتی ہے۔ مدینے سے سفر کرتے وقت عرب کے ریگستان کی منزلیں طے کرتے ہوئے یا میدانِ کربلا میں جنگ کرتے وقت امام حسین علیہ السلام اور ان کے

؂۱ Encyclopaedia Britannica. See Epic

؂۲ History of Urdu Literature. Page 121

سرفروش رفیقوں نے ہر جگہ جانبازی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ایک جگہ نہیں بلکہ انیسؔ کے کلام میں جا بجا ہیں ان بہادر ساتھیوں کے چہرے مہرے اور اخلاق و عادات کی تصویر میں ملتی ہیں اور سب پر شجاعت و شہامت کا رنگ چھایا ہوا ہے۔ ایک مرثیے کے تھوڑے سے بند یہاں نقل کیے جاتے ہیں جن میں امام علیہ السلام کی فوج کا جوشِ جہاد اور ولولۂ جنگ بیان کیا گیا ہے ؎

حاضر ہیں صبح سے درِ دولت پہ جاں نثار   اک سو ٹہل رہے ہیں رفیقانِ ذی وقار
پیدل کھڑے ہیں سامنے باندھے ہوئے قطار   بیٹھے ہیں زین پوش بچھائے ہوئے سوار
شوقِ زیارتِ عَلَمِ فوجِ شاہ ہے
اک اک کی جانبِ درِ دولت نگاہ ہے

رُخ ہے کسی کا جوشِ شجاعت سے لالہ رنگ   کوئی سنوارتا ہے بدن پر سلاحِ جنگ!
جھک جھک کے چست کرتا ہے کوئی فرس کا تنگ   چلّے میں جوڑتا ہے کوئی فاقہ کش خدنگ
بھالا سنبھالتا ہے کوئی جھوم جھوم کے
تنتا ہے کوئی تیغ کے قبضے کو چوم کے

بل کھا کے زلف رخ پہ کسی کے اکڑ گئی!   چتون کسی کی شورِ دُہل سے بگڑ گئی!
دو لاکھ سے نظر کسی غازی کی لڑ گئی!   منھ سُرخ ہو گیا شکن ابرو پہ پڑ گئی!
نکلا کوئی سمند کو زانو میں داب کے
غصے سے رہ گیا کوئی ہونٹوں کو چاب کے

باہر تو اشتیاقِ علم میں ہے سب سپاہ   خیمے میں باندھتے ہیں کمر شاہِ دیں پناہ
سب خویش و اقربا ہیں مسلح قریبِ شاہ   ہیں سامنے عَلَم لئے عباسِ عرش جاہ
رُتبے کو اَوج نخلِ ترقی مُراد پہ
گویا علیؑ کھڑے ہیں مہیّا جہاد پہ

غور کیجئے کہ اس سے بہتر رزمیہ شاعری اور کیا ہو سکتی ہے۔ کسی فوج کے بہادروں کا نقشہ اس سے عمدہ اور کیا کھینچے گا۔ لیکن انیسؔ کا قلم یہیں نہیں رک جاتا بلکہ تصویروں پر تصویریں بناتے جاتا ہے۔ امام عالی مقام کے رفیقوں میں بہادر جوانوں کے دوش بدوش کئی بوڑھے بزرگ بھی تھے۔ انہی میں ایک جری بزرگ حبیب ابنِ مظاہر تھے۔ ان کا واقعہ مختصر یہ ہے کہ واقعۂ کربلا سے دو تین ہفتے پہلے کوفے کے بازار میں دکان سے خضاب خرید رہے تھے۔ وہیں امام حسینؑ کا قاصد آ پہنچا اور انہیں امام کا نامہ دیا جس میں

لکھا تھا کہ میری نصرت کے واسطے آؤ۔ صاف ظاہر تھا کہ یہ خط موت کا پروانہ تھا۔ آپ نے اُسے پڑھ کر خضاب کی پڑیا کو وہیں پھینک دیا اور کہا کہ "اب یہ داڑھی خون سے خضاب ہوگی" اُسی وقت گھر جا کر زوجہ محترمہ کو وصیت کی اور کوفہ سے سفر کر کے امام حسین کے قافلے میں آ ملے۔ اُن کی ضعیفی کا حال یہ تھا کہ بھنویں لٹک کر آنکھوں پر آگئی تھیں۔ جنہیں اس شیر دل مجاہد نے رومال باندھ کر اوپر کی جانب کس دیا تھا ہاتھوں میں رعشہ تھا لیکن شوقِ شہادت کے جوش میں وہ بھی جاتا رہا۔ کمر میں خم آگیا تھا۔

انیسؔ نے اس دلاور کا نقشہ بڑی عقیدت و مہارت سے کھینچا ہے اور فنکاری نیز رزمیہ شاعری کا بہت عمدہ نمونہ پیش کیا ہے۔ غور کیجئے اور انصاف سے بتایئے کہ انگریزی اور سنسکرت کے ڈراموں میں کتنے ایسے ڈرامائی منظر ملتے ہیں۔ اسی وصف سے متاثر ہو کر شارب[1] ردولوی نے لکھا ہے کہ انیسؔ کے اس وصف کے سبب جنگی واقعات و مناظر کی سچی تصویریں آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں[2]۔ آپ بھی ایک ضعیف مجاہد (حبیب ابنِ مظاہر) کی یہ تصویر ملاحظہ کریں:۔

سب جاں فشاں سوار تھے راہِ صواب میں
پیدل مگر تھے ابنِ مظاہر رکاب میں

بڑھتا تھا خون جوشِ شجاعت سے دمبدم
گردن میں وہ بھی تھی نہ معلق کمر میں خم!
ہر نوجواں سے تھا بہ اشارہ بصد حشم
یعنی جہاں سے جائیں گے سیدھے جناں میں ہم

بَر میں زرہ، کمانِ کیانی تھی دوش پر
قبضے پہ ایک ہاتھ تھا اک زین پوش پر

ابرو جھکے جو پڑتے تھے آنکھوں پہ بار بار
رومال پھاڑ کر انہیں باندھا تھا استوار
آنکھوں میں شیرِ نر کی جلالت تھی آشکار
گویا کہ تھی نیام میں حیدرؑ کی ذوالفقار!

جلدی چلے جو چند قدم جھوم جھوم کے!
رعشہ بِدا ع ہو گیا ہاتھوں کو چوم کے!

اک شور تھا کہ عَود کیا پھر شباب نے!
پائی دُعا حبیب کے حق میں جناب نے
ریشِ سفید رخ پہ سیہ کی خضاب نے!
پائی یہ آب و تاب کہاں آفتاب نے

لبریز نور سینۂ بے کینہ ہو گیا!!
یوں جھریاں مٹیں کہ تن آئینہ ہو گیا

---

[1] شارب ردولوی ۔ مراثی انیسؔ میں ڈرامائی عناصر ص ۲۱ ؎ [2] اقتباس از مراثی انیس ص ۲۲۵

آپ نے ضعیف مجاہد کے جوشِ جہاد کی تصویر دیکھی۔ یہ سراسر رزمیہ انداز میں ڈوبی ہوئی ہے۔ انیس نے ان بہادروں کے اور نقشے بھی پیش کئے ہیں۔ ایک جگہ اجمال و اختصار کے ساتھ اُن کی عبادت اور دینداری کا حال لکھا ہے لیکن رزمیہ انداز یہاں بھی نمایاں ہے :۔

جب غازیانِ فوج خدا نام کر گئے　　دنیا سے تشنہ کام گئے کام کر گئے
فیضِ اپنا مثل ابرکرم عام کر گئے　　امت کی مغفرت کا سرانجام کر گئے
پڑھتے ہیں سب درود جو ذکر ان کے ہوتے ہیں
کیسے بشر وہ تھے کہ ملک جن کو روتے ہیں

پیشانیوں پہ جلوہ نما اخترِ سجود　　دیکھیں جو ان کا نور تو قدسی پڑھیں درود
رخ سے عیاں جلال وجوانمردی و نمود　　شیدائے آل، شیفتۂ واجب الوجود
جینے کی شاہِ دیں کو دعا دے کے مر گئے
ایماں کے آئینے کو جِلا دے کے مر گئے

پانی نہ تھا کریں جو وضو وہ فلک جناب　　لیکن رخوں پہ خاکِ تیمم سے طرفہ آب
باریک ابر میں نظر آتے تھے آفتاب　　ہوتے ہیں خاکسار غلام ابوتراب
مہتاب سے رخوں کی ضیا اور ہو گئی!
مٹی سے آئینوں پہ جِلا اور ہو گئی!

خاکسار راقم نے یہاں تک جو کچھ عرض کیا، یہ صرف فوجِ حسینیؑ کے بہادروں کی ایک سرسری تصویر تھی ورنہ مراثیِ انیس میں روحِ شجاعت اور رزمیہ انداز ہر جگہ موجود ہے۔ یہ اور بات ہے کہ قوم نے رونے دھونے اور سینہ کوبی پر اکتفا کر لیا ہے ورنہ انیس، دبیر، فصیح وغیرہ کے مرثیوں میں رزمیہ عناصر بکثرت موجود ہیں جنہیں پڑھ کر روحِ شجاعت وجد میں آتی ہے اور جذبۂ شہادت جوش میں آتا ہے۔ عجیب بات جس کی طرف قارئین کرام کی توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ امام حسینؑ دنیا بھر کے بہادروں کے سرتاج تھے جنہوں نے ۵۷ سال کی عمر میں ساٹھ ستر عزیزوں کی شہادت کا داغ اٹھا کر فوجِ مخالف کے ساتھ جنگ کی اور بے شمار اشقیا کو تہ تیغ کر کے اپنے خون کے دریا میں تیرتے ہوئے ساحلِ شہادت پر جا اترے۔ ایسے بہادر کی یاد محض سینہ کوبی سے کرنا کافی نہیں بلکہ اس کی شجاعت و جانبازی کا ذکر کرنا زیادہ ضروری ہے۔ اسی بنا پر جوش ملیح آبادی نے "ذاکر سے خطاب" میں قوم سے یوں خطاب کیا ہے ؎

تھیں بہتّر خوں فشاں تیغیں حُسینی فوج کی! اور فقط اک سیّدِ سجاّد کی زنجیر تھی!
اتنی تیغوں کی رہی دل میں نہ تیرے یاد بھی حافظے میں صرف اک زنجیر باقی رہ گئی!

روح کو بیچارگی سے انس پیدا ہو گیا
اشجعِ عالم کے پیرو! یہ تجھے کیا ہو گیا!

انیسؔ کے کلام سے اب تک خاکسار راقم نے جو مثالیں پیش کی ہیں اُن میں امام عالی مقام کے رفیقوں کا شوقِ شہادت بیان ہوا ہے۔ باقاعدہ میدانِ جنگ اور ہنگامۂ حرب وضرب کی تصویریں ان سے کہیں زیادہ شاندار ہیں جنہیں اگلی قسطوں میں قارئین کی نذر کیا جائے گا۔

سفارتِ عراق کا ایک مُراسلہ

امامیہ مشن کے بورڈ آف ٹرسٹیز نے ایک اجلاس میں جس کی رُوداد پچھلے شمارۂ پیام عمل میں شائع ہو چکی ہے عراق کے حضراتِ علماء وطلباء کی خیر وعافیت کے متعلق سخت تشویش کا اظہار کیا تھا اور سفیر کبیر عراق کو ایک خط لکھا تھا جواب میں سفارت خانۂ عراق (اسلام آباد) سے مندرجہ ذیل مضمون پر مشتمل ایک سرکاری مراسلہ موصول ہوا۔

سفارة جمهورية العراقيه

اسلام آباد ۱۲ر فروری ۱۹۸۲ء

جنابِ من! بحوالہ مراسلہ مورخہ ۵ر جنوری ۱۹۸۲ء میں آپ کو یہ مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ عراق میں علماء کا شایانِ شان احترام کیا جاتا ہے اور کسی عالم کو جو عراق میں رہتا ہو یا جائز طور پر واردِ عراق ہوا ہو ملک بدر نہیں کیا گیا۔ بایں ہمہ اگر کچھ افراد کو عراق چھوڑنا پڑا ہے تو محض اس وجہ سے کہ ان کے پاس پاسپورٹ یا رہائش کے اجازت نامے نہیں تھے۔ جن غیر ملکی باشندوں کے پاس پاسپورٹ اور رہائش کے اجازت نامے موجود ہیں اُن سے سب اچھی طرح پیش آتے ہیں۔ اور وہ لوگ عراق میں برابر بود وباش رکھتے اور آزادی سے اپنا کاروبار کرتے ہیں۔

امید ہے کہ غلط فہمی رفع ہو جائے گی، ہم اپنی بہترین خواہشات وسوالات پیش کرتے ہیں۔

مخلص: رشید علی، فرسٹ سیکرٹری

ہم اس مراسلے کے لئے سفیر کبیر عراق کے ممنون ہیں اُن سے بہتر سے بہتر توقعات رکھتے ہیں اور یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جس طرح ممکن ہو عراق میں حضراتِ علماء وطلباء کے لئے سابقہ سہولتیں مہیا کر کے اُن کے اعزازات کو بحال کیا جائے تاکہ دُنیائے اسلام کا اضطراب دور ہو اور سب مسلمان، حکومتِ عراق کے لئے دعائے خیر کریں۔ غیر سرکاری طور پر جو اطلاعات پہنچی ہیں۔ وہ تسلی بخش یا اطمینان دلانے سے قاصر ہیں۔ عراق کی حیثیت حاکمہ سے یہ بات ہرگز چھپی ہوئی نہیں کہ دنیائے اسلام کو اپنا ہمنوا وخیر خواہ بنانے کے لئے علمائے اسلام کی جان ومال وآبرو کا تحفظ نہایت ضروری ہے۔ (ک)

مولانا مولوی سید مجتبیٰ الحسن صاحب کراروی (پشاور)

نسل رسولؐ میں ہونے کی وجہ سے سادات کی عظمت مسلّم ہے

لفظ "سیّد" کا استعمال اور اس کا اختصاص

حدیث نور، مسلّم بین الفریقین ہے جس میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے سب سے پہلے میرے نور وجود کو پیدا کیا، اس کے بعد اسے اصلاب طاہرہ وارحام مطہرہ کے ذریعے صلب عبدالمطلب تک پہنچایا صلب حضرت عبدالمطلب میں پہونچنے کے بعد یہ نور دو حصوں میں منقسم ہوگیا ایک صلب عبداللہ میں گیا اور دوسرا صلب ابوطالب میں، صلب عبداللہؑ سے ہیں اور صلب ابوطالبؑ سے علیؑ پیدا ہوئے۔ (ریاض النضرۃ و بحار الانوار)

اس حدیث سے ظاہر و باہر ہے کہ رسول کریمؐ اور علی حکیمؑ کے نقطۂ وجود کی بنیاد حضرت آدم کی پیدائش سے ہزاروں سال قبل پڑی اور انبیاء و مرسلین کے دنیا میں آنے کے بعد ان حضرات کا ظہور ظاہری ہوا۔ میرے خیال میں یہ نوری بنیاد وہی شرف سیادت کی اصل اور اساس ہے اور اسی پر سادات کی شرافت نسلی کی بنیاد قائم کی گئی ہے، قدرت نے اسے امتیاز کامل دینے کے لئے صُلب رسول کریمؐ سے حضرت فاطمہ زہراؑ کو پیدا کرکے تمام اولاد نرینہ کو دنیا سے اٹھا لیا اور نور محمد مصطفےٰ اور علی مرتضےٰ کو پھر ملانے کے لئے رسول کریم کو حکم دیا کہ فاطمہ کی تزویج علیؑ سے کردی جائے چنانچہ مناکحت و مزاوجت ہوگئی اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ وغیرہما پیدا ہوئے۔ (نور الابصار)

یہ سچ ہے کہ نسلوں کا سلسلہ اولاد نرینہ سے قائم ہوتا ہے لیکن اس امتیازی خصوصیت کو کیا کیا جائے کہ خداوند عالم نے اپنے رسولؐ کی نسل کے سلسلہ کو فاطمہؑ اور علیؑ کے ذریعہ سے قائم کیا ہے، آپ فرماتے ہیں "ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب علی بن ابی طالب" خداوند عالم نے تمام انبیاء کی ذریت انہیں کے صلب میں رکھی ہے۔ لیکن میری ذریت صلب علی میں قرار دی ہے۔ (صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۴) پھر فرماتے ہیں کہ علیؑ اور فاطمہؑ کی جو اولاد ہے "انا ابوھم و عصبتھم" میں ہی ان کا باپ اور ان کی بنیاد ہوں (صواعق محرقہ صفحہ ۹۳) غالباً اسی کی طرف آیۂ مباہلہ اشارہ کررہی ہے جس میں حسنینؑ کو فرزندان

رسولؐ بتایا گیا ہے، اس حدیث سے مخالفوں کا یہ کہنا مندفع ہو گیا کہ فاطمہؑ اور علیؑ کی اولاد، رسول کی اولاد کیونکر ہو سکتی ہے۔

اس سے بھی باخبر رہنا چاہیئے کہ ہمارے نزدیک اولادِ علیؑ (جو بطن فاطمہؑ سے نہیں ہیں) وہ بھی سید ہیں کیونکہ شرافت نور بہ وجود بیں علیؑ حضرت رسول کریم کے برابر کے شریک و سہیم ہیں (مطالب السئول) اسی لئے ہم حضرت عباس اور محمد حنفیہ کو سید سمجھتے ہیں یہ اور بات ہے کہ شرف سیادت میں ان کے برابر نہیں قرار دیتے جو علیؑ و فاطمہؑ دونوں سے پیدا ہوئے جیسے امام حسن اور امام حسینؑ (کتاب لوامع التنزیل ج ۳ صلاع) میں ہے کہ ہم حضرت علیؑ کی جملہ اولاد کو سید جانتے ہیں لیکن درجے میں فرق کے قائل نہیں اسی لئے علماء انساب نے علوی اور فاطمی میں تفریق قرار دی ہے۔ بہرحال یہ واضح ہو جانے کے بعد کہ اولادِ علیؑ و فاطمہؑ، اولادِ رسولؐ ہیں اور یہ مسلم ہونے کے بعد کہ شیخ کی اولاد کو شیخ اور برہمن کی اولاد کو برہمن کہا جاتا قدیم الایام سے چلا آتا ہے اولادِ رسولؐ کو سید کہنے میں قطعاً کوئی قباحت نہیں قرار دی جا سکتی۔

تبادرِ ذہنی دلیلِ حقیقت ہے:-

علم اصول کا یہ اصل قانون ہے کہ لفظ کے بولنے کے بعد اس کے مختلف معانی میں سے جس معنی کی طرف تبادرِ ذہنی ہو وہی حقیقی معنی ہوتا ہے۔ مثال کے لئے ملاحظہ ہو کہ، لفظ صلوٰۃ جس کے معنی دعا کے ہیں جب یہ لفظ بولا جاتا ہے تو تبادرِ ذہنی اس کے لغوی معنی دعا کی طرف نہیں ہوتا بلکہ لفظ کی حقیقت شرعیہ کی طرف ہوتا ہے۔ یعنی لفظ صلوٰۃ سے دعا نہیں، ارکان مخصوصہ کے ساتھ عبادت یعنی نماز سمجھ میں آتی ہے، اسی طرح جب بھی لفظ سید بولا جاتا ہے، تبادرِ ذہنی اولادِ رسولؐ ہونے کی طرف ہوتا ہے۔

نسلی الحاق و انتساب کی پائداری:-

نسل کا الحاق اور انتساب کسی صورت سے ختم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ چیز قدرتی نظام کے تحت چل رہی ہے، قرآن مجید پارہ ۲۷ سورہ طور، رکوع ۳ میں ہے: والذین آمنوا ... الحقنا بھم ذریتھم الخ (ترجمہ) اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا تو ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے درجے تک پہنچا دیں گے اور ہم ان کی کارگزاریوں میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے۔

علامہ شبیر احمد عثمانی حضرت شیخ الہند دیوبندی کے مترجم قرآن مجید کے حاشیہ صفحہ ۲۰ پر لکھتے ہیں کہ مومن کی اولاد اور متعلقین اگر ایمان پر قائم ہوں اور انہی کاملوں کی راہ پر چلیں، جو خدمات ان کے بزرگوں نے انجام دی تھیں یہ بھی ان کی تکمیل میں ساعی ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو جنت میں انہی کے ساتھ ملحق کر دے گا۔ گو ان کے اعمال و احوال ان کے اعمال و احوال سے "کماً و کیفاً" فروتر ہوں تاہم ان بزرگوں

کے اکرام اور عزت افزائی کے لیئے ان تابعین کو ان متبوعین کے جوار میں رکھا جائے گا اور ممکن ہے کہ بعض کو بالکل انہیں کے مقام اور درجے پر پہونچا دیا جائے ایسی کچھ صحیح بخاری اور تفسیر صافی کے صلہ ۴۴۳ پر ہے۔

شبیر احمد عثمانی اور شیخ الہند کی عبارت میں جو راہ پر چلنے کا حوالہ دیا گیا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے آباؤ اجداد کی راہ پر چلیں گے وہی آخرت میں کامیاب و کامگار ہوں گے۔ اور جو ان کی راہ کو چھوڑیں گے۔ وہ خائب و خاسر رہیں گے۔ اس سے یہ بات کھل جاتی ہے کہ جو سید بارہ امامؑ کی راہ پر نہیں چلتا اور ان کے مذہب و مسلک پر قائم نہیں ہے وہ اس الحاق نسلی سے فائدہ نہ اٹھا سکے گا۔

غرضیکہ اس آیت اور اس کی تفسیر سے صرف یہ پتہ نہیں چلا کہ نسل کا الحاق ختم نہ ہو گا بلکہ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ الحاق نسلی دنیا تو در کنار آخرت میں بھی رہے گا اور اس کا بھی پتہ چل گیا کہ الحاق نسلی کو خداوند عالم نے عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے اب ظاہر ہے کہ جو جس قسم کے اعمال کا مالک ہو گا اور اس کی اولاد بھی اسی کے درجے تک پہونچے گی اسی لیئے حضرت سرور کائنات نے اپنی نسل کی بلندی اور اس سلسلہ کی پائداری کا بار بار ذکر فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ یہ فرما دیا ہے کہ میری نسل دنیا تو در کنار آخرت اور قیامت میں بھی منقطع نہ ہوگی، حضرتؐ فرماتے ہیں: "کل سبب ونسب ینقطع یوم القیامۃ ماخلا سببی ونسبی کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میرے سبب ونسب کے علاوہ تمام سلسلے منقطع ہو جائیں گے۔ (صواعق محرقہ ص۱۳۵)

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میری اولاد قابل عزت ہے اس کی تعظیم کیا کرو، اچھوں کی تعظیم مرضی معبود کے لئے اور بروں کی تعظیم میری خاطر ہے۔ (اسعاف الراغبین) علامہ حسین واعظ کاشفی لکھتے ہیں کہ تمام انبیاء کی اولاد ہمیشہ قابل تعظیم سمجھی جاتی رہی ہے اور رسول کریمؐ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

(روضۃ الشہداء ص۴۴۴)

لفظ سید کا اولاد رسول کے لیئے اختصاص:۔ کہا جاتا ہے کہ ۱) لفظ "سید" کے کئی معنی ہیں اسے کسی مخصوص معنی کے لئے معین کر دینا درست نہیں ہے ۲) لفظ "سید" اولاد علی و فاطمہ کے لئے مخصوص نہیں ہے میں کہتا ہوں کہ بے شک لفظ سید جس کی جمع سادۃ اور سادات ہے کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایسے بہت سے الفاظ ہیں جو مختلف مقامات پر مستعمل ہوئے ہیں اور ہوتے رہتے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کون سا محل استعمال ہے جسے حقیقت کا درجہ مل سکے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسے کثیر الفاظ ہیں جن کے کئی معنی ہیں اور قرآن کے سہارے سے وہ مستعمل بھی ہوتے رہتے ہیں لیکن ان کا حقیقی محل استعمال وہی ہوتا ہے جس کی طرف تبادر ذہنی ہو (جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں) مثلاً لفظ "عین" کو لے لیجئے اس کے تقریباً ستر معنی ہیں، عین کے معنی، آنکھ۔ گوشہ۔ آفتاب، روشنی آفتاب۔ گھر والے۔ اہل شہر

جاسوس ۔ دیدبان ۔ جماعت ۔ چشمہ وغیرہ وغیرہ ہیں (المنجد ص ۵۶۸) لیکن جب لفظ عین بولا جاتا ہے تو ذہن اس سے عام طور پر آفتاب سمجھ میں آتا ہے نہ گھٹنہ نہ کوئی اور معنی بلکہ لفظ عین سے تبادر ذہنی صرف آنکھ کے معنی کی طرف ہوتا ہے اور یہی حقیقت معنی کی دلیل ہے، بالکل اسی طرح لفظ "سید" کا معاملہ ہے اس کے بھی کثیر معنی ہیں اور اس کا استعمال بھی بہت سے مواقع پر مختلف قرینے سے ہوا ہے، لغات میں اس کے معنی اور استعمال کے متعلق ملتا ہے ۔ سردار ۔ شریف ۔ فاضل، رئیس قوم ۔ بزرگ خاندان ۔ سخی ۔ کریم ۔ حلیم ۔ مصائب برداشت کرنے والا دوست ۔ رب ۔ زوج وغیرہ وغیرہ (مجمع البحرین ص ۲۳۸ ومفردات راغب اصفہانی) مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جب لفظ سید بولا جاتا ہے تو ان معانی میں سے کسی ایک کی طرف بھی "تبادر ذہنی" نہیں ہوتا ۔ یعنی ان معانی میں سے کوئی ایک معنی بھی سمجھ میں نہیں آتا بلکہ صرف فرزند رسولؐ ہونے کا تصور ہوتا ہے ۔ اس مقام پر یہ نہ خیال کیا جائے کہ یہ تبادر ذہنی کسی قوم یا فرقہ سے متعلق ہے کیونکہ جمہور مسلمین کا یہی مسلک ہے اور چند متعصب قسم کے افراد کے علاوہ تمام لوگ لفظ سید سے فرزند رسولؐ ہی سمجھتے ہیں ۔ المنجد ص ۳۶۳ طبع بیروت میں ہے کہ السید، صاحب سیادت کو کہتے ہیں "عند المسلمین من کان سلالۃ نبیھم الخ" اور مسلمانوں کے نزدیک سید وہ ہے جو ان کے نبیؐ کی اولاد اور نسل میں سے ہو اسی کتاب کے ص ۳۵۲ میں لفظ "سلالۃ" کے معنی ۔ خلاصہ ۔ نسل ۔ فرزند کے تحریر ہیں ۔

اب رہ گیا یہ فرمانا کہ لفظ سید اولاد علیؑ و فاطمہؑ کے لئے مخصوص نہیں ہے" اس کے متعلق عرض ہے کہ لفظ سید اگرچہ مختلف معنی رکھتا ہے اور مختلف محل پر مستعمل ہوا ہے جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا لیکن اسلام کے قرن اول ہی سے یہ لفظ اولاد رسولؐ اور فرزندان علیؑ و فاطمہؑ کے لئے مخصوص ہو گیا ہے اور قیامت تک صرف انہی کے لئے استعمال ہوتا رہے گا ۔

اب ذرا وہ حضرات خصوصیت کے ساتھ متوجہ ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ لفظ سید نہ اولاد علیؑ و فاطمہؑ کے لئے مخصوص ہے اور نہ اس کا سلسلہ ہمیشہ قائم رہ سکتا ہے ۔

دیکھئے کتاب "رشفۃ الصادی من بحر فضائل بنی النبی الہادی" طبع مصر ۱۳۰۳ھ کے ص ۵ سطر ۱۲ میں ہے ۔

فہم الاولیٰ جلت مناقبہم   ورثوا السیادۃ کابراً عن کابر

(ترجمہ) اولاد رسولؐ اور فرزندان علیؑ و فاطمہؑ جملہ مخلوقات سے بہتر ہیں ان کے فضائل و مناقب بہت ہی جلیل و عظیم ہیں وہ نسلاً بعد نسل سیادت کے مالک ہیں، اسی کتاب کے ص ۱۱ سطر ۳ میں ہے، "قال العلماء ولا یمتنع ھذا الحصر دخول اولادھم وذریتہم الی آخر الابد" علماء کا ارشاد ہے کہ فضیلت اور سیادت کا جو شرف ان کو نصیب ہے یہ رہتی دنیا تک رہے گا، اس کے علاوہ کتاب

صحاح الاخبار فی نسب السادۃ الفاطمیۃ الاخیار طبع بمبئی کے صفحہ ۱۲۵ کی سطر ۲ میں ہے "خصص بیوت النبوۃ بالسیادۃ .... فکل من یثبت لہ بنوۃ النبوت، سید" خداوند عالم نے نبیؐ کے گھرانے کو سیادت کے لئے مخصوص کر دیا ہے لہذا جس فرد بشر کے لئے یہ ثابت ہوجائے کہ یہ نبی کی اولاد ہے وہ "سید" ہوگا۔

سیّد کی تعظیم واجب ہے :- امام المسلمین حضرت علامہ جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ملاحظہ کیجئے۔ وہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور ان کی اولاد کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں "فتخصص السیادۃ لھم وتزید الشرافۃ لاجل الاباء والام ... فمن ولد منھما ذکرا وانثی فھو "سید" الی القیامۃ ویجب علی اجمع الخلق تعظیمھم ابدا" الخ یعنی حضرت حسنین علیہما السلام اور ان کی اولاد کے لئے سیادت مخصوص ہے، مرد ہو یا عورت جو بھی ان کی نسل سے ہے۔ وہ قیامت تک "سید" رہے گا اور ساری کائنات پر یہ واجب ہے کہ ان کی ہمیشہ ہمیشہ تعظیم کرتی رہے (لوامع التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۳۴)

علامہ شیخ محمد صبان اپنی مشہور کتاب اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ وفضائل اہلبیتہ الطاہرین مطبوعہ برحاشیہ کتاب نور الابصار امام شبلنجی طبع مصر ۱۳۲۲ھ کے صفحہ ۱۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں، "قد صرح العلماء بانہ ینبغی اکرام سکان بلدہ صلعم وان تحقق منھم ابتداع او نحوہ برعایۃ حرمۃ جوارہ فما بالک بذریۃ الذین ھم بضعۃ منھم ولو کان بینھم وبینہ وسائط" یعنی علماء نے اس کی صراحت کردی ہے کہ حضرت رسول کریمؐ کی حرمت جوار کی رعایت سے یہ ضروری ہے کہ ان کے شہر کے رہنے والوں کی تعظیم وتکریم اور اکرام وتوقیر کی جائے چاہے ان کا بدعتی اور گناہگار ہونا ثابت ہی کیوں نہ ہو تو جبکہ یہ بات طے پاچکی ہے تو پھر ان کی ذریت اور اولاد کے بارے میں کیا عذر ہوسکتا ہے کہ ہم ان کی تعظیم وتکریم میں پس وپیش کریں وہ تو ان کے جگر کے ٹکڑے ہیں۔ دیکھو ان کی تعظیم ضروری ہے چاہے کتنا ہی سلسلہ طویل کیوں نہ ہو گیا ہو۔

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ فرزندان رسولؐ چونکہ سید ہیں اور سادات فرزندان رسول ہیں لہذا چاہے ان کے اعمال بہتر بھی نہ ہوں لیکن "یجب ویحترم من حیث قرابتہ" آنحضرتؐ کی ذریت اور اولاد ہونے کی وجہ سے ان کی احترام کرنا ضروری ہے اور انہیں دوست رکھنا لازم ہے آگے چل کر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ایک دن برسر منبر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میرا سلسلہ نسب قیامت میں نفع نہ دے گا یہ بالکل غلط ہے ان رحمی موصولۃ فی الدنیا

والا حضرت ، یاد رکھنا چاہیئے کہ میری نسل دنیا اور آخرت دونوں میں مفید ہوگی اور اس کا ہر جگہ فائدہ برآمد ہوگا ۔

بہر حال علماء اسلام کا فیصلہ یہ ہے کہ " لفظ سید " محمد و آل محمد اور ان کی اولاد کے لئے مخصوص ہے اور اولادِ رسول قیامت تک قابل احترام رہے گی اور کسی غیر کے لئے جائز نہیں کہ اس لفظ مخصوص کو اولاد رسولؐ اور فرزندانِ علیؑ و فاطمہؑ کے علاوہ کسی کے لئے استعمال کرے ۔

واضح ہو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سید ہونے کے باوجود سیادت کو چھپانے والے اور غیر سید ہونے کی صورت میں سیادت کا غلط دعویٰ کرنے والے کو ملعون قرار دیا ہے ۔

جناب فیض محمد گوہر جعفری - بی ۔ اے دگوٹھ مہاراجہ

سلام

عظمتِ آدمی کی ہے منزلِ آخری حسینؑ
عرصۂ شش جہات میں عشق کی زندگی حسینؑ

کون و مکاں کی عظمتیں اس کے حضور سرنگوں
بن گیا کربلا میں وہ مرکزِ بیکسی حسینؑ

نوعِ بشر سے اس طرح ہوگا ادا نہ حشر تک
کر گیا جس طرح ادا سجدۂ آخری حسینؑ

کیوں نہ ہے وہ تازہ تر، ہو نہ وہ کیوں شاداب
جبکہ بہارِ دیں کی ہے روح شگفتگی حسینؑ

سر کو کٹا یا، گھر دیا، دامنِ دیں کو بھر دیا
بعدِ نبیؐ نہ کیوں کرے دیں پہ سروری حسینؑ

نگارش: پروفیسر خواجہ محمد لطیف انصاری مسلم مشنری (افریقہ)

نجات دہندۂ اُمت

حضرت امام حسینؑ یقیناً نجات دہندہ ہیں مگر وہ ان معنوں میں نہیں کہ انہوں نے ہمیں فرائض کی پابندی سے آزاد کر دیا ہے اور خود ہم سب کا کفارہ ہو گئے ہیں یہ تو انسان کو گناہوں کا جواز عطا کرتا ہے ایسا عقیدہ محرک معصیت ہے۔ حسینؑ کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ ان کی شہادت اور ان کی عظیم الشان قربانیاں محرک معصیت ہوں انسانوں میں گناہ کرنے کی جسارت پیدا کرے۔ ایسا سمجھنا اپنی غلط ذہنیت سے ان کے مقصد کو پامال کرنے کا باعث ہوگا۔ حسینؑ نجات دہندۂ امت ہیں یعنی حسین علیہ السلام نے امت کے لئے تشکیل سیرت کا سامان پیدا کر دیا ہے اور انہیں ایسا بنا دیا ہے کہ وہ اپنے عمل سے نجات کے حق دار ہوں اگر امام حسینؑ نہ ہوتے ان کا جہاد نہ ہوتا ان کی یہ عظیم الشان قربانیاں نہ ہوتیں ان کے مصائب و آلام نہ ہوتے ان کا غم و الم نہ ہوتا تو دین و شریعت کبھی کے رخصت ہو چکے ہوتے اموی رنگیلے شہزادوں اور مادی تاجداروں کی سیرت سنت بنتی اور معیار نجات سمجھی جاتی اور یہ امر امت اسلامیہ کی ابدی ہلاکت کا سبب ہوتا حسین علیہ السلام نے اپنے اسوۂ حسنہ سے ہمیں نجات کے قابل بنا دیا۔

ہمارا شہید اللہ کی رضا کا رہنما ہے اور ہمیں متقی اور پرہیزگار بنانے والا ہے گناہوں کا دروازہ کھولنے والا نہیں۔ سرکار سید الشہداؑ نے ہمارے قوائے عمل کو معطل نہیں کیا ہے بلکہ ان کا اسوۂ حسنہ ہمارے لئے بہترین محرک عمل ہے۔ معیار کردار ہے اور ہماری سیرت کو بہترین سانچے میں ڈھالنے والا ہے۔

حضرت امام حسینؑ نے ہمیں ورثہ میں غم کیوں دیا ہے؟ کیا یہ ممکن نہ تھا کہ وہ یزید کی فوج کو نذر تیغ کرنے اور دنیا میں بجائے مجلس ماتم کے ان کی محفل مسرت ہوتی! یہ غیر ممکن تو نہیں تھا اگر ایسا نہ ہوتا جیسا ہوا تو اس کا ثبوت نہ ملتا کہ بظاہر کمزور انسان بھی باطل کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور اپنی پستی کو مٹا کر باطل کی بیخ کنی کر سکتے ہیں۔

حسین علیہ السلام آئے تھے انسان کے دل پر اس کے فریضے کا نقش قائم کرنے یہ محفل چراغاں میں ناممکن تھا۔ دل پر چوٹ لگتی ہے تو غم کی، نہ کہ خوشی کی۔ حسینؑ نے رنج و الم کی تیز آنچ میں انسانی دل کو تپا کر ہی اس پر اپنا نقش قائم کیا ہے۔ نجم آفندی نے کیا خوب کہا ہے۔

شہید ظلم غریب الدیار کیا کہنا! | حسینؑ! درد کے پروردگار کیا کہنا!!
بڑھا تھا کفر کہ اسلام کا نشاں نہ رہے | جگر پہ روک لیا تو نے وار کیا کہنا!

غم سے انسانی دماغ کی صلاحیتیں بیدار ہوجاتی ہیں اور نازک جذبات جلد ذہانت کا موجب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حسینؑ کے غم میں رونے والے بلند ذہن و ذہانت کے مالک رہے ہیں حسین علیہ السلام کا غم دل و دماغ بناتا ہے۔ ؎

شہیدِ ظلم کلیجے ہلا دئے تو نے — حسینؑ درد کے دریا بہا دئیے تو نے
ہر ایک ذرہ بے حس میں آگ سی بھر دی — دماغ وضع کئے دل بنا دئے تو نے

حسین علیہ السلام کا غم اسی لئے ہے کہ اس سے دل و دماغ میں پند و نصائح کا اثر لینے کی صلاحیت پیدا ہوجائے اور ہم صالح اور متقی انسان بن جائیں، حسین علیہ السلام کا تذکرہ غم نہایت عظیم الشان اخلاق و اطوار اور جلیل القدر تمدن کی تعلیم دے رہا ہے ہم اس کا اجمالاً ذکر کرتے ہیں اس میں مندرجہ ذیل امور ہیں۔

(۱) مذہب اور روحانیت کی طاقت کا مظاہرہ (۲) حقانیتِ اسلام کی تصدیق و اشاعت (۳) اخلاقی اور تمدنی تعلیمات (۴) حریت (۵) عزم و استقلال (۶) جماعتی تنظیم (۷) جرأتِ عمل (۸) عزتِ نفس (۹) صبر (۱۰) شجاعت (۱۱) ایثار و مواسات (۱۲) حسنِ معاشرت (۱۳) مساوات (۱۴) انسانی ہمدردی (۱۵) صاف بیانی (۱۶) امن پسندی (۱۷) رواداری (۱۸) قربانی (۱۹) عظمتِ پردۂ نسواں (۲۰) وصیت (۲۱) تلقینِ صبر (۲۲) شعائر اللہ کا احترام (۲۳) اسلاف کی یاد (۲۴) خودداری (۲۵) خدا کے نیک بندوں سے محبت (۲۶) بدکاروں اور ظالموں سے نفرت (۲۷) عبادات کی اہمیت۔

مندرجہ بالا مختصر مضمون کے لئے ہم مجلہ مبلغ سرگودھا کے ممنون ہیں خواجہ صاحب قبلہ نے پیامِ عمل کے لئے ایک دوسرا مضمون ارسال فرمایا تھا جو بعض اتفاق سے پڑھا نہ جاسکا۔ (ک)

بقیہ نیشِ عقرب:- کا دشمن رسولؐ کا دشمن ہے۔ حسینؑ کی محبت واجب ہے۔ ان مسلمات کی موجودگی میں پروفیسر سلیم صاحب کو رسولِ حق صادق نظر نہیں آتے۔ نہ رسولؐ حق پر ایمان رہتا ہے۔ لیکن کسی حدیثِ رسولؐ سے (خواہ وہ جعلی ہی کیوں نہ ہو) اگر یزید مغفور ثابت ہوجائے تو سلیم صاحب رسولِ مقبولؐ کو صادق ماننے اور ان پر ایمان لانے کے لئے تیار ہیں۔ معلوم نہیں کہ سردار جنت اور قاتل سردار جنت یعنی مقتول اور قاتل دونوں کو سرکار رسالت سے مغفرت کی سند دلا کر یہ صاحب ان بدبخت دشمنانِ اسلام کو کیا جواب دیں گے جو صحابہؓ کی ذہنی کیفیت کے متعلق بے ادبانہ دریدہ دہنی کرتے ہیں۔ دیکھا آپ نے یزید کی دوستی کس طرح اسلام دشمنی اور رسول دشمنی کے تمام منازل طے کرا دیتی ہے۔

قابلِ تقلید:- سید آلِ علی صاحب جعفری نے کراچی سے "کتاب دین حق" کا ایک سو نسخہ مفت تقسیم کرنے کی غرض سے قیمتاً طلب فرمایا ہے جو ہم نصف قیمت پر دیتے ہیں۔ آپ اس جذبۂ تبلیغ کی عملی تائید سے کب شاد ہوں گے؟ (مینیجنگ ٹرسٹی)

امامیہ مشن پاکستان کیطرف سے ایک نئی رعایت

مشن کی خدمت میں سرگرم رہنے والے معروف شیعہ مبلغین کو اور دینی مدارس کے طلباء کو مشن کی مطبوعہ کتب پر ۱۵٪ رعایت دی جائے گی طلباء کی درخواست پر پرنسپل کی تصدیق لازمی ہے۔ (مینیجنگ ٹرسٹی)

الحاج سید حسن علی شاہ صاحب کاظمی

نیشِ عقرب ....

پاکستان اور ہندوستان میں اسلام اور مسلمانوں پر جو بیت رہی ہے اُس سے اہل نظر کا دل خون ہوتا ہے۔ مگر بعض کینہ پرداز لوگ ایسے خطرناک دور میں بھی نیش زنی سے باز نہیں آتے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ سلام اللہ صاحب صدیقی نے بنارس سے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا عنوان ہے "بنو ہاشم اور بنو امیہ کے تعلقات" جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ محمدؐ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے قبیلۂ بنی ہاشم اور ابوسفیان عتبہ، شیبہ، معاویہ، یزید اور مروان کے قبیلۂ بنی امیہ میں بڑی دوستی تھی گویا کفر و اسلام کے تمام معرکے جن سے تاریخ بھری پڑی ہے وہ سب دوستانہ تفریح تھی اور جس قدر مقدس خون بہائے گئے وہ سب اظہارِ محبت کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس کتاب پر ماہنامہ میثاق لاہور بابت ستمبر اکتوبر ۱۹۶۵ء میں جو مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے ایک سابق مرید مولوی امین احسن اصلاحی کی زیر سرپرستی نکلتا ہے۔ پروفیسر یوسف سلیم چشتی کا تبصرہ شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ روشن خیال پروفیسر لکھتے ہیں کہ "مولف نے یہ کتاب لکھ کر مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے .... جب میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو مجھ پر ایک خوشگوار حیرت طاری ہو گئی" اس کے بعد اس کتاب کے ۲۰ اقتباسات دئے ہیں۔ جن میں حضرت عثمان کے وقت کے صحابہ اور مسلمانوں کو مزے لے لیکر سبائی کہنے کے علاوہ مشہور ظالموں کو ہیرو بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ یزید ملعون کو جگہ جگہ "امیر یزید" تو لکھا ہے مگر ایک مقام پر "امیر یزید مغفور" لکھا ہے۔ اور ایک نوٹ دیا گیا ہے۔ جس سے آل اطہار کے ساتھ دشمنی کرنے والے پوری طرح بے نقاب ہو گئے ہیں۔ اس نوٹ میں لکھا ہے:

"میں نے امیر یزید کے نام کے ساتھ لفظ مغفور اس لئے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر حملہ کرے گا وہ مغفور ہے .... حضرت یزید اس لشکر کے امیر تھے .... سب لوگ ان کے پیچھے نمازیں پڑھا کرتے تھے چونکہ میں حضورؐ کو صادق یقین کرتا ہوں اس لئے امیر یزید کو مغفور جانتا ہوں"۔

مذکورہ بالا پیشین گوئی کی تردید باخبر سنی حضرات کی جانب سے کی جا چکی ہے۔ قرآن کریم اور ہزارہا احادیث صحیحہ جن سے اسلامی ادب چھلک رہا ہے بتاتی ہیں کہ مومن کا قاتل جہنمی ہے۔ حسینؑ جنت کے سردار ہیں حسینؑ

(بقیہ صفحہ ۳۲ پر)

سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی مجتہد العصر علی گڑھ

حسینی شخصیت کی بے نظیر رفعت

حسینؑ اپنے کردار کی بلندی میں منفرد ہوتے اگر وہ صرف یزید کی خلافت کے تمام عالم اسلام میں تسلیم شدہ ہونے کے بعد تنہا انکار کی آواز بلند کرتے نظر آتے۔ لیکن اسوقت حسینؑ اور بھی بلند نظر آئے جب انہوں نے ہزاروں تلواروں نیزوں اور تیروں کے مقابلہ میں بھی اس انکار کو قائم رکھا۔ حسینؑ اس وقت بھی حسینؑ ہوتے جب وہ اکیلے قربانگاہ شہادت میں اپنی جان پیش کر دیتے لیکن حسینؑ اور بلند ہو گئے جب انہوں نے اپنے ساتھ کم از کم بہتّر قربانیاں اپنے ہاتھ سے اور پیش کر دیں۔ حسینؑ بیشک حسینؑ ہوتے اگر وہ اس جماعت کو اپنے ساتھ ترغیب و تحریص کرکے پرجوش تقریریں کرکے ساتھ رکھنے میں کامیاب ہوئے ہوتے کیونکہ راہ حق میں جہاد کے لئے ترغیب دینا بھی ایک امر دینی ہے۔ لیکن حسینؑ اور بھی اونچی منزل پر نظر آئے جب انہوں نے ساتھ والوں کو کسی ایسے طریقہ پر اپنے ساتھ ملانے میں کامیابی حاصل نہیں کی بلکہ انہوں نے اپنی حقانیت کو ایسا ان کے ذہن نشین کیا کہ ان میں سے ہر ایک حسینی روح اور احساس کا حامل ہو گیا۔ یوں سمجھیئے کہ ایک انسان کا اپنے دل و دماغ کو قابو میں رکھنا اور اپنے قدم کا مستقل رکھنا ایک بڑا کارنامہ ہے لیکن حسینؑ نے بہتّر آدمیوں کے دل و دماغ کو ایک مرکز پر جمع کرکے گویا ہر ایک سینہ میں اپنا دل اور ہر دل میں اپنا استقلال ودیعت کر دیا تھا۔

حسینؑ اس وقت بھی حسینؑ ہوتے جب وہ اپنے دوسرے عزیزوں اور ساتھیوں کے داغ اٹھانے سے قبل میدان جہاد میں جا کر قربان ہو جاتے لیکن حسینؑ اس وقت اور اونچی سطح پر نظر آئے جب دیکھا گیا کہ انہوں نے اپنے سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کو اپنے ہاتھ سے راہ حق میں نثار کر دیا اور عزیزوں کی لاشیں اٹھانے سے جو ہاتھ تھک چکے تھے انہی پر ایک چھ مہینہ کے بچہ کو بھی دشمن کے سامنے اتنی دیر سنبھالے رہ سکے کہ دشمن کے تیر نے اس کا کام تمام کیا۔ حسین یقیناً اپنی ایک مخصوص منزل پر ہوتے اگر ان صدموں کے بعد وہ اتنے نڈھال ہو گئے ہوتے کہ خود بلا مقابلہ تیر و خنجر کے سپرد ہو جاتے مگر حسین اس سے بھی اونچے نظر آئے جب انہی ہاتھوں سے جو بے شیر کا لاشہ اٹھا چکے تھے تلوار کے قبضہ کو سنبھالے بہادرانہ مقابلہ پر تیار نظر آئے اور اس تنہائی کے عالم میں ہزاروں کی فوج میں بھی انہوں نے حمزہؑ و جعفرؑ اور حیدرؑ صفدر کی روایات کو زندہ کر دکھایا حسینؑ اس طرح سے ایک بلند ترین منزل پر پہنچ جاتے ہیں لیکن اس وقت اور بھی بلند نظر آتے ہیں جب یہ نظر آ رہا ہے کہ انہوں نے

جناب رضی الدین حیدر ایم۔ اے (لکھنؤ)

یزید پلید اور مغفرت!

حامیانِ یزید اُس کے کمالات کی فہرست میں جنگِ قسطنطنیہ کی شرکت وقیادت کا تذکرہ بڑے شد و مد سے کرتے ہیں۔ اور اُسے مغفرتِ یزید کے لئے بطور سند پیش کرتے ہیں۔ اس وقت مغفرت زیرِ بحث نہیں۔ البتہ یہ دیکھنا ہے کہ خود یزید کی نظر میں اس نام نہاد جہاد کی کیا حیثیت تھی۔ اور اس کے نزدیک جنگ کی سختیوں اور صعوبتوں کے مقابلہ میں عیش پسندی اور تن آسانی کو کیا رتبہ حاصل تھا۔ ملاحظہ ہو۔ جب معاویہ نے یزید کو شرکتِ جنگ کا حکم دیا تو اس نے تساہل برتا اور بہانے ڈھونڈنے لگا۔ اتفاق سے لشکر میں بخار اور چیچک کی خطرناک وبا پھیل گئی۔ یہ خبر یزید کے لئے مژدۂ مسرت بن گئی۔ اور وہ خوش ہو کر اس مضمون کے اشعار پڑھنے لگا۔ مجھے کیا پرواہ کہ ان فوجوں پر دشت و بیابان میں بخار اور وبا کی مصیبتیں پڑیں جبکہ میں دیر مران میں چین سے مسند نشین ہوں۔ اور ام کلثوم میرے پہلو گرما رہی ہے۔ گرمی جہاد کے لئے گرمجوشی اسی کو کہتے ہیں۔

اب ان غیر جانبدار مغربی مورخین کے اقوال پر بھی نظر ڈال لیں۔ جنہوں نے تاریخی دیانت کے ساتھ اصل حقیقت کو بے نقاب کرنے میں کوئی رو رعایت نہیں کی ہے۔ مسٹر گبن اپنی مشہور زمانہ تاریخ "انحطاط و زوالِ سلطنت روما" میں یزید کے بارے میں ایک فقرہ یہ بھی لکھتے ہیں: "ایک کمزور عیاش نوجوان" مسٹر میور اپنی کتاب "خلافت اس کا ارتقا انحطاط اور زوال" میں یزید کو ان الفاظ کے ساتھ یاد کرتے ہیں "ایک عیاش حکمران"۔

ایران کی ادبی تاریخ میں مسٹر براؤن کے الفاظ یہ ہیں:۔ (ترجمہ) یزید ایک شوقین ہوشیار شکاری، عمدہ شاعر، منچلا عاشق، شراب و نغمہ اور کھیل تماشوں کا دلدادہ۔ اور مذہب سے بیگانہ تھا۔ یزید کی شخصیت اور کردار پر قلم اٹھانے والوں نے ہمیشہ ان عبارتوں اور فقروں کو بطور سند پیش کیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس کے عیش پسندانہ اور شہوت پرستانہ کرتوت کا چڑھتا سورج صدیوں کے پردے چاک کر کے اپنی کرنیں تاریخ کے ہر دور میں بکھیرتا رہا ہے اور انصاف پسند مورخین کے لئے یہ بات ہمیشہ ناممکن رہی کہ وہ اتنی صاف، واضح اور عالم آشکارا باتوں پر پردہ ڈال دیں۔ تاریخ کے ان متواتر بیانات کے بعد بھی اگر کوئی ہمدرد یزید دھاندلی سے کام لیکر کچھ دیکھنا ہی نہیں چاہتا تو پھر سوائے اس کے اور کیا کہا جائے۔

گر نبیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

عجیب بات یہ ہے کہ حامیانِ یزید نے یزید کی حمایت میں عقیدہ "اجماع" اور "اکثریت حق ہے" کو بھی پس پشت ڈال دیا۔

(بشکریہ: رضاکار لاہور)

تبصرے

محرابِ حرم:- نتیجہ فکر جناب افسر الشعراء سید افسر عباس صاحب افسر زیدی دہلوی ایم اے۔ صفحات ۱۸۴ کاغذ سفید کتابت و طباعت عمدہ۔ قیمت تین روپے

افسر صاحب اپنے شگفتہ و شائستہ کلام کی داد ہر مجلس میں وصول کرتے ہیں۔ شائقین کے اصرار پر یہ مجموعہ کلام شائع کیا گیا ہے۔ سرکار رسالت آئمہ معصومین۔ جناب شہزادیؑ کونین اور واقعات کربلا سے متعلق مختلف زاویوں سے دادِ فصاحت دی گئی ہے۔ سنجیدہ مجالس میں پڑھنے کے لئے ایک ایک بند مفصل مضمون پر حاوی ہے۔ مثلاً

اے مرتضٰیؑ کے نورِ نظر شاہِ مشرقین — زہرا کے چاند لختِ دلِ فاتحِ حُنین!
شیرِ خدا کے لال پیمبر کے دل کے چین — روحِ نبی خلاصۂ علمِ خدا، حسینؑ!
رشکِ مسیح و فخرِ جناب کلیم ہے
تیرا وجود معنیٔ ذبحِ عظیم ہے

(حسن علی شاہ کاظمی)

ملنے کا پتہ: امامیہ مشن ۱۷/۱، نئی انارکلی لاہور

تصنیف: سید امیر امام محمد ٹرائی پاس کیمبرج یونیورسٹی لندن۔ تعارف: سید عسکری حسین

سلسلۂ غم:- مقدمہ: سید مجتبےٰ حسین۔ صفحات: ۸۸۔ سائز ۲۲×۱۸/۸۔ کاغذ اور پرنٹنگ آفسٹ تصاویر: مصنف کی تصویر کے علاوہ ہر شاعر کے سلام کی تضمین کے ساتھ اس کی تصویر بھی موجود ہے۔ طباعت و کتابت نہایت پاکیزہ، کہیں کوئی غلطی نظر نہیں آئی۔ ٹائٹل کور: بکس بورڈ: قیمت -/۲۰ روپے

ناشر: محب ویلفیر سوسائٹی ۲/۲۔ فریم روز روڈ (نزد کلفٹن برج) کراچی

محب ویلفیر سوسائٹی نے جس کا ایک مقصد ہماری زبان اور ثقافت کی ترویج بھی ہے یہ کتاب اردو کے شہرہ آفاق شعراء غالب، انیس اور دبیر اعلی اللہ مقامہم کی صد سالہ یادگار کی مناسبت سے شائع کی ہے۔ اس میں ان شعراء اور چند دوسرے شعراء کے سلاموں پر کل دس تضمینیں ہیں۔ دراصل ہر شعر پر تین تین مصرع لگائے ہیں جسے وضاحت کے پیش نظر تخمیس کہا جاتا ہے۔ مصنف کا ایک پُر مغز مقالہ اور ایک طویل مسدس کے ۱۰ بند بھی کتاب میں شامل ہیں۔ جناب محمد راجہ صاحب محمود آباد کے بھانجے اور شمس العلماء حکیم امداد امام اثر کے پرپوتے ہیں۔ آپ

شدید امتحانات کے موقع پر اور سخت ترین اوقات میں بھی اسلام کے تمام فرائض تعلیمات کو ایک لمحہ کے لئے نظر انداز نہیں کیا وہ عین اسی وقت جب اصحاب و اعزا کے لاشے اٹھا رہے تھے غلاموں کے ساتھ اسلام کی تعلیم کو زندہ بھی کر رہے تھے جون غلام ابی ذر غفاری کے سر کو زانو پر رکھ کر اور غلام حبشی کے رخسار سے پر رخسارہ رکھ کر اور عین اس وقت جب وہ تمام ساتھیوں کے ختم ہونے کے بعد تن تنہا میدان جہاد میں جا رہے تھے تو کنیز کی عزت افزائی میں اپنی ماں فاطمۃ الزہراؑ کی سنت کو تازہ کر رہے تھے۔ زینبؑ و ام کلثوم اور سکینہ و رقیہ کے ساتھ فضہ پر سلام رخصت کرکے اور اس موقع پر جب ساتھی ایک ایک کرکے شہید ہوتے جا رہے تھے اور جنگ کا موقع نہایت شدید تھا آگ اور خون اور تیروں کی بارش تھی تو نماز ظہر بجماعت ادا کرکے گویا بوقت واحدہ وہ جہاد بھی کر رہے تھے۔ اور اپنے مقاصد جہاد کا عملی اعلان بھی کرتے جاتے تھے پھر حسین اس وقت بھی عظیم المرتبت حسینؑ ہوتے اگر وہ اپنے ساتھیوں سمیت دنیا سے رخصت ہو جاتے اور اپنے مقصد کو اپنی زندگی بھر اپنے سے جدا نہ کرتے۔ مگر اس وقت حسینؑ اور بھی بلند نظر آئے جب انہوں نے اپنے دنیا سے جانے کے بعد اپنے اہل حرم اور چھوٹے بچوں کو ساتھ لا کر اپنے مقصد کی حفاظت کا سامان کر دیا اور ہم نے دیکھا وہ حسینی روح جو بہتّر میں نظر آ رہی تھی۔ پھر حسینؑ کی زندگی اور ان کے سامنے موجودگی پر منحصر نہ تھی بلکہ وہ روح حسینؑ نے اپنے ساتھ والوں میں سے ہر عورت اور ہر بچے کے دل و دماغ میں بھی اس طرح ودیعت کر دی تھی کہ حسینؑ دنیا سے چلے گئے مگر وہ حسینیت کی روح بے کس عورتوں اور بے زبان بچوں تک کے رگ رگ میں ودیعت چھوڑ گئے جس کا نتیجہ یہ تھا کہ ابن زیاد کے دربار اور یزید کے قصر حکومت میں بھی حسینؑ کے پسماندگان میں سے کسی ایک نے بھی اُموی حکومت کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا۔ بیعت کا انکار جس پر حسینؑ کا سر نیزہ پر پہنچ گیا، اب بھی قائم تھا اور اب کے علمبردار سید سجادؑ و زینبؑ خاتون اور ام کلثوم ہی نہیں بلکہ کمسن بچے فاطمہ سکینہ اور محمد باقر بھی تھے۔

کردار حسینی کی رفعت کے گذشتہ منازل میں سے ہر ایک منزل وہ ہے جہاں انسانیت سر تسلیم خم کر دیتی ہے اور ان سب کے اجتماع سے امام حسینؑ کی شخصیت ایک ایسے نقطۂ بلند پر نظر آتی ہے جس کے ارد گرد کوئی بھی نموذ نگاہ کو اپنی طرف موڑنے کے لئے موجود نہیں ہے اور یہ معلوم ہو رہا ہے کہ ان کی ذات تاریخ عالم میں ایک نئے انسانی تصور کا اضافہ کرتی ہے۔ وہ تصور جس کے خد و خال سمجھنے میں تیرہ سو برس سے اب تک دنیا مصروف ہے اور ابھی بہت کچھ سمجھنا اور سمجھ کر لفظوں میں بیان کرنا باقی ہے۔ (اقتباس از شہید انسانیت)

محفل

مرسلہ: منظور حسین چوک حسین آگاہی - ملتان

السلام علیکم - یا علیؑ مدد　　میں آپ کی اور اراکینِ مشن کی خدمت میں نہایت منکسرانہ و پرخلوص ہدیہ تبریک پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں کہ مشن کا دفتر نہایت موزوں ترین جگہ پر جو ہر ہمدردِ مذہب حقہؑ کی دیرینہ قلبی خواہش تھی منتقل ہوا - ع حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است وبس -
خداوند علیم و حکیم مشن کو اپنے نیک مقاصد میں جلد از جلد بدرجہ اتم کامیابی بتصدق امام عصر عجل اللہ فرجہ عطا فرمائے -

مرسلہ: محمد عقیل حسین زیدی - نواب شاہ

ماہنامہ پیام عمل پابندی سے لائبریری میں موصول ہو رہا ہے - اور مومنین نواب شاہ و دیگر مسلمانان نواب شاہ اس ماہنامہ کو نہیں بلکہ اس کے مضامین کو غور سے پڑھتے ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ ماہنامہ تبلیغ کا کام دیتا ہے اور کافی لوگ اپنی اصلاح کر رہے ہیں - مومنین نواب شاہ آپ کے بہت ہی شکرگزار ہیں آپ جو قوم کی خدمت کر رہے ہیں اس کا صلہ آپ حضرات کو معصومینؑ عطا فرمائیں گے -

مرسلہ: سید سردار مہدی الرضوی - کراچی

شہیدِ انسانیت کا پارسل پہونچا صفحہ ۴۲ تک پڑھنے میں کتابت کی دو غلطیاں درست کرنا پڑیں - کتاب کی تقطیع و جلد بھی بہتر ہے ادارہ امامیہ مشن پاکستان نے اسے شائع کرکے ایک بہترین کار خیر انجام دیا - کتاب نگر لکھنؤ نے جو کتاب "شہیدِ انسانیت" شائع کی تھی اس میں غلطیوں کی بھرمار تھی - سائز بھی نامناسب تھا کاغذ اور طباعت بھی خراب - آپ کے مشن نے اعلیٰ طریق پر اشاعت کرکے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا اس کا اجر جناب سید الشہداء عطا فرمائیں گے -

صفِ اول کے مرثیہ نگار ہیں اور اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں یکساں دستگاہ رکھتے ہیں۔ تعارف میں غالب، انیس اور دبیر اعلیٰ اللہ مقامہم کی شاعرانہ عظمت اور تاریخی اہمیت کے متعلق نہایت خیال افروز اشارات درج ہیں۔ مقدمے میں تضمین و تخمیس کے عنوان سے تضمین کے دوگونہ عمل (سخن فہمی و سخن گری) کی وضاحت کر کے جنابِ حرؔ کے فن کو سراہا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک تضمین کی لازمی شرط یہ ہے کہ شاعر کے کلام میں اس طرح جوڑ لگایا جائے کہ جوڑ معلوم نہ ہو۔ بلکہ جزوِ اصل کی طرح وصل ہو جائے۔ کوئی دُوئی باقی نہ رہے۔ جناب حرؔ کی تضمینوں میں بلحاظِ لفظ و باعتبارِ معنیٰ یہ صفت بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اصل اشعار کے مفہوم کو بالعموم مسائلِ حاضرہ سے مربوط کر کے وسیع تر اور ایک طور پر زیادہ بامعنی و موثر بنا دیا گیا ہے۔ ہر سلام کی تخمیس میں اعلیٰ معیار کی مثالیں دیکھی جا سکتی ہیں۔

"غالب اور ان کا عہد" وہ مقالہ ہے جو فاضل مصنف نے لندن میں صد سالہ یادگارِ غالب کی تقریب پہ سمپوزیم میں پڑھا تھا۔ اس میں فرد اور معاشرے کا تعلق اور ماضی و حال کا تغیرِ مستقبل میں کردار بیان کیا گیا ہے۔ اس تمہید کے بعد میرؔ و غالبؔ اور انیسؔ و دبیرؔ کی شاعری کے سیاسی، اقتصادی اور معاشی پس منظر کے درمیان اساتذہ کے کلام کی گہرائی اور گیرائی کے متعلق کچھ اشارات ملتے ہیں اس مختصر و پُر مغز مقالے میں کئی پتے کی باتیں کہی گئی ہیں جو قارئین کو مزید مطالعہ کا شوق دلائیں گی۔

مسدس کا اقتباس "خرد" کے عنوان سے شروع ہوتا ہے اور اول سے آخر تک نہایت پُرشکوہ ہے اس میں شاعری کی تمام جلالی و جمالی ادائیں جلوہ گر ہیں۔ اور جہاں جہاں بند کا آخری شعر تضمین کی صورت اختیار کرتا ہے۔ وہاں شاعر کی مہارتِ فن کا بطورِ خاص بھرپور اظہار ملتا ہے۔ ہیئت کے اعتبار سے اسے ایک شاہکار کہنا چاہیئے، قافیہ کے لحاظ سے اسے "خرد کی شان میں قصیدہ" کہا جا سکتا ہے۔ جس میں خرد کی وسعتوں کو ناآشنائے حدود و قیود دکھایا گیا ہے۔ تمام انسانی کارنامے بلکہ حیات و کائنات کے تمام اوضاع و احوال خرد ہی کی بدولت کمال حاصل کرتے نظر آتے ہیں فسانۂ عشق کو شعر کے سانچے میں ڈھال کر پیش کرنے کیلئے تو خرد کی ضرورت ہے ہی۔ لیکن بقولِ مصنف خود عشق بھی خرد ہی کی بدولت وجود میں آتا ہے۔ یہ بڑی چونکا دینے والی اور خاصی ہنگامہ خیز بات ہے۔

محب ویلفیئر سوسائٹی اس کتاب کی اشاعت پر مبارکباد کی مستحق ہے ـــــ لاہور میں ملنے کا پتہ:
• امامیہ مشن پاکستان، ۸ اارنی انارکلی لاہور • رفیق ربک ڈپو کرشن نگر لاہور • مکتبہ تعمیرِ ادب۔ پیسہ اخبار لاہور (ک)

مرسلہ: ہیڈ ماسٹر۔ ایم سی ہائی سکول لیہ

تسلیم۔ آپ کا جریدہ "پیام عمل" سکول میں طلباء اور اساتذہ کے مطالعہ کے لئے مفید پایا۔ لہٰذا سکول ہذا آپ کے مذکورہ جریدہ کا سالانہ خریدار بننا چاہتا ہے۔ آپ اس ماہ سے جریدہ سکول کے نام جاری فرمائیں۔ اور ایک کاپی بذریعہ وی۔پی ارسال کر دیں۔ سالانہ چندہ وی پی ملنے پر بھیج دیا جائے گا۔

مرسلہ: نادر علی۔ کوہاٹ

جناب ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی صاحب کی تحریر کردہ "شہید اعظم" پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ دل کو جو تسکین ہوئی۔ اس کے لئے الفاظ نہیں۔ جو تحریر کر سکوں۔ ہم تو صرف بارگاہ ایزدی میں یہ دعا کر سکتے ہیں کہ خدا تعالےٰ آپ کے مشن کو کامیاب و کامران بنائے۔

امامیہ مشن پاکستان کا پتہ

امامیہ مشن پاکستان کا مرکزی دفتر جو اکرم روڈ پاک نگر لاہور کے دور افتادہ علاقے میں واقع تھا۔ ممبران کے پے در پے اصرار پر ستمبر ۱۹۷۲ء سے نئی انارکلی لاہور میں منتقل ہو گیا ہے۔ اس لئے مشن سے رجوع کرتے وقت مندرجہ ذیل پتہ لکھئے!

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ ۱۷ نئی انارکلی لاہور

مشن کا دفتر روزانہ (جمعہ اور اتوار کو بھی) ۹ بجے صبح سے چار بجے شام تک کھلا رہتا ہے۔ خط و کتابت میں اپنا ممبری نمبر لکھنا نہ بھولئے۔ اور جواب طلب امور کے لئے واپسی کارڈ بھیجئے ورنہ تعمیل ارشاد میں دشواری ہوگی۔ (ادارہ)

ضروری اطلاع! مجلہ "پیام عمل" ہر ماہ کے پہلے ہفتے میں تمام ممبروں کے پتے پر روانہ کر دیا جاتا ہے۔ اگر بیس تاریخ تک آپ کی خدمت میں نہ پہنچے تو وصول نہ ہونے کی اطلاع دے کر بلا قیمت حاصل کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

مرسلہ: شمیم نقوی لیکچرر گورنمنٹ گرلز کالج سکھر

میں پیام عمل کی مستقل خریدار ہوں - میرا نمبر ۱۳۳۳۹ ہے - نیز رسالہ ہذا کو مبارک باد دیتی ہوں کہ چند مہینوں سے بیحد عمدہ اور مفید مضامین آ رہے ہیں - خدا کرے کہ اہل قلم حضرات اسی طرح دلچسپی لیتے رہیں آمین

مرسلہ: محمد اعجاز عقیل - کراچی ۲۵

میں پیام عمل کی وساطت سے برادران ملت سے مستدعی ہوں کہ میرے پاس ۱۹۵۹ء سے لے کر اس وقت تک کے تمام جریدے اور ضمیمہ جات موجود ہیں جو صاحب ان رسائل کو پڑھنا یا کسی لائبریری میں رکھنا چاہیں وہ بلا معاوضہ کے مجھ سے حاصل کر سکتے ہیں میرے نزدیک پیام عمل ایک ایسا رسالہ ہے جس کو ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیئے -

مرسلہ: ولایت حسین حیدری صدر پنجاب یونیورسٹی لا کالج سٹوڈنٹس یونین لاہور

محترمی جناب کاظمی صاحب سلام و خلوص - آج میں انار کلی سے گزر رہا تھا کہ اچانک نگاہ اٹھی اور امامیہ مشن کے بورڈ پر جم گئی - ہمارے مذہبی دفاتر اسی طرح دیکھ کے ہونے چاہئیں - امامیہ مشن ٹرسٹ کے کارپردازان دور افتادہ جگہ سے دفتر کی تبدیلی پر قابل صد مبارک باد ہیں کہ انہوں نے دور حاضر کے تقاضوں کو مدنظر رکھا اور انار کلی جیسے معروف بازار میں دفاتر کو منتقل کیا - انار کلی ایسا بازار ہے کہ جہاں ہر مکتبہ فکر اور نقطہ نگاہ کا انسان آتا جاتا ہے اور خاص طور پر یونیورسٹی اور کالجوں کے طلباء کی آمد و رفت رہتی ہے -

مرسلہ: اسحاق علی بنگش شیر کوٹ - ضلع کوہاٹ

میں کئی سال سے اس رسالہ کو پڑھ رہا ہوں - اور اس کا تہِ دل سے شیدائی ہوں - کیونکہ میں صرف پاکستان میں واحد رسالہ یہی دیکھ رہا ہوں - جو کہ دوسروں کے عیب لکھنے سے پاک و صاف ہے - اور ساری توجہ تبلیغ اور عمل کے پیغام کو ملک کے کونے کونے تک پہنچانے پر مرکوز رکھی ہے - لہذا جس مہینے بھی مجھے رسالہ نہ ملے دل بیحد افسردہ ہوتا ہے - آخر میں خداوند تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہوں - کہ خداوند تعالےٰ آپ صاحبان کو دین حق کے پھیلانے میں اور تبلیغ کی کامیابی عطا فرمائے - اور خداوند کریم تنظیمِ امامیہ مشن کا یہ جذبہ ہمارے سروں پر قائم رکھے - تاکہ ہم تبلیغی طریقہ سے دینِ حق کی پیروی کر سکیں -

(۱) بعد شہادت امام مظلومؑ مصیبت زدہ بیبیوں کو لوٹنے کا کیا جواز تھا اور وہ بھی اس بیدردی سے کہ کان چیر چیر کر گوشوارے لئے گئے۔ مخدرات عصمت و طہارت کے سروں سے چادریں کھینچ لی گئیں بیمار کے نیچے سے چمڑے کا بستر تک نکال کر لے گئے۔ کیا مسلمانوں کے مال لوٹنے کی اجازت اسلامی قانون دیتا ہے۔ کوئی آیت کوئی حدیث اس کے جواز میں پیش کی جا سکتی ہے۔ کیا خاندان رسولؐ کی بیبیاں کفار و مشرکین کی عورتوں کے برابر ہو گئیں۔ جنگ جمل میں امیرالمومنین علیہ السلام نے لوٹ مار کی اجازت نہیں دی اور نہ کنیز و غلام بنانے کی جب مسلمان سپاہیوں نے اس پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا دشمنوں میں زوجہ رسول بھی شامل ہیں۔ اگر ان کا زیور اور سامان لوٹا گیا تو کونسا مسلمان ہے جو اس کو اپنے لئے استعمال کرے گا۔ چونکہ اس میں ناموس رسولؐ کی ہتک ہے لہذا میں ان کی حرمت کا لحاظ رکھتے ہوئے لوٹنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اور اگر انہیں لوٹ سے مستثنیٰ کیا گیا تو اور عورتوں کے ساتھ یہ ناانصافی ہوگی۔ یہ تھا اسلامی آئین جسکو نظرانداز کر کے نبی زادیوں کو لوٹا گیا۔

(۲) صرف لوٹ ہی پر اکتفا نہیں کی گئی بلکہ خیام حسینی میں آگ لگا دی گئی۔ اور مطلق اس کا احساس نہ ہوا کہ ان خیموں میں نبی زادیاں ہیں۔ اس وقت جو اضطرابی کیفیت ان بیکسوں کی تھی اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ کیا اس ظالمانہ عمل کے جواز کی کوئی صورت یزید یا اس کے خواہوں کے پاس ہے۔ جنگ جمل میں جب جناب عائشہ کے اونٹ کے پیر کاٹے گئے اور ان کا ہودہ زمین پر گرا تو امیرالمومنینؑ نے اس خیال سے کہ نامحرم کی نظر ان معظمہ پر نہ پڑے اور ان کی ہتک نہ ہو فوراً محمد بن ابی بکر اور عبداللہ بن عباس کو بھیجا کہ ہر طرف سے چادر تان لو اور بعزت و احترام انہیں خیمہ میں داخل کرو۔ زوجہ رسولؐ کا تو یہ احترام علیؑ مدنظر رکھیں اور کربلا میں ان کی اولاد خیموں میں آگ لگنے کے بعد سر و پا برہنہ ہر طرف دوڑے اور دشمن ان کے اضطراب پر قہقہے لگائیں۔ کیا ان اشقیا کو مسلمان کہا جا سکتا ہے۔ کیا یہ سب کچھ یزید کے حکم سے نہیں ہوا۔

(۳) گیارہویں محرم کی شب میں جو شام غریباں کہلاتی ہے۔ بیکس بیبیاں خاک پر بھوکی پیاسی بیٹھی تھیں۔ بچے فرط ضعف سے غش کھائے زمین پر پڑے تھے۔ یزیدی قبیلے میں جشن منائے جا رہے تھے۔ شراب کے دور چل رہے تھے۔ کہاں تھے مسلمان جن کے دل میں یہ تڑپ ہوتی کہ کھلے میدان میں کچھ بھوکی پیاسی کنبہ والی جانیں بھی تڑپ رہی ہیں۔ نصف شب کے بعد جو کھانا آیا وہ ایک مشکیزہ پانی تھا اور تھوڑا سا بھنا ہوا اناج انسانیت کی گردن شرم سے جھک گئی ہو گی اور اسلام نے سر پیٹ لیا ہوگا۔

(۴) گیارہویں کو فوج یزید کے نجس لاشے تو دفنائے گئے اور شہدا کے لاشے یوں ہی بے گور و کفن پڑے رہے۔ بی بیوں کو جو جاں بلب تھیں برہنہ پشت اونٹوں پر بٹھا کر کوفہ کو روانہ ہو گئے شقاوت کی حد ہو گئی یہ قافلہ

ادیب اعظم مولانا مولوی سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

اسیرانِ کربلا کی زرّیں خدمات

عاشور کو وقت عصر امام مظلوم کی شہادت کے بعد یزید کی اسلام نوازی کا بھانڈا پھوٹ گیا اور اس کا بہیمانہ کردار پوری طرح دنیا کے سامنے آگیا۔ حق نے باطل کا حیرت انگیز مقابلہ کر کے وہ نمایاں کامیابی حاصل کرلی جس کا چرچا رہتی دنیا تک لوگوں کی زبانوں پر باقی رہے گا۔

شہادت کے بعد ایک ضروری کام انجام دینے کے لئے باقی رہ گیا تھا وہ آپ نے اپنی بہن ثانیِ زہراؑ کے سپرد کیا۔ آپ کو یقین کامل تھا کہ یزید میری شہادت کے واقعہ کو چھپانے کی پوری پوری کوشش کرے گا اور مجھ پر بغاوت کا الزام لگا کر میرے مقصد شہادت کو لوگوں سے پوشیدہ رکھنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے گا۔ لہٰذا اس کے اس ناپاک ارادہ کو ناکام بنانے کی ذمہ داری جناب زینبؑ اور دیگر خواتین نے جو کربلا میں موجود تھیں اپنے اوپر لے لی۔ اہل حرم کی اسیری نے امام مظلوم کی شہادت کے عظیم الشان واقعہ کو اصل صورت میں پیش کر کے انسانیت کی تمام ہمدردیاں اپنی معیت میں جذب کرلیں۔

اب یزید کو اپنے بہیمانہ مظالم پر پردہ ڈالنے کا ہلکا سا موقع بھی باقی نہ رہا۔ وہ بے حیائی سے یہ کہہ سکتا تھا کہ میں نے نواسہ رسول کو اس لئے قتل کیا کہ انہوں نے خروج کر کے میری حکومت مجھ سے چھین لینی چاہی تھی وہ مجھ سے لڑنے آئے میں نے قتل کرا دیا۔ لیکن اس کے بعد جو عمل رسولؐ کی نواسیوں اور علیؑ و فاطمہؑ کی بیٹیوں کے ساتھ ہوا اور جو مظالم اُن پر کئے گئے۔ اس کے متعلق کیا عذر پیش کیا جا سکتا ہے۔ کیا ان مظلوم ستم رسیدہ گھٹی ہوئی بیبیوں سے بھی سلطنت چھین لینے کا خوف تھا۔ کیا ایک بیمار امام زادہ سے بھی خروج کا اندیشہ تھا۔ اگر یہ اندیشہ نہیں ہو سکتا تھا تو پھر شریعت اسلام کے قوانین کے خلاف ان سے بہیمانہ سلوک کیوں کیا گیا۔ آیئے ذرا اس پر غور کریں کہ اس ننگ انسانیت سراپا حیوانیت اسلامی حکمران نے آلِ رسولؐ پر کیا کیا ظلم کئے۔ کیا مذکورہ مظالم کو اسلامی دائرہ کے اندر کہا جا سکتا ہے؟ ہر ظلم پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ وہ دشمن اسلام قطعاً اسلامی دائرہ سے خارج تھا۔ اس کی بدکرداری ظلم پسندی۔ سخت گیری، کفر پرستی جاہلیت نوازی اسلامی حکومت کے ماتھے پر کلنگ کا ٹیکہ تھی۔ وہ خاندان بنی ہاشم کو تباہ و برباد کرنا چاہتا تھا۔ وہ کشتگان بدر و احد کا بدلہ اولاد علیؑ سے لینا چاہتا تھا وہ اپنے باپ دادا کی طرح اسلام کی بیخ کنی کا منصوبہ بنائے ہوئے تھا یزید کے ہوا خواہ جو اس کو خلیفۃ المسلمین سمجھتے ہیں۔ وہ ذرا ان مظالم پر غور کریں۔

فوج یزید کے مظالم بیان کرنا شروع کئے۔ درباریوں کے دل ہل گئے۔ آنکھوں میں آنسو بھر آئے ابن زیاد نے کہا یہ عورت شاعرہ ہے۔ اس کا باپ بھی شاعر تھا ثانی زہراؑ نے فرمایا "او بد بخت! عورت کو شاعری سے کیا کام تجھے شرم نہیں آتی کہ ناموس رسول کی اس طرح تذلیل کر رہا ہے" بات کھلتی چلی جاتی ہے۔ نام نہاد اسلام پر کاری ضربیں پڑ رہی ہیں پھر امام زین العابدینؑ نے شہادت حسینؑ پر روشنی ڈالی ایک ایک شخص پر واضح ہو گیا کہ یزید و ابن زیاد دونوں دشمن اسلام ہیں ان کو اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

اس کے بعد ان بیکسوں کو زنداں میں بند کر دیا گیا۔ ایک ماہ کچھ دن قید میں رہے۔

(۷) اب اسیروں کی روانگی دمشق کو ہو رہی ہے۔ سرہائے شہداء نیزوں پر ساتھ ساتھ ہیں۔ اہل حرم بے عماری و کجاوہ اونٹوں پر سوار ہیں۔ دمشق تک ۹ منزلیں طے کرنے میں دشمنوں کا مقصد یہ تھا کہ اچھی طرح تشہیر کی جائے لیکن جناب زینبؑ و ام کلثومؑ اور بیمار کربلا کی تقریروں نے جو ہر شہر میں ہوتی رہیں یزید کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں نفرت اور خصومت کی آگ بھڑکا دی اور بغاوت کے آثار نمایاں ہوئے بعض شہر والوں نے تو فوج یزید کو اپنے شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ نہ ان کو راشن دیا۔ مقصد حسینؑ حاصل ہو رہا ہے۔ یزید کی بدکرداری اور اسلام دشمنی پر سے پردے اٹھتے جا رہے ہیں حسینؑ کا خون ناحق رنگ لا رہا ہے۔ اب وہ چھپانے سے کہاں چھپ سکتا ہے۔ شہر شہر کو بکو واقعہ کربلا کا تذکرہ ہے۔ دلوں میں درد بڑھتا جا رہا ہے۔ مظلومیت لوگوں کی ہمدردی کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔

(۸) دمشق میں پہنچے تو یہاں کے لوگ تو بالکل ہی بے خبر تھے۔ کوفہ کی طرح وہی بازار آراستہ وہی تماشائیوں کا ہجوم۔ یہاں پھر بیکسوں کی زبانیں کھلیں۔ انہوں نے دلوں کو گرمایا۔ مصیبتوں نے کلیجوں کو ہلایا۔ واقعات نے سخت سے سخت دلوں کو رلا دیا۔ واقعۂ کربلا کی تفصیل لوگوں کے سامنے آئی۔ گو انتہائی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا مگر اپنی درد بھری داستان تو ہر جگہ سنا دی۔ یزید کی بے گناہی کا دیوالہ تو نکل گیا۔

دربار یزید میں پیشی ہوئی تو پھر جناب زینبؑ اور امام زین العابدین نے سب درباریوں کے سامنے یزید کی اسلام دشمنی کی قلعی کھول اور اس کی بدکرداری و ظلم پسندی کا بھانڈا پھوڑا۔ یزید بظاہر خوش تھا لیکن ضمیر کی نیش زنی نے اسے ادھ موا بنا دیا تھا۔ اس کی سطوت و جبروت کی رگ رگ میں درد تھا اس کی آمریت اور شہنشاہیت کا قلعہ زمین بوس ہو چکا تھا۔ اموی سلطنت کی قبر سے دھواں اٹھ رہا تھا۔

یہ تھی اسیران کربلا کی مختصر داستان غم۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کا صبر انؑ کے ساتھ تھا۔ دوسرا ہوتا تو ان مظالم کے شکنجے میں کسا جا کر دم توڑ دیتا۔ یا یزید کے پیروں پہ گر کر رحم و کرم کی التجا کرتا۔ یہ روح فرسا منزلیں ایسی نہ تھیں کہ آسانی سے برداشت کر لی جاتیں۔ ہر قدم پر جان جانے کا خطرہ تھا۔ ٹوٹے ہوئے دل تھے۔

مقتل شہداء کی طرف سے جا کر اور زخموں پر نمک چھڑکا گیا۔ جب بی بیوں کو عزیزوں کے بے سر لاشے خاک و خوں میں غلطاں نظر آئے ہوں گے تو ان کے دل نے کیا کہا ہوگا۔ اور راستے سے بھی لے جا سکتے تھے مگر جب مقصود ہی ستانا ہو تو پھر رحم کا کیا سوال۔

(۵) کوفہ پہنچے تو اب ان بیکسوں کو انتہائی زدہ حال سے تشہیر بھی کرنا ضروری تھا۔ شہر خوب سجایا گیا۔ پبلک کو تماشہ کے لئے بلایا گیا۔ گزرگاہوں پر لوگوں کے ٹھٹ لگے تھے۔ کوٹھوں پر عورتوں کا ہجوم تھا۔ مشہور کیا گیا تھا کہ یزید پر ایک خارجی نے خروج کیا تھا اسے کربلا میں قتل کیا گیا اس کی عورتوں کو قید کرکے لایا جا رہا ہے کسی کو کیا خبر کہ قتل ہونے والا نبی کا نواسہ اور علیؑ و فاطمہؑ کا بیٹا ہے اور قید میں آنے والی علیؑ و فاطمہؑ کی بیٹیاں ہیں۔ جو چند سال پہلے اسی کوفہ کی شہزادیاں تھیں۔ ابن زیاد بدنہاد نے واقعہ کو چھپانے کی پوری کوشش کی لیکن اس کا مقصد حاصل نہ ہوا۔ اب وہ وقت آیا جس کے لئے امام مظلوم نے اپنی بہنوں کو ساتھ لیا تھا۔ اب وہ وقت آیا کہ یزید کے مظالم کی قلعی کھل جائے۔ اب وقت آیا کہ یزید اور اس کے ہواخواہوں کے چہروں سے اسلامی نقاب اتاری جائے۔ اب بھرے مجمع میں علیؑ کی شیر دل بیٹی نے باپ کے لب و لہجہ میں خطبہ دینا شروع کیا۔ دل کھول کر یزیدی فوج کے مظالم بیان کئے۔ باوجودیکہ مجمع بے شمار تھا مگر اللہ نے ثانی زہراؑ کی آواز میں وہ قوت دی کہ بازار کے ہر حصہ میں کربلا کی پردرد کہانی سنائی دی۔ ہر طرف سے آہ و بکا کی آوازیں بلند ہوئیں۔ کوفہ کی عورتیں غش کھا کھا کر کوٹھوں سے گرنے لگیں۔ مردوں نے دھاڑیں ماریں یزید و ابن زیاد پر لعنت کی۔ اسیروں سے اپنی ہمدردی اور لاعلمی کا اظہار کیا۔ اب ان گرم آہوں کے اثر کو کون روک سکتا تھا در و دیوار ہل رہے تھے۔ کلیجے منہ کو آ رہے تھے۔ امام کا مقصد شہادت لوگوں کے دلوں میں بیٹھتا جا رہا تھا۔ جناب زینبؑ کے بعد امام زین العابدین نے ایک ایسی درد بھری تقریر کی کہ لوگوں کے دل ہل گئے قریب تھا کہ ہنگامہ بپا ہو جائے کہ فوج یزید نے اسیروں کے ناقوں کو بہت جلد آگے بڑھا دیا۔

(۶) ابن زیاد کا دربار آراستہ تھا وہ بڑے کروفر سے ایک کرسی پر بیٹھا تھا بکثرت اعیان کوفہ اور رؤسائے شہر دربار میں موجود تھے۔ امام علیہ السلام کا سر اقدس ایک طشت میں اس کے سامنے رکھا تھا وہ اپنی چھڑی دندان مبارک پر مار رہا تھا۔ زید بن ارقم نے ڈانٹ کر کہا اپنی چھڑی ان ہونٹوں سے ہٹا لے میں نے رسول اللہؐ کو یہ ہونٹ اس طرح چومتے دیکھا ہے جیسے کوئی رطب تازہ کو چوستا ہے۔ زید کو بذلت دربار سے نکال دیا گیا۔ اہل حرم رسیوں میں بندھے ہوئے اس شقی کے سامنے کھڑے کئے گئے۔ شمر نے ایک ایک بی بی کا تعارف کرایا۔ ابن زیاد نے جناب زینبؑ سے کہا تم نے دیکھا خدا نے تمہارے بھائی کو کس طرح ذلت کے ساتھ قتل کیا۔ فرمایا خدا نے نہیں تو نے قتل کیا۔ اس کے بعد جناب زینبؑ نے

حضرت دبیرؔ اعلیٰ اللہ مقامہ

سلام

غبار چھایا تھا رن میں سحاب کے بدلے
سلامی آگ برستی تھی آب کے بدلے

پھرا کی بلوے میں زینبؑ حجاب کے بدلے
سلامی بال تھے مُنہ پر نقاب کے بدلے

خدا جو پوچھے گا اُن سے شمارِ زخم حسینؑ!
جگر دکھائیں گی زہراؑ حساب کے بدلے

حسینؑ لاشۂ اکبرؑ پہ کہتے تھے رو کر
کہ موت آگئی تم کو شباب کے بدلے

چڑھا جو خانۂ زیں پر علیؑ کا ماہِ مُنیر!
ہلال زیرِ قدم تھا رکاب کے بدلے

حسینؑ امام کو جب پیاس میں غش آتے تھے
ملک چھڑکتے تھے آنسو گلاب کے بدلے

ہر ایک بال تھا جس کا شعاعِ تارِ قمر
وہ ریش خون میں تر تھی خضاب کے بدلے

خدا جو پوچھے گا اعمالِ روزِ حشر دبیرؔ
پڑھوں گا مرثیہ شہؑ کا جواب کے بدلے

زدہ حالت تھی - چہروں کے رنگ اڑے ہوئے تھے - کمزوری و ناتوانی اپنی آخری حد تک پہنچ گئی تھی - نہ کوئی والی نہ وارث نہ ہمدرد نہ غمخوار - چاروں طرف بدذات دشمنوں کا حلقہ - غیر ملک - اسلام سے دور پبلک - باوجود ان سب باتوں کے انہوں نے خوف وہراس کو ہٹاکر ہر قسم کے ظلم وستم سے بے نیاز ہو کر وہ پر زور تقریریں کیں - کہ دوستوں کا کیا ذکر دشمنوں کے دل ہل گئے - یزیدی حکومت میں ہر طرف بغاوت کے آثار پیدا ہوگئے چنانچہ بہت جلد اس کی حکومت کا تختہ الٹنے پر جماعتیں تیار ہونا شروع ہوگئیں اگر یہ بیکس بیبیاں امام علیہ السلام کے ساتھ نہ ہوتیں تو حسین علیہ السلام کا اصلی قاتل بھی اسی طرح چھپ جاتا جس طرح حضرت علیؑ اور امام حسنؑ کا اصلی قاتل چھپا رہا - جس طرح امام حسین علیہ السلام نے لڑنے کا دنیا سے نرالا پروگرام بنایا تھا اسی طرح اپنے واقعہ شہادت کو مشتہر کرنے کا بھی ایک نہایت موثر طریقہ اختیار کیا تھا -

حضرت نجم آفندی مدظلہ العالی

کربلا نہ بھولیں گے

ظلم جو مسافر پر ہوگیا نہ بھولیں گے
اُس کی تشنہ کامی کا ماجرا نہ بھولیں گے
ابتدا نہ بھولیں گے انتہا نہ بھولیں گے
فاطمہؑ کے پیارے کا مرثیہ نہ بھولیں گے

جو حسینؑ پر گزری وہ جفا نہ بھولیں گے
بھول جائیں گے سب کچھ کربلا نہ بھولیں گے

کیا وہ غم کا افسانہ بھولنے کے قابل ہے
کیا وہ قافلہ پیاسا بھولنے کے قابل ہے
کیا فرات کا پہرہ بھولنے کے قابل ہے
قتلِ عام عترت کا بھولنے کے قابل ہے

جو حسینؑ پر گزری وہ جفا نہ بھولیں گے
بھول جائیں گے سب کچھ کربلا نہ بھولیں گے

جس زمیں پہ دم توڑا وارثِ پیمبرؐ نے
ہر قدم پہ تڑپایا شامیوں کے لشکر نے
آخری اذاں دی تھی جس فضا میں اکبرؑ نے
لی جہاں اک انگڑائی تیر کھا کے اصغرؑ نے

جو حسینؑ پر گزری وہ جفا نہ بھولیں گے
بھول جائیں گے سب کچھ کربلا نہ بھولیں گے

سوگوار آنکھوں سے اشکِ غم ڈھلے کتنے
پھوٹ پھوٹ کر روئے دل کے آبلے کتنے
تا بہ شام آئے ہیں سخت مرحلے کتنے
عصر تنگ ہونے تک کٹ گئے گلے کتنے

جو حسینؑ پر گزری وہ جفا نہ بھولیں گے
بھول جائیں گے سب کچھ کربلا نہ بھولیں گے

(مسلسل)

کس غضب کے تیور تھے زخم کھانے والوں کے ـــ عشق کے مصلے پر سر کٹانے والوں کے
رن کو جانے والوں کے مر کے آنے والوں کے ـــ آج تک لرزتے ہیں دل زمانے والوں کے

جو حسینؑ پر گزری وہ جفا نہ بھولیں گے
بھول جائیں گے سب کچھ کربلا نہ بھولیں گے

جس کے لال کی میت خیمہ گاہ تک آئی ـــ جذبۂ تفاخر سے ماں نے گود پھیلائی!!
بڑھ گئی تحمل کی اور کچھ توانائی! ـــ موت نے سلامی دی، غم نے کی جبیں سائی

جو حسینؑ پر گزری وہ جفا نہ بھولیں گے
بھول جائیں گے سب کچھ کربلا نہ بھولیں گے

رنگ لائی بے طلبی جس جگہ خلافت کی! ـــ کج روی ہوئی ثابت کاروانِ ملت کی
لٹ گئی جہاں رونق مسندِ رسالت کی ـــ خون ہو گئی آیت جس جگہ مودت کی

جو حسینؑ پر گزری وہ جفا نہ بھولیں گے
بھول جائیں گے سب کچھ کربلا نہ بھولیں گے

اس کی یاد میں اک دن کل جہاں روئے گا ـــ ہر ضعیف روئے گا ہر جوان روئے گا!
یہ زمین روئے گی آسمان روئے گا ـــ اس کا ہر تولائی دے کے جان روئے گا!

جو حسینؑ پہ گزری وہ جفا نہ بھولیں گے
بھول جائیں گے سب کچھ کربلا نہ بھولیں گے

اپنے مرنے والوں کو بھی ہم بھلا دیں گے ـــ اس کا غم ابھاریں گے سارے غم دبا دیں گے
اس کی یاد خلقت کا مدعا بنا دیں گے ـــ جی کے بھی دکھا دیں گے مر کے بھی دکھا دیں گے

جو حسینؑ پہ گزری وہ جفا نہ بھولیں گے
بھول جائیں گے سب کچھ کربلا نہ بھولیں گے

شاعرِ انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی

سلام

لِلّٰہ الحمد کہ دل شعلہ فشاں ہے اب تک
جسم ہے پیر، مگر طبع جواں ہے اب تک

سر پہ ہر چند صد سال کا غلطاں ہے غبار
فکر میں تاب و تبِ کاہکشاں ہے اب تک

لشکرِ شام کی پُرہول صدا پر بھاری
صبحِ عاشور کی گُل بانگِ اذاں ہے اب تک

جس کے ذرات پہ سوئے تھے بہتّر اقطاب
وہ زمیں قبلۂ پاکانِ جہاں ہے اب تک

فقر ایک آن میں کوثر کے کنارے پہنچا!
خُسروی خشک لب و تشنہ دہاں ہے اب تک

جس نے چھید اتھا علی اصغرِ بے شیر کا دل
سینۂ جور پہ وہ نوکِ سناں ہے اب تک

دو گھڑی سیدِ سجاد نے پہنا تھا جسے!
پائے شاہی میں وہ زنجیرِ گراں ہے اب تک

کس سے کہیئے کہ مرا سازِ برائے ذوقِ شہود
زخمۂ غیب سے لرزاں و تپاں ہے اب تک

فرق پر وقت کا پتھراؤ ہے کب سے جاری
پھر بھی دل کارگہِ شیشہ گراں ہے اب تک

رُباعی

کیا پاس تھا قولِ حق کا اللہ اللہ
تنہا تھے پر اعداء سے یہ فرماتے تھے شاہؑ
میں اور اطاعتِ یزیدِ گمراہ!
لاحول و لا قوۃ الا باللہ

(حالیؔ)

سلام

کنول منہاس

وہ دل جو شاہؑ کے غم میں پگھل نہیں سکتا! چراغ بن کے اندھیرے میں جل نہیں سکتا

خبر لو کشتیٔ امت کی اے امامِ زمانؑ یہ لنگر اب کسی صورت سنبھل نہیں سکتا

یہ آ رہی ہے صدا دشتِ کربلا سے ابھی! یزیدی ظلم کبھی پھول پھل نہیں سکتا

غمِ حسینؑ کی کیا بات ہے خدا کی قسم سنبھالیں لاکھ مگر جی سنبھل نہیں سکتا

کہا یہ شاہؑ نے زینب سے روزِ عاشورا ازل کا وعدہ وفا ہوگا ٹل نہیں سکتا

وہ گرم ریت وہ خاروں پہ چلنا عابدؑ کا ہمارے دل سے یہ کانٹا نکل نہیں سکتا

اسے نہ بیڑیاں پہناؤ اے ستمگارو! جو دو قدم بھی نقاہت سے چل نہیں سکتا

فروغ ہو نہیں سکتا یزیدیت کو کبھی! چراغ ظلم کا تا دیر جل نہیں سکتا

نہ چھپ سکے گا شہیدوں کا خون اے کنولؔ
غمِ حسینؑ کا عنوان بدل نہیں سکتا!

سلام

سید احسن عمرانی
مدیر اعزازی معارف اسلام لاہور

وہی رُتبے کو تیرے ساقیٔ کوثر سمجھتے ہیں نبیؐ کے بعد جو اپنا تجھے رہبر سمجھتے ہیں

یہی ہے جس کے ہاتھوں سے ہماری موت آئے گی علیؑ کو دیکھ کر یہ مرحب و عنتر سمجھتے ہیں

خدا نے جس طرح قرآں میں فرمایا ہے ویسے ہی نبیؐ کی آل کو ہم طاہر و اطہر سمجھتے ہیں

نہ وجہِ استغاثہ کوئی سمجھا ہے نہ سمجھے گا یہ وہ ہے رازِ سربستہ جسے اصغرؑ سمجھتے ہیں

خدا کی راہ میں مرنا دلیلِ زندگانی ہے یہی قاسمؑ سمجھتے ہیں یہی اکبرؑ سمجھتے ہیں

لگائی آگ کس نے، کس نے لوٹا گلشنِ زہراؑ نہ کھلواؤ زباں ہم سے کہ ہم بہتر سمجھتے ہیں

غمِ شبیرؑ میں جو آنکھ سے آنسو نکلتے ہیں انہیں اہلِ عزا آنسو نہیں گوہر سمجھتے ہیں

شہیدانِ رہِ حق موت کو احسنؔ خدا شاہد!
حیاتِ چند روزہ سے کہیں بہتر سمجھتے ہیں!

حضرت آلِ رضا مدظلہ العالی

سلام

کیا کچھ نہیں ہے، ذاتِ محمدؐ، خدا کے بعد
کیا کچھ علیؑ نہیں ہیں، مگر مصطفےٰؐ کے بعد

یارب! ہمیں تو اس کا سمجھنا محال ہے
شک اور ترے وجود میں، اور کربلا کے بعد!

مولا علیؑ، امام تھے اُن متقین کے
جو وقفِ مصطفےٰؐ ہی رہے، مصطفےٰؐ کے بعد

ممکن نہیں کہ حدِ امامت تک اے یقین
بدلے کوئی اصول، رسولِ خداؐ کے بعد

عزمِ حسینؑ کہتا تھا زعمِ یزید سے! !
پوچھیں گے ہم مزاج ترا کربلا کے بعد

آلِ نبیؐ کا صبر یہ اللہ رے اختیار
مجبور ہو کے رہ گئے ظالم جفا کے بعد

کچھ غمزدوں کے اشکِ مسلسل کا تھا سوال
دنیا میں کیا خوشی ہے کوئی کربلا کے بعد!

ہوتا ہے دل اُداس ابھی سے، جو سوچئے
وہ موسمِ خزاں جو ہے فصلِ عزا کے بعد

چھوڑا تھا کیا کسی کے لئے، اس شعار میں
عباسؑ حق شناس نے اپنی وفا کے بعد

عباسؑ بھی، حسینؑ بھی ہیں بنتِ فاطمہؑ
دیکھا یہ کربلا نے، اشیہ کربلا کے بعد

اے صاحبانِ رشک و حسد، جاؤ، خوش رہو
تم بھی رضا کو یاد کروگے، رضا کے بعد

الٰہی سایۂ حضرت آلِ رضا مستدام! آمین
(ک)

جناب وجاہت سوفی بچی

ہر معرکۂ حق کی نگہدار ہیں زینبؑ

اسلام کی پہچان ہیں، معیار ہیں زینبؑ
شبیرؑ کے ماتم کی علمدار ہیں زینبؑ

وہ کوفے کا بازار ہو یا شام کا دربار
خطبوں کی قسم، حیدرؑ کرار ہیں زینبؑ

قربانیٔ شبیرؑ کے جلوے ہیں انہیں سے
زہراؑ کی طرح مطلعِ انوار ہیں زینبؑ

ہر حال میں ہیں پنجتنؑ پاک کی تفسیر!
اور عظمتِ کردار کا معیار ہیں زینبؑ

چھن جائے ردا، عزتِ اسلام نہ جائے
ہر معرکۂ حق کی نگہدار ہیں زینبؑ

جو کاٹ گئیں ظلم و تشدد کی چٹانیں
وہ صبر کی شمشیر ہیں، تلوار ہیں زینبؑ

ٹکرا کے فنا ہو گیا طوفانِ یزیدی
شبیرؑ کے مقصد کی وہ دیوار ہیں زینبؑ

قربان کیا نسل کو اسلام کی خاطر!
بھائی کی طرح دین کی معمار ہیں زینبؑ!

وارثِ آدم

جناب ہوش ترمذی مرحوم

رنگِ قربانیٔ شبیرؑ نہیں کم اب بھی
سرخروئی کی ضمانت ہے یہی غم اب بھی

زندہ رہنا ہے تو مرنے کا سلیقہ سیکھو
کربلا سے یہ صدا آتی ہے پیہم اب بھی

ایک سجدے سے شہِ دیںؑ نے وہ قوت بخشی
حق پرستی کا سرِ ناز نہیں خم اب بھی

اے مسیحائے زماں، چارہ گرِ دل زدگاں
ہے تری یاد ہر اک زخم کا مرہم اب بھی

گونجتی ہے تری تکبیر سرِ راہِ نجات!
جرسِ منزلِ حق ہے ترا ماتم اب بھی

تو نے عباسؑ کو سونپا تھا جو عاشور کے دن
آسمانوں سے ہے اونچا وہی پرچم اب بھی

تیرا کردار ہے معیارِ مقامِ انساں!
یعنی کہتے ہیں تجھے وارثِ آدم اب بھی

جنابِ کبیر انور جعفری

شانِ عباسؑ

جنابِ عباسؑ کی نظر میں وفا کا لُطفِ کمال دیکھا
قدم قدم پر روشِ روشِ پر علیؑ کا رُعب و جلال دیکھا

فلک پہ دیکھو تو آج دسویں کو خونِ غازی چھلک رہا ہے
وہ کون ہے جو یہ کہہ رہا ہے کہ جیتا جگتا ہلال دیکھا

ابھی تو نکلی نہیں غلافِ غضب سے تیغِ جلال آور
مگر یہ طُرفہ کہ پہلے ہی سے جسے بھی دیکھا نڈھال دیکھا

اگرچہ بانہیں کٹی ہوئی تھیں نہ چھوڑی تبلیغ دینِ حق کی
ہجومِ طوفاں کے دائروں میں بھی آپ کا اعتدال دیکھا

اُچھل اُچھل کر خراجِ تحسین دیا وفا نے فلک پہ ہنس کر
مرے قصیدوں کا رنگ دیکھا مری غزل کا خیال دیکھا

نگاہِ غازی کی گرمیوں کا جو عکس پہنچا تو زلزلے تھے
فراتِ ودجلہ کی شورشوں میں بھی ریتیوں کا اُبال دیکھا

سلام

جنابِ وحید الحسن ہاشمی
ایم۔ اے
مدیر تنظیم الاسلام

کم اثر ہے آ گیا رستہ جو لب پر کربلا!!
درسگاہِ عظمتِ انساں ہے ہر قلبِ شہید

گم ہوئی ہے گردشوں میں گردشِ لیل و نہار
وارثِ پیغمبر سے لیکر کربلا کے دشت تک

ڈھونڈتی پھرتی ہے دنیا بامِ افکارِ حسینؑ
تشنۂ تفسیر رہ جائیں گی حق کی آیتیں

اب خدا سے پوچھیئے اس سرزمیں کی منزلت
اس لئے ظالم دباتے ہیں غمِ شبیرؑ کو

وہ یزیدی جور و استبداد سے ڈرتے نہیں

بات تو جب ہے کہ ہو سینے کے اندر کربلا
کربلا دامن میں رکھتی ہے بہتر کربلا
بن گئی ہے جرأت و ہمت کا محور کربلا
کربلا کے دشت سے ہے تا بہ محشر کربلا
بن گئی ہے ہر مقدس فکر کا در کربلا
دیکھ لو اس بزمِ دنیا سے ہٹا کر کربلا
بن چکی ہے سجدہ گاہِ ہر پیمبر کربلا
زورِ مظلومی کو کرتی ہے اجاگر کربلا
جو بنا لیتے ہیں خود اپنا مقدر کربلا

یہ طلبگارِ ادائے سرفروشی ہے وحید
اب اگر کہنا تو پھر کہنا سنبھل کر کربلا

اطلاعات

امامیہ مشن ٹرسٹ کی درخواست پر شاعرِ انقلاب

بارگاہِ شاہ نجف میں شاعرِ انقلاب کا نذرانۂ عقیدت:- حضرت جوش ملیح آبادی نے ۵ مارچ ۱۹۷۲ء کو ۱/۲ ۹ بجے صبح بارگاہ شاہ نجف گلبرگ لاہور میں اپنا نو تصنیف مرثیہ پڑھا۔ جو اُن کی شاعرانہ عظمت کا آئینہ دار تھا۔ اہل علم سامعین اس مجلس مرثیہ خوانی کے بعد بھی تعریف کرتے سُنے گئے۔

ناصرینِ آلِ محمدؐ:- مندرجہ ذیل حضرات نے توسیع رکنیت میں تعاون فرما کر ناصرینِ آلِ محمدؐ کی سنہری فہرست میں اضافہ فرمایا ہے۔ ادارہ اُن کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

(۱) سید امام بخش صاحب بخاری سرپرست نمبر ۳۰ ، تعداد رکن ۷ ، (۲) سید کوثر حسین صاحب مدیر پیام عمل تعداد رکن ۳

(۳) ملک الطاف حسین ممبری نمبر ۳۹ // ۲ (۴) سید حسین علی شاہ آفس سیکرٹری امامیہ مشن // ۳

(۵) ڈاکٹر علی رضا ڈیرہ اسماعیل خاں // ۲ (۶) فدا حسین صاحب سابق ممبری نمبر ۱۳۸۳۱ // ۱

(۷) سید مظفر حسن شاہ جعفری ٹوبہ ٹیک سنگھ // ۱ (۸) محمد سبطین صاحب بخاری نمبر ۱۴۷ // ۱

(۹) صوبیدار عبدالمجید طاہر ممبری نمبر ۲۳۹ // ۱ (۱۰) مرزا مظفر بیگ ملازم ادارہ امامیہ مشن // ۱

(۱۱) سید افتخار حسین شاہ جعفری مسلم گارڈز خوشاب // ۱ ——— (طاہر نقوی)

منڈی حاصل پور میں پہلا جلوس شبیہہ ذوالجناح: جسٹس سید جمیل حسین صاحب رضوی، مشتاق حسین صاحب نقوی، مولانا قاری شبیر احمد صاحب اور الحاج سید اکبر علی صاحب کاظمی کی کوشش سے اس سال جلوس شبیہہ ذوالجناح برآمد کرنے میں کامیابی ہوئی۔ مجالس اور جلوس کے دوران مولانا سید ضمیر الحسن صاحب نجفی اور سید مطیع الحسن صاحب ارشد اتحاد بین المسلمین کی نہایت کامیاب تلقین فرماتے رہے۔ پولیس افسران اور حمید بریلوی اہلسنت حضرات نے پوری طرح تعاون فرمایا۔ ادارہ ان تمام حضرات کا شکر گذار ہے۔ (حاجی سید محمد رفیع کاظمی)

انجمن حیدریہ کھروٹہ سیداں سیالکوٹ: انجمن حیدریہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں متفقہ طور پر حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل آیا۔

صدر۔ سید ولایت حسین۔ ممبری نمبر ۱۱۱۰ ، نائب صدر۔ سید غلام حیدر شاہ زوار۔ جنرل سیکرٹری۔

۱۱ فروری ۱۹۷۲ء کو جسٹس سید جمیل حسین رضوی کی قیادت میں پاکستان

گورنر پنجاب سے شیعہ وفد کی ملاقات: شیعہ مطالبات کمیٹی اور شیعہ پولیٹیکل پارٹی کے ایک مشترکہ وفد نے گورنر پنجاب جناب غلام مصطفےٰ کھر سے ملاقات کی۔ وفد میں سید جمیل حسین صاحب رضوی کے علاوہ سید مشتاق حسین نقوی، سید طاہر علی رضوی، علی محمد خواجہ، حیدر علی مرزا اور بہادر حسین ڈار شامل تھے۔

رضوی صاحب نے گورنر پنجاب کو سہ گانہ شیعہ مطالبات کا پس منظر تفصیلاً بتایا اور کہا کہ ایوب حکومت کے منظور کردہ مطالبات پر جزوی طور پر عملدرآمد ہوا ہے۔ شیعہ اوقاف بورڈ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ عزاداری پر سے کسی حد تک ناروا پابندیاں ختم ہو چکی ہیں۔ حکومت کی مقرر کردہ مرکزی دینیات کمیٹی جون ۱۹۶۹ء میں ون یونٹ کی تحلیل اور سابقہ صوبوں کی بحالی، پھر الیکشن اور الیکشن کے بعد شدید سیاسی بحران کی وجہ سے منظور شدہ شیعہ نصاب دینیات مدارس میں نافذ نہیں کیا جا سکا۔ لیکن اب جبکہ عوامی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ اور ہر طبقے کے مطالبات منظور کئے جا رہے ہیں۔ سرکاری درس گاہوں میں شیعہ نصاب دینیات نافذ کر کے شیعہ حلقوں کی بے چینی اور اضطراب کو دور کیا جائے گورنر صاحب نے اراکین وفد کو یقین دلایا کہ شیعہ نصاب دینیات جلد نافذ کر دیا جائے گا۔

۲۔ گورنر صاحب کو بتایا گیا کہ قبل ازیں محرم کی دو چھٹیاں ہوا کرتی تھیں۔ جن کو گھٹا کر ایک چھٹی کر دی گئی محرم کی کم از کم تین چھٹیاں کی جائیں۔ گورنر صاحب نے محرم کی چھٹی بڑھانے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اسی وعدے کے مطابق اسی محرم میں ۹ محرم کی تعطیل کر دی گئی۔

۳۔ گورنر صاحب کو بتایا گیا کہ منڈی حاصل پور ضلع بہاولپور کے سید اکبر علی شاہ کے نام پاکستان شیعہ مطالبات کمیٹی کی طویل جدوجہد کے نتیجہ میں ۸ محرم کے لئے جلوس ذوالجناح کا لائسنس منظور ہو چکا تھا لیکن چند شرپسندوں کے شور مچانے پر ضلعی حکام نے نیا لائسنس جاری نہیں کیا۔ گورنر صاحب نے اس معاملہ میں فوری مداخلت کی۔ نتیجۃً اس دفعہ منڈی حاصل پور میں پہلی دفعہ جلوس برآمد ہوا۔ مومنین منڈی حاصل پور نے پاکستان شیعہ مطالبات کمیٹی کی مخلصانہ قومی جدوجہد کو بے حد سراہا ہے۔

۴۔ گورنر صاحب کو بتایا گیا کہ پنجاب کے چودہ صوبائی مشیروں میں کوئی بھی شیعہ نہیں ہے لہٰذا ایک شیعہ کو بھی لیا جائے۔ گورنر صاحب نے اس پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔

علاوہ ازیں مزار بی بی پاک دامناں لاہور میں مردوں کے داخلہ پر پابندی اور بھکر میں ایک مجلس عزا پر پابندی ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا۔ گورنر صاحب کی مداخلت سے یہ پابندیاں ہٹا دی گئی ہیں۔

یاد رہے گورنر صاحب سے وفد کی اس ملاقات کی روداد ۱۲ فروری ۱۹۷۲ء کے روزناموں میں شائع ہو چکی ہے۔ (نامہ نگار)

سید غلام حیدر جعفری (بی۔ اے آنرز) ۔ خزانچی ۔ سید فدا حسین نقوی ملیریا سپروائزر ۔ ممبری نمبر ۱۳۸۳۱

(فدا حسین نقوی خزانچی ، انجمن حیدریہ)

پتہ درکار ہے : مندرجہ ذیل ممبران کے نام کا لٹریچر پتہ درست نہ ہونے کی وجہ سے واپس آجاتا ہے اگر وہ خود پڑھیں یا ان کے جاننے والے حضرات کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو تو وہ دفتر کو مطلع فرمائیں احسان ہوگا ۔ (آفس سیکرٹری)

ممبری نمبر	نام پتہ
۳۳۰	راجہ مظفر خان سنٹر ریجنل منیجر انٹرنیشنل جنرل انشورنس کمپنی آف پاکستان ریجنل آفس ۲۴ سول لائنز جہلم
۱۰۵۵	کلرک صالح محمد جعفری ۔ ۱۴۰ انفنٹری ورکشاپ معرفت پاک ۔ اے ۔ پی ۔ او سیالکوٹ
۷۹۰	مسٹر سید علی اصغر صاحب ۲۶ قائد اعظم روڈ سیالکوٹ
۸۲۱	سید سردار علی شاہ صاحب مقام ڈھوڈہ قلعہ سوبھا سنگھ ۔ تحصیل پسرور ۔ سیالکوٹ
۸۲۲	ڈاکٹر قیصر احمد بستی ڈی ۔ بی ۔ ایم مجاہد شفاخانہ نزد فائر بریگیڈ نمبر ۲ سرائے عبد اللہ ۔ لائلپور
۳۹۶	نائک عابد حسین ۶۷/۱۳۳ لائٹ اکراک رجمنٹ ارٹلری
۷۷۹	سید محمد حسن زیدی سپرنٹنڈنگ انجینئر ٹیوب ویل سرکل گلگشت کالونی ۔ ملتان

(طاہر نقوی)

شیعہ علمائے کرام کی مجلس عمل کے معزز ارکان ۱۰ مارچ کو دفتر امامیہ مشن میں تشریف لائے اور اہم مذہبی امور پر باہم مشورہ فرمایا اس مشورہ میں مولانا مرزا یوسف حسین صاحب (صدر مجلس عمل) ، مولانا سید محمد جعفر صاحب ، مولانا سید مرتضیٰ حسین صاحب ، مولانا مظہر الحق صاحب ، مولانا علی غضنفر صاحب سید مشتاق حسین صاحب نقوی ، جسٹس سید جمیل حسین صاحب رضوی ، اور مولانا قیصر حسین صاحب بارہوی نے شرکت کی ۔ جناب رضوی صاحب نے ۱۱ فروری کو شیعہ وفد کی قیادت کرتے ہوئے گورنر پنجاب سے جو ملاقات کی تھی اس موقع پر اس کی تفصیل سے حاضرین کو آگاہ کیا ۔ یہ تفصیل اخبار رضاکار مجریہ ۱۹ فروری میں ہدیۂ ناظرین کی جا رہی ہے ۔

مجلس عمل کے اس اجتماع میں شرکت کرنے والے علماء نے امامیہ مشن کے نئے دفتر کو دیکھ کر مسرت کا اظہار کیا ، بورڈ آف ٹرسٹیز کے تعمیری پروگرام کو سراہا اور خواجہ حبیب علی صاحب منیجنگ ٹرسٹی نے پورے تعاون کا یقین دلایا ۔ مولانا سید مرتضیٰ حسین صاحب نے پروگرام کی تفصیل پر روشنی ڈالی ۔

قیدیوں کی رہائی کے لئے دعا کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس مشہور سوگواران حسین جناب ندیم بدایونی اور جناب ناصر کاظمی کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی مغفرت کے لئے دعاگو ہے۔ (صفدر حسین رضا)

شیعہ سٹوڈنٹس فیڈریشن پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے

لاہور یونیورسٹی سینٹ ہال میں یوم حسینؑ: زیر اہتمام اتوار ۱۲ر مارچ ۱۹۷۲ء بوقت ۳ بجے سہ پہر یوم الحسینؑ کا جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت یونیورسٹی کے وائس چانسلر علامہ علاؤ الدین صاحب صدیقی نے فرمائی۔ ایم اے او کالج کے طالب علم جاوید اقبال، علامہ شبیر بخاری، پروفیسر محمد صادق قریشی پروفیسر ڈاکٹر مسعود رضا خاکی، جناب قیصر بارہوی، پروفیسر آغا یامین، ولایت حسین حیدری صدر یونیورسٹی لاء کالج سٹوڈنٹس یونین لاہور اور جناب جسٹس جمیل حسین صاحب رضوی نے تقاریر فرمائیں۔ آخر میں علامہ صاحب نے ایک بلند پایہ علمی خطبۂ صدارت فرمایا۔ تعلیم یافتہ نوجوان نسل کو موثر انداز میں حسینیت کا حیات آفریں پیغام سنایا گیا۔ (اعجاز حسین رسولنگری)

خلیفہ سید سعادت حسین ٹرسٹی امامیہ مشن کے

گلستان زہراؑ میں ادیب اعظم کی خطابت: عزاخانۂ گلستان زہراؑ میں حسب سابق ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ نے عشرہ محرم پڑھا جس میں اصول و فروع دین پر سلسلہ وار تفصیلی و پرمغز گفتگو رہی آپ کے بیانات کا منفرد پہلو یہ تھا کہ اسلام، ایمان، حسینؑ کربلا اور اسلامی اقدار کی معرفت ایسے سادہ، دلنشیں اور تبلیغی انداز سے فرماتے کہ ہر سطح کے ذہن سیراب ہو کر اٹھتے ادق مضامین بھی ایسے اسلوب سے بیان ہوتے کہ تائیدی فلسفے اور منطقی دلائل کا بار قطعی محسوس نہ ہوتا تھا۔

تجربہ کار کہنہ مشق خطیب، مجلس کا نہایت موزوں وقت (سہ پہر) عزاخانہ کا محل وقوع اور صاحب عزا کا خاندانی خلوص و وقار، تمام امور کچھ اس طرح اثر انداز ہوئے کہ یہ اجتماعات باعتبار کثرت مجمع و بلحاظ تبلیغ ایک امتیازی شان رکھتے تھے۔

لاہور کے بے شمار اجتماعات عزاداری میں جہاں دن رات، صبح دوپہر شام بے پناہ مجمع ہوتا رہا۔ دو اور مقام اس نقطۂ نگاہ سے قابل ذکر ہیں کہ وہاں پر عصری تقاضوں کے مطابق نوجوان نسل کو معرکۃ الآرا تقاریر کے ذریعہ کربلا کی روشنی میں پیغام توحید سنایا گیا۔ یہ دو مقام امام باڑہ سیدہ مبارکہ بیگم بھاٹی گیٹ اور زیدی ہاؤس شاہ جمال روڈ ہیں جہاں علی الترتیب مولانا سید ابن حسن صاحب نجفی اور مولانا شبیہ الحسنین صاحب

پیامِ عمل کا سالانہ چندہ: آئندہ سالانہ چندہ کی رسید فرداً فرداً نہیں بھیجی جائے گی۔ کیونکہ اس طرح ہر رسید پہ دس پیسے خرچ آتا ہے۔ چندہ وصول ہونے کی اطلاع ماہ بماہ پیامِ عمل میں شائع کردی جائے گی جن حضرات کا سالانہ چندہ دفتر امامیہ مشن میں از یکم فروری تا ۱۵ مارچ وصول ہوا اُن کا ممبری نمبر حسب ذیل ہے۔

۲۲۳، ۲۶۱، ۳۵۵، ۳۹۳، ۴۰۰، ۴۰۵، ۴۱۵، ۴۱۷، ۴۱۹، ۴۲۶، ۴۳۶، ۴
۴۳۹، ۴۵۰، ۴۵۵، ۴۶۶، ۴۶۹، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۹۶، ۵۰۱، ۵۰۶، ۵۴۵،
۵۹۱، ۶۵۲، ۶۶۲، ۷۴۲، ۷۷۷، ۷۸۹، ۷۸۷، ۷۹۷، ۸۱۹، ۸۲۴، ۸۲۶، ۸۲۷
۸۲۸، ۸۳۰، ۸۳۲، ۸۳۸، ۸۴۸، ۸۵۴، ۸۶۶، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۸
۸۸۸، ۱۲۸۰، ۱۵۱۷، ۱۵۹۶، ۱۶۵۷، ۱۸۱۹، ۱۸۴۴، ۲۴۸۱، ۲۶۵۱، ۲۹۱۴، ۳۲۷۵
۳۳۴۰، ۳۵۲۶، ۳۵۳۷، ۳۵۳۸، ۳۷۱۱، ۳۸۵۶، ۴۲۰۲، ۴۳۴۱، ۴۵۱۱، ۱۱۴۵۴
۴۷۶۹، ۴۸۷۰، ۴۸۹۵، ۶۲۳۳، ۷۰۴۳، ۸۴۸۸، ۸۸۰۹، ۹۲۲۷، ۹۶۴۵، ۱۰۴۲۸
۱۰۶۳۰، ۱۱۰۳۳، ۱۱۲۷۷، ۱۱۳۰۲، ۱۱۳۷۸، ۱۱۴۲۵، ۱۱۹۲۷، ۱۲۲۷۱، ۱۲۴۷۸، ۱۲۴۷۸
۱۲۴۸۴، ۱۲۴۹۱، ۱۲۴۹۳، ۱۲۴۹۵، ۱۲۵۰۱، ۱۲۵۱۷، ۱۲۵۲۲، ۱۲۵۷۲، ۱۲۵۹۴
۱۲۶۰۰، ۱۲۶۰۸، ۱۲۷۸۳، ۱۳۱۹۳، ۱۳۲۱۲، ۱۳۲۱۷، ۱۳۲۲۰، ۱۳۲۲۵، ۱۳۲۳۸
۱۳۲۴۱، ۱۳۲۴۴، ۱۳۲۵۱، ۱۳۲۵۲، ۱۳۳۷۹، ۱۳۳۰۵، ۱۳۳۱۸، ۱۳۳۵۵، ۱۳۷۰۹
۱۳۷۳۸، ۱۳۷۵۴، ۱۳۷۶۱، ۱۳۷۸۱، ۱۳۷۹۷، ۱۳۸۰۳، ۱۳۸۱۴، ۱۳۸۱۶، ۱۳۸۱۷، ۱۳
۱۳۸۱۸، ۱۳۸۲۶، ۱۳۸۲۸، ۱۳۸۳۵، ۱۳۸۳۹، ۱۳۸۴۳، ۱۳۸۷۱، ۱۳۸۹۷، ۱۳۹۶۴
۱۴۱۶۹، ۱۴۳۶۴، ۱۴۳۷۶، ۱۴۳۷۷، ۱۴۳۸۵، ۱۴۳۸۷، ۱۴۳۸۸، ۱۴۳۸۹، ۱۴۳۹۴
۱۴۴۰۰، ۱۴۳۰۳، ۱۴۴۴۱، ۔

(طاہر نقوی)

انجمن محمدی جعفریہ کا ماہانہ اجلاس: ۴ مارچ ۱۹۷۲ء کو انجمن محمدی جعفریہ سوڈھی وال کالونی کا ماہانہ اجلاس بصدارت جناب السید صغیر حسین قبلہ زیدی منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس صدر پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنا ذاتی اثر و رسوخ استعمال کر کے عراق کی بعثی حکومت کی مذہب کش سرگرمیوں کو بند کروا کر اسلامیان پاکستان کے .... زخموں پر مرہم رکھیں۔

(۲) یہ اجلاس انڈیا کے "جنیوا کنونشن" کے مخالف اقدام پر اس کی مذمت کرتا ہے اور پاکستانی

محمدی (صدیقی) خطاب فرماتے رہے۔

افسوس راقم الحروف کو دوران عشرہ محرم دفتر مشن کی غیر معمولی مصروفیات کے باعث لاہور کی مشہور مجالس میں حاضری کا بہت کم موقع ملا۔ (الحاج سید حسن علی شاہ کاظمی آفس سیکرٹری امامیہ مشن لاہور)

التماس دعا: سید محمد رضا صاحب ناظم آباد کراچی سے پیام عمل کے ہزارہا قارئین سے خصوصی استدعا کرتے ہیں کہ خاص اوقات میں دعا کی جائے کہ فرزندان پاکستان جو مشرقی پاکستان میں ہیں خصوصاً ان کے اعزہ سید احمد رضا اور سید رشید الدین حسین بخیر و عافیت واپس آئیں۔ (حسن علی شاہ کاظمی)

فی سبیل اللہ دعا کی درخواست: محترم پیرزادہ سجاد احمد صدیقی لودھراں سے درد بھرے انداز میں تحریر فرماتے ہیں کہ وہ ایک عرصہ سے پریشان حالی اسبے روزگاری اور قرض میں مبتلا ہیں۔ قارئین پیام عمل دعا فرمائیں کہ مشکلات سے نجات ملے۔

پیام عمل، جناب صادق آل محمدؐ کا ارشاد ہے کہ مومنین بخل سے کام نہ لیں ضرور دعا فرمائیں، ایک دوسرے کے حق میں مومنین کی دعا قبول ہو کر رہتی ہے۔ (ادارہ)

اخبار غم: بلتستان کے مشہور عالم دین حجۃ الاسلام علامہ سید مرتضیٰ شاہ رضوی جو پاکیزگی کردار اور تبلیغ علوم محمدؐ و آل محمدؐ کے لحاظ سے نہایت ممتاز تھے رہگرائے عالم بقا ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے بے شمار تلامذہ جو اس وقت نجف اشرف اور مشہد مقدس میں علوم دین حاصل کر رہے ہیں آپ کے زہد و ورع کے معترف و مداح ہیں۔

• شیخ رضی الدین صاحب (برادر جناب غیاث الدین صاحب ناظم ادارۂ معارف اسلام) نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

• جناب شیخ احمد جان قریشی (والد پروفیسر محمد صادق صاحب قریشی صدر تنظیم الاسلام پرنسپل مہاراجہ کالج) نے بقضائے الٰہی ۹۲ سال کی عمر میں یکم فروری ۱۹۷۲ء کو انتقال فرمایا۔ آپ نے اپنی تحقیق سے مذہب حق قبول کیا تھا۔ اور مجالس محرم الحرام و جلوس عزائے امام کے اہتمام میں سعی بلیغ فرماتے تھے۔

• الطاف حسین خاں صاحب (والد اعجاز حسین خاں صاحب ایڈووکیٹ) ساکن خیرپور نے وفات پائی۔

• مولوی راجہ محمد شریف خاں آف گوڑا علاقہ چوا سیدن شاہ ضلع جہلم نے انتقال فرمایا۔

• سید عزادار حسین صاحب ندیم بدایونی ساکن لاہور جو شاعر ہونے کے علاوہ تحت اللفظ خوانی میں دور دور اپنا عدیل و نظیر نہیں رکھتے تھے۔ ۲۰ محرم کو عازم خلد ہوئے۔

• حجۃ الاسلام مولانا سلطان علی صاحب قبلہ امام جمعہ والجماعت و بانی امام بارگاہ آگرہ تاج کالونی کراچی نے انتقال فرمایا۔

•۔ بیگم سید مبارک حسین نقوی (کرشن نگر لاہور) نے ۲۰ر محرم شب جمعہ کو سفرِ آخرت اختیار کیا۔

•۔ سید اختر حسین صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار رکن مجلس منتظمہ شیعہ جامع مسجد لاہور ایک ہفتہ علیل رہ کر ۹ر محرم کو راہئ ملکِ بقا ہوئے۔

•۔ جعفر علی میر ایڈیٹر شہید کی والدۂ ماجدہ نے ۲۷ر فروری کو اس دارِ فانی سے رحلت فرمائی۔

•۔ آغا محمد باقر صاحب نبیرۂ حضرت آزاد دہلوی نے ایک عرصہ بیمار رہ کر ۱۵ر مارچ کو سفرِ آخرت اختیار کیا۔

•۔ پاکستان کے مشہور جوان فکر و جواں سال شاعر ناصر رضا کاظمی انبالوی جو غزل گوئی میں منفرد حیثیت رکھتے تھے۔ ۴۵ سال کی عمر میں بتاریخ ۲ر مارچ اللہ کو پیارے ہوئے۔ بڑے مخلص اور ہردل عزیز تھے۔ ہر جگہ ان کی دیدہ وری انسان دوستی اور شیریں سخنی کے چرچے ہیں۔

•۔ سید ذوالفقار علی صاحب سینئر انگلش ٹیچر پی آئی ڈی سی ہائی سکول اسکندر آباد ضلع میانوالی کی والدۂ معظمہ کا حرکتِ قلب بند ہونے سے انتقال ہو گیا۔

•۔ سید اعظم علی صاحب امروہوی ساکن سانده خورد نے چار روز بے ہوش رہ کر ۱۹ر مارچ کو وفات پائی۔

اللہ تعالےٰ مندرجہ بالا مسافرانِ ملکِ بقا کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ قارئین کرام درخواست ہے کہ ان کے ایصالِ ثواب کی نیت سے سورۂ فاتحہ ضرور تلاوت فرمائیں۔

انجمن بوستان اکبر: ۱۸ر مارچ ۷۳ء کو پروفیسر سید محمد سبطین نقوی صاحب نے بوستان لائبریری کا افتتاح فرمایا۔ مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ لائبریری کے لئے کتابیں عطا فرمائیں۔

۱۳ر مارچ کو انجمن کا انتخاب برائے ۷۴-۱۹۷۳ء عمل میں آیا جس میں ناظم علی زیدی صاحب صدر، نذر عباس نقوی صاحب نائب صدر، محمد تقی نقوی صاحب جنرل سیکرٹری، علی قیصر نقوی صاحب جوائنٹ سیکرٹری (پروپیگنڈہ سیکرٹری) اور نذیر الاسلام نقوی صاحب خازن مقرر ہوئے۔

"انجمن محبان اہلبیت رجسٹرڈ شالامار ٹاؤن کے زیرِ اہتمام"

انجمن محبان اہلبیت شالامار ٹاؤن لاہور: عشرہ محرم الحرام بر مکان سید کاظم علی شاہ صاحب بخاری کاشانۂ ہوسنے میاں ریاض احمد روڈ شالامار ٹاؤن پورے احترام سے منایا گیا۔ جس میں ذاکرین و علماء کرام نے سیرت سید الشہداء اور اتحاد بین المسلمین پر زور دیا۔ جس کی وجہ سے اہلسنت اور احمدی حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ اہل محلہ نے نہایت عقیدت اور خلوص سے تعاون فرمایا۔ جس کے لئے اراکین انجمن ہذا حکومت اور اہل محلہ کے تشکر گزار ہیں۔ (صابر حسین بخاری)

حضرت انیس اعلی اللہ مقامہ کی تصویر کے لئے ہم ابرائے مصافت مولانا صادق علی صاحب عرفانی مدیر شیعہ لاہور کے ممنون ہیں۔ جنہوں نے اس شمارۂ پیام عمل کے لئے تصویر کا بلاک عطا فرمایا۔ (ک۔ ن)

القرآن الحکیم

ترجمہ

مولانا حافظ سید فرمان علی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ

شہرۂ آفاق کلام مجید دورِ جدید کی عکسی طباعت (فوٹو آفسٹ) کی تمام خوبیوں سے آراستہ دو رنگوں میں کتابت وطباعت میں بے مثال، اعراب کی غلطیوں سے مبرا، متعدد افاضل علمائے جلیل القدر کی نظر ثانی اور حواشی کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔

اقسام وھدیہ :-

سائز ۸/۳۰×۲۰ - سفید کاغذ اعلیٰ پلاسٹک کور - ہدیہ صرف -/۲۰ روپیہ

سائز ۱۶/۳۰×۲۰ - حمائل شریف " " " " " -/۱۲ "

سائز ۸/۳۰×۲۰ - آرٹ پیپر " " " " " -/۱۰۰ "

سائز ۱۶/۳۰×۲۰ - حمائل " " " " " -/۵۰ "

ڈاک اور پیکنگ کے اخراجات اس کے علاوہ ہونگے - مذکورہ کلام پاک خدمت دین کے پیش نظر لاگت سے کم قیمت پر پیش کیا جا رہا ہے - آرڈر کے ہمراہ ۲۵ فیصد ایڈوانس ارسال فرمائیں۔

ملنے کا پتہ :-

پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ ۳۶۳ سراج الدولہ روڈ - بہادر آباد سوسائٹی کراچی

چند بے مثل کتب

ارجح المطالب از عبید اللہ (سفید کاغذ) -/۳۰
سیرت امام باقر علیہ السلام از فوق بلگرامی ۳/۲۵
فلسفہ آل محمد از ابن حسن جارچوی (سہ حصے) -/۹
اصول کافی .. .. -/۳۰
سولہ مسئلے .. .. -/۲
سیرت ائمہ اثنا عشر از علی حیدر (سفید کاغذ) -/۸
مجالس خاتون از علی حیدر (نیوز کاغذ) ۳/۵۰
احقاق الحق (شہید ثالث علیہ الرحمہ) از علامہ شوشتری -/۳
طمانچہ بر رخسار یزید از خواجہ حسن نظامی -/۳
ہر قسم کی مذہبی کتب اور قرآن مجید
ملنے کا پتہ :-
حق برادرز - تاجران کتب انارکلی لاہور

اپیل

مومنین کے تعاون سے امام بارہ لسکانی والا میں قیام مجالس کے لئے ایک وسیع چھپر - زیارت پاک رکھنے کے لئے ایک کچا کمرہ اور ذاکرین عظام کے قیام کے لئے ایک کچا کمرہ معہ چاردیواری تیار ہے - چونکہ اس علاقہ میں سیم اور شور کی وجہ سے یکرے جلد خراب ہو جاتے ہیں اس لئے پختہ امام بارہ تعمیر کرنے کے لئے مومنین کی امداد کی ضرورت ہے - مومنین اپنے عطیات بذریعہ چیک یا منی آرڈر بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں -

سید محمد تقی رضوی
بمقام لسکانی والا ڈاکخانہ خاص براستہ کروڑ ضلع مظفر گڑھ

امامیہ مشن کی اعانت

دین و دنیا میں سرخ روئی :- عراق اور ایران کے مجتہدین اعلم نے خمس و سہم امام علیہ السلام سے مشن کی اعانت کرنے کے لئے اجازہ ہائے مبارک عطا فرما دئے ہیں - اور حکومت پاکستان نے ان تمام رقوم پر جو مشن کو عطا کی جائیں انکم ٹیکس معاف کر دیا ہے - مشن کی عمارت مثلاً مسجد و امامیہ ہال کی تعمیر اور ریزرو فنڈ کے منصوبہ کی تکمیل کے لئے دل کھول کر چندہ دیجئے - ہر جگہ پر حبیب بنک انارکلی برانچ کے اکاؤنٹ نمبر ۷۵۴ میں عطیات کی رقوم جمع کرائی جا سکتی ہیں - (فنینگ سیکرٹری)

کی توضیح کے ساتھ ساتھ سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے دانشوران یورپ کے اعتراضات کو بڑی خوبی سے رفع کیا ہے۔

صفحات : ۵۵۶ ۔ قیمت : ۵/- روپے

تاریخ حسن مجتبیٰؑ یہ اہم کتاب جناب پروفیسر خواجہ محمد لطیف انصاری کی تحقیق کا ثمر ہے۔ اس میں سرکار امن حضرت امام حسنؑ کی حیات طیبہ پوری شرح و بسط سے بیان کی گئی ہے۔ اور مخالفین کی طرف سے آپ کی ذات اقدس پر وارد شدہ تمام اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ صفحات : ۶۸۳

قیمت مجلد - ۱۰/- روپے

ترغیب الصلوٰۃ مولانا سید ولی حیدر امروہوی نے یہ رسالہ شیعہ بچوں کو نماز اور اس کے متعلق ضروری مسائل سکھانے کے لئے مرتب فرمایا ہے۔ صفحات : ۸۰

قیمت : ۷۵/- پیسے

تاریخ اسلام سرکار سید العلماء نے تاریخ اسلام کو روایت و درایت کی روشنی میں پیش کرنے کا ایک مفید سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کے حصہ اول میں آغاز سے ہجرت نبوی تک اور حصہ دوم میں ہجرت کے بعد سے جنگ احد تک کے واقعات درج ہیں۔ حصہ سوم عنقریب شائع کیا جا رہا ہے جو جنگ احد کے بعد سے خیبر تک کے حالات پر مشتمل ہوگا۔ اس ضمن میں کئی

ایک تاریخی مغالطوں کی اصلیت واضح کی گئی ہے۔

صفحات حصہ اول ۲۰۰ قیمت مجلد ۲/۷۵ روپے

" حصہ دوم ۲۰۸ " " ۳/۲۵

خلافت و امامت اس بے نظیر کتاب میں پاک و ہند کے مشہور محققین شیعہ و سنی کی علمی تحقیقات دربارہ مسئلہ خلافت و امامت یکجا کی گئی ہیں۔ طرفین نے اپنا اپنا نقطہ نظر کھل کر واضح کیا ہے۔ انداز بیان نہایت سنجیدہ اور متین ہے۔ صفحات : ۷۱۶

قیمت مجلد ۱۲/- روپے

خزینۃ المجالس یہ کتاب پاک و ہند کے مشہور علمائے کرام کی پچیس علمی تقاریر کا بیش قیمت مجموعہ ہے۔ مومنین، ذاکرین اور مقررین کے لئے بہترین تحفہ۔ صفحات : ۳۲۰

قیمت : ۳/۵۰ روپے

دینیات پانچ حصوں پر مشتمل یہ سلسلۂ دینیات پاک و ہند کے مشہور ماہر تعلیم جناب ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی (بمبئی) کا مرتب کردہ ہے۔ حکومت کی مقررہ نصاب دینیات کمیٹی نے اسے بالترتیب جماعت ششم تا دہم کے شیعہ طلباء کے لئے منتخب کیا ہے۔ قیمت مکمل سیٹ ۹/۲۵

دین و اسلام یہ کتاب دنیائے اسلام کے جید عالم علامہ محمد حسین آل کاشف الغطا کی تصنیف ہے۔ اس کا اردو ترجمہ دارالعلوم محمدیہ سرگودھا کے پرنسپل جناب مولانا

حسین بخش صاحب مدظلہ نے کیا ہے۔ اس میں
مسئلہ توحید۔ صفات باری تعالےٰ اور مسئلہ عدل
پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ صفحات: ۲۲۸
قیمت مجلد ۳/۵۰ روپے

دین حق آقائے عبدالحسین مجتہد لبنان اور شیخ سلیم البشری شیخ الجامعہ الازہر
(مصر) کے درمیان ایک عرصے تک تحقیق حق کیلئے
تحریری بحث وتمحیص ہوتی رہی۔ آخر کار شیخ الازہر
نے اپنے ۵۴ ویں خط میں مذہب جعفری کی صداقت
کو تسلیم فرمایا۔ اس کتاب میں دونوں بزرگوں کے
مراسلات کا اردو ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ جو معلومات
کا بیش بہا خزانہ ہے۔ صفحات: ۳۴۸
قیمت: قسم اول مجلد ۷/- قسم دوم ۵/- روپے

دعائے روز عرفہ اس میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی دعائے روز عرفہ
عربی مع اردو ترجمہ شائع کی گئی ہے۔ صفحات: ۲۸
قیمت: -/۷۵ پیسے

رہنمایانِ اسلام اس میں سرکار سید العلماء کے مرتب کردہ حالات چہاردہ معصومین علیہم السلام یکجا کرکے شائع کئے
گئے ہیں۔ مومنین کے ہر طبقہ کے لئے یہ ایک کارآمد
کتاب ہے۔ صفحات: ۲۲۴
قیمت: ۲/۵۰ روپے

رہنمائے حجاج مولانا منظور حسین نقوی صاحب
کی مرتبہ پاکٹ سائز کی یہ کتاب عازمین حج کے لئے
تیار کی گئی ہے۔ آغاز سفر سے واپسی تک حج کے
تمام مسائل عام فہم زبان میں درج ہیں۔
صفحات: ۲۲۴ قیمت مجلد ۲/- روپے

زندگی کا حکیمانہ تصور سرکار سید العلماء کی یہ شاندار تالیف اسلامی
اور تعلیمی اصولوں کی روشنی میں مرتب کئے ہوئے
نظریات و تشریحات کا مجموعہ ہے۔ جو اسلامیات
کے طلبا اور دین کی حقیقت سے باخبر ہونے کے
خواہش مند حضرات کے لئے نادر تحفہ ہے۔
صفحات: ۱۴۴ ۔ قیمت مجلد ۲/۵۰ روپے

شہید اعظم جناب ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی کی یہ تالیف اہل عالم کو حیثیت سے
روشناس کرانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ منفرد
کتاب خالص تبلیغی نقطہ نظر سے لکھی گئی ہے۔
صفحات: ۳۶۴ ۔ قیمت مجلد ۳/۲۵ روپے

فتح مبین اعدائے آلِ محمد کے بعض ہواخواہ اب بھی تاریخ کو مسخ کرکے پیش
کرنے میں مصروف ہیں۔ اس کتاب کے فاضل
مصنف جناب ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی نے تاریخی
اعتبار سے اپنے مخصوص انداز میں آل بنی امیہ کے مقابلہ
میں آلِ محمدؐ کی فتح مبین کو اجاگر کیا ہے۔ اس کا سابقہ
ایڈیشن ختم ہوچکا ہے۔ اور دوسرا ایڈیشن زیر طبع
ہے۔ صفحات: ۳۲۸ ۔ قیمت مجلد ۵/-

فکر انیس میرانیس مرحوم کے کلام کا ایک حسین
انتخاب۔ جس میں واقعات کربلا کا تسلسل قائم رکھا

گیا ہے۔ مرثیہ اور مرثیہ نگاری کے متعلق مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل اور سید عابد علی عابد کے پر مغز مقدمات کی شمولیت سے اس کتاب کی افادیت میں نمایاں اضافہ ہو گیا ہے۔
صفحات: ۲۳۲۔ قیمت مجلد ۳/۵۰ روپے

قبہ وقبور بعض مسلمانوں کے نزدیک قبر پر گنبد بنانا۔ چراغ جلانا یا دعائیں مانگنا بدعت سمجھا جاتا ہے۔ سرکار سید العلماء نے اس کتاب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ان امور کا جواز واضح فرمایا ہے۔ صفحات: ۶۴
قیمت: ۱/۲۵ روپے

قرآن مجید معریٰ زیر تعلیم بچوں کے لئے اور مساجد میں برائے تلاوت رکھنے کے لئے یہ قرآن مجید بلا ترجمہ کتابی سائز میں بہترین کتابت وطباعت سے مزین ہے۔
صفحات: ۷۲۸۔ ہدیہ مجلد ۔/۱۴ روپے

کربلا کی شیر دل خاتون یہ کتاب جناب زینبؑ کبریٰ کے مقدس حالات پر مشتمل ہے۔ جو ایک علم دوست خاتون ڈاکٹر عائشہ مصری کی تالیف ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مع مفید حواشی از خان بہادر سید محمد عباس زیدی اب تیسری بار طبع ہوا ہے۔ جو اس کی مقبولیت کا زندہ ثبوت ہے۔ صفحات ۳۳۶ قیمت: ۳/۷۵

معراج انسانیت سرکار سید العلماء نے اس کتاب میں یہ امر ثابت کیا ہے کہ حضرت چہاردہ معصومینؑ کے طرز عمل میں باہمی کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ ہر معصوم نے حفاظت اسلام کے مشترکہ مقصد کیلئے اپنے زمانے کے حالات کے مطابق طریقہ کار اختیار فرمایا اور اس میں کامیابی حاصل کی۔
صفحات: ۱۰۰۔ قیمت ۔/۲ روپے

متعہ اور اسلام سرکار سید العلماء نے اس کتاب میں مسئلہ متعہ کے تمام پہلوؤں پر نہایت عالمانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اس کے مطالعہ سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ متعہ خالق کائنات کی طرف سے ایک نعمت ہے۔ جو زنا کا خاتمہ کر سکتی ہے۔
صفحات: ۳۶۸۔ قیمت: ۳/۷۵ روپے

مجالس الشیعہ اس کتاب میں پاک وہند کے عظیم مجتہد، صف اول کے شیعہ داعی اور قادر الکلام مقرر جناب مولانا سید کلب حسین اعلی اللہ مقامہ کی ۱۲ علمی مجالس شامل ہیں۔ اس کا چوتھا ایڈیشن زیر طبع ہے۔
صفحات: ۲۲۴ قیمت قسم اول مجلد ۔/۳ قسم دوم ۲/۵۰

محمد بن ابی بکر اس کتاب میں حضرت محمد بن ابی بکر کی شخصیت کو بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اسلام کے اس عظیم فرزند کے سوانح حیات نوجوانان ملت کے لئے چراغ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ صفحات: ۱۰۴ قیمت ۱/۲۵

ناموس اسلام اس کتاب میں جناب خلیفہ سید محمد ہاشم پٹیالوی مرحوم نے حضرت سید الشہداءؑ کی

سیرت و کردار کو محققانہ انداز میں بیان فرمایا ہے۔
اس کے حصہ اول و دوم میں مسلسل طور پر دیگر موضوعات کے علاوہ واقعہ کربلا کے اسباب و نتائج، بنی امیہ کے مظالم اور یورپین دانشوروں کے ریمارکس مستند حوالوں سے سپرد قلم کئے گئے ہیں۔

صفحات حصہ اول ۳۲۸ قیمت -/۶ روپے
〃 حصہ دوم ۳۷۲ 〃 -/۸ 〃

مندرجہ ذیل کتب پر ممبران مشن کو رعایت نہیں دی جائے گی۔ لیکن تاجران کو ۱۲½ فیصد کمیشن دیا جائے گا۔

کتاب المومن

یہ انمول کتاب جناب حسین بن سعید راہوازی کوفی کی تالیف ہے۔ اس میں حضرات معصومین کی ۱۹۹ احادیث درج ہیں۔ اس کا عربی متن مع اردو ترجمہ و مفید حواشی مرتبہ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل مدظلہ ٹائپ میں چھاپا گیا ہے۔ صفحات: ۱۵٦ قیمت ۵۰/۲ روپے

مقدمہ تفسیر قرآن

یہ کتاب سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی مدظلہ کی زیر تکمیل تفسیر قرآن کے مبادیات پر مشتمل ہے۔
اس میں نزول قرآن۔ جمع قرآن۔ اعجاز قرآن اور شیعوں کے ایمان بالقرآن کے علاوہ علم تفسیر اور شیعہ مفسرین کے مستند حالات درج ہیں۔

صفحات : ۱۷٦
قیمت : ۵۰/۲ روپے

اکابرین اسلام کا سائنسی شعور

عام طور پر یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ مذہب اور سائنس میں تضاد ہے۔ لیکن حقیقت میں اسلام اور سائنس میں کوئی ایسا اختلاف نہیں۔ اس کتاب میں مولانا مشتاق حسین شاہدی (کراچی) نے آل محمدؐ کے وہ اقوال جمع کئے ہیں جن کی موجودہ سائنس نے تصدیق کر دی ہے۔

صفحات ۸۸ ۔ قیمت -/۲ روپے

تاریخ اسلام حصہ سوم

از قلم حقیقت رقم سید العلماء الحاج علامہ علی نقی النقوی مجتہد العصر زیر اشاعت ہے۔

حصہ اول و دوم شائع ہو کر ہر حلقے سے حسن قبول کی سند حاصل کر چکے ہیں۔ اس حصہ میں جنگ احد سے غزوہ خیبر تک کے واقعات ہیں۔ قدیم و جدید تاریخوں کو کھنگال کر بحر تحقیق سے ایسے بے بہا گوہر آبدار صفحہ قرطاس پر بکھیرے ہیں کہ ذوق تحقیق کی سرشاری "کل ایمان" کی فداکاریوں پر عش عش کرتی ہے۔ مقررین و ذاکرین کے لئے مستند تحفہ ہے عبارت سے یہ دلاویز دستاویز۔ بڑی مشکل سے حاصل کی گئی ہے جو سفید کاغذ اور عمدہ طباعت سے عنقریب مارکیٹ میں آ رہی ہے۔ اپنا آرڈر جلدی بک کرائیں ضخامت پونے دو سو صفحات ہوگی۔ اسلامی تاریخ کے شائقین و محققین اور نکتہ شناس مومنین کے لئے نہایت وقیع دستاویز ہے۔

(ادارہ امامیہ مشن)

صحابیت اور قرآن نمبر

اموی دور میں "صحابی" کی اصطلاح کو بطور سیاسی ہتھیار استعمال کیا گیا۔ اور بعض غلط قسم کے لوگوں کو صحابہ رسول ؐ کی پاک فہرست میں شامل کر کے حقیقی صحابہ رسول ؐ کی شان کو نقصان پہنچایا گیا مولانا السید محمد جعفر صاحب قبلہ نے قرآن حکیم کی ۱۴۰ آیات کے آئینہ میں قابل مدح و ستائش اور قابل مذمت دونوں قسم کے اصحاب کی ایسی تصویر کشی کی ہے کہ سوائے تسلیم کے چارہ نہیں بڑے معرکے کی چیز ہے۔ صفحات: ۱۳۰ قیمت -/۱ روپیہ

حافظ کفایت حسین نمبر

فخر الحفاظ علامہ حافظ کفایت حسین اعلی اللہ مقامہ کے حالات نیز ان کی بیان کردہ چند معرکۃ الآرا مجالس پر مشتمل۔ صفحات: ۱۶۲

رعایتی قیمت: -/۱ روپیہ

انسانی حکومت یا ربانی حکومت!

امامیہ مشن کا تبلیغی کتابچہ نمبر ۲۱۰ ضخامت ۸۰ صفحات
قیمت صرف ۴۴ پیسے

آج تمام عالم میں ایک ہی سوال زیر بحث ہے کہ حکومت کیسی ہو! مختلف آرا کے شور میں اسلام کی پکار کان لگا کر سنی جائے گی جس کا اعلان ہے کہ "حکومت ربانی" کے سوا تمام طرز ہائے حکومت باعث بربادی ہیں۔ اس موضوع پر ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی ایم۔ اے۔ پی ایچ ڈی مدت کے بہترین شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنی شگفتہ نگاری سے مروجہ نظامہائے حکومت آزادی فکر و ضمیر کے عالمی نظریہ اور خلافت الٰہیہ کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے یہ پُرمغز قابل قدر مقالہ تحریر فرمایا ہے۔

سیاست معاویہ و یزید

تین سال پیشتر امامیہ مشن کی طرف سے سیاست معاویہ و یزید نامی کتاب کی قیمت میں تقریباً ۵۰ فی صد خصوصی رعایت کا اعلان کیا گیا تھا۔ چنانچہ یہ کتاب خاصی بڑی تعداد میں مومنین تک پہنچ چکی ہے۔ یکم فروری ۷۳ء سے مذکورہ رعایت ختم کر دی گئی ہے۔ آئندہ یہ کتاب پوری قیمت پر مہیا کی جائے گی۔

مجلد حصہ اول قسم اول -/۶ قسم دوم -/۵
مجلد حصہ دوم " " " -/۵
ضخامت ہر ایک حصہ ۵۰۰ صفحات مجلد مضبوط

شمائل شریف

ترجمہ اور تفسیری حاشیہ مولانا فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہ جو ہر حلقے میں پسند کیا جاتا ہے۔ اس کی آفسٹ طباعت ولائتی دبیز سفید کاغذ پر ایران میں ہوئی ہے۔ اس کی طباعت میں کچھ اغلاط تھیں جنہیں زر کثیر خرچ کر کے درست کرایا گیا ہے۔ اس گرانی کے دور میں دوبارہ ایسی شان کے ساتھ تازہ ایڈیشن پر خرچ بہت بڑھ جائے گا چند سو جلدیں بقایا ہیں آرڈر بھجوانے میں تاخیر نہ کریں۔

جلد مضبوط۔ ہدیہ صرف -/۱۲ روپے

المرتضیٰ، الشہید، مقصد حسینؑ : یہ تینوں کتابیں

مولانا السید علی جعفری ایم - اے صدر الافاضل کی نگارشات ہیں - ہر کتاب کا موضوع نام سے ظاہر ہے - ان کتابوں کی منفرد حیثیت یہ ہے کہ قرآن حدیث، تاریخ اور مفکرین مغرب کی کتب کی اصل عبارتیں معہ حوالہ درج کر کے سامنے صفحہ پر اس کا اردو ترجمہ دیا ہے تحقیق پسند قارئین، مقررین اور مصنفین کے لئے بڑے کام کی چیزیں ہیں -

مقصد حسینؑ اس میں امام حسینؑ، اصحاب حسینؑ امام زین العابدینؑ اور مخدرات عصمت کے وہ معرکۃ الآرا خطبات درج ہیں جنہوں نے دنیا کے ضمیر کو جگا دیا - یثرب سے چل کر مکہ، کربلا کوفہ، شام اور واپسی مدینہ کے تمام حالات اور ان کا پس منظر اجاگر ہو جاتا ہے - قیمت : ۳/۸۷

الشہید اس میں امام حسینؑ کی شخصیت کا ذکر ہے کہ وہ اللہ، رسولؐ، صحابہ، مورخین اور اہل مغرب کی نظر میں کیا مقام رکھتی ہے - اور ملعون یزید کا کردار اور قاتلان حسین کا عبرت ناک حشر درج ہے - قیمت : ۳/۶۲ روپے

المرتضیٰ نہایت مستند، جامع اور وقیع معلومات کا مرقع ہے جو عقل و ایمان کو منور کرنے کا ضامن ہے یہ کتابیں جدید طرز پر تبلیغ دین اور تعارف اہلبیتؑ کا ذریعہ ہیں - قیمت : ۳/۵۰

تحفۃ الواعظین مولانا علی حسین شیفتہ کی ترتیب دی ہوئی آٹھ مجالس کا مجموعہ ہے - جس میں فضائل و مصائب سلیس و بلیغ انداز میں پیش کئے گئے ہیں - یہ مومنین خصوصاً ذاکرین کے لئے مفید ہے - قیمت : ۲۵/ اروپے

خطیب اعظم یہ کتاب خطیب اعظم علامہ السید محمد دہلوی مرحوم و مغفور کے فرزند جناب سید احمد جوہر اور سید محمد رضا نے مرتب کی ہے، اس میں علامہ مرحوم کے حالات زندگی کے علاوہ ان کے متعلق نامور علماء کرام اور معروف دانشوروں کے تاثرات اور ملکی اخبارات کے گلہائے عقیدت کا انتخاب شامل ہے، سرورق حضرت خطیب اعظم کے فوٹو سے مزین ہے - سفید کاغذ عمدہ مائیٹل بڑا سائز - قیمت ۲/- روپے علاوہ محصول ڈاک -

مندرجہ بالا کتب کے علاوہ تمام مذہبی کتب خریدنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کیجئے

مکتبہ امامیہ مشن - پوسٹ بکس ۸۵ ۱۷ نئی انارکلی لاہور

امامیہ مشن کے سول ایجنٹ

(۱) مکتبۃ الہمدانی مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور

(۲) محفوظ بک ایجنسی امام باڑہ مارٹن روڈ کراچی ۵

جہاں سے تاجران کتب اور ممبران مشن، مکتبہ امامیہ مشن کا لٹریچر مقررہ کمیشن پر حاصل کر سکتے ہیں امامیہ مشن کے ممبر، مربی اور سرپرست حضرات اپنا چندہ بھی ہر دو ایجنسیوں میں باخذ رسید جمع کروا سکتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ کراچی و لاہور کے تاجران کتب و ممبران مشن اس سہولت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ (مینیجنگ ٹرسٹی)

عقیق پہنیئے

تمام خطرات ارضی وسماوی سے محفوظ رہنے کے لئے عبادت میں چالیس گنا ثواب حاصل کرنے کے لئے۔ ہر بدی و برائی سے دور رہنے کے لئے اور فقر وفاقہ اور تنگدستی سے محفوظ رہنے کے لئے بقول معصومین علیہم السلام ہر مومن مرد و عورت اپنے ہاتھ میں عقیق پہنے۔ نیز بمطابق بجوم تعین نگینہ بھی کرا سکتے ہیں ہمارے ہاں تقریبًا ہر قسم کے نگینے ہیں۔ تعین نگینہ والے حضرات تاریخ پیدائش عیسوی یا نام بمعہ نام والدہ جوابی لفافہ کے ہمراہ روانہ فرما کر استفادہ کر سکتے ہیں۔

عامل سید غیور حسین کاظمی ڈاکخانہ جلال الدین والی
تحصیل صادق آباد۔ ضلع رحیم یار خاں

کتب مجالس

ذخیرۃ المجالس معہ خلاصہ تاریخ طبری: قسم اول	۶/۷۵
〃 〃 〃 〃 قسم دوم	۵/۲۵
محافل و مجالس :	۵/-
مجمع الفضائل :	۱۸/-
مصباح المجالس حصہ اول	۵/۵۰
〃 〃 حصہ دوم	۲/۵۰
〃 〃 حصہ سوم	۲/-
〃 〃 حصہ چہارم	۶/-
لواعج الاحزان حصہ اول	۷/۲۵
〃 حصہ دوم	۲/-
المجالس المرضیہ :	۳/۵۰
وسائل الشفاعہ	۵/-
ذوالفقہ ماتم (چہل مجلس) قسم اول	۱۰/-
〃 〃 〃 دوم	۷/۲۵
مجالس خاتون : (اول۔ دوم)	۳/-
〃 : (سوم۔ چہارم)	۲/۵۰
خزینۃ البکاء	۱/۷۵
عرفان المجالس : قسم اول	۴/-
〃 قسم دوم	۳/-
تبلیغی مجالس :	۱/۵۰
مجالس الاطفال :	-/۷۵

مکتبہ امامیہ مشن ٹرسٹ پوسٹ بکس ۸۵ ۱۷ انارکلی لاہور

آج بھی حسینِ مظلوم کے خونِ ناحق پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوششیں جاری ہیں!

غیبت امام عصر عجل اللہ فرجہ کے زمانے میں یہ ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے کہ ہم ان کا دفاع کر کے دنیا میں مسعود عالم کو روشن کریں اور پھر ۔ اسلام کی حقیقی تصویر واقعہ کربلا ہی کی روشنی میں پیش کی جا سکتی ہے۔ دنیا اور دنیا والے حق کی تلاش میں سرگرداں ہیں ہمارا فرض ہے کہ ان کو اسلام کے صحیح خدوخال سے آگاہ کیا جائے۔ آج تبلیغ کے تمام وسائل موجود ہیں۔ اگر ہم نے اس فرض کو ادا کرنے میں کوتاہی کی تو پھر اس کے لیے ہمیں جواب دہ ہونا پڑے گا۔ اس سے پہلے کہ موت کا ظالم ہاتھ قوتِ عمل سلب کر لے کچھ ایسے کام ضرور کیجیے جن کی نیک جزا آپ کے نامۂ اعمال میں درج ہوتی رہے۔ امام حسین علیہ السلام کی شہادتِ عظمیٰ کی نشر و اشاعت بھی ایک اہم دینی خدمت ہے۔ امامیہ مشن پاکستان اس فرض کو انجام دے رہا ہے۔ آپ بھی اس کے قائم کردہ حسینی فنڈ میں عطیات ارسال فرما کر ہر عطیے سے دوگنی قیمت کا لٹریچر بعد از سہ ماہی اخراجات ڈاک اردو۔ انگریزی، گجراتی، سندھی، پشتو، بنگالی اور عربی جس زبان میں پسند کریں گے محرم سے پہلے آپ کی خدمت میں بھیج دیا جائے گا تاکہ آپ اپنے حلقۂ اثر میں مجالس اور جلوس ہائے عزا میں ان کو مفت تقسیم کر کے اس اہم فرض سے سبک دوش ہو سکیں۔

اپنے عطیات جلد از جلد مرحمت فرمائیے تاکہ ہم آئندہ محرم کے لیے حسینی لٹریچر کو نہایت اہتمام کے ساتھ شائع کر سکیں۔

ہمیں امید ہے کہ عاشقانِ امام مظلومؑ اپنے مولا کی یاد میں، ہمارے بچے شہزادہ علی اصغرؑ اور شہزادہ قاسمؑ کے لیے ۔ نوجوان حضرت علی اکبرؑ اور حضرت عباسؑ کے لیے، بوڑھے انصارِ حسینؑ کے لیے اور ہماری قوم کی بیٹیاں شہزادی سکینہؑ کے لیے اور مستورات مخدراتِ عصمت و طہارتؑ کی قربانیوں کی نشر و اشاعت کے لیے اس فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں گی۔

ترسیلِ زر کا پتا:-

آنریری جنرل سیکرٹری امامیہ مشن پاکستان لاہور نمبر ۲

خصوصی اربعین نمبر

ماہنامہ "پیام عمل" لاہور | مارچ/اپریل ۱۹۷۲ء | رجسٹرڈ ایل نمبر

میر انیس



اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہو جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اچھی باتوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے (آل عمران)

پاکستان میں ملت جعفریہ کا سب سے زیادہ شائع ہونیوالا

ماہنامہ

پیام عمل لاہور

ٹیلیفون نمبر دفتر ۳۱۱۲۴۸، ٹیلیفون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۱۴۹

جلد ۱۹	جنوری ۱۹۷۶ء	شمارہ ۱۱

قیمت ——— ایک روپیہ

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ

پوسٹ بکس نمبر ۸۵ — ۱۷ انارکلی

لاہور

فہرست

مینیجنگ ٹرسٹی خواجہ حبیب علی بی۔ اے ریٹائرڈ ۔ ۶ ۔ ٹمپل روڈ لاہور ۔ فون نمبر ۵۴۵۵۲

حق کے بول

حضرت نجم آفندی مدظلہ

۱

انسان ہوتا ہے غم اٹھانے سے بلند
ہمّت میں سلامت کا بھید پانے سے بلند
جن کو ہے ولائے راکب دوشِ نبی
ہو جاتے ہیں وقت اور زمانے سے بلند

۲

کس دن کے لئے راہِ محبت پہ چلا
سانچے میں نہ تو صبر و قناعت کے ڈھلا
اپنی تنخواہ کی کمی پہ شکوہ،
افلاس پہ اہلبیت کے صدقِ علی

۳

اٹھا نہ قدم عمل کا بڑھنے کے لئے
ہمت کی بلندیوں پہ چڑھنے کے لئے
مولا کا ہر اک معرکۂ علم و عمل
سنتے رہے ہم درود پڑھنے کے لئے

۴

آنسو تو بہت آنکھ کے پیمانے میں
کیا رنگ ہے زندگی کے افسانے میں
دل بھی ترا پاک ہے زباں بھی طاہر
یہ دیکھ کے پاؤں رکھ عزا خانے میں

اداریہ

آداب محرم

سال گذشتہ کا محرم گذر گیا اور سال آئندہ کا محرم آنے والا ہے۔ اس ایک سال کے عرصے میں ملت جعفریہ پر پاکستان اور دوسرے ممالک میں کیا گذری اس کا تذکرہ ایک قیامت سے کم نہیں۔ آج سے پچاس سال قبل بھی ماہ محرم آتا تھا۔ چاند دیکھتے ہی مومنین کے قلوب خون کے آنسو رونے لگتے تھے امام باڑوں اور تعزیہ خانوں میں علم سج جاتے تھے۔ ہر گھر میں صف ماتم بچھ جاتی تھی مرد کالی کفنی پہن لیتے تھے مستورات سیاہ پوش ہو کر چوڑیاں توڑ دیتی تھیں نوجوان اہتمام مجالس میں لگ جاتے تھے۔ بچے بچیاں بڑی معصومیت سے واقعہ کربلا کے اسباب و نتائج پر سوالات کرتی تھیں۔ بڑی بوڑھیاں انہیں سادہ اور عام فہم زبان میں یزید کی شقاوت اور امام حسینؑ کی شہادت کے اسرار سمجھاتی تھیں۔ چونکہ یہ مہینہ محمدؐ و آل محمدؐ کے لئے غم کا مہینہ ہے اس لئے والدین اپنے بچوں کو پیار نہیں کرتے تھے ان کے پیش نظر جناب سکینہ ہوتی تھیں جنہیں باپ کے مرنے کے بعد پیار نصیب نہ ہوا۔ مائیں اپنی بھری ہوئی گود دیکھ کر اس خالی گود پر ماتم کرتی تھیں جو کربلا میں ایک بار اجڑ کر پھر نہ بسی۔ جھولا جھولنے والے بچوں کے جھولے رکھ دئے جاتے تھے کیونکہ کربلا میں ایک بی بی کے بچے کا جھولا نہ صرف اجڑا بلکہ جل کر راکھ ہو گیا۔ دس دن تک لوگوں کے گھروں کے چولہے نہیں جلتے تھے کیوں کہ ان کے ذہنوں میں یہ خیال جاگزیں تھا کہ آل رسولؐ کربلا کی تپتی زمین پر فاقے کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ کوئی متنفس تخت یا پلنگ پر اس لئے نہیں سوتا تھا کہ حسینؑ اور ان کے بچے زمین گرم پر پڑے ہوئے ہیں کوئی شخص محرم میں نئے کپڑے اس لئے نہیں پہنتا اور پہنتا تھا کہ امام حسینؑ نے وقت رخصت اپنی بہن سے ایک جوڑا پرانا کپڑا مانگ کر زیب تن کیا تھا۔ عورتیں اپنے بال پریشان کر دیتی تھیں اور دس دن تک کنگھی کرنا معیوب سمجھتی تھیں مسکراہٹ لبوں سے غائب ہو جاتی تھی کوئی کسی سے ہنس کر اس لئے بات نہیں کرتا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ہنسی آل رسولؐ کے لبوں سے رخصت ہو چکی ہے اور ان کے دل ہراساں ہیں۔ شمر نے جناب سکینہ کا ایک گوہر چھینا تھا اور اس یتیم بچی کا کان لہو لہان ہو گیا تھا یہاں لاکھوں عورتیں اپنے بچوں کو صرف اس لئے نقلی بالیاں پہناتی تھیں کہ شمر کی روح دیکھے اور شرمائے۔ کوئی اپنے بچوں کو امام زین العابدینؑ کی تاسی میں طوق اور بیڑی پہناتا تھا کوئی حضرت عباس کی وفا کی یاد کا قائم رکھنے کے لئے اپنے بیٹوں کو سقہ بناتا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ یزید کے نقش قدم پر چلنے والی حکومت دیکھے کہ اس دن اگر جناب سکینہ کا ایک سقہ شہید کر دیا گیا تو آج اس بچی کو پانی پلانے والے لاکھوں سقے موجود ہیں۔ بڑے بوڑھے شدید گرمی کے

باوجود تشنہ پانی نہیں پیتے تھے کیونکہ انہیں علم تھا کہ شہادت امام حسینؑ کے بعد جناب زینبؑ نے تا عمر تشنہ رہ پانی نہیں پیا۔ انتہا یہ تھی کہ لوگ کسی دوسرے کو سلامتی کی دعا نہیں دیتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس مہینے میں اٹھارہ بنی ہاشم تہ تیغ ہو گئے۔ بوڑھے کربلا کے بوڑھوں پہ عورتیں کربلا کی عورتوں پر اور بچے کربلا کے بچوں پر آنسو بہاتے تھے جسے دیکھو گریباں چاک دکھائی دیتا تھا۔ دل میں تصورِ کربلا آنکھوں میں آنسو سروں پہ عالمِ غربت کی خاک چہروں پہ مردنی سینوں پہ ہاتھ یہ تھا ان عزادارانِ حسینؑ کا ایک ہلکا سا نقشہ۔ کہیں پیاسوں کے لئے سبیل تھی کہیں غربا کے لئے لنگر غرض ایک عظیم انسان کی یاد اس طرح منائی جاتی تھی کہ یاد منانے والی قوم بھی عظیم معلوم ہوتی تھی۔

اس قوم کو دیکھ کر دوسرے مذاہب کے لوگ اس کے غم کا سبب دریافت کرتے تھے اس کے غم میں شریک ہوتے تھے اس سے ہمدردی کے کلمات کہتے تھے اور رفتہ رفتہ عظمتِ حسینی کے نقوش دلوں پر اس طرح منقش ہو جاتے تھے کہ دائرہ اسلام وسیع سے وسیع تر ہو جاتا تھا۔

لیکن آج

نہ وہ غم ہے نہ غم کا سماں کانوں میں واقعات کربلا کی گونج سنائی دیتی ہے لیکن عزاداروں کے چہروں پہ نہ اداسی ہے نہ تردد۔ نئے سے نئے کپڑے زیب تن کئے جا رہے ہیں مجلسوں میں حسینی تذکروں کی بجائے ایرانی فقیروں کے افسانے سنائے جا رہے ہیں نوجوان فلمی طرز کے نوحے یاد کر رہے ہیں تاکہ سامعین کے قلوب محظوظ کئے جا سکیں۔ ذاکرین راگ و رنگ میں محو ہو گئے ہیں عورتیں ملبوسِ فاخرہ پہنے کاروں کی زینت بنی ہوئی غمِ امام مظلوم کی داد دے رہی ہیں مردانہ مجالس میں عورتوں کی بے تحاشا آمد امام حسینؑ کے اس مشن کی تکذیب ہے جس کے لئے ثانی زہراؑ نے روزِ عاشورہ شمر کو چادر یہ کہہ کر دی تھی کہ ہماری چادریں لے جا لیکن یاد رکھنا تیری عورتیں ابھی پردے میں نہ رہ سکیں گی۔ آج کی عورتوں کو اس اہم جملے پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔

ریڈیو اور ٹیلیویژن لاہور: ایک عرصے سے پاکستان خصوصیت کے ساتھ لاہور کے شیعوں کو ٹیلیویژن اور ریڈیو لاہور کے حکام سے یہ جائز شکایت ہے کہ محرم کے موقع پر ان دونوں اداروں سے جو پروگرام نشر ہوتے ہیں ان میں متعدد قسم کے نقائص ہیں مثلاً

۱۔ سلام خوانی کو سوز خوانی اور سوز خوانی کو مرثیہ خوانی کہا جاتا ہے

۲۔ نشریات کا مواد بالکل معیاری نہیں ہوتا۔

۳۔ محرم کے زمانے میں انگریزی فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔

۴۔ مرثیہ سلام اور نوحوں کے لئے وہ شعرا منتخب کئے جاتے ہیں جو ساری عمر ایک مرثیہ اور سلام کہنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

۵۔ محرم پروگرام کے لئے ایسے فنکاروں سے کنٹریکٹ کیا جاتا ہے جو نہ منہ میں دانت رکھتے ہیں نہ پیٹ میں آنت نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ الفاظ منہ کے منہ میں رہ جاتے ہیں۔

ہم حکام متعلقہ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس بار وہ اپنی پرانی روش ترک کر کے کم سے کم شیعانِ پاکستان کو مطمئن کریں گے۔ محرم پروگرام پر تبصرہ

آئینہ

آپ کے خطوط

جناب مدیر محترم - السلام علیکم

آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا - کہ گزشتہ چند سالوں سے ہماری مجلسوں میں قصیدہ خوانی خاص فلمی گانوں کی طرز میں پڑھنے کی روش عام ہو گئی ہے - کیا آپ حضرات نے کبھی غور فرمانے کی تکلیف گوارا کی - کہ ہم امام حسینؑ سے کیا سلوک کر رہے ہیں -

اس ضمن میں سب سے پہلے میں ایک سوال کرتا ہوں - کہ ان مجالس عزا کے انعقاد کا مقصد کیا ہے؟ مجھے یقین ہے - کہ ہر ایک شیعہ فوراً جواب دے گا کہ حسینیت کا پرچار کیا جائے - اور یزیدیت سے نفرت کا اظہار کیا جائے یعنی مجالس برپا کر کے دنیا کو یہ کھلے لفظوں میں بتایا جائے - کہ یزید ملعون باطل پر تھا - اور امام حسینؑ مبنی حق پر تھے یزید شراب جوا بازی اور ناچ گانے کو جائز سمجھتا تھا اور حسینؑ اس کے شدید مخالف تھے -

چنانچہ ہم مجالس عزا منعقد کر کے امام مظلوم پر آنسو بہاتے ہیں - اور اس طرح یزیدیت کے خلاف احتجاج کرتے ہیں - لیکن حیف صد حیف ہم نے اپنی اپنی مجالس میں اصل مقصد کو پس پشت ڈال دیا اور مشن امام حسینؑ کے برعکس عمل شروع کر دیا ہے - ہم نے ان مجالس میں حسینیتؑ کے پرچار کی بجائے یزیدیت کی تبلیغ شروع کر دی ہے وہ اس طرح کہ یزید گانا پسند کرتا تھا اور اب ہمارے

اکثر ذاکر جب قصیدہ پڑھتے ہیں تو ہو بہو گانے کی طرز پر - شاید مومنین کے علم میں اس بات کا گمان بھی نہ ہو - کہ ہمارے ذاکر پہلے وہ گانا رٹتے ہیں - کہ جس کی طرز پر انہیں بعد میں قصیدہ لکھنا ہوتا ہے اور پھر یہ قصیدہ منبر رسولؐ پر مجلس حسینؑ میں اپنی پوری آواز صرف کر کے پڑھتے ہیں - اور اپنے عمل سے یزیدیت کا ساتھ دے کر حسینیت کا مذاق اڑاتے ہیں - اور گویا ہم اپنے عمل سے رسول خداؐ پر یہ ظاہر کرتے ہیں - کہ آپ نے گانا بڑی سختی سے اور بڑے واضح احکام سے منع فرمایا تھا - ہم آپ ہی کے منبر پر اور آپ ہی کے نواسے کی مجلس میں بڑے ہی خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتے اور سنتے ہیں -

اکثر امیر حضرات انہیں فلمی دھنوں کو سننے کے لئے مال و دولت کا خرچ و سخت محنت غرض ہر قسم کی قربانی برداشت کرتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں جانتے - کہ مجلس کی آڑ میں کس قدر سنگین گناہ کر رہے ہیں - امام حسینؑ کی مجلس میں بیٹھ کر اس فعل بد کے مرتکب ہوتے ہیں - لیکن سب سے زیادہ قابل افسوس وہ مومن ہیں - کہ جو اس چیز کو جانتے ہوئے یعنی کہ یہ فعل گناہ عظیم ہے - لیکن دنیاوی اغراض و مقاصد کے لئے مومنین کو آگاہ نہیں کرتے - بلکہ جو کوئی بھی اس بات کی تبلیغ کرنا چاہتا ہے بجائے حوصلہ افزائی کرنے کے مخالفت کی جاتی ہے - اور یہ الزام تھوپ دیا

جاتا ہے۔ کہ یہ مجلس حسینؑ کو خراب کر رہے ہیں۔ آج سب سے زیادہ توجہ اس بات کی طرف مبذول کرنی چاہیئے۔ کہ نوجوان نسل جو کہ مستقبل میں تعلیمات محمدؐ و آل محمدؐ کا نمونہ بننے والی ہے زیادہ سے زیادہ مجالس میں شرکت فرما کر درسِ حسینؑ سے مستفیض ہو۔

اُن محافل سے کہ جس سے لوگ اپنے دامن میں علم و معرفت خیر و برکت۔ سخاوت و عظمت بھر کر اٹھا کرتے تھے آج اُس کے برعکس ہو کر اُٹھتے ہیں۔ ان مقدس محافل میں کہ جس سے حسینی مقصد کی تبلیغ ہونی چاہیئے تھی اب گلوکاری کے مظاہرے کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے کچھ ذاکرین اور ان کے سرپرست اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ایسی تحریک میں رکاوٹ پیدا کرواتے ہیں۔ کہ اذان اور تلاوت کا خوش الحانی سے پڑھنا بھی موسیقی ہے۔ (نعوذ باللہ)

لیکن یہ بات بالکل لاعلمی اور جہالت پر دلالت کرتی ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ - (لقمان - ۶)

ترجمہ: لوگوں میں ایسا بھی ہے۔ جو بیہودہ قصے کہانیاں راگ رنگ۔ ناچ گانا خریدتا ہے تاکہ بغیر سمجھے بوجھے لوگوں کو خدا کی سیدھی راہ سے بھٹکا دے اور آیات خدا سے مسخرہ پن کرے۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے بڑا رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

اصول کافی میں حضرت محمد باقرؑ کی زبانِ مبارک سے یہ حدیث مروی ہے۔

الغناءُ مما اوعد اللّٰہ علیہ النار

غنا پر اللہ تعالیٰ نے عذاب جہنم کا وعدہ فرمایا ہے۔

اور پھر آپ نے قرآن کی اوپر والی آیت تلاوت فرمائی۔

حضرت امام جعفر صادقؑ اصول کافی میں فرماتے ہیں جیسے پانی کھیتی کو پروان چڑھاتا ہے۔ اسی طرح راگ رنگ لہو و غنا کا سننا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے۔ ہمیں اس پر شک نہیں کرنا چاہیئے کہ غنا کی مجلس کے حاضرین و سامعین کسی آسمانی چیخ سے ہلاک ہو جائیں۔ ایسی مجلس میں دعا قبول نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی فرشتہ ایسی مجلس میں داخل ہوتا ہے۔

امام رضاؑ کا فرمان ہے۔ جو شخص دنیا میں غنا اور راگ و رنگ پر کان لگائے گا۔ وہ جنت کے درختوں کے پیارے نغمات سننے سے محروم رہے گا۔

جامع الاخبار میں جناب رسولؐ خدا کی یہ حدیث ہے کہ صاحب غنا قبر سے گونگا و بہرہ اور اندھا اٹھے گا پھر فرمایا کوئی ایسا شخص نہیں ہے۔ جو اپنی آواز غنا میں بلند کرے اور اللہ اس پر دو شیطان نہ مسلط کر دے وہ اس وقت تک اس کے شانے اور کندھے پر پاؤں مارتے رہیں۔ جب تک اس کی آواز بند نہ ہو جائے

کتاب لب اللباب کتب راوندی نے سرکار دو عالمؐ کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو شخص لہو و غنا کو اپنے کانوں سے سنے گا۔ اسے جہنم میں سیسہ پگھلا کر

ان کے کانوں میں ڈالیں گے۔

خصال شیخ صدوق میں ہے۔ کہ غنا اور راگ و رنگ کا سننا نفاق اور فقر کا موجب ہے۔

مجمع البیان میں حدیث ہے۔ جو شخص غنا اور موسیقی کی دھنوں پر کان لگائے گا۔ تو آخرت میں وہ روحانین کی آوازیں نہیں سن پائے گا۔ پوچھا روحانین کون ہیں؟ فرمایا جنت کے قاری۔

اور یہ حدیث تو مشہور عالم ہے۔ کہ

اَلْغِنَاءُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا۔

غنا زنا سے بدتر ہے۔

اور اس زمانہ کے مجتہد اعظم آقا السید روح اللہ الموسوی الخمینی قبلہ و کعبہ کے فتوح ۱۹۷۳ء کے مطابق گانے کی طرز پر ذکر محمدؐ و آل محمد کرنا حرام ہے۔

اے میرے برادرانِ ایمانی! اے عزادارانِ امام مظلوم اُٹھیے! خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر غور فرمائیے اور اپنا فرض ادا کیجیے کیا یہ ہم سب کا فرض نہیں کہ اس برائی کے خاتمے کے لیے کمر ہمت باندھ لیں اور ہم عہد کریں کہ مجالس حسینیؑ کو صحیح معنوں میں برپا کریں۔ اور آئندہ گانا نما قصیدہ نہیں سنیں گے۔ ہم ذاکرین عظام کی خدمت میں نذرانہ دست بستہ عرض کریں گے کہ وہ بھی امامؑ کے صدقے میں صدقِ دل سے غور فرمائیں اور اس بات پر یقین رکھیں کہ ان کے رزق کا مولا وارث ہے۔

(وما علینا الا البلاغ)

—— جناب شیخ ثنا احمد

جناب سلطان رضوی اسلام آباد

اسمٰعیل بن محمد حمیری

جلیل القدر، عظیم المرتبت مداحِ اہلبیت تھے۔ سید حمیری کے نام سے مشہور رہتے۔ ائمہ طاہرین کے صحابہ میں کوئی صحابی فضائلِ جناب امیر و ائمہ اطہار کی نشرو اشاعت میں سید حمیری کی برابری نہیں کرسکتا۔

ابو الفرج نے آغانی میں مدائنی کی روایت لکھی ہے کہ سید حمیری ایک بار کوفے کی ایک مسجد میں پہونچے اور اعلان کیا کہ ہر شخص جناب امیرؑ کی ایک ایک فضیلت بیان کرے اگر وہ فضیلت میں نے ابھی تک اپنے اشعار میں نظم نہیں کی ہے تو میں اس کو ابھی اسی وقت اپنا مرکب بطور تحفہ پیش کر دوں گا۔ لوگوں نے جناب امیرؑ کی فضیلتیں بیان کرنا شروع کیں اور سید حمیری نے اپنے وہ اشعار پڑھنے شروع کئے جن میں وہ فضیلتیں منظوم کر دی گئی تھیں۔ یہاں تک کہ ابوالرعل الطرزی سے منقول ایک واقعہ ایک شخص نے سنایا وہ بیان کرتا ہے کہ میں خدمت امیرالمومنینؑ میں حاضر تھا کہ جناب امیرؑ وضو فرمانے لگے لیکن جب آنحضرت موزہ اتار رہے تھے تو ایک خبیلہ حضرت کے کفش میں داخل ہوگیا۔ آپ نے موزہ جوتہ کے اندر رکھ دیا چنانچہ نماز کے بعد جب حضرت نے چاہا کہ جوتہ پہنیں [illegible] تو [illegible] اور [illegible] زہر کا اپنی [illegible] [illegible] ساتھ وہ بھی دور جا گرا۔

سید حمیری نے جب یہ فضیلت سنی حسب وعدہ اپنا گھوڑا بطور انعام اُسے دیدیا اور فوراً ہی اس فضیلت کو منظوم کر لیا۔

الا یا قوم للعجب العجاب ۔ بخف ابی الحسین و للحباب (واشعار)

ایک روایت ہے کہ انتقال کے وقت نبیذ پینے کی وجہ سے سید کا رنگ سیاہ ہوگیا۔ عرض کی اے امیرالمومنینؑ اپنے دوستوں کے ساتھ آپ یہ سلوک فرماتے ہیں فوراً رنگت سفید ہوگئی اور جسم چودھویں رات کے چاند کی طرح دمکنے لگا یہ شعر پڑھے

احب الذی من مات من اہل ودہ

تلقاہ بالبشری لدی الموت یضحک

(میں اس سے محبت کرتا ہوں کہ جب کوئی اس کا محب مرتا ہے تو دیکھنے والے محسوس کرتے ہیں گویا وہ (مرنے والا) موت کی ہنسی اڑا رہا ہے) "لام عمرو" آپ کا مشہور قصیدہ ہے جس کو پڑھنا اور حفظ کرنا باعث ثواب ہے۔ خلیفہ منصور کے زمانے میں قاضی بغداد سوار بن عبداللہ کے ساتھ سید کے مناظرے بہت مشہور رہے ہیں۔ آپ نے عہد ہارون رشید میں بغداد میں وفات پائی کوفے کے اکابرین نے آپ کے لئے ستر یا اکیاسی کفن بھیجے لیکن [illegible] نے کسی کو قبول نہ کیا اور اپنے کفن سے تکفین کیا [illegible] بطور خلیفہ نماز جنازہ کی امامت کی۔

مناجات

سید انصار حسین نقوی

اے خدائے پاک ربِ ذوالجلال
بے نظیر و بے عدیل و بے مثال

چند معروضات ہیں پیشِ جناب
غور فرما لیجئے ان پر شتاب

میرے بچوں کو سعید و نیک کر
ہم رکاب ان کے رہیں فتح و ظفر

بندہ صالح بنیں اور نیک خو
اچھی شہرت ان کی پھیلے چار سو

اپنے ملک و قوم کی خدمت کریں
اپنے ہم چشموں میں باعزت رہیں

دین و دنیا میں رہیں یہ سرفراز
خاندان کو ان کی عظمت پہ ہو ناز

اہلبیت پاک کے اطوار کو
اور معصومین کے کردار کو

مشعلِ راہ رضا اس کو کریں
ان کی تعلیمات پر چلتے رہیں

صدقۂ جاریہ میں قائم کروں
تا جوارِ مصطفیٰؐ میں رہ سکوں

یہ بجز توفیقِ حق ممکن کہاں
ورنہ یہ خواہش تو رکھتا ہے جہاں

عاقبت بالخیر ہو جائے مری
جز غمِ مولا نہ غم پاؤں کوئی

چلتے ہاتھوں پیر اٹھوائے مجھے
بارِ خاطر ہوں نہ میں احباب کے

حال سے بہتر ہو مستقبل مرا
اور سکونِ قلب حاصل ہو سوا

تو بچائے دشمنوں کی گھات سے
مجھ کو رکھ محفوظ سب آفات سے

فتح عربوں کو ہو اے ربِ جلیل
اور یہودی ہوں زمانے میں ذلیل

صدقہ اپنی عزت و اجلال کا
صدقہ پیغمبرؐ کا ان کی آل کا

اپنی رحمت ہم پہ اب مبذول کر
یہ مرے دل کی دعا مقبول کر

رحم کر انصارِ عاصی پر شتاب
ہوں دعائیں اس کی ساری مستجاب

سلام

جناب سجاد رزمی

آنکھیں غمِ شبیرؑ میں نمناک بہت ہیں
صحرائے مودت میں جگر چاک بہت ہیں

رہبر ہو امامت تو یہ طوفان بلا کیا
موجوں میں نہاں ساحلِ ادراک بہت ہیں

پچھتاؤ گے چھیڑو گے اگر ذکرِ وراثت
اس ضمن میں ہم سرکش و بیباک بہت ہیں

ہے چشمۂ فیضانِ علیؑ آج بھی جاری
دریوزہ گرانِ شہِ لولاکؐ بہت ہیں

ہم پیروِ کردارِ نبیؐ لطفِ مجسم
ہو معرکۂ دیں تو خطرناک بہت ہیں

کیا ولولۂ نشو و نما ہو کہ چمن میں
پھولوں کی کمی ہے خس و خاشاک بہت ہیں

ممکن ہے نہ ہو دل سے یہ اقرارِ ولا کا
پیرانِ حرم مفسد و چالاک بہت ہیں

ہر گھر میں بپا ماتمِ شبیرؑ ہے ابتک
غم خوارِ شہِ دیں تہِ افلاک بہت ہیں

اے کرب و بلا نسبتِ خونِ شہدا سے
ذرّے ترے ہم صورتِ افلاک بہت ہیں

ماں روک لے اصغرؑ کو کہیں تیر نہ لگ جائے
یہ اہلِ غرض ظالم و سفاک بہت ہیں

لیلیٰ ہی نہیں ماتمِ فرزند میں مصروف
اکبرؑ کی جدائی میں جگر چاک بہت ہیں

کس دل سے لکھوں کیفیتِ شامِ غریباں
قصے غمِ عترت کے المناک بہت ہیں

بے نور کبھی کرب و بلا ہو نہیں سکتی
خوابیدہ مہ و مہر تہِ خاک بہت ہیں

اک میں ہی نہیں کشتۂ غم دہر میں رزمی
پامالِ ستم کیشیِ افلاک بہت ہیں

فیض گوہر جعفری بی۔ اے

اے حسینؑ!

عراق سے تشویشناک خبریں سن کر

پھر معرضِ خطر میں شریعت ہے اے حسینؑ
اک تازہ کربلا کی ضرورت ہے اے حسینؑ

نازاں تھا جس کے عزمِ مصمم پہ دینِ حق
وہ قوم پھر شکارِ ہزیمت ہے اے حسینؑ

کردار مشتبہ ہیں تو اعمال ناپسند
ناقابلِ شناخت حقیقت ہے اے حسینؑ

چھوٹی ہے اس سے آلِ محمدؐ کی پیروی
گم گشتہ راہ آج پھر امت ہے اے حسینؑ

جس کی بقا پہ جان لٹا دی تھی آپ نے
مظلوم آج کل وہ شریعت ہے اے حسینؑ

ارضِ نجف کہ معدنِ علم و ادب رہی
وہ آج رہنِ وحشت و آفت ہے اے حسینؑ

جو بارگہ رہی ہے فرشتوں کی سجدہ گاہ
مجروح اس کی حرمت و عظمت ہے اے حسینؑ

کہتی ہے پنجتن کی جو خود کو فریفتہ
اُمت وہ غرقِ قعرِ مذلت ہے اے حسینؑ

اسلامیانِ دہر کو احساس ہی نہیں
اب تک جو بندِ دیدۂ عبرت ہے اے حسینؑ

تیرا پیام اب بھی سناتی ہے کربلا
ناپید قوم ہی میں حمیت ہے اے حسینؑ

اٹھی تھی بن کے مدمقابل جو آپ کی
اس ذہنیت کی آج حکومت ہے اے حسینؑ

گوہر عراق مانگتا ہے پھر گلو کا خوں
پھر انتہا پہ بغض و عداوت ہے اے حسینؑ

سید اظہار حسین مشہدی

فضائل علماء اور صفات علماء

اس وقت ہمارے پیش نظر ماہنامہ پیام عمل ماہ اکتوبر ۱۹۷۵ء کا تازہ شمارہ ہے اس شمارے کے اداریے نے مجبور کیا کہ مذکورہ موضوع پر طبع آزمائی کی جائے۔

ہم اپنے موضوع کے دونوں پہلوؤں پر الگ الگ اظہار خیال کریں گے تاکہ عوام فضائل علماء سے روشناس ہو کر ان کا احترام کریں اور دوسری طرف علماء کی صفات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ منبر کی زینت، اسلامی تعلیمات کے ترجمان اور قرآن و حدیث کے مبلغ خود اپنی سیرت کا جائزہ لیں کہ وہ کس حد تک اپنے فرائض منصبی سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔

یہ مضمون ایک ایسے درد مند کے زور قلم کا نتیجہ ہے جو خود اپنے آپ کو علماء کے ادنیٰ ترین پرستاروں میں شمار کرتا ہے۔ اس میں کسی طبقے کی دل آزاری ہرگز مقصود نہیں ہے۔

فضائل علماء

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہمارے مذہب میں علماء کے فضائل اظہر من الشمس ہیں۔ کوئی صاحب درد محب آل محمدؐ علماء کی فضیلت کا منکر نہیں۔ درج ذیل احادیث اس پہلو کو واضح کرنے کے لئے تحریر کی جا رہی ہیں:۔

"فرمایا امام جعفر صادقؑ نے علماء اسرار الٰہیہ کے امانت دار ہیں۔ اور اتقیا مستحکم قلعے ہیں کہ دشمنوں کے حملوں سے بچاتے ہیں اور اوصیاء سردار امت ہیں۔"

دوسری روایت میں ہے:۔

"علماء مینار ہدایت ہیں۔ اتقیا قلعے ہیں اور اوصیاء سردار ہیں" (اصول کافی)

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:۔

"جو عالم اپنے علم سے فائدہ حاصل کرتا ہے وہ ستر ہزار عابدوں سے بہتر ہے"

(اصول کافی)

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ علماء اسرار الٰہیہ کے امانت دار، منارہ ہدایت اور عابدوں سے ہزاروں درجہ بلند ہیں۔ تاریکیوں میں بھٹکنے والا انسان ہمیشہ روشنی کے لئے منارہ ہدایت کی جستجو میں نکلتا ہے۔ اسرار الٰہیہ سے باخبر ہونے کی تڑپ رکھنے والے قلوب ہمیشہ اسرار الٰہیہ سے باخبر ہونے والے عظیم علماء کے دروازوں پر جھکتے ہیں۔ عبادت گزاروں سے بلند ہونے کی آرزو علماء کی

...ت میں کھڑا ہونے کی خواہش پیدا کر دیتی ہے۔ ان حالات ... علماء کو حقیر اور ذلیل کرنے سے کسی کو رضائے الٰہی کی ...ت حاصل نہیں ہو سکتی چنانچہ ہر متقی اور دیانتدار صاحب ... مجھ پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ علماء پر تنقید کرتے ...ہوئے تہذیب و متانت کا دامن ہاتھ سے نہ جانے ...ے۔ تنقید ایک اچھی چیز ہے لیکن اس میں تہذیب ...ور شائستگی کو کسی صورت بھی ترک نہ کرنا چاہیئے۔ شاید ...س طرح اصلاح احوال کی کوئی صورت پیدا ہو سکے۔

صفاتِ علماء

اب علمائے دین کو ان کی ذمہ داری کا احساس دلانے کے لئے ہم چند احادیث بیان کرتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:۔

"علم دین طلب کرو اور حلم و وقار سے اس کو زینت دو اور فروتنی کرو، ان کے سامنے جن سے علم حاصل کرتے ہو اور فروتنی کرو، ان سے جن سے علم طلب کرتے ہو اور جبر پسند عالم نہ ہو ورنہ تمہاری باطل پرستی حق سے تم کو ہٹا دے گی"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

"آیۂ انما یخشی اللہ سے وہ علماء مراد ہیں کہ جن کا فعل ان کے قول کے مطابق ہو اور جن کا فعل بمطابق قول نہ ہو۔ وہ عالم نہیں" (اصول کافی)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔

"آگاہ ہو کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ سچا عالم دین کون ہے۔ وہ ہے جو مایوس نہ کرے لوگوں کو اللہ کی رحمت سے اور بے خوف نہ بنائے ان کو عذاب خدا سے اور اجازت نہ دے ان کو خدا کی نافرمانی کی اور قرآن کی تلاوت ترک نہ کرے۔ دوسری کتابوں کی طرف رغبت سے آگاہ ہو، نہیں ہے نیکی اس علم میں جس میں دانشمندی نہ ہو اور نہیں ہے بہتری اس قرأت میں جس میں تدبر نہ ہو۔ اور نہیں ہے بہتری اس عبادت میں جس میں تفکر نہ ہو" (اصول کافی)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔

"علم دین کی علامت یہ ہے کہ عالم دین صاحب حلم و خموشی ہو" (اصول کافی)

مذکورہ اقوال کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ علمائے دین کو حلم و تحمل کا پیکر ہونا چاہیئے۔ علماء تعلیمات انبیاء اور اہلبیتؑ کے وارث کہلاتے ہیں۔ ان مقدس ہستیوں کی تاریخ موجود ہے انہوں نے مشکلات و مصائب کے پہاڑ برداشت کیئے۔ ظلم و تشدد کے طوفان ان کے سروں پر سے گزرے الغرض انہوں نے کائنات کی ہر تکلیف کا مشاہدہ کیا لیکن ان کا حلم پہاڑوں سے بھی زیادہ پائیدار تھا۔ چنانچہ علماء کو حلم و تحمل کا مثالی نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔

ہمارے اکثر علماء قول وعمل کی مطابقت سے تہی دامن نظر آرہے ہیں۔ انسانی کمزوریاں عوام اور علماء دونوں میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن جب قول وعمل کا تضاد محراب ومنبر کی زینت علماء کی وجہ سے منظر عام پر آتا ہے تو اس سے دوہرا نقصان ہوتا ہے ایک طرف علماء کا وقار عوام کی نظروں میں گر جاتا ہے۔ دوسری طرف عوام الناس مذہب سے برگشتہ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے علماء کو حتی الوسع اپنے قول وعمل میں مطابقت پیدا کرنی چاہیئے۔

بعض علماء جبر پسند بن چکے ہیں۔ یہ امر عالم دین کے شایانِ شان تصور نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً کسی مومن کی میت پر بھی فیس طلبی میں جبر کا مظاہرہ کرنا۔ ایسی صورت میں مغموم مومن کا دل ہی جانتا ہے کہ جنازہ پڑھانے کی فیس طلب کرنے والے عالم دین کے لئے اس کے قلب میں کیا احترام باقی رہ جاتا ہے۔ اس قسم کے نازک مواقع پر علمائے کرام کو ہوشمندی سے کام لینا چاہیئے۔

علمائے دین پر یہ اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو تعمیر کردار کی دعوت دیں۔ خود قرآن پاک کی تلاوت پابندی سے کریں اور عبادات کی ادائیگی میں نمونہ عمل بنیں۔ جب ہمارے عوام دیکھتے ہیں کہ ایک عالم دین منبر پر بیٹھ کر فلسفہ ومنطق، قرآن وحدیث اور علم کلام کی مدد سے نہایت بلند پایہ تقریر کرتا ہے لیکن بوقت نماز سستی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ تلاوتِ کلام پاک کی ضرورت محسوس نہیں کرتا اور کھانے میں تکلفات کرنے کا حکم نامہ جاری کرتا ہے تو ان کے دل میں ایسے عالم دین کا احترام کم ہو جاتا ہے۔ اندریں حالات علمائے دین کو بھی کردار کی بلند پایہ مشعلیں روشن کرنی چاہئیں تاکہ کسی کو انگشت نمائی کا موقع نہ ملے۔

علامہ مجلسیؒ، علامہ شیخ صدوقؒ اور علامہ یعقوب کلینیؒ جیسی بزرگ ہستیاں آج تک قدرو منزلت کی مالک متصور ہوتی ہیں زمانہ ماضی قریب میں علامہ حائریؒ اور علامہ حافظ کفایت حسینؒ جیسی بلند پایہ ہستیاں گزری ہیں جن کا کردار قابل تحسین تھا۔ فی زمانہ ہمارے علماء اپنا کردار بلند رکھیں تو ان کی عظمت رفتہ بھی واپس آسکتی ہے۔

امامیہ مشن کی شرح رکنیت

ممبر: دس روپے سالانہ۔ مربی (لائف ممبر) دو صد روپے یکمشت یا قسط وار بشرطیکہ پہلی قسط مبلغ پچاس روپے ہو۔ اور بقایا رقم ایک سال کے اندر ادا ہو جائے۔ ممبروں کو ایک سال مربیوں کو تمام عمر پیام عمل اور کتابچے مفت اور مشن کی مطبوعہ کتب ۳۰ فیصد رعایت پر ملتی رہیں گی۔ سرپرست: پانچ سو روپیہ یکمشت یا قسط وار بشرطیکہ پہلی قسط ایک سو پچاس روپے ہو۔ اور بقایا رقم ایک سال کے اندر ادا ہو جائے۔ تمام عمر پیام عمل اور کتابچے مفت اور مشن کی مطبوعہ کتب نصف قیمت پر ملتی رہیں گی۔

بیرون پاکستان کیلئے فیس رکنیت

سرپرست ۵۰ ڈالر عمر بھر کے لئے ایک مرتبہ۔ مربی (لائف ممبر) ۲۵ ڈالر عمر بھر کے لئے ایک مرتبہ۔ ممبر: ۲½ ڈالر سالانہ

کربلا کی نمازیں اور قرآن حکیم

پروفیسر خواجہ محمد لطیف انصاری

حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للہ قانتین فان خفتم فرجالا او رکبانا

(سورہ البقرہ آیت ۲۳۸ پ ۲ ع ۱۵)

کل نمازوں کی حفاظت اور خاص کر نماز وسطیٰ کی اور خدا کے حضور میں کھڑے ہوئے دعائے قنوت پڑھو اگر تم کو خوف ہو تو پیدل چلتے چلتے یا سواری کی حالت میں ادا کرو۔ امام حسین علیہ السلام نے تمام عمر جس طرح نمازوں کی حفاظت کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ خصوصیت سے نماز وسطیٰ کی حفاظت کرو۔

نماز وسطیٰ کے تعین میں اختلاف ہے مگر دو قول اس میں ہیں۔ بعض نے کہا کہ صلوٰۃ وسطیٰ نماز فجر ہے۔ دو رات کی نمازیں نماز مغرب و عشا اور دو دن کی نمازیں نماز ظہر و عصر۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ نماز عصر ہے دو صبح اور ظہر کی نماز اور دو مغرب اور عشا کی نماز مراد ہیں۔ اب ہم نے جن چیزوں کو اجمال کے طور پر بیان کیا ہے انہیں ہم توضیح کے ساتھ تفصیل سے بیان کریں گے۔ خداوند عالم نے جو والفجر و لیال عشر کہہ کر صبح عاشورا اور محرم کی دس راتوں کی قسم کھائی ہے اس کے متعلق عرض ہے۔

اذان صبح : شب عاشور تکبیر و تہلیل رکوع و سجود و تمجید و اعانت۔ استغفار و تلاوت۔ اذکار و اوراد و وظائف میں کٹی سپیدۂ صبح نمودار ہوا۔ نگہبان عبادت امام حسین علیہ السلام نے اپنے بیٹے علی اکبر ہمشکل پیغمبر سے کہا بیٹا آج تم اذان دو اگرچہ لشکر حسینی کے مؤذن حجاج بن مسروق جعفی تھے۔ حضرت علی اکبر کو حکم کی یہ وجہ تھی کہ خلق اور نطق میں رسول اللہ سے نہایت ہی مشابہ تھے اس کی غرض یہ تھی کہ حضرت علی اکبر کی آواز میں یہ سمجھا دیا جائے کہ یہ خاندان رسالت کے مقابلہ میں صف آرائی ہے۔

بہر حال "بلبل چہک رہا تھا ریاض رسول میں" انتہائی خشوع و خضوع سے نماز صبح ادا کی گئی سرکار شہادت کے بارگاہ احدیت میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھے اور یہ دعا کی۔

ترجمہ: میرے اللہ تو میرا سہارا ہے ہر تکلیف میں اور میرا قبلۂ امید ہے۔ ہر سختی میں اور تجھی پر مجھے ہر مہم میں جو در پیش ہو بھروسہ ہے۔ کتنے صدمے ایسے ہیں جن کے برداشت کرنے سے دل کمزور ہوتا ہے اور حیل و تدبیر کی راہیں بند نظر آتی ہیں ان میں دوست ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور دشمن ان میں طعنہ زنی کرنے لگتے ہیں۔ ان کو تیرے حضور میں پیش کرتا ہوں۔ اس لئے میں تجھے چھوڑ کر کسی اور

سے دل کو لگا رہا ہوں نہیں جانتا تو اس تکلیف کو دور اور اس کا تدارک کرتا ہے یقیناً تو ہی ہر نعمت کا مالک ہے اور ہر احسان کا مرکز اور ہر مطلب کے لئے تو ہی آخری جائے پناہ ہے ۔

تفسیر والفجر اور والعصر میں ایک بات یہ باقی ہے کہ جناب حسین علیہ السلام نے صلوٰۃ وسطیٰ درمیانی نماز کی حفاظت کیسے فرمائی تھی ۔

پانچوں وقت کی نماز کا بیان ہم پہلے کر چکے ہیں اور صلوٰۃ الوسطیٰ کی تفسیر میں مفسرین نے اختلاف کیا ہے اس کے تعین میں ہم چند قول نقل کرتے ہیں ۔ اور بعض کا قول ہے ۔ کہ ہر ایک نماز پنجگانہ میں سے درمیانی نماز ہو سکتی ہے ۔ اور حکمت ربانی اس کے مجہول فرمانے میں یہ ہے ۔ کہ ہر ایک وقت کی نماز کو درمیانی نماز سمجھ کر اس کے پابند ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ نماز یومیہ کی ابتداء یعنی پہلی نماز یا تو نماز صبح کی ہے یا نماز مغرب ۔ ہم نہیں کہتے رات مقدم ہے یا دن مقدم ہے ۔ درمیانی نماز اول نماز فرض کرنے کے بغیر ہو سکتی ہے یا شمار صبح سے ہوگا یا شام کے وقت اب اگر ہم نماز مغرب کو اول شمار کریں پھر تو نماز صبح صلوٰۃ وسطیٰ ٹھہرے گی جیسا کہ فخر الدین رازی کے کلام سے ظاہر ہے بعض مفسرین نے فجر سے خاص یہی نماز مراد لی ہے ۔ کہ شمار اوقات اگر صبح سے شروع کریں تو درمیانی نماز عصر کی نماز ہو گی ۔

امام حسین علیہ السلام نے روز عاشورہ دونوں وقت کی نماز کی بڑی محافظت فرمائی ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے نماز فجر اور عصر دونوں کی قسم کھائی ہے دونوں سورہ والفجر والعصر میں ۔ نماز فجر کو امام حسین علیہ السلام نے تمام شب کی بیداری اور اطاعت کے بعد ادا کیا ہے ۔ اور ظاہر ہے کہ جو شخص نماز صبح کو ایسی حالت میں ادا کرے کہ تمام رات بیدار رہا ہو ۔ قائم اللیل اور صائم النہار بھی ہو تو پیش خدا اس کی قدر و منزلت کس قدر ہوئی اور کس قدر اس کے قرب کا ذریعہ بارگاہ احدیت میں ہوگا ۔ پھر یہ بھی سمجھ لیجیے چونکہ دشمنوں نے نماز صبح کے پڑھنے میں آپ سے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا اس لئے کہ مہلت دے چکے تھے صبح تک سے والفجر میں خدا نے نماز کے بعد اور کسی امر کا ذکر نہیں فرمایا ۔ مگر نماز عصر میں چونکہ ان کی شرارت انتہا کو پہنچ گئی تھی کہ ظہر کی نماز بھی پڑھنے نہیں دیتے تھے اور امام حسین علیہ السلام نے نماز ظہر صلوٰۃ خوف کے طور پر پڑھی اور لڑائی کو ٹالتے تھے ۔ تاکہ اپنے وقت موعود تک زندہ رہ کر یوم عاشورہ کی نماز عصر آپ کو مل جائے یہ وہی نماز عصر ہے ۔ جس کی بدولت کہ امام حسین علیہ السلام ذبح عظیم کے خطاب سے مشرف ہوئے اور اس کی وجہ سے بارگاہ احدیت سے ایسی ایسی بخششیں آپ کو ملیں گی جو کسی کو نہ آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد ملی ہیں یہی سبب ہے کہ رب العزت قسم کھا کر فرماتا ہے والعصر قسم ہے اس نماز عصر کی کہ سب آدمی اس نماز کے دیکھنے والے تو زیاں کاری اور نقصان میں سوائے ان لوگوں کے جو خدا پر ایمان لائے اور اعمال نیک بجا لائے اور دین بر حق کی نصیحت کرتے ہے اور صبر کی نصیحت کر گئے کچھ شک نہیں ۔ لشکر یزید زیاں کار اور گھاٹے میں تھے

لے طوالت کے خوف سے یہاں اختصار سے کام لیتے ہیں ۔

تاآں کہ جب ابن زیاد کو عمر سعد نے وہ خط پیش نہ کیا جس کی شق عمر سعد کو دعوی تھا کہ حکم قتل حسین علیہ السلام ابن زیاد کی طرف سے اس میں درج ہے عمر سعد نے گم ہونے کا عذر کیا ابن زیاد نے کہا میں تجھے حکومت رے کی نہ دونگا جب تک وہ میرا خط مجھے نہ دیدے۔

بخاری کی روایت ہے کہ عمر سعد نے بے ساختہ کہہ دیا کہ یہی وہ کھلی ہوئی زیاں کاری اور نقصان ہے جو قرآن میں خدا فرماتا ہے۔

جن لوگوں کو خدا اس گھاٹے سے الگ کرتا ہے

اُن میں، امام حسین علیہ السلام ضرور داخل ہیں اس لئے کہ وہ اعمال صالح کے پابند رہے۔ چنانچہ بارگاہ رب العزت میں آپ کی دعا تھی کہ "اے پالنے والے میں ایسا نیک عمل کروں جس پر تو راضی ہو" پھر کوئی امر خیر اس سے بڑھ کر خدا کی خوشنودی کا ہے کہ آدمی راہ خدا میں اس کی خوشنودی کی غرض سے شہید ہو جائے باقی رہی امر حق کی وصیت و تواصوا بالحق۔ سورہ عصر میں خدا فرماتا ہے۔ اس کی تفسیر یہ حق اور کلمہ شہادت ہے جس سے کوئی شخص روک نہیں سکتا اگر ہم اس وصیت سے وہ وصیت مراد لیں جو ہر ایک امام اپنے بعد کے امام کو آخری وقت کرتا رہا ہے امام حسین علیہ السلام نے باوجودیکہ ایسے مصائب میں تھے اس وصیت کی بجا آوری میں پورا پورا اہتمام فرمایا ہے اور اپنے فرزند علیل کو امانت خدا سپرد کر دی صبر اور شکیبائی کی وصیت تو حضرت نے زیادہ تر مخدرات عصمت و طہارت کو یعنی اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو پورے طور پر فرمائی تاآں کہ جناب زینب اور ام کلثوم سلام اللہ علیہما السلام جب کسی مصیبت میں گرفتار ہوتی تھیں اور کوئی تازہ مصیبت اور الم پہنچتا تھا اسی وصیت کو یاد فرماتی تھیں کہ یہ تو ہمارے نانا کی وصیت ہے ایسی روایات برابر موجود ہیں اب ہم اس نماز کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جو امام مظلوم نے عصر کے وقت ادا فرمائی ہے۔ اس نماز کا وہ وقت تھا جبکہ امام حسین ؑ اعزہ و اقارب کی قربانیوں کو دیکھ چکے تھے یہاں تک کہ بھتیجے بھائی اور بیٹے شہید ہو چکے تھے مگر امام شجاعت سے پہلے صبر و برداشت۔ تسلیم و رضا کی منازل طے کر چکے تھے ستاون سال کی عمر میں قاسم کی شہادت سے کمر خمیدہ ہو چکی تھی۔ عباس کے صدمے سے بازو ٹوٹ چکے تھے۔ علی اکبر کی قربانی سے بصارت جواب دے چکی تھی اپنی آخری قربانی چھ ماہ کے شیر خوار کو اپنے ہاتھوں پر تڑپتا دیکھ چکے تھے جسم تیروں سے چھلنی تھا۔ حمید بن مسلم کہتا ہے کہ زخموں سے خون بہہ کر جسم پر خون کے قطرے پڑے ہوئے تھے ایک مقام پر کھڑے ہو گئے تاکہ آرام فرما کر نماز پڑھیں اس حالت میں ایک پتھر آیا جو جبین اقدس پر لگا حضرت نے دامن پیراہن کو بلند کیا تاکہ پیشانی نورانی سے اور آنکھوں سے خون صاف کریں کپڑا اٹھانے سے دل کا مقام جس سے سرکار رسالت بار بار بوسے لیا کرتے تھے ظاہر ہو گیا ایک سہ شاخہ تیر آیا اور قلب اقدس پر لگا شکم مبارک سے پرنالے کی طرح خون جاری تھا حضرت نے اس تیر کو اپنے پشت مبارک کی طرف سے نکالا اور فرمایا بسم اللہ و باللہ و علی دین رسول اللہ تیر نے ایک طرح سے جناب کا خاتمہ کر دیا امام مظلوم نے تیمم فرمایا اور نماز شروع فرمائی وہ نماز جو ہر نماز سے بہتر نماز۔ روح نماز

تھی نماز کی حالت میں سر سجدۂ معبود میں رکھا پیشانی کے زخم کی وجہ سے تڑپے اور وہ حالت طاری ہوئی جو ہم پر سجدہ شکر میں ہوتی ہے داہنی طرف گرے بائیں طرف گرے خاک کربلا پر ایسا اثر کیا کہ خاک کربلا کے ذرے ذرے میں سمو دیا۔ صدیاں گذر گئیں خاک کربلا کا ہر ذرہ جو سرزمین سے اٹھتا ہے ذکر خدا بن کر سجدہ گاہ یا تسبیح کی صورت میں نمایاں ہوتا ہے اس پر سنان بن انس کا نیزہ بڑھا زرعہ بن شریک کی تلوار بڑھی شمر بن ذی الجوشن کا خنجر بڑھا ثانی زہراؑ یعنی حسینؑ کی دکھیاری بہن تلہ زینبیہ پر گئی وہ دیکھا جو خدا کسی بہن کو نہ دکھائے۔

اس کے بعد کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا سورج کو گہن لگ گیا سیاہ آندھیاں چلنے لگیں۔ زمین و آسمان تیرہ و تاریک ہو گئے ہائے ہائے کی آوازیں آنے لگیں اس تاریکی میں چند نورانی صورتیں نظر آ رہی تھیں۔ سرکار رسالت بھی ہیں متغیر الاحوال عمامہ سر سے اترا ہوا ہے ایک صدا فضا میں گونجی یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

اے صاحب اطمینان نفس اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔ اس حالت میں کہ تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہے۔ جبرائیل اور کچھ فرشتے بھی ہیں ایک فرشتہ آسمان کی طرف جا رہا ہے۔ ایک شیشی میں کچھ خون لئے جا رہا ہے یہ خون ناحق حسینؑ کا ہے ایک نورانی چیز زمین سے بلند ہوئی ایک نیزے کے فاصلے پر جا کر ٹھہر گئی معلوم ہوا کہ سپاہی کی گردن قلم ہو گئی سرکار شہادت حسینؑ کا ہر نماز کے بعد عاشق کی معراج تھی جو نوک نیزہ پر ہوئی اس نماز کی تعقیبات و تلاوت قرآن مجید تھی جو کوفے کے بازار میں فرمار ہے تھے۔

دس محرم ۶۱ھ جمعہ کا دن تھا جب کربلا کے جہاد کی خونریز منزل اپنی انتہا کو پہنچی انسانی تاریخ کا ورق اس خون ناحق کے چھینٹوں سے ہمیشہ کے لئے لالہ زار بن گیا۔ قرآن کی تفسیر خون سے لکھی گئی اسلام کو زندگی جاوید مل گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ولعنۃ اللہ علی قوم الظالمین سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

حق کی کہانی ابجد کی زبانی

نتیجہ فکر سید الطاف حسین شاہ تھدانی ٹنڈو محمد خان ۔ سندھ

بلحاظ ابجد "حق" کے بارے میں اپنا نقطہ نظر پیش کرنے سے پیشتر میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ حق کے متعلق جناب رحمت اللعالمینؐ ۔ کتاب مبین ۔ دیگر حکمائے دین اور محققین کے اقوال و فرامین کا اجمالی نقشہ بھی پیش کرتا جاؤں ۔

(۱) حق حضور سرور کائناتؐ کی نظر میں :۔

الحق مع علیؑ و علیؑ مع الحق (حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ ساتھ حق کے) ۔

(۲) حق قرآنِ حکیم کی نظر میں :۔

و ممن خلقنا امۃ یھدون بالحق و بہ یعدلون

(ہم نے ایسی امت بھی پیدا کی ہے جو حق کے ساتھ ہدایت کرتے ہیں اور حق کے ساتھ انصاف کرتے ہیں ۔ اور رسول مقبولؐ نے فرمایا ۔ اقضاکم علیؑ (علیؑ تم میں سب سے زیادہ انصاف کرنے والے ہیں) ۔

(۳) حق سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاؒ کی نظر میں :۔

امام حق کسے باشد کہ بے امر خدا ہرگز
نکردہ ہیچ کاری او کہ آں کار خطا باشد
امام حق کسے باشد کہ اندر مجلد قرآں
بہر آیت کہ برخوانی در مدح و ثنا باشد
امام حق کسے باشد کہ در شرع نبیؐ یکسر
بہر مشکل کہ در مانی ترا مشکل کشا باشد
امام حق کسے باشد کہ باشد ہمسر زہراؑ
چناں رفعت کرے بینی بجز حیدرؑ کرا باشد
امام حق کسے باشد کہ از روئے ضمیر او
ز مغرب شمس برگردد کہ تا فرض ادا باشد

(۴) حق مرزا غالبؔ کی نظر میں :۔

غالب ندیم دوست سے آتی ہے بوئے دوست
مشغولِ حق ہوں بندگیٔ بوترابؑ میں

(۵) حق آتشؔ کی نظر میں :۔

حاصل اسے ہو قلزم قدرت کا سمجھ لے
گوہر ہے علیؑ ۔ کون و مکاں سیپ ہے دل
آئینۂ تحقیق کا رہتا ہے وہ شاہد
حق اس کی طرف ہے وہ ہے حق کی طرف دل

(۶) حق مفکرِ پاکستان علامہ اقبالؔ کی نظر میں :۔

حق ید اللہ خواند در ام الکتاب
مرسلِ حق کرد نامش بوتراب

(۷) حق فیض بھرتپوری کی نظر میں :۔

جس سے عرفان ہو کامل وہ سبق ایسا دید

قلبِ معرفت حق پہ شفق ہیں حیدرؑ
حق ہیں برحق ہیں ۔ بحق اور اخوا ہیں حیدرؑ
بحرِ علم لدنی کا ورق ہیں حیدرؑ
ہم تو حق کہتے ہیں مولا کو بجا کہتے ہیں
ہاں یہ سچ ہے انہیں نا فہم خدا کہتے ہیں

(۸) حق الطاف ہمدانی کی نظر میں :-
(یعنی حق کی کہانی ابجد کی زبانی)

بقول شاعر: پہلے "حق کی بات یہ مہمل سوال ہے
نکلے نہ آفتاب جنوں ہے خیال ہے
روکے سحر کے نور کو کسی کی مجال ہے
تقدیسِ اہلبیت کا چھپنا محال ہے
قدرت کی داستان ہے کوئی کیا چھپائے گا
دنیا اگر چھپائے گی قرآن بتائے گا

لفظ حق دو حرفوں کا مرکب ہے ۔ ح اور ق بلحاظ ابجد ح کی عددی قیمت ۸ ہے اور ق کی ۱۰۰ = مجموعہ اعداد ۱۰۸ - جس سے یہ عبارت نکلتی ہے ابن ابیطالب
۵۵ ۵۳
۱۰۸

پس ظاہر ہے کہ حق سے مراد ابن ابیطالب ہے
یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے ۔ مانا کہ حق ابن ابیطالب ...... کے ساتھ ہے مگر اس سے مراد علیؑ نہیں لی جا سکتی ۔ کیونکہ حضرت عمرانؑ کے اور بھی فرزند تھے اس سوال کو حل کرنے کے لئے پھر علم ابجد کے دروازے پر جانا پڑا ۔ سوال پیش کرنے پر جواب ملا ۔ کہ پہلے عمل زبر کو اپنایا ہے ۔ اب عمل بینات کو بروئے کار لائیں چنانچہ نتیجہ کا عمل کرنے لئے درج ذیل زائچہ کشی پیش کی جاتی ہے۔

حق سے مکتوبی صورت میں = ح ق
حق سے ملفوظی صورت میں = ح ا قاف
حق سے اعداد بینات = ا ا ۸۰
مجموعہ اعداد ۸۲

جس سے یہ عبارت نکلتی ہے: امام (امام ام)
۸۲

پس ثابت ہوا ۔ کہ حق سے مراد ابن ابیطالب ہے ۔ اور نیز امام ہے ۔ گو مسئلہ صاف ہو گیا ہے تاہم معترض کو اعتراض کرنے کی گنجائش باقی ہے ۔ کہ امامت بڑے بیٹے طالب کا حق تھا ۔ جس سے کہ حضرت عمرانؑ ابیطالب مشہور رہے ۔ اس اعتراض کو بھی رکھ دینے کی خاطر پھر علم ابجد کے دروازے کو کھٹکھٹانے کی ضرورت درپیش آئی سوال کرنے پر جواب ملا ۔ کہ پہلے عمل زبر اور پھر عمل بینات کیا ۔ اب دونو حاصل اعمال کو جمع کر کے نتیجہ نکالیں ۔ چنانچہ اس کی زائچہ کشی یوں پیش کی جاتی ہے

لفظ حق کے اعداد بحساب عمل زبر =
ح ۸ ق ۱۰۰ = ۱۰۸

لفظ حق کے اعداد بحساب عمل بینات
حا ا قاف ا ۸۱ = ۸۲
مجموعہ اعداد ۱۹۰

جس سے یہ عبارت نکلتی ہے
علیؑ وجہ اللہ
۱۱۰ ۱۴ ۶۶
۱۹۰ = ۱۹۰

حاصل کلام: حق ابن ابیطالب کے ساتھ ہے۔

جو امام ہے۔ اور جن کا اسم گرامی علیؑ

وجہ اللہ ہے۔

(اقتباس از ایمانی جواہر ریزے حصہ دومؒ)

$\overline{۱۱۲}\ \ \overline{۲۱۵}\ \ \overline{۲۲۷} = \frac{۵۵۴}{۱۴}$

یعنی صفت ثنا سے چہاردہ معصومین علیہم السلام

علم ابجد کی روشنی میں)

ذبیح موعود

صوبیدار الیس کے نیاز فرمو

ذبیح موعود صوبیدار نیاز صاحب کی غیر مطبوعہ کتاب ہے جس کا پیش لفظ جناب آغا محمد سلطان مرزا ریٹائرڈ سشن جج مرحوم نے تحریر کیا ہے

ہم اس شمارے میں سلطان مرزا مرحوم کا تحریر کردہ پیش لفظ اور کتاب ذبیح موعود کا کچھ ابتدائی حصہ قارئین کے لئے پیش کر رہے ہیں۔

(مدیر)

پیش لفظ

خان صاحب آغا محمد سلطان مرزا۔ ایم۔ اے ایل ایل بی۔

کتاب ذبیح موعود مولفہ صوبیدار الیس کے نیاز منشی فاضل ادیب فاضل جنرل سیکرٹری انجمن حسینیہ چک بیلی خاں، میری نظر سے گزری۔ اس کتاب میں واقعات کربلا پر مورخانہ تنقید و بے لوث تبصرہ کیا گیا ہے۔ فی الحقیقت واقعہ کربلا نے اسلام کے ہر پہلو پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں اور معتقدین کے علاوہ غیر متعصب مورخین نے اس سے کافی سبق حاصل کیا ہے۔ دشمنانِ اہل بیت نے اس واقعہ کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے اپنا سارا زور لگا دیا لیکن وہ اس کی اہمیت کو کم نہ کر سکے امام حسینؑ کی دوربین نگاہیں پہلے ہی سے جانتی تھیں۔ کہ دشمنانِ حق اس واقعہ کو قبائلی عصبیت و خاندانی رقابت کا رنگ دے کر اس کی اہمیت کو کم کر دیں گے۔ اس لئے خالی منزلت امامؑ نے اپنی صداقت و حقانیت کی خاطر واقعات کی شہادت اس ترتیب سے پیش کی کہ جس میں ہی دشمنوں کے سارے منصوبے ناکام رہے اور وہ حق پر باطل کا پردہ نہ ڈال سکیں۔ یہ قدرتی ہے کہ اگر کسی تاریخی واقعہ کو محض عقیدت کی نظر سے دیکھا جائے تو اس کی اہمیت کم ہو جاتی ہے اور وہ شاعر کی اور ادیب کی فسانہ نگاری میں محدود ہو جاتا ہے۔ کربلا کا المیہ تاریخی مطالعہ کے لئے زیادہ موزوں ہے جس میں صدہا بصیرتیں پوشیدہ ہیں اس کتاب میں اسی زاویہ نگاہ سے تاریخی روشنی میں دیکھا گیا ہے جو کتاب کا مابہ الامتیاز ہے۔

اس کتاب میں ابوبکر مالکی کے قول "اِنَّ الحسین قُتِلَ بِسَیفِ جَدِّہ" کی کھلی تردید کی گئی ہے اور اسلامیہ لاہور کے شائع کردہ لٹریچر خلافت اور محمود عباسی کی کتاب خلافتِ معاویہ و یزید کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔

محمد سلطان مرزا

باب اول

حرمتِ محرم اور قربانی کا تعین

کربلا داستانِ حرم کا وہ نورانی باب ہے جس کی
ل و روشنی ابد تک ماند نہیں ہو سکتی۔ حق و باطل کی
آویزش کا یہ ایسا نقطۂ عروج ہے جس کی تجلیات
کی راہوں کو ہمیشہ منور کرتی رہیں گی۔ جس مبارک
اور اس کے عظیم قافلہ سالار نے اپنے خونِ مطہر سے
کے صحرا پر "الا اللہ" کا نقشِ حق ثبت کیا۔ اس میں
ں اور چند جوانوں کے علاوہ بچے اور خواتین بھی شامل
رات تھیں۔ ذبحِ عظیم کی صورت میں یہ مقدس قربانی
کی مقدس سرزمین میں دریائے فرات کے کنارے
ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے علمِ قدیم میں اس عظیم الشان قربانی
کے شخصیت منتخب تھی جناب حسینؑ کی اور دن معین
عاشورہ محرم کا، وقت مقررہ تھا عصر کا اور مقام مخصوص
دریائے فرات کا کنارہ۔ آگے چل کر ان ہی امور پر
کتابوں کی روشنی میں تفصیلاً بحث کی جائے گی۔

یہ منفرد سعادت جناب سید الشہدا حضرت امام
ںؑ کے مقدر میں تھی جو ختمی مرتبت حضرت محمدؐ کے
طِ اصغر، امیر المومنین حضرت علیؑ کے فرزند دلبند
رجناب سیدہ النساءؑ کے جگر گوشہ تھے۔ حادثہ
بلا کا اجمال یہ ہے کہ امیر معاویہ نے اپنی عہد حکومت
کے آخری ایام میں خلافتِ راشدہ کے اصول کے برعکس
نے نااہل بیٹے یزید کو اپنا جانشین و ولی عہد نامزد کر دیا اور
شاہانہ جاہ و جبروت اور خسروی شان و شوکت کو جو انہیں
ثیتِ امیر حاصل تھی کام میں لاکر عوام کو بیعتِ یزید پر مجبور

کر دیا۔ یزید نے تخت نشین ہوتے ہی ولید حاکم مدینہ کو
حکم بھیجا کہ حضرت امام حسینؑ سے بیعت کا مطالبہ کیا جائے
انکار کی صورت میں انہیں قتل کر دیا جائے۔ کربلا کے بطلِ جلیل
حضرت امام حسینؑ نے خاتونِ جنتؑ کی پاکیزہ آغوش میں پرورش
پائی تھی۔ آپ روحِ اسلام سے اپنی علم و بصیرت کی بنا پر
پر واقف تھے۔ امیر معاویہ جس قیصرانی طرزِ حکومت
کا آغاز کر چکے تھے اور یزید نے جس استعماری نظامِ حکومت
کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنا چاہا تھا وہ خلافتِ راشدہ
اور عہدِ نبوی کے علاوہ روحِ اسلام کے بالکل منافی تھی
اس لئے آپ نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا اور
امن کی تلاش میں مکہ مکرمہ کی جانب چل پڑے۔ اہلِ کوفہ کی دعوت پر
اپنے چچا زاد مسلم بن عقیلؓ کو سفیر بنا کر کوفہ بھیجا۔ یزید نے حاجیوں کے لباس میں تیس آدمی
اس لئے بھیجے تاکہ وہ اثنائے حج موقع پاکر امام حسینؑ کو قتل کر دیں۔ امام مظلومؑ
نے حج کو عمرہ میں تبدیل کر کے کوفیوں کے مسلسل اصرار کی بنا پر
پر کوفہ کا رخ کیا۔ یزید نے حاکم کوفہ کو تبدیل کر کے اس کی جگہ
ایک جابر حاکم عبید اللہ بن زیاد کو کوفہ کا گورنر مقرر کر دیا۔
بعض اہلِ کوفہ تو اندازہ وقت کے دام تزویر تخریص میں الجھ کر
رہ گئے اور بعض نے دھمکیوں سے مرعوب ہو کر حضرت مسلم
بن عقیلؓ کا ساتھ چھوڑ دیا اور باطل کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا۔
حضرت مسلم بن عقیلؓ اپنے چند ساتھیوں سمیت نہایت
بیدردی سے شہید کر دیئے گئے۔

مکہ سے روانگی کے بعد منزلِ صفاح پر عرب کے
مشہور شاعر فرزدق سے ملاقات ہوئی۔ فرزدق نے کوفہ
کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا "لوگوں کے دل تو آپ
ہی کے ساتھ ہیں مگر تلواریں بنی امیہ کا ساتھ دیں گی"۔ لیکن

آپ کے عزم میں سرِمو فرق نہ آیا۔ آپ بدستور اسی راہ پر گامزن رہے جس کا ارادہ کر کے مکہ سے نکلے تھے۔ سرکار سید الشہداء دو محرم ۶۱ھ کو وارد کربلا ہوئے۔ حُر ریاحی کی مزاحمت پر دریائے فرات کا کنارہ چھوڑ کر خیمے نصب کرائے۔ سات محرم الحرام کو حضرت امام حسینؑ اور ان کے ساتھیوں پر پانی بند کر دیا گیا۔ یوم عاشورا امام مظلومؑ اور آپ کے احباب وانصار نے یکے بعد دیگرے تحفظِ اسلام کی خاطر جانیں قربان کر دیں۔ آپ کی شہادت پر سورج کو گہن لگا۔ سیاہ آندھیاں چلیں۔ آسمان پر چند نورانی صورتیں نظر آئیں اور فضائے تیرہ و تار میں صدا گونجی "یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝" (الفجر: ۲۷-۳۰)

اے اطمینان والے نفس! تو اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر اس حال میں کہ تو اس سے راضی بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی۔ پس تو میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں چلا آ۔ (ترجمہ مقبول احمد)

جمعہ کا مبارک دن تھا کہ کربلا کے جہاد کی خوں ریز منزل اپنی انتہا کو پہنچی۔ انسانی تاریخ کا ورق اس خونِ حق کے چھینٹوں سے ہمیشہ کے لئے داغدار ہو گیا۔ قرآن کی عملی تفسیر خونِ شہادت سے لکھی گئی اور اسلام کو زندگی جاوید مل گئی۔ امام عالیمقامؑ نے اپنی اور اپنے اعزہ و رفقا کی قربانی دے کر ہمیشہ کے لئے یہ طے کر دیا کہ اسلام میں فسق و فجور، ظلم و استبداد، ملوکیت و آمریت اور قیصر و کسریٰ کے نظامِ حکومت کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے

تا قیامت قطع استبداد کرد ۔ موجِ خونِ او چمن ایجاد کرد

(علامہ اقبال)

تبصرے

(۱) **شعور و شاعری**، مصنفہ محمد باقر شمس حواشی ڈاکٹر احسن فاروقی ملنے کا پتہ: دار التصنیف ۳۰۔ سی رضویہ کالونی کراچی۔ قیمت: ۶ روپے صفحات ۱۴۰ نیوز پرنٹ

جناب محمد باقر شمس اپنے رسالہ شمس کی وجہ سے پاک و ہند میں مشہور ہیں۔ انہوں نے اردو زبان پر اس قدر مضامین تحریر کئے ہیں کہ ان کا احاطہ اس تبصرے میں ناممکن ہے۔ زیر تبصرہ کتاب محاسن و معائب شعری کا بہترین نمونہ ہے وہ شعرا جو اور بعد آزاد شاعری کے متوالے ہیں اس کتاب سے بہترین سبق سیکھ سکتے ہیں۔

اس کتاب میں میر انیس غالب داغ علامہ اقبال فانی جگر اصغر ماہر القادری فیض ابن انشا میراجی اور احسان دانش کے کلاموں پر بے داغ تنقید کی گئی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مولانا نے جن مقامات پر انگلی رکھی ہے وہ ہر صاحب فن کے لئے درس عبرت ہے۔ مثلاً ماہر القادری صاحب کے ایک شعر

تھا مسجد اقصیٰ میں جو جمگھٹ جو رسولوں کا
ان سب میں حسین ہیں میرے سرکار نظر آئے

کے بارے میں مولانا فرماتے ہیں اور کس قدر صحیح بات کہی ہے؟ دوسرے مصرع سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ رسول اللہ کے علاوہ تمام دوسرے انبیا بد شکل یا معمولی شکل و صورت کے تھے۔ حالانکہ جمع ہونے والے انبیا میں حضرت یوسف علیہ السلام بھی ضرور ہوں گے۔ حیرت ہے کہ ماہر صاحب نے کلام مجید کی یہ آیت نہ دیکھی لا نفرق بین احد من رسلہ۔ اس context میں انہوں نے بڑی ناحق شناسی سے کام لیا ہے۔

مولانا شمس صاحب نے دوسرے مصرع کے لفظ 'میں' کو 'سے' سے تبدیل کر کے اس عیب کو دور کر دیا یعنی

ان سب سے حسین میرے سرکار نظر آئے

---

(۲) **ناصر کائنات**، مصنفہ حکیم محمود گیلانی ۱۰۰ صفحات نیوز پرنٹ۔ قیمت ۱/۲ ۱ روپیہ

حکیم محمود گیلانی ایک عرصے سے پاک و ہند کے مختلف رسالوں میں اپنا خون دل پیش کر رہے ہیں ان کے بعض مضامین عوام سے خراج عقیدت وصول کر چکے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں چند ہندوؤں اور سکھوں کے واقعات دئے گئے ہیں جنہوں نے دل سے مذہب اہلبیت قبول کیا اور اس کی پاداش میں انہیں جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ حکیم صاحب کو پیام عمل کے ایک تبصرے سے جو رنج پہنچا اس کا تذکرہ بھی جگہ جگہ کیا گیا ہے۔ ہمیں حیرت ہے کہ حکیم صاحب ایسے بالغ نظر شخص نے اپنی تحریروں کو واہیات کی طرف کیوں موڑ دیا۔ اس کتاب میں حکیم صاحب پر جو چند اعتراضات ہوئے تھے ان کا بڑے ترنم سے جواب دیا گیا ہے۔

(راشد)

جناب سید محمد حسین رضوی

سمت قبلہ

(سورج کے سائے کی مدد سے)

پشاور اور اس کے نواحی علاقوں کے لئے

عرض البلد

تقریباً ۳۴ درجے شمال

طول البلد

تقریباً ۷۱½ درجے مشرقی

سایہ دیکھنے کے لئے کسی ایسی چیز کو منتخب کرنا چاہیئے جو بالکل سیدھی کھڑی ہو۔

مہینہ	تاریخ	پاکستان کا معیاری وقت جبکہ سایہ: سمت قبلہ کی طرف ہوتا ہے (منٹ - گھنٹہ)	سمت قبلہ سے عموداً ہوتا ہے (منٹ - گھنٹہ)	سمت قبلہ کے مخالف ہوتا ہے (منٹ - گھنٹہ)
جنوری	۱	—	۱۱ - ۱۷	—
	۱۵	—	۱۱ - ۲۵	—
فروری	۱	—	۱۱ - ۳۴	—
	۱۵	—	۱۱ - ۳۹	۱۷ - ۴۸
مارچ	۱	—	۱۱ - ۴۲	۱۷ - ۱۶
	۱۵	—	۱۱ - ۴۴	۱۶ - ۴۴
اپریل	۱	—	۱۱ - ۴۶	۱۶ - ۵
	۱۵	—	۱۱ - ۴۷	۱۵ - ۳۱
مئی	۱	۵ - ۳۹	۱۱ - ۴۹	۱۴ - ۵۹
	۱۵	۵ - ۵۹	۱۱ - ۵۲	۱۴ - ۳۳
جون	۱	۶ - ۳۱	۱۱ - ۵۷	۱۴ - ۱۳
	۱۵	۶ - ۳۱	۱۲ - ۱	۱۴ - ۶

مہینہ	تاریخ	پاکستان کا معیاری وقت جبکہ سایہ: سمت قبلہ کی طرف ہوتا ہے (منٹ - گھنٹہ)	سمت قبلہ سے عموداً ہوتا ہے (منٹ - گھنٹہ)	سمت قبلہ کے مخالف ہوتا ہے (منٹ - گھنٹہ)
جولائی	۱	۶ - ۳۲	۱۲ - ۴	[illegible] - ۱۱
	۱۵	۶ - ۲۵	۱۲ - ۵	[illegible] - ۲۵
اگست	۱	۶ - ۳	۱۲ - ۱	[illegible] - ۴۸
	۱۵	—	۱۱ - ۵۵	[illegible] - ۱۲
ستمبر	۱	—	۱۱ - ۴۵	۵ - ۴۰
	۱۵	—	۱۱ - ۳۵	۱۶ - ۴
اکتوبر	۱	—	۱۱ - ۲۲	[illegible] - ۳۲
	۱۵	—	۱۱ - ۱۵	[illegible] - ۵۶
نومبر	۱	—	۱۱ - ۷	—
	۱۵	—	۱۱ - ۴	—
دسمبر	۱	—	۱۱ - ۵	—
	۱۵	—	۱۱ - ۹	

نوٹ: صحیح مغرب سے سمت قبلہ تقریباً ۱۶ درجے جنوب کی طرف جھکی ہوئی ہے۔

۲ جنوری سے ۳ مارچ ۱۹۷۶ء تک

محرم و صفر ۱۳۹۶ھ میں

امامیہ مشن ٹرسٹ کا تبلیغی لٹریچر

مفت

حاصل کرنے کے لئے آپ ہماری فہرست کتب منگوا کر کم از کم ۱۰/- روپے یا اس سے زائد قیمت کا آرڈر کتب بھیجیں گے تو ہم کتابوں کے ساتھ مندرجہ ذیل ۱۳ کتابچے جن کی قیمت ۲/۷۵ روپئے ہے۔ آپ کو بلا قیمت ارسال کریں گے۔

انکار قدرت، حقیقت اسلام، اسلامی نظریہ حکومت، امام منتظر، اسلامی قانون وراثت، تقیہ، خمس، حیات ہاشم، حضرت زینب خاتون، حدیث حوض۔ مسلمانوں کی تاریخ کا ایک سیاہ ورق، کفر یزید، شہید کربلا کی خاندانی خصوصیات۔

۷۵٪ رعایت پر تبلیغی لٹریچر

محرم اور چہلم کی مجالس میں بطور تبرک مفت تقسیم کرنے کے لئے ۷۵٪ رعایت پر یعنی ¼ قیمت پر تبلیغی لٹریچر حاصل کریں۔ یہ رعایت اس صورت میں ہوگی جبکہ ہر کتابچہ کم از کم دس کی تعداد میں طلب کیا جائے۔ مندرجہ ذیل ۱۳ کتابچوں کے دس دس کے ایک سیٹ کی قیمت ۳۶/۶۰ روپے ہے۔ جو آپ کو علاوہ ڈاک خرچ صرف ۹/۲۰ روپے میں ملیں گے۔

موسیٰ کاظمؑ، مسلمانوں کی حقیقی اکثریت، جبر و اختیار، حیات عبدالمطلبؑ، بنی امیہ کی عداوت اسلام کی مختصر تاریخ، خلافت یزید کے متعلق آزاد رائیں، حسینؑ اقدام کا پہلا قدم، کتاب انسانیت کے گمشدہ اوراق۔ کیا کربلا کی جنگ اقتدار کی جنگ تھی۔ قیاس اور فقہ جعفری، اسلام اور بنی امیہ، مذہب شیعہ ایک نظر میں۔ لفظ شیعہ کا قرآنی مفہوم۔

اگر آپ چاہیں تو ہم آرڈر کتب کے ساتھ مفت لٹریچر کے علاوہ ¼ قیمت کا لٹریچر بھی منگوا سکتے ہیں اس طرح آپ کو خرچہ ڈاک میں بچت رہے گی۔

فہرست کتب اور تفصیلات کے لئے پتہ ذیل پر لکھیں یا تشریف لائیں

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ ۷، انارکلی لاہور

اطلاعات

ماہ اگست یا اکتوبر ۱۹۸۵ء میں مندرجہ
سنہری فہرست : ذیل حضرات نے سہم امام، عطیات فطرہ اور زکوٰۃ کی رقوم جمع کرائیں۔ امامیہ مشن ان صاحبان کا تہِ دل سے شکرگزار ہے۔

سہم امام

سید ریاض الحسن صاحب لاہور	۱۰۵ — ۰۰
سید انور علی شاہ صاحب حیدرآباد	۱۰۰ — ۰۰
سید کاظم رضا چکوال	۵۰ — ۰۰
سید عون محمد صاحب رضوی چکوال	۱۱۱ — ۰۰
ایس کرار حسین صاحب ملتان	۱۰ — ۰۰
واثق علی جعفری کراچی	۱۰ — ۰۰
نادر خان اسکندرآباد	۱۷۳ — ۰۰
مس ناز گل لاہور	۳۰ — ۰۰
ڈاکٹر افضال حسین لاہور	۳۰ — ۰۰
سائیں بخش زید بلوچ حیدرآباد	۳۱۰ — ۰۰
سیدہ کاظمی خاتون لاہور	۲۵ — ۰۰
فیاض حسن جعفری جڑانوالہ	۲۰ — ۰۰
محترمہ اقبال خاتون جھنگ شہر	۵۰ — ۰۰
علی متبصر ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱۳ — ۵۰
سید وصال حسین لاہور	۵۰۰ — ۰۰
حسین علی کراچی	۵۰ — ۰۰
سید کوثر حسین لاہور	۱۰۰ — ۰۰
سید نذیر حسین صاحب لاہور	۱۰۰ — ۰۰
والدہ صاحبہ ریاض محمد نذر محمد لاہور	۱۳ — ۳۱
محمد افضل صاحب جواہرآباد	۳ — ۰۰
گلزار حسین صاحب لائل پور	۵۴ — ۰۰
ہمشیرہ محترمہ غلام علی رضا لاہور	۱۲ — ۷۰
سید فیاض حسین جعفری جڑانوالہ	۱۰ — ۰۰
محمد طفیل دیوان صاحب شیرگڑھ	۵۰ — ۰۰

زکوٰۃ

محمد شفیع صاحب خیرپور میرس	۱۰ — ۰۰
سید مردان شاہ صاحب رضوی ڈونارک	۱۱۰ — ۵۹

عطیات

میجر سید نادر حسین صاحب اسلام آباد	۱ — ۰۰
سید شوکت حسین صاحب سید نگر	۱۰۰ — ۰۰
محبوب الٰہی صاحب آڈیٹر ڈی آئی خاں	۱۵ — ۰۰
محبوب الٰہی صاحب " " "	۲۰ — ۰۰
علی متبصر صاحب ڈی آئی خاں	۱۱ — ۵۰
علی متبصر صاحب " " "	۱۰ — ۰۰
قربان حسین شاہ جعفری کھاریاں چھاؤنی	۲۰۰ — ۰۰
علی متبصر صاحب آڈیٹر ڈی آئی خاں	۱۵ — ۰۰
سید نذیر احمد صاحب رضوی لاہور	۱۵ — ۰۰
سید حسن محمد صاحب C/O خواجہ حبیب علی صاحب لاہور رمیو شادی	۵۰ — ۰۰

خواجہ محبوب علی صاحب C/O خواجہ حبیب علی صاحب لاہور بعد شادی	۰۰ — ۵۰

فطرہ

مومنین کرام C/O خواجہ حبیب علی صاحب لاہور	۲۵ — ۳۳
ڈاکٹر منظور حسین صاحب کھاریاں	۰۰ — ۲۶
غلام حسین خان گرماتی	۰۰ — ۷
غلام حسین ندیم سٹنٹ گرماتی	۰۰ — ۷
محمد مرتضیٰ صاحب کراچی ۲۷	۰۰ — ۱۰
سید مجاہد حسین سوئی گیس فیلڈ کشمور	۰۰ — ۲۷
سید نظیر حسین صاحب ملتان	۰۰ — ۱۵
سید اشرف حسین رضوی داؤد خیل	۰۰ — ۲۰
سید آصف سانگھ کلاں	۰۰ — ۱۰
غلام یاسمین صاحب کشمور	۰۰ — ۲۸
سید مظفر علی صاحب اسلام آباد	۰۰ — ۳۵
قربان حسین شاہ صاحب جعفری کھاریاں چھاؤنی	۰۰ — ۲۰۰
سید قیصر حسین صاحب کراچی	۰۰ — ۱۵

وصولی چندہ: درج ذیل ممبران کا سالانہ چندہ ۱۱/۷۵ تا ۱۲/۷۵ وصول ہو چکا ہے لیکن ان کو رسیدات جاری نہیں کی گئیں۔

۱۸۰۳ - ۱۹۰۱ - ۱۹۰۶ - ۱۹۰۷ - ۱۹۰۸ - ۱۹۱۵
۱۹۲۲ - ۱۹۲۴ - ۱۹۲۵ - ۱۹۲۶ - ۱۹۲۷ - ۱۹۲۸
۱۹۳۳ - ۱۹۳۵ - ۱۹۳۸ - ۱۹۳۹ - ۱۹۴۴ - ۱۹۴۵
۱۹۴۶ - ۱۹۴۹ - ۱۹۵۱ - ۱۹۵۵ - ۱۹۵۷ - ۱۹۶۱
۱۹۶۳ - ۱۹۶۵ - ۱۹۶۷ - ۱۹۶۸ - ۱۹۷۳ - ۱۹۷۶
۱۹۹۵ - ۱۹۹۶ - ۱۹۹۷ - ۱۹۹۸ - ۱۹۹۹ - ۲۰۰۰
۲۰۰۱ - ۲۰۰۴ - ۲۰۰۶ - ۲۰۰۷ - ۲۰۰۸ - ۲۰۱۰
۲۰۱۲ - ۲۰۱۳ - ۲۰۱۴ - ۲۰۱۶ - ۲۰۱۷ - ۲۰۱۸ -
۲۰۱۹ - ۲۰۲۰ - ۲۰۲۲ - ۲۰۲۳ - ۲۰۲۷ - ۲۰۲۸
۲۰۲۹ - ۲۰۳۰ - ۲۰۵۴ - ۲۰۶۵ - ۲۰۹۴ - ۲۱۱۰
۲۱۳۰ - ۲۱۸۴ - ۲۱۸۵ - ۲۲۵۲ - ۲۲۵۷ - ۲۲۹۱۸
۲۲۹۸ - ۲۳۰۹ -

پتے درکار ہیں: مندرجہ ذیل ممبران کو ارسال کردہ لٹریچر عدم پتہ واپس آگیا۔ قارئین کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو تو دفتر امامیہ مشن کو مطلع کریں۔

ممبری نمبر ۱۴۸۹ - شمشاد احمد صاحب ۴/۶-۴ اسٹریٹ نمبر ۳۰ شالیمار اسلام آباد

" ۲۴۲۵ - سید مکرم حسین صاحب رضوی معرفت سپرنٹنڈنگ انجنیئر مکینکل اینڈ کیمیکلز کے ایم کمپنی ورکشاپ نشتر روڈ کراچی ۱۰

" ۱۹۳۴ - سید نصیر اوورسیئر تونسہ بیراج کالونی براستہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

" ۱۹۰۲ - پروفیسر سید سجاد اصغر زیدی صاحب چوک اسلام پورہ ۱۸ ایڈمنسٹر روڈ کرشن نگر لاہور

" ۲۲۷۷ - یوسف علی محمود صاحب کیفے غدیر جونا مارکیٹ کراچی ۲

توسیع رکنیت: مندرجہ ذیل حضرات ۱۱/۷۵ سے ۱۰/۷۶ تک امامیہ مشن کے ممبر و مربی بنائے۔ ادارہ ان حضرات کا ممنون ہے اور ان

حضرات کا بھی شکر گذار ہے ۔ جزاہم خیراً ۔

	ممبران	ممبرات
(۱) این اے رضوی صاحب ٹرسٹی مشن لاہور	۱	—
(۲) سید حسن علی شاہ کاظمی ٹرسٹی مشن لاہور	۱	—
(۳) محمد افضل صاحب ممبری نمبر ۱۸۲۵ سرگودھا	۱	—
(۴) نثار مرتضوی ممبری نمبر ۳۴۰۹ راولپنڈی	۱	—
(۵) سید محمد آغا رضوی لکھنوی راولپنڈی	۳	—
(۶) چوہدری کاظم علی گجراتی لاہور	۱	—
(۷) چوہدری منصور علی ، امامیہ مشن لاہور	۴	—
(۸) منتصب علی ممبری نمبر ۱۰۱۶ کوئٹہ ایجنسی بلوچستان	—	۱
میزان	۱۲	۱

گوشوارہ آمد و خرچ امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ بابت ماہ نومبر ۱۹۷۵ء

نمبر شمار	مدات	آمد پیسے	آمد روپے	نمبر شمار	مدات	خرچ پیسے	خرچ روپے
	بقایا سابقہ	۴۲	۹۲	۱	تنخواہ ملازمین ماہ اکتوبر ۱۹۷۵ء	۷۷	۸۳۸
۱	چندہ رکنیت	-	۱۴۸۸	۲	اشاعت پیام عمل	۸۲	۲۴۹۱
۲	پراویڈنٹ فنڈ وکٹوتی قسط قرضہ	-	۵۲	۳	اشاعت کتب	۵۰	۵۳۶
۳	آمدنی اشتہارات	-	۴	۴	خرید کتب	۵۱	۱۱۹۴
۴	فروخت کتب ۔ کتابچے و پیام عمل	۸۰	۱۲۵۱	۵	ذاتی کھاتہ (مکتبہ جعفریہ سرگودھا)	-	۴۵
۵	سہم امامؑ	-	۱۴۱۸	۶	ذاتی کھاتہ (کاظم علی)	-	۱۰۰
۶	عطیات	-	۲۵	۷	متفرق ۔ سٹیشنری ۔ بجلی و ٹیلیفون	۶۵	۴۹۲۴
۷	امانت برائے تقسیم (فطرہ سید)	-	۵	۸	خرچہ ڈاک	۴۰	۱۹۱
۸	الکوثر کمیٹی (وصولی قرضہ)	-	۲۳۳۰	۹	الکوثر کمیٹی	-	۴۸۰
۹	حبیب بنک (مشن و مکتبہ) (برآمدگی)	-	۶۱۱۲	۱۰	حبیب بنک (مشن و مکتبہ) (داخل ہوئے)	۹۴	۶۶۹۹
					بقایا موجودہ	۶۳	۳۳
	میزان	۴۲	۱۳۰۸۴		میزان	۴۲	۱۳۰۸۴

خونِ تبسم : مختصر مرثیہ جناب علی اصغرؑ ۔ مصنفہ سید وحید الحسن ہاشمی
۲۰ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر مشن کے دفتر سے مفت حاصل کریں۔

محمد انور پبلشر نے تعلیمی پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر "پیام عمل" ۵ ۔ انار کلی لاہور سے شائع کی۔

اخبارِ غم

•۔ قارئین پیام عمل و دیگر احباب و مومنین یہ خبر غم پڑھ کر رنجیدہ و افسردہ ہوں گے کہ سید غلام عباس مشہدی ڈویژنل اکاؤنٹنٹ واپڈا کالونی شاہ جیونہ منڈی ضلع جھنگ مربی نمبر ۹۰۷ کی والدہ گرامی مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۷۵ء کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف انتقال کر گئی ہیں۔ التماس ہے کہ مرحومہ کی رُوح کو ایصال ثواب کے لئے سورہ فاتحہ تلاوت فرمائیں۔

•۔ مومنین پاکستان کو یہ سنکر صدمہ ہوگا کہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے سید محمد اشرف شاہ ماہ گذشتہ میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم کو عزاداری حسین علیہ السلام سے والہانہ عشق تھا۔ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی التجا کی جاتی ہے۔

•۔ ساہیوال کے مشہور اور پابند مذہب سید شاہ محمد صاحب اچانک ۲۵ نومبر ۱۹۷۵ء کو اس دار فانی سے دار خلد کی طرف انتقال فرما گئے۔ مولانا سید صفدر حسین نجفی کو ان کی دامادی کا شرف حاصل تھا اور مرحوم مولانا سید نجیب الحسن فخر الافاضل کے والد ہیں۔ قارئین کرام سورہ فاتحہ پڑھ کر مرحوم کی روح کو ایصال ثواب فرمائیں۔

•۔ رئیس جھنگی سیداں جناب نجم الحسن مرحوم ۵ دسمبر ۱۹۷۵ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ مرحوم نہایت پاکیزہ و نیک کردار کے مالک تھے۔ مذہب سے دلی لگاؤ رکھتے تھے۔ محرم و چہلم کی مجالس اپنے گھر برپا کرتے تھے۔ التماس سورہ فاتحہ۔

•۔ ہمارے لئے یہ خبر باعث رنج و ملال ہے کہ سید اختر حسین شاہ خلف پیر سید عجائب علی شاہ مرحوم نے اس سرائے فانی سے عالم باقی کی طرف کوچ فرمایا

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

مرحوم ملٹری اکاؤنٹس کے دفتر میں ملازم تھے۔ اور بڑے شریف النفس اور عزادار سید الشہداء تھے۔ تقسیم ملک کے بعد ان کے والد ماجد پیر عجائب علی شاہ سرگودھا میں آباد ہو گئے تھے۔ دارالعلوم محمدیہ کی ترقی میں نمایاں حصہ لیا۔ سید اختر حسین شاہ عزاداری سید الشہداء سے اتنا لگاؤ رکھتے تھے کہ سرگودھا کی شاذ ہی کوئی ایسی مجلس عزا ہو جس میں مرحوم شرکت نہ کرتے ہوں۔ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اپیل کی جاتی ہے۔

•۔ نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سید نبی الحسن زیدی (۶۲ سال) ۵ دسمبر کو بمقام کراچی انتقال کر گئے۔ مرحوم شمس آباد (فرخ آباد) ہندوستان کے ایک اعلیٰ خاندان کے فرد تھے۔ نہایت دیندار، نمازی اور پرہیزگار تھے۔ مرحوم امامیہ مشن کے ممبر اور سرگرم کارکن تھے۔ جملہ مومنین سے التماس ہے کہ ایک سورہ فاتحہ پڑھ کر مرحوم کو اس کا ثواب بخشیں۔

•۔ لاہور میں مولانا خواجہ ظفر حسن صاحب قبلہ انصاری کا انتقال ایک ایسے عالم باعمل کی وفات ہے جو اپنی روایات اور وضع داری کا گویا آخری نمونہ تھا۔ وہ مولانا خواجہ مختار انصاری مرحوم کے منجھلے بھائی تھے اور سہارن پور کے

زمین دار ہونے کے باوجود ان دونوں بھائیوں نے اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کی اور اپنا ذاتی سرمایہ صرف کر کے تبلیغ دین میں زندگی بسر کی اور قومیات و اجتماعات خدمت کی بے لوث روایات قائم کیں۔ ہم مرحوم کے پسماندگان خصوصاً ان کے فرزند خواجہ اختر عباس صاحب ایکسائز و ٹیکسیشن افسر کراچی اور ڈاکٹر خواجہ مختار محمود صاحب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ریلوے لاہور کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

● — اردو کے مشہور و معروف شاعر اور شیدائے اہلبیت علامہ محسن اعظم گڑھی اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ ان کے اشعار ان کی نگارشات اور ان کے مضامین ادیبوں کے لئے مشعل راہ تھے۔ متعدد کتابوں کے مصنف اور صف اول کے شعراء میں شمار کئے جاتے تھے۔ مومنین ایک سورہ فاتحہ سے ان کی روح کو ثواب پہنچائیں۔

● — ۸ دسمبر ۱۹۸۵ء کو مشیر کاظمی اس دنیا سے چل بسے وہ اردو اور پنجابی کے بہترین شاعر تھے۔ مجالس میں ان کے پڑھنے کا ایک نیا انداز تھا خدا انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے ادارہ ان کے لئے دعاگو ہے۔

گلبرگ لاہور میں صف ماتم بچھانے والے سید امیر حسین رضوی ماہ دسمبر کے دوسرے ہفتے میں انتقال کر گئے مرحوم کراچی میں تھے۔ ان کے اٹھ جانے سے ایک ایسا خلا پیدا ہوا ہے جو کبھی پر نہ ہوگا۔ مرحوم کی فاتحہ خوانی کی مجلس کربلا امامیہ مسجد میں منعقد ہوئی جس میں ان کے ایصال ثواب کے لئے دعا کی گئی۔ مولانا اظہر حسن زیدی اور مولانا مرتضیٰ حسین فاضل نے تقاریر کیں۔

(ادارہ)


74
جولائی

اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہو جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اچھی باتوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے (آل عمران)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۸ شمارہ ۵

جمادی الثانی و رجب ۱۳۹۰ھ
جولائی ۱۹۷۰ء

پاکستان میں ملت جعفریہ کا سب سے زیادہ شائع ہونے والا

ماہنامہ

پیام عمل

لاہور

امامیہ مشن کی شرح رکنیت

ممبر (معاون) ———— دس روپے سالانہ

مربی (لائف ممبر) دو صد روپیہ یکمشت یا قسط وار بشرطیکہ پہلی قسط مبلغ پچاس روپے کی ہو۔ اور بقایا رقم ایک سال کے اندر ادا ہو۔ ممبران کو ایک سال کے لیے اور مربیان کو تمام عمر پیام عمل اور کتابچے مفت اور مشن کی مطبوعہ کتب ۲۰ فیصدی رعایت پر ملتی رہیں گی۔

سرپرست: پانچ سو روپیہ یکمشت یا قسط وار بشرطیکہ پہلی قسط ایک سو پچاس روپے ہو۔ اور بقایا رقم ایک سال کے اندر ادا ہو۔ تمام عمر کے لئے پیام عمل اور کتابچے مفت اور مشن کی مطبوعہ کتب نصف قیمت پر ملتی رہیں گی۔

فی پرچہ ایک روپیہ

بیرون پاکستان کیلئے فیس رکنیت

سرپرست: ۵۰ ڈالر عمر بھر کے لئے ایک مرتبہ ● مربی (لائف ممبر) ۲۵ ڈالر عمر بھر کے لئے ایک مرتبہ

ممبر (معاون) ۱½ ڈالر سالانہ

خط و کتابت اور ترسیل زر کے لئے پتہ

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ پوسٹ بکس ۴۸۵، ۱۷ رتی انارکلی لاہور

منیجنگ ٹرسٹی: خواجہ حبیب علی پی سی ایس ۶ رتی گن روڈ لاہور۔ فون نمبر ۵۵۱۵۵

مولوی محمد انور پبلشر نے نفیس پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر "پیام عمل" ۱۷ رتی انارکلی لاہور سے شائع کیا۔

فہرست

بقیہ اداریہ صفحہ ۳ سے آگے:

ادارہ "امامیہ مشن" مولانا سید کلب عباس قبلہ کے غم میں سوگوار ہے، اُن کے عزیزوں ملاحوں اور عقیدتمندوں کی خدمت میں، اور خاص طور پر اُن کے فرزند سید کاظم عباس صاحب پروفیسر دیال سنگھ کالج کی خدمت میں جذباتِ تعزیت پیش کرتا ہے۔

یقین کامل ہے کہ قارئین کرام قوم کے اس محبوب قائد کو سورۂ فاتحہ کا ثواب ضرور نذر کریں گے۔ (سوگوار)

سنہری فہرست: ماہ مئی [illegible]ء میں مندرجہ ذیل حضرات نے دفتر امامیہ مشن میں رقوم جمع کرائی۔ امامیہ مشن ان صاحبان کا تہ دل سے شکرگزار ہے۔

سہمِ امام		عطیات	
عبدالستار صاحب پشاور	۱۰—۰۰	مسز محبوب الٰہی ڈیرہ اسماعیل خاں	—۰۰
سید سرور حسین صاحب	۱۷—۷۰	سید امداد حسین جعفری سکھر	—۰۰
سید بشیر حسین صاحب	۵۰—۰۰	مختلف حضرات	—۵۰
ڈاکٹر سجاد حسین صاحب	۳۰۰—۰۰	میزان	—۵۰
میزان	۳۷۷—۷۰	(شریف حسین جعفری آفس سیکرٹری)	

اداریہ

فخرِ قوم مولانا سید کلب عباس

فخرِ قوم مولانا سید کلب عباس ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا شیعہ کانفرنس نے ۱۰ رجون ۷۴ء کو اپنے وطن رائے بریلی (عباس) دنیا سے سفرِ آخرت اختیار کیا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم نے غیر اسلامی حکومتوں میں رہ کر اسلام کی جو خدمات انجام دیں وہ بڑی اہتمام بالشان رہیں۔ ان خدمات ہی نے اُنہیں قوم کا مخدوم بنایا اور "فخرِ قوم" کے معزز خطاب سے مفتخر کیا۔ آج سے ۶۷ سال قبل جب آل انڈیا شیعہ کانفرنس معرضِ وجود میں آئی اور اجلاسِ عام لکھنؤ میں جلسہ ہوا تو مولانا سید کلب عباس نے (۱۷ سال کی عمر میں) کانفرنس میں اپنی پہلی ہی تقریر سے اکابر ملت کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ پھر اُسی وقت سے آخر دم تک مولانا موصوف کی خداداد ذہانت، پرشکوہ خطابت، دینی حرارت اور حق کے لیے ہر قسم کے شدائد برداشت کرنے کی ہمت ہر منزل میں آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے ہم عناں رہی۔ کانفرنس کے لیے چندے جمع کیے۔ اپنے پاس سے بڑی بڑی رقمیں دیں۔ ولولہ دار تقریریں کیں۔ اپنی قانونی مہارت اور یگانہ لیاقت کانفرنس کی نذر کر دی۔ مختصر یہ کہ شیعہ کانفرنس کو ایک فعال و ملک گیر قومی ادارہ بنانے کی دُھن میں اپنی جان کی بازی لگا دی۔ وہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے جنرل سیکرٹری…

یہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی بات ہوئی۔ مولانا سید کلب عباس نے وقف کی بھی زرّیں خدمات انجام دی ہیں۔ اوقاف کی اصلاح کی۔ کتاب "کلید اوقاف" مرتب کی۔ اور وقف کوڑا جہان آباد اور وقف محمد بیگلی کے مقدمات میں کامیابی تو تمام تر اُنہی کی مرہونِ منت ہے۔ آل انڈیا شیعہ یتیم خانہ کے سنگِ بنیاد کے موقع پر اپنے پاس سے کثیر روپیہ دیا اور مزید رقم کے لیے چندہ کیا۔ شیعہ کالج لکھنؤ کے لیے کیا کچھ نہیں کیا؟ انجمنِ تحفظ مآثر متبرکہ کی طرح ڈالی اور رضا کارانِ جنت البقیع کی تنظیم فرمائی۔ پچیس چھبیس سال کی عمر سے آخر وقت (۸۳ سال کی عمر) تک انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی ممبری اور رہبری کے فرائض انجام دیے اور سیکرٹری بھی رہے۔ دراصل اُن کے کارناموں کی فہرست بہت طویل ہے۔ مولانا سید کلب عباس راجہ غضنفر علی مرحوم کے عہدِ سفارت میں یوم حسینؑ کے موقع پر پاکستان بھی تشریف لائے تھے اُن کی تقریر ابھی کانوں میں گونج رہی ہے اور اُن کی صورت پوری جلالتِ شان کے ساتھ اس وقت آنکھوں کے سامنے ہے۔ خدا مغفرت کرے اور جنت میں حضرت سید الشہداء کے انصار و بالخصوص حضرت عباسؑ علمدار کا جوارِ رحمت مرحمت فرمائے۔ ع: بجنت رفت سید کلب عباس ۱۳۹۴ھ (ر ک)

(باقی ص۳۲ پر)

پروفیسر خواجہ محمد لطیف انصاری
سابق مسلم مشنری افریقہ

قسط نمبر ۲

دورِ حاضر کی مشکلات

اور

سرکار محمدؐ و آلِ محمدؐ کی تعلیمات !!

توحید ایک عقیدہ ہی نہیں بلکہ وہ انسانیت سے عمل کا داعی ہے۔ عمل جس کی وہ دعوت دے رہا ہے وہ یہ ہے۔

سمجھو کسی انسان کو نہ انسان سے کمتر،

امیرالمومنین علی علیہ السّلام فرماتے ہیں۔

اَلنَّاسُ مِنْ جِهَةِ التِّمْثَالِ اَكْفَاءٌ اَبُوْهُمْ آدَمُ وَاُمُّهُمْ حَوَّاءُ

انسان مثال کے لحاظ سے برابر ہیں ان کے باپ آدم ہیں اور ماں حوا ہیں۔

اسلام میں دو اہم ترین امور ہیں۔ اللہ کی توحید اور اخوت انسانیہ۔ توحید وہ نخل ثمردار ہے جس کا امن و طمانیت سے بھرپور ثمر اخوت انسانیہ ہے اس ثمر رحمت کی شیرینی نسلی، لونی، ملکی، وطنی اور یا طبقاتی، تمام تلخیوں کو دور کر کے انسان کو امن و سلامتی سے لطف اندوز کرنا چاہتی ہے۔ دوسرے مذاہب کی طرح مذہب اسلام کسی انسان کسی زبان یا کسی مکان سے منسوب نہیں ہے مثلاً اسرائیل سے یہودی، یہودا سے عیسائی عیسیٰ سے مسیحی، مسیح سے بابی، باب سے، ... ... بہائی، بہا سے منسوب ہیں۔ اسلام اس سے بہت بلند و برتر ہے کہ کسی مکان سے منسوب ہو جبکہ مسیح علیہ السلام کے مولد ناصرہ سے منسوب ہونے والے نصرانی ... ... کہلاتے ہیں۔ اسلام کسی زمانہ سے بھی اس قسم کی نسبت نہیں رکھتا جیسے سناتن دھرم پرانا مذہب۔ اسلام کسی مخصوص تہذیب سے بھی ایسا علاقہ نہیں رکھتا جیسے آریہ سماج آریائی تہذیب کا مذہب۔ مذہب اسلام کسی کتاب سے بھی منسوب نہیں جیسے ویدک دھرم ہے۔ یہ کسی کیفیت سے بھی منسوب نہیں جیسے بدھ دھرم یا بدھ سکھشا یعنی نصیحت سے منسوب ہے۔

اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جو اس قسم کے علاقوں سے پاک ہے۔ چونکہ وہ مذہب توحید ہے۔ اس لیے صرف اللہ کے نام سے منسوب ہے۔ اللہ کا نام سلام ہے۔ اور اسی سے منسوب ہونے والا مذہب اسلام ہے۔

تعقیبات مشترکہ وہ دعائیں ہیں جو ہر نماز کے بعد پڑھی جاتی ہیں ان تعقیباتِ مشترکہ میں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَلَكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُودُ السَّلَامُ (مفاتیح الجنان ص۱۶)

اے اللہ تو سلام ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے اور تیرے لیے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹ کر آتی ہے۔ کیونکہ وحدہ لاشریک لہ سلام ہے۔ اور اس کے مذہب اسلام کے ہر قول اور ہر عمل میں سلامتی مضمر ہے اللہ سلامتی کا منبع ہے اس لیے اس دعا کے الفاظ میں ہے کہ سلامتی تجھ سے ہی ہے کیونکہ جو شخص اس ربّ السلام پر ایمان لے آئے وہ مسلم ہے۔ سرکارِ رسالت محمد مصطفیٰ ارواحنا لہ الفداء نے فرمایا ہے اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ يَدِهٖ وَلِسَانِهٖ۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے سلامتی چاہنے والے سلامت اور محفوظ رہیں۔ اور اس کی عملی صورت یہ ہے کہ جب مسلمان کسی سے ملے تو ملاقات کے وقت اسے سلامتی کا پیغام دے اور کہے السلام علیکم یا سلامٌ علیکم۔ تم سب کے لیے سلامتی ہو یہ ہے اسلام کا تحیہ، اس تحیہ کا مفہوم، عام مسلمانوں نے نہیں سمجھا۔ اگر سمجھا ہوتا تو مسلمانوں کی تاریخ وہ نہ ہوتی جو اب ہے۔ مسلمانوں کا معاشرہ وہ نہ ہوتا جو ہم اس وقت دیکھ رہے ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ ایک جملہ دعائیہ ہے۔

احکام اسلام کے حقیقی مفاہیم کے ترجمان سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام ہیں چنانچہ ناشر علوم اسلامیہ امام جعفر صادق علیہ السلام تحیۃ سلام علیکم کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ ایک معاہدہ ہے جو عند الملاقات ہر انسان ہر دوسرے انسان سے کرتا ہے علیٰ عربی زبان کا حرفِ جار ہے یہ حرف جار جیسا کہ کتب نحو میں مذکور ہے لغت عربی میں متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ امام جعفر صادق ع ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ حرف ذمہ داری وضمانت ہے۔ جب ایک مسلمان کسی دوسرے مسلمان سے ملتا ہے تو ملنے والے سے "سلام علیکم" کہہ کر معاہدہ کرتا ہے کہ میں تمہاری سلامتی کا ضامن و ذمہ دار ہوں اور مال کی سلامتی کا، جان کی سلامتی کا، عزت و آبرو اور ننگ و ناموس کی سلامتی کا کفیل وضامن ہوں۔ مال کی سلامتی کا ضامن ہوں یعنی میں خود تو تجھے مالی نقصان کیا پہنچاؤں گا کسی دوسرے انسان کو بھی تجھے مالی نقصان پہنچانے نہ دوں گا۔ اگر دنیا سے انسانیت ان دو لفظوں

اُمِّ ایمن - جس کنیز نے اپنی بابرکت آغوش میں رسولِ امین کی پرورش کی اس کا نام برکت اور کنیت اُمِّ ایمن تھی یعنی فضائے امن کی ماں۔

عبداللہ رسول الامین کے والد عبداللہ ہیں لفظِ عبداللہ کے مفہوم کو قرآن حکیم نے اس طرح بیان کیا ہے کہ جب ابلیس نے بنی نوعِ انسان کو بہکانے کا دعویٰ کیا تو اللہ نے فرمایا۔ اِنَّ عبادی لیس لَکَ علیہم سلطان اے شیطان جو میرے بندے ہیں ان پر تجھے غلبہ حاصل نہیں۔ شیطان کا غلبہ ہی موجبِ فتنہ وفساد اور منافیِ امن ہے۔ اس لئے اللہ کا بندہ صحیح معنوں میں کفیلِ امن وامان ہوتا ہے۔

ابوطالبؑ - آبادی عالم کا کفیل، رسول اللہ کے چچا جنہوں نے رسول اللہ کو اپنی آغوشِ شفقت میں پرورش کر کے عالمِ عمرانیت کا کفیل بنایا عمرانیت امن چاہتی ہے۔

فاطمہ بنتِ اسد - فطم کے معنے ہیں الگ رہنا فاطمہ کے معنے فتنہ وشر سے پاک رہنے والی خاتون - جس نے رسولِ امین کو اپنی اولاد سے بڑھ کر پالا۔

خدیجۃ طاہرہ - رسولِ امین کی تحریک امن کو اپنی دولت اور اپنے تموّل سے پروان چڑھانے والی - آپ کی رفیقۂ حیات خاتون جو ہر شر سے پاک ہونے کی وجہ سے طاہرہ کے لقب سے ملقب تھیں۔ امیرالمومنین علیؑ امن پرور مسلمانوں کے امیر، جنہوں نے اپنے حقوق کی قربانی دے کے حزبِ اختلاف میں شامل ہو کر ملک وملت میں امن کو پروان چڑھایا اور حزبِ اختلاف کا عمدہ امن بہترین نمونۂ عمل پیش کیا۔

اسلام کا پُرامن پرچم - جہاں فتنہ وفساد بپا ہو وہاں امن بحال کرنے والے انسان اپنے دستِ حق پرست کو بلند کر کے اپنے پنجہ کو حرکت دے کر فتنہ وفساد کو روکتے ہیں اور امن کو بحال کرتے ہیں . . . . اس کو صرف شیعوں نے اپنے خون سے دھو دھو کر قائم رکھا ہے اور اپنایا ہے ؎

عباسؑ نامدار کے خوں سے دھلا ہوا
پرچم حسینیوں کا ہے اب تک کھلا ہوا

یہی پرچمِ امن، ہمارا دینی نشان ہے۔ فریضۂ سلام کے آخری الفاظ یہ ہیں - السّلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین والسّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ہم اپنی سلامتی کے بھی ضامن ہیں اور نیک بندوں کی سلامتی کے بھی ذمہ دار ہیں دنیا کے تمام انسانو! ہم تم سب کی سلامتی کے ضامن ہیں تم پر رحمت اور برکتیں ہوں۔ (باقی آئندہ)

پر عمل پیرا ہو جائے تو معاشی لوٹ کھسوٹ سرمایہ دار و مزدور کے تصادم اور دولت کی غلط تقسیم کا آج ہی خاتمہ ہو سکتا ہے اور دنیائے انسانیت ان عالم گیر مشکلات سے نجات پا سکتی ہے "سلام علیکم" کہنے والا انسانی جان کی سلامتی کا ذمہ لے رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ میں تو تجھے کیا گزند پہنچاؤں گا ۔ کسی دوسرے شخص کو بھی تیری زندگی کو نقصان پہنچانے نہیں دوں گا مگر بنی نوع انسان اس دو لفظی اسلامی جملہ پر آل محمدؐ کی تعلیمات کی روشنی میں عمل پیرا ہو جائے تو دنیائے انسانیت خونریزی اور عالم گیر جنگ و جدل کا آج خاتمہ ہو سکتا ہے انسانیت ان عالم گیر مشکلات سے جن میں وہ تلملا رہی ہے نجات حاصل کر کے امن کا سانس لے سکتی ہے ۔

عزت و آبرو اور ننگ و ناموس کی سلامتی کی ذمہ داری کا اسلام کی رو سے معاہدہ کر کے ہر انسان دوسرے کی عزت و آبرو کو نگاہ کے شیطانی تیروں سے مجروح نہ کرے تو انسانوں کو صنفی بغاوت یا جنسی فتنہ انگیزی سے نجات مل سکتی ہے یہ لفظ سلام اس قدر افادیت اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے کہ اسلام نے افضل العبادات نماز کا اسے تتمہ قرار دیا ہے ہر مسلمان خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو فریضہ سلام کو ان الفاظ میں ادا کرتا ہے ۔

"السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ" یا نبیؐ آپ پر اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں میں آپ کی سلامتی کا ضامن و ذمہ دار ہوں ۔ آج رسول اللہؐ کی سلامتی سے مراد ان کی تعلیمات ، ان کے آثار ، ان کے سنن ، ان کے اقوال و اعمال ، ان کے مقاصد و مطالب کی سلامتی ہے ۔ سرکار رسالت حضرت ختمی مرتبت کے مقاصد میں سے اہم ترین مقصد دنیائے انسانیت میں امن قائم کرنا ہے سلامی الفاظ و اصطلاحات اس مقصد کی توضیح و تشریح و تفسیر کر رہے ہیں ۔

ایمان ۔ یہ لفظ "امن" سے مشتق ہے ۔ ایمان یعنی امن کے اصول ۔

مومن ۔ جو شخص ان اصولوں کو اختیار کرے اسے مومن کہتے ہیں یعنی امن والا ۔

رسول الامین ۔ یعنی پیغمبر امن جس کا لقب الصادق والامین سچا امن والا

البلد الامین ۔ امن والا شہر جس پر رسولؐ امین پیغام امن لائے جس شہر کی شان ہے من دخلہ کان امنا جو اس شہر میں داخل ہو جائے وہ امن کی فضا میں محفوظ ہو جاتا ہے

روح الامین ۔ رسولؐ امین کے پاس پیغام لانے والا فرشتہ حامل وحی روح امن ہے ۔

آمنہ امینہ ۔ جس بطن اطہر سے رسولؐ امین نے بروز فرمایا وہ آمنہ ، امن والی خاتون ہیں ۔

چراغ

جناب آباد مجتہد نقوی زائر امروہوی

نفسِ قرآنی سے دونوں بزمِ عصمت کا چراغ
چاہے ہو شمعِ رسالت یا امامت کا چراغ

زیرِ دامانِ نبوت ہے ولایت کا چراغ
ہے منور چادر میں عصمت کی عصمت کا چراغ

آئینہ خانہ میں وحدت کے ہیں چودہ ۱۴ آئینے
جلوہ گر ہے سب میں یکساں نورِ وحدت کا چراغ

جس طرح خورشید سے کسبِ ضیا کرتا ہے ماہ
یوں منور ہے رسالت سے امامت کا چراغ

شمع سے ہوتی ہے روشن شمع جیسے بزم میں
یوں ہوا روشن امامت سے امامت کا چراغ

ہوگیا مہرِ نبوت سے قدِ آدم بلند
لو لگاتے ہی رسالت سے امامت کا چراغ

صرف حیدر کا سہارا دے کے روشن ہوگیا
ذوالعشیرہ میں محمد کی رسالت کا چراغ

اُس ابوطالب کے ایماں پہ یہ دنیا شک کرے!
جیتے جی جس نے رکھا روشن نبوت کا چراغ

حشر تک قائم رہے جلتے دیئے کی روشنی
سامنے ان کے جلے کس کی سخاوت کا چراغ

جلوہ گر کیونکر نہ ہو قرآن و عترت ساتھ ساتھ
ایک قدرت کا دیا ہے اک رسالت کا چراغ

ظلمتِ عصیاں کا زائر خوف ہے وحشت نہیں
لے چلے ہیں ساتھ ہم حیدر کی الفت کا چراغ

دینی سوالوں کے جواب

از سرکار مولانا السید محمد جعفر زیدی خطیب جامع مسجد اسلام پورہ لاہور و سرپرست امامیہ مشن پاکستان

ادارہ درس عمل لاہور کے زیر اہتمام لاہور میں ہفتہ وار مجالس استفسارات منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ اُن میں سے چند سوالات مع جواب شائع کئے جا رہے ہیں۔ آپ بھی کسی دینی سوال کا جواب (جوابی لفافہ بھیج کر) حاصل کر سکتے ہیں۔

پتہ:- انچارج استفسارات ادارہ درس عمل دفتر واقع امام باڑہ غریب نواز ماہر سٹریٹ اندرون موچی دروازہ لاہور

علیؑ ولی اللہ کے الفاظ جزو کلمہ و اذان ہیں یا جزو ایمان؟

حاجی عبدالعزیز۔ لاہور

سوال: میں اہل سنت والجماعت ہوں اور محکمہ تعمیرات میں ملازم ہوں میں نے ایک شیعہ دوست سے سنا ہے کہ اہل شیعہ حضرات اذان و کلمہ میں علیؑ ولی اللہ کے الفاظ جزو اذان و کلمہ کی نیت سے نہیں پڑھتے بلکہ تبرکاً اور جزو ایمان سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ اور اگر کوئی جزو اذان و کلمہ سمجھ کر پڑھے تو پڑھنا حرام ہے۔ کیا یہ درست ہے؟ اگر آپ کا جواب ہاں میں ہو تو ہم دین کے اور مسائل میں بطور تبرکاً جزو ایمان چیزوں کو کسی زمانہ میں بھی شامل کرنے کے مجاز ہو سکتے ہیں۔ نیز یہ علیؑ ولی اللہ کے الفاظ اذان و کلمہ میں جزو ایمان کی حیثیت سے کب اور کون سے زمانہ میں شامل کئے گئے۔ ائمہ معصومین کے حکم سے یا شیعہ مفتیوں کے تنزل سے۔ اگر کوئی ضعیف شیعہ روایت ہی پیش کی جائے۔؟

الجواب: کلمہ کے الفاظ کا از روئے شریعت کوئی تعین نہیں ہے اقرار توحید اور اقرار رسالت یا اقرار قیامت یا دوسرے ضروریات دین کا اقرار صمیم قلب سے ہونا چاہیئے اس طرح سے کہ دین کے اصول میں سے کسی اصل کا انکار نہ کرتا ہو بلکہ دل و جان سے تصدیق کرتا ہو۔ زبان پر الفاظ جاری کرنا ایمان نہیں ہے بلکہ کل ضروریات دین کو تہ دل سے ماننا ایمان ہے اگر اصول دین کو دل [illegible] سے مانتا ہے تو اس پر کسی وقت بھی کسی کلمہ کا پڑھنا واجب نہیں

ہے البتہ نماز میں جو کلمات شہادت وا قرار متعین کر دیئے گئے ہیں ان کا زبان پر جاری کرنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی ۔ حج وعمرہ کے لیے جو الفاظ احرام باندھتے وقت تلبیہ کے متعین ہیں وہ زبان پر لانا ہونگے لیکن تلبیہ میں اقرار رسالت کا کوئی لفظ نہیں ہے ۔ حلال جانور کو ذبح کرتے وقت نام اللہ لینا ضروری ہے ورنہ وہ حلال نہ قرار پائے گا یہاں بھی اقرار رسالت کا کوئی لفظ نہیں ہے صرف نام خدا لینا کافی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جو ذبح کرے اُسکے دل میں اقرار رسالت موجود ہو ۔ کیونکہ ایمان دل سے تصدیق کرنے کا نام ہے کلمات عقیدۂ قلبی کو ظاہر کرنے کے لیے ہوتے ہیں ۔ کلمۂ طیبہ جس کو کہا جاتا ہے اس میں ظاہر بظاہر اقرار توحید اللہ اور اقرار رسالت محمد مصطفیٰؐ کے سوا اور کسی بات کا اقرار نہیں ہے تو کیا اگر کوئی شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے اور وہ انبیاء سابقین کو برحق نہیں مانتا وہ مسلمان ہے ؟ اگر وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہو اور تورات و زبور و انجیل کو نہیں مانتا تو کیا وہ مسلمان ہے یا اگر وہ کلمۂ طیبہ پڑھتے ہوئے پنجگانہ نماز اور رمضان المبارک کے روزوں کو فرض نہیں مانتا تو کیا وہ مسلمان ہے ؟ یقیناً نہیں ہے اسی طرح یہ سوال ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص تمام اصول اسلام کو مانتا ہے نماز پڑھتا ہے حج میں تلبیہ بھی کہتا ہے جانور ذبح کرتے وقت نام خدا بھی لیتا ہے وہ محمدؐ کو اپنا نبیؐ اسلام کو اپنا دین قرآن کو کتاب خدا کعبہ کو قبلہ حلال محمدؐ کو حلال حرام محمدؐ کو حرام اور اس کے ساتھ وہ اللہ کی کتب سابقہ اور اس کے بھیجے ہوئے انبیاء سابقین کو قیامت کو ملائکہ کو غرضیکہ ہر رکن دین کو مانتا ہے اگر اتفاق سے اس نے ایک ماہ یا ایک سال تک کلمہ طیبہ نہیں پڑھا تو کیا وہ کافر ہے یا وہ گنہگار رہے ؟ ہرگز نہیں اسی طرح یہ سوال ہے کہ اگر کسی کافر نے مسلمان ہوتے وقت کلمۂ طیبہ کے بجائے یہ کہدیا امنت باللہ وحدہ لا شریک لہٗ وامنت برسالۃ محمدؐ تو کیا وہ محض اس بنا پر کہ اس نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہیں کہا مسلمان نہ ہوا ؟ ۔ مختصر یہ کہ مسلمان پر سوائے خاص خاص مواقع نماز وغیرہ کے اور کسی وقت بھی فرض نہیں کہ وہ کوئی کلمہ زبان پر جاری کرے البتہ اگر کافر ایمان لاتا ہے اس کے لیے اظہار ایمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اقرار توحید و رسالت کے کلمات زبان پر لا کر اپنے ایمان کا اظہار کرے تاکہ نبیؐ اور دوسرے مسلمان اس کو مسلمان سمجھ سکیں لیکن اسی اظہار کے لیے مخصوص کلمات کی کوئی شرط نہیں ہے وہ جن لفظوں میں اور جس زبان میں چاہے اپنے عقیدہ برحق کو واضح طور پر واضح کردے ۔

مختصر یہ کہ عقیدۂ توحید و رسالت کا اظہار اور زبان سے اقرار ہر وقت فرض نہیں اور جب وقت

فرض ہو بھی تو یہ ضروری نہیں کہ وہ اظہار انہی کلماتِ معینہ میں ہو جنکو ہم لوگ عموماً کلمۂ طیبہ کہتے ہیں وہ اللہ کی وحدانیت اور لاشریک ہونے کا اقرار و اظہار اور رسولؐ کی رسالت کی تصدیق دوسرے الفاظ میں بھی کر سکتا ہے جو اس مفہوم کو واضح کر سکیں۔ لہٰذا یہ سوال کہ کونسا لفظ کلمہ کا جزو ہے اور کونسا نہیں بیکار ہے۔

ہو سکتا ہے کہ کلمۂ طیبہ پڑھنے کے باوجود پڑھنے والا کسی اور رُکنِ دین کے انکار کی وجہ سے کافر ہو۔ اسی طرح وہ شخص یقیناً مومن ہے جو تمام ضروریاتِ دین کو تہِ دل سے تسلیم کرتا ہو اور جب اُس کے لئے اظہارِ عقائد کا وقت آئے تو وہ اپنی زبان اور اپنے پیرایۂ کلام میں اللہ کی توحید اور نبیؐ کی نبوت اور دوسری ضروریاتِ دین کا اقرار و اظہار کر دے۔

غرضکہ کلمۂ طیبہ ذکرِ خدا اور ذکرِ رسولؐ ہے اور افضل الذکر ہے۔ اس کی تلاوت، اس کا ورد عبادت ہے اور موجبِ ثواب ہے۔ مگر اسی وقت جبکہ نبیؐ کی پیش کی ہوئی، نبیؐ کی لائی اور نبیؐ کی بتائی ہوئی ہر چیز پر ایمان ہو۔ نبیؐ نے جس کو نبیؐ کہا اس کو نبی مانے جس کتاب کو کتابِ خدا کہا اسکو کتابِ خدا مانے ہم جس کو بلکہ جن کو اپنے بعد امام اور ولی اور خلیفہ کہا انکو امام، ولی اور خلیفہ مانے۔ ہم بتا چکے کہ دین اختیار کرنے کے لئے یا دینداری کے اظہار کے لئے کسی مخصوص عبارت کی کوئی قید نہیں جو یہ دیکھا جائے کہ فلاں جزو کلمہ کا جزو ہے اور فلاں لفظ کلمہ کا جزو نہیں۔ جزو ہونا یا غیر جزو ہونا تو وہاں دیکھا جائے گا۔ جہاں شریعتِ اسلام نے کسی چیز کے لئے کلام یا اجزاءِ افعال مقرر کئے ہوں۔ جہاں شریعت نے اقوال و افعال کو منضبط اور معیّن کر دیا ہو وہاں ہم کسی بھی عمل کو نئے سرے سے جزو نہیں قرار دے سکتے خواہ وہ قول کتنا ہی اہم ہو۔

اذان اور نماز کے شارعِ مقدس نے اجزاءِ واجبہ اور اجزاءِ مستحبہ معیّن کر دئے ہیں اب ہم نئے سرے سے کوئی نیا جزو اگر قرار دیں گے تو یہ بدعت اور حرام ہوگا۔ اسی طرح کسی جزوِ واقعی کو کم کر دینا بھی سرکشی اور سرتابی ہے۔ مثال کے طور پر اذان میں کہیں قیامت کا ذکر نہیں لیکن اگرچہ قیامت کو مانے بغیر ایک لمحہ کے لئے بھی کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا پھر بھی ہم قیامت کے اقرار و اعلان کے لئے کوئی جملہ جزوِ اذان سمجھ کر نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح ایمان کی بہت سی باتیں ہیں جو اذان میں نہیں نہ قرآن کا ذکر نہ قبلہ کا ذکر نہ آخرت کا ذکر نہ انبیاءِ سابقین کا ذکر نہ کتبِ سابقہ کا ذکر کیا ان چیزوں کے مانے بغیر کوئی مومن ہو سکتا ہے؟ لیکن اگر کوئی ضرورت ہم کو ان میں سے کسی چیز کے اظہار کے لئے مجبور کر دے اور کوئی جذبۂ ایمانی ہم کو اذان میں کہنا پڑ جائے تو ہماری دینداری کا یہ تقاضا ہے کہ ہم

بدعت کے جرم سے بچنے کے لیے وہ ایمانی کلمہ یہ سمجھ کر کہیں کہ یہ جملہ اس عمل کا جزو نہیں قرار دیا گیا تھا لیکن چونکہ حق سے انکار کر دینے اور حق پر پردہ ڈالنے کے لیے اس رکن ایمانی کو منہدم کر دیا گیا ہے اس لئے ہم اظہار حق کے لئے یہ جملہ اعلاناً کہہ رہے ہیں تاکہ حق مغلوب اور باطل غالب نہ ہو۔ یہ ہے حقیقت اذان میں اشھد ان امیرالمومنین علیاً ولی اللہ کہنے کی۔ اگر اس جملہ حق سے انکار نہ ہوتا اگر علی مرتضیٰ پر اسی بیاسی برس تک منبروں پر مساجد میں خطبوں میں تبرا نہ کیا جاتا اگر علی کو کافر اور فاسق اور مستوجب لعنت نہ کہا جاتا اور خدا و رسولؐ کی قرارداد کے مطابق ان کو خلیفہ و ولی برحق مانا جاتا تو پھر اس جملہ کے زبان پر بار بار لانے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ بتیجہ خلیفہ اشہد ان محمد رسول اللہ میں خود آ جاتی کیونکہ علی کی نیابت بندوں کی طرف سے نہیں بلکہ اللہ اور رسولؐ کی طرف سے ہے۔ لہذا رسولؐ کے ماننے والے ہے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ رسولؐ کو مانتے اور رسولؐ کی بات کو نہ مانتے۔

بے شک اذان میں بلکہ نماز کے بھی بعض اجزاء واجبہ میں ہم اس کے مجاز ہیں کہ اجزاء معینہ کے علاوہ ہم مثلاً سجدہ میں قنوت میں دنیا اور آخرت کی فلاح کے لیے دعا کریں۔ آخر میں عرض ہے کہ اذان کا ایک بہترین جزو تھا حی علیٰ خیر العمل یعنی بہترین عمل کے لیے آؤ لیکن اس کو حضرت عمر نے نکال دیا۔ اور الصلوٰۃ خیر من النوم کو نماز صبح میں بڑھا دیا۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کیا ان کے زمانہ میں یا کبھی بھی کسی مسلمان نے نوم سے صلوٰۃ کے افضل ہونے سے انکار کیا جس کی تردید کے لیے یہ جملہ بڑھانا پڑا افسوس کہ یہ نہ دیکھا گیا کہ نوم سے صلوٰۃ کو افضل کہنے میں نماز کی توہین ہے کیونکہ تقابل جنس کا جنس سے ہوتا ہے کیا سو جانا بھی عبادات کی کوئی قسم ہے؟ سونا تو حدث ہے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کہاں وہ حدث اور کہاں وہ نماز جو بے وضو پڑھی نہ جا سکے اور تمام عبادات سے افضل ہو۔ کیا کسی گدھے گھوڑے سے کسی انسان کو افضل کہتے ہیں کہ یہ انسان گدھوں اور گھوڑوں سے افضل ہے۔ اس انسان کی یہ توہین نہیں ہے؟ اس کے مقابلہ میں حی علیٰ خیر العمل بالکل صحیح جملہ تھا کیونکہ نماز بہترین عمل ہے لیکن اس کو نکال دیا گیا۔ ہم بحمد اللہ اس جملہ کو جزو اذان جان کر کہتے ہیں جبکہ علی مرتضیٰ کو ولی اللہ کہنا اور جاننا اس کو ایمان سمجھتے ہیں لیکن جزو اذان نہیں۔ یہ ہے ہماری دیانت داری کہ ہم قرار داد رسول اکرمؐ سے بال برابر بھی تجاوز نہیں کرتے۔

جناب م۔ س کے ایک سوال کا جواب۔

الجواب: والدین کے زنا کی سزا اس اولاد کو ہرگز نہیں دی جائے گی جو زنا سے پیدا ہوئی ہو۔ اگر ایسی اولاد مومن اور صالح ہے تو وہ یقیناً لائق مغفرت اور لائق نجات ہے۔ نجات اور عدم نجات کا فیصلہ ہر شخص کے ایمان و عمل کے ہونے اور نہ ہونے پر منحصر ہے کسی کی پیدائش کسی طرح بھی ہوئی ہو معیار نجات سب کے لیے ایک ہے۔

تبصرے

کیفِ غم :- ڈاکٹر مسعود رضا خاکیؔ ایم۔اے۔ پی۔ایچ۔ڈی۔ پروفیسر گورنمنٹ کالج باغبانپورہ لاہور کی ایک کتاب "کیفِ غم" تبصرے کے لئے آئی ہے۔ ڈاکٹر خاکیؔ نہ صرف حلقۂ شعرائے اہلبیت میں بلکہ دوسرے حلقوں میں بھی معروف و مقبول ہیں۔ اُن کا کلام معیار و مقدار کے اعتبار سے ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے اور اُس کی آواز بازگشت مجالس و محافل کے علاوہ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے مشاعروں اور مسالموں میں بھی سنی جاتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب علم و فن کے جامع ہیں اور اخلاق و عادات کے لحاظ سے مجمع الصفات۔

کیفِ غم۔ کاغذ سفید، طباعت و کتابت لیتھو کے باوجود صاف و پاکیزہ صفحات ۹۶، سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ٹائیٹل کور آفسٹ پر دو رنگوں کا، جو باب چمن کے نقوش سے آراستہ۔ قیمت صرف ۲ روپے جو یقیناً بہت کم ہے۔ کتاب پر کتاب کے عنوان اور مصنف کے نام کے علاوہ یہ شعر بھی ثبت ہے جس سے عنوانِ کتاب کی موزونیت اور مصنف کے اندازِ فکر کی خصوصیت کے سمجھنے میں مدد ملتی ہے ؎

غمِ حسین علیہ السلام سے ہم لوگ
علاجِ گردشِ لیل و نہار کرتے ہیں

گویا غمِ حسینؑ ایک فلسفۂ حیات رکھتا ہے جس میں مثالی یا حسینی زندگی گزارنے کے قاعدے اور قرینے مقرر ہیں۔ اس سے انسانیت کی نشوونما ہوتی ہے۔ جیسا کہ صہ ۹۳ پر ہے ؎

غمِ شبیرؑ سے انسانیت پروان چڑھتی ہے
بلکہ حسینیت ہی میں ہے عافیت زمانے کی صہ ۱۵

کتاب کے شروع میں خطیبِ آلِ محمدؐ مولانا مولوی ظل حسنین زیدی کی ادب آموز و جامع تقریظ ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر خاکیؔ کے ۳۱ سلاموں کا مجموعہ ہے آخر میں چھ مختصر قطعے بھی شامل کر دئیے گئے ہیں یہ مجموعۂ کلام شاعر کی دلسوزی و پرگوئی، مزاج کی شگفتگی و پاکیزگی اور دامنِ محمدؐ و آلِ محمدؐ سے والہانہ وابستگی کا آئینہ دار ہے۔ خاکیؔ صاحب ہر سلام میں بنیادی عقائد کا اظہار ضروری سمجھتے ہیں مثلاً ؎

روحِ زہراؑ و علیؑ آتی ہے شگفتے کے لئے
ہم جہاں تذکرۂ کرب و بلا کرتے ہیں صہ ۱۲

وہ کہتے ہیں کہ مجلس میں اشک بہانا، غمِ حسینؑ کی دولت کو شمار کرنا ہے، یہ جواہرات کا کاروبار ہے صہ ۵ اُن کے اکثر اشعار سے کچھ سمجھانے اور سکھانے کی شعوری کوشش کا احساس ہوتا ہے مثلاً

ہمارا دستور حیدری ہے ہمارا آئین جعفری ہے ہمارا اسلام منفرد ہے، نہ اشتراکی نہ اشتمالی صلا

ڈاکٹر خاکی اثر انگیزی کے لئے سادگیِ زبان و بیان کو سب سے بہتر و کارگر ذریعہ سمجھتے ہیں اس لئے اُن کے کلام میں کوئی ژولیدگی یا گنجلک نہیں پائی جاتی وہ ایک اچھے پُرگو شاعر ہیں مگر دوسروں کی طرح تعلّی کو پسند نہیں کرتے۔

۳۴۸ اشعار میں صرف چند مقامات محلِ نظر ہیں مثلاً

صـ۲۵ سینہ پہ سینہ چلی تعلیمِ افکارِ حسینؑ (وزن؟) صـ۵۵ جو لوگ کرتے ہیں ذکرِ حسینؑ اے خاکیؔ۔ ہم اُن کی راہ میں آنکھیں بچھائے جاتے ہیں (آنکھیں بچھاتے ہیں" لکھنے کا موقع ہے)

صـ۶۵ شریکِ ماتمِ ہوا ہے سینے میں قلبِ مضطر دھڑک دھڑک کر۔ (ان اشعار میں کئی جگہ شکستِ ناروا ہے۔ لیکن آج کل اس کی پروا نہیں کی جاتی)۔

صـ۶۶ رسن گرفتہ بجائے "رسن بستہ"۔

صـ۸۷ موجیں خود بڑھ کے در خیمہ تلک آجاتیں حیا کے دریا پہ بدل لیتے جو تیور عباسؑ (یہاں "تیور بدلتے" استعمال کرنا تھا نہ کہ "تیور بدل لینا"۔)

صـ۹۳ جادۂ صبر و ضبط پہ تیرے خرام ناز سے کفر کا داغ مٹ گیا صورتِ دیں سنور گئی (پہلے مصرع میں حضرت سکینہؑ کے لئے الفاظ کا انتخاب غیر محتاط ہے۔ اگرچہ یہ سلام نہایت دردناک قابلِ تعریف اشعار پر مشتمل ہے)۔

تین چار غلطیاں کتابت کی ہیں!

صـ۸ پر ترمیت بجائے "ترتیب" ۔ صـ۸۸ پہ پچھے بجائے "بچپنے" صـ۹۵ پر رحمت اللعالمین بجائے رحمت اللعالمین۔

"کیفِ غم" میں اچھے اشعار کثرت سے ہیں۔ چند شعر ملاحظہ ہوں۔

صـ۲۹ زمین محور پہ اپنے جب تک بحکمِ خالق رواں رہے گی حسینؑ کا تذکرہ رہے گا حسینؑ کی داستاں رہے گی اصل معانی کے علاوہ الفاظ کے در و بست سے ایسا لگتا ہے کہ "حسینؑ کا تذکرہ" زمین کا وظیفۂ حیات ہے۔ اگر یہ وظیفۂ حیات جاری ہے تو یقیناً زمین اپنے مدار پر صحت کے ساتھ رواں ہے۔

صـ۴۵ جن کو دعوے ہے کہ قتلِ اسلام پر فوجِ یزید کاش کرتے فیصلہ وہ لاشِ اکبرؑ دیکھ کر ان دو مصرعوں میں ایک قیامت کی تفصیل پنہاں ہے۔ اور کتنا عجیب استدلال ہے!

صـ۸۸ دیتے آواز اگر بعد شہادت بھی حسینؑ مثلِ خورشید چلے آتے پلٹ کر عباسؑ تلمیح تو اپنے مقام پہ ہے ہی۔ یہ شعر پڑھ کر حسینؑ کے پکارنے پر لاوی ہاشم کی مثلِ خورشید رجعت بھی آپ کی آنکھوں کے سامنے

آتی یا نہیں!-

۹۲ نکہتِ خاکِ کربلا لے کے صبا جدھر گئی — کفر دھواں دھواں ہوا، فکر نکھر نکھر گئی

اس شعر میں واقعۂ کربلا کے نفوذ و اثر کو جس انداز سے بیان کیا ہے اُس کی تعریف کم از کم مجھ سے ممکن نہیں۔ بار بار پڑھیے اور نظارۂ اندر نظارۂ معانی دیکھیے اس کا لطف بیانی نہیں وجدانی ہے۔

"کیفِ غم" مجالس کی زینت ہے۔ خود مطالعہ فرمایئے اور تحت اللفظ پڑھ کر دوسروں کو سنایئے

ملنے کا پتہ: افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور۔ (مدیر پیام عمل)

انوارِ قم: جناب سید صغیر حسن صاحب تقوی نے یہ کتاب بڑی کدوکاوش سے مرتب کی ہے۔ اور تقوی الرضوی القمی سادات کا شجرہ نسب بڑی تحقیق اور تفصیل سے لکھا ہے۔ نیز نوشہرہ امروہہ کا ذکر اور مفصل شجرہ نسب درج کیا ہے۔ اور سادات زید پور۔ بہادر پور۔ باسٹہ۔ کراری۔ سیتاپور۔ مشہد۔ قم۔ کاشان کے شجرہ نسب بمعہ متعدد فوٹو شامل کئے ہیں۔ اللہ تعالے نے جہاں تقوی اور پرہیزگاری کو ہر عمل کی روح قرار دیا ہے۔ اور ہر فضیلت کا سرچشمہ قرار دیا ہے۔ وہاں حسب نسب کا بھی پورا پورا لحاظ رکھا ہے۔ اس بنا پر اپنے شجرۂ نسب سے واقفیت ہر سید کے لئے بحد ضروری ہے اور اس لحاظ سے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ قیمت مجلد ۱۵/- روپے۔ ملنے کا پتہ سید صغیر حسن تقوی ۲۰/۲۳، فیڈرل بی ایریا۔ کراچی۔ نوٹ: کتاب کے آخر میں ایک ضمیمہ کے ذریعہ قائد اعظم محمد علی جناح کے شیعہ اثنا عشری ہونے کے دستاویزی ثبوت دئے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کتاب پوری شیعہ قوم کے لئے مفید ہے۔ (شریف حسین جعفری آفس سیکرٹری)

خواجہ حبیب علی صاحب کو صدمہ۔

خواجہ حبیب علی صاحب منیجنگ ٹرسٹی امامیہ مشن پاکستان کی خوشدامن صاحبہ بیگم بدرالحسن جو حجۃ الاسلام مولانا ابراہیم حسین استادِ مولانا الطاف حسین حالیؔ کی بیٹی تھیں، ۲۲ جون کو بعمر ۹۵ سال رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحومہ بڑی مذہبی خاتون تھیں۔ تلاوت قرآن پاک اور عبادات سے شغف رکھتی تھیں تہجد گزار تھیں اور حج و زیارات سے بھی مشرف ہو چکی تھیں۔ ان کے پسماندگان میں دیگر اعزہ کے علاوہ دو بیٹے ڈاکٹر شبّر حسن جنتی مشیر اسکندریہ، اور ڈاکٹر مبشر حسن وزیر خزانہ پاکستان اور دو بیٹیاں زہرہ حسن و افسر جو سماجی بہبود کے کاموں میں نمایاں حصہ لیتی ہیں شامل ہیں۔ مرحومہ کو لاہور چھاؤنی کے قبرستان باغ رحمت میں دفن کیا گیا۔ تعزیت کے لئے دیگر حضرات کے علاوہ حنیف رامے وزیر اعلیٰ پنجاب اور صدر مملکت چوہدری فضل الٰہی بھی تشریف لائے۔ ادارۂ پیام عمل خواجہ حبیب علی صاحب کے اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوارِ حضرت خاتونِ جنت عطا فرمائے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ مرحومہ کو سورہ فاتحہ کا ثواب ضرور ایصال فرمائیں۔

مجتہد العصر علامہ سید علی نقی النقوی ڈین فیکلٹی آف تھیالوجی مسلم یونیورسٹی علیگڑھ۔

معراجِ انسانیت

سیرت حضرت سید الاوصیاؑ کی روشنی میں

رسولؐ کے بعد دوسری معیاری شخصیت جو ہمارے سامنے ہے وہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی ہے۔

آپ کی دس سال کی عمر ہے جب پیغمبرؐ مبعوث برسالت ہوتے ہیں اور علی ابن ابی طالبؑ اُن کی رسالت کے گواہ ہوتے ہیں۔ یہ پہلے ہی سے رسولؐ کی آغوشِ تربیت میں تھے۔ اب اسی آغوش میں دعوتِ اسلام کی پرورش شروع ہوئی۔ یوں کہنا چاہیئے کہ اسلام نے آنکھ کھول کر انہیں دیکھا اور ان کی نگاہ وہ تھی کہ اعلانِ رسالت کے پہلے رسولؐ کی رسالت کو دیکھ رہے تھے۔ خود اپنے بچپن کی کیفیت نہج البلاغہ کے ایک خطبے میں بتائی ہے کہ:

کُنْتُ اَتّبِعُہٗ اِتِّبَاعَ الْفَصِیْلِ اَثَرَ اُمِّہٖ اَشُمُّ رِیْحَ النُّبُوَّۃِ وَاَرٰی نُوْرَ الرِّسَالَۃِ

میں رسولؐ کے پیچھے پیچھے یوں رہتا تھا جیسے ناقہ کا بچہ ناقہ کے پیچھے پیچھے رہتا ہے۔
میں نبوت کی خوشبو سونگھتا تھا اور رسالت کی روشنی دیکھتا تھا۔

اب ظاہر ہے کہ ان کو رسولؐ سے کتنا اُنس ہونا چاہیئے۔ پھر وہ قرابت کی محبت الگ جو بھائی ہونے کے اعتبار سے ہونا چاہیئے اور وہ الگ جو بحیثیت ایک گھر میں رہنے کے ہونا چاہیئے اور وہ اس کے علاوہ جو اپنے مربی سے ہونا چاہیے اور وہ اس کے ماوراء جو ان سے بحیثیت حقانیت ہونا چاہیئے۔

ابھی اگرچہ دس برس کی عمر ہے مگر عرب اور بنی ہاشم کے اور وہ بھی اس وقت کے دس برس کے بچے کو اپنے پاکستان کا اس زمانہ کا دس برس کا بچہ نہ سمجھنا چاہیئے اور پھر وہ بھی علیؑ کا ایسا بچہ پھر اس وقت تو دس ہی برس کی عمر ہے مگر اس کے بعد ۱۳ برس رسولؐ کے مکہ میں گزرنا ہیں۔ اور یہی انتہائی پُر آشوب اور تکالیف و شدائد سے بھرا ہوا دور ہے۔ ہجرت کے وقت علی ابن ابی طالبؑ کی عمر ۲۳ برس ہوئی۔ دس سے ۲۳ برس کا درمیانی وقفہ وہ ہے جس میں بچپنا قدم

سنہ ولادت ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل بمقام عین کعبہ زادہا اللہ شرفاً۔ شہادت ۲۱ رمضان ۴۰ھ در مسجد کوفہ عراق عمر شریف ترسٹھ سال محل دفن نجف

کسی تاریخ اور کسی حدیث میں غلط سے غلط روایت ایسی نہیں حالانکہ حالات ایسے ناگوار تھے کہ کبھی کبھی سن رسیدہ افراد کو جوش آگیا اور انہوں نے رسولؐ کے مسلک کے خلاف کوئی اقدام کر دیا اور اس کی وجہ سے انہیں جسمانی تکلیف سے دوچار ہونا پڑا۔ مگر حضرت علی بن ابی طالبؑ سے کسی سے تصادم ہو گیا ہو اس کے متعلق کمزور سے کمزور روایت پیش نہیں کی جا سکتی۔

یہ وہ غیر معمولی کردار ہے جو عام افراد انسانی کے لحاظ سے یقیناً خارقِ عادت ہے یہ کسی جذباتی انسان کا کردار نہیں ہو سکتا۔ یہ ۱۳ برس کی طولانی مدت اس عمر میں جو ولولوں کی عمر ہے حوصلوں کی عمر ہے۔ بھلا ممکن ہے اس سکون کے ساتھ گزاری جا سکے۔

اس کے بعد ہجرت ہوتی ہے۔ ہجرت کے وقت وہ فداکاری پیغمبرؐ کا فرمانا کہ آج رات کو میرے بستر پر لیٹو۔ میں مکہ سے روانہ ہو جاؤں گا۔ پوچھا حضور کی زندگی تو اس صورت میں محفوظ ہو جائے گی فرمایا ہاں مجھ سے وعدہ ہوا ہے میری حفاظت ہوگی۔ یہ سن کر حضرت علی بن ابی طالبؑ نے سر سجدہ میں رکھ دیا۔ کہا شکر ہے کہ اس نے مجھے اپنے رسولؐ کا فدیہ قرار دیا۔

چنانچہ رسولؐ تشریف لے گئے اور آپ پیغمبرؐ کے بستر پر آرام کرتے رہے۔ اس کے بعد چند روز مکۂ معظمہ میں مقیم رہے۔ مکہ میں مشرکین کی امانتیں ان کے مالکوں کو واپس کیں اور پیغمبرؐ کی امانتیں ساتھ لیں یعنی مخدراتِ کاشانۂ رسالت جن میں فواطم یعنی فاطمہ بنتِ محمدؐ۔ فاطمہ بنت اسد اور فاطمہ بنتِ زبیر بن عبد المطلب تھیں ان کو لے کر روانہ ہوئے۔ خود مہار شتر ہاتھ میں لی اور حفاظت کرتے ہوئے پاپیادہ مدینہ پہنچے۔ یہاں آنے کے ایک سال بعد اب جہاد کی منزل آئی اور پہلی ہی جنگ یعنی بدر میں علیؑ ایسے نظر آئے جیسے برسوں کے نبرد آزما معرکے سر کئے ہوئے اور کڑیاں میدان کی جھیلے ہوئے۔

ادھر کے سب سے بڑے تین سورما عتبہ، شیبہ اور ولید۔ ان میں سے شیبہ کو جناب حمزہؓ نے تہ تیغ کیا۔ عتبہ اور ولید دونوں کا حضرت علی بن ابی طالبؑ کی تلوار سے خاتمہ ہوا۔ یہ کارنامہ خود جنگ کی فتح کا ضامن تھا۔ وہ تو صرف نفسیاتی طور پر عامۂ مسلمین میں قوتِ دل پیدا کرنے کے لئے اس جہاد میں فرشتوں کی فوج بھی آگئی یہ ثابت کرنے کے لئے کہ گھبرانا نہیں وقت پڑے گا تو فرشتے آجائیں گے۔ حالانکہ اس کے بعد پھر کسی غزوہ میں ان کا آنا ثابت نہیں۔ اس کے باوجود احد میں علی بن ابی طالبؑ نے تن تنہا بگڑی ہوئی لڑائی کو بنا کر اور فتح حاصل کر کے دکھلا دیا کہ بدر میں بھی اگر فوج ملائکہ نہ آتی تو یہ دست و بازو اس جنگ کو بھی سر کر ہی لیتے۔ اس کے بعد

بڑھتا ہوا مکمل شباب کی منزل تک پہنچتا ہے۔ یہ زمانہ جوش و خروش کا ہوتا ہے یہ زمانہ ولولہ و امنگ کا ہوتا ہے۔ طبعی موجودہ حرارت، شباب کی منزلیں اس دور میں گزر رہی ہیں۔ عام انسانوں کے لیے یہ دور وہ ہوتا ہے جس میں نتائج و عواقب پر نظر کم پڑتی ہے۔ انسان ہر دشوار منزل کو سہل اور ہر ناممکن کو ممکن تصور کرتا ہے اور مضرتوں کا اندیشہ دماغ میں کم لاتا ہے۔ یہاں یہ دور اس عالم میں گزر رہا ہے کہ ان کے مربی کے جسم پر پتھر مارے جا رہے ہیں۔ سر پر خس و خاشاک پھینکا جاتا ہے۔ طعن و تشنیع و شماتت کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا جاتا پھر فطری طور پر یہی سب طعن و تشنیع و شماتت ہر اس شخص کو جو رسولؐ سے وابستہ ہے اپنی ذات کے لئے بھی سننا پڑتی ہے۔ خصوصاً اس لحاظ سے کہ رسولؐ کے ہم عمر یا مقابل پھر بھی سن رسیدہ ہو سکتے ہیں لیکن علی ابن ابیطالبؑ کے ہم عمر جو مخالف جماعت میں تصور کیئے جا سکتے ہیں وہ غیر مہذب اور غیر تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ اپنے سن و سال کے لحاظ سے بھی ہر خفیف الحرکاتی پر ہر وقت آمادہ سمجھے جا سکتے ہیں۔ کون سمجھ سکتا ہے کہ وہ علی ابن ابی طالبؑ کی جو رسولؐ سے اتنی شدید وابستگی رکھتے تھے کیسی کیسی دل آزاری کرتے تھے۔ کیا کیا طعنے اور کیا کیا زخم زبان پہنچاتے تھے۔ اسے کوئی راوی نہ بھی بیان کرے تو بھی ہر صاحب عقل کچھ نہ کچھ سمجھ سکتا ہے۔

اب ممکن ہے کہ اس وقت ابھی دنیا علی ابن ابی طالبؑ کو بالکل نہ سمجھتی ہو کہ وہ کیا ہیں! مگر اب اس وقت تو تاریخ کے خزانہ میں علی ابن ابی طالبؑ کی وہ تصویر بھی محفوظ ہے جو ہجرت کے ایک سال بعد بدر میں اور پھر دو سال بعد احد میں اور پھر خیبر اور خندق اور ہر معرکہ میں نظر آتی ہے۔

جذبات کے لحاظ سے، قوت دل کے اعتبار سے، جرأت و ہمت کی حیثیت سے ۲۲ سال اور ۲۳ سال اور پھر ۲۴، ۲۵ سال میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا۔ یقیناً علیؑ جیسے ہجرت کے ایک دو اور تین سال بعد بدر و احد اور خندق و خیبر میں تھے ایسے ہی ہجرت کے وقت اور ہجرت سے دو چار سال پہلے بھی تھے۔ یہی بازو، یہی بازوؤں کی طاقت، یہی دل اور یہی دل کی ہمت۔ یہی جوش۔ یہی عزم۔ غرض کہ سب کچھ جو بعد میں نظر آرہا ہے۔ اب اس کے بعد قدر کرنا پڑے گی کہ اس ہستی نے وہ ۱۳ برس اس زمانہ میں کیونکر گزارے۔

اور کوئی غلط سے غلط روایت بھی یہ نہیں بتاتی کہ کسی وقت علیؑ نے جوش میں آکر کوئی ایسا اقدام کر دیا ہو جس پر رسولؐ کو کہنا پڑا ہو کہ تم نے ایسا کیوں کیا! یا کسی وقت پیغمبرؐ کو یہ اندازہ ہوا ہو کہ یہ ایسا کرنے والے ہیں تو بلا کر روکا ہو کہ ایسا نہ کرنا۔ مجھے اس سے نقصان پہنچ جائے گا۔

خندق ہے۔ خیبر ہے۔ حنین ہے۔ یہاں تک کہ ان تمام کارناموں سے علیؑ کا نام دشمنوں کے لیے مرادفِ موت بن گیا۔ خیبر و خندق۔ ذوالفقار اور علیؑ میں دلالتِ التزامی کا رشتہ قائم ہو گیا کہ ایک کے تصور سے ممکن ہی نہیں دوسرے کا تصور نہ ہو۔ یہ وہی ۱۳ برس تک خاموش رہنے والے علیؑ ہیں۔ ان دس برس کے اندر جن کا عالم یہ ہے۔ مگر اسی دوران میں حدیبیہ کی منزل آتی ہے اور وہی ہاتھ جس میں جنگ کا علم ہوتا تھا یہاں اسی میں صلح کا قلم ہے۔ جو صاحبِ سیف تھا وہی صاحبِ قلم نظر آتا ہے۔ اور ان شرائطِ صلح کو جن پر فوجِ اسلام کے اکثر افراد میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور اسے کمزوری سمجھا جا رہا ہے۔ بلا کسی بے چینی اور بغیر کسی تردد و تذبذب کے حضرت علی بن ابی طالبؑ تحریر فرما رہے ہیں، جس طرح میدانِ جنگ میں قدم میں تزلزل اور ہاتھ میں ارتعاش نظر نہیں آیا اسی طرح آج عہد نامۂ صلح کی تحریر میں ان کے قلم میں کوئی تزلزل اور انگلیوں میں کوئی ارتعاش نہیں ہے۔ ان کا جہاد تو وہی ہے جس میں مرضیٔ پروردگار ہو۔ جس کی راہ میں تلوار چلتی تھی اسی کی راہ میں آج قلم چل رہا ہے اور صلح نامہ کی کتابت ہو رہی ہے۔

اسی زمانہ میں ایک ملک یمن فتح کرنے بھیجے گئے تھے اور وہ یمن ہے۔ مگر وہ شمشیر زن اور صاحبِ ذوالفقار ہوتے ہوئے یہاں تلوار سے کام نہیں لیتے انہوں نے اسلامی فتح کا مثالیہ پیش کر دیا۔ پورے یمن کو صرف زبانی تبلیغ سے ایک دن میں مسلمان بنا لیا۔ ایک قطرہ خون نہیں بہا۔ دکھا دیا کہ فتح ممالک اس طرح کرو۔ ملک پر قبضہ کے معنی یہ ہیں کہ اہلِ ملک کو اپنا بنا لو بس ملک تمہارا ہو گیا۔

بہرحال ان دو مثالوں کو چھوڑ کر حضرت علی بن ابی طالبؑ کی زندگی کے اس دور میں بہت سے مواقع پر تلوار نمایاں نظر آسکے گی۔ اور لا فتی الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار میں آپ کی شانِ منفرد معلوم ہو گی۔ مگر اب پیغمبرِ خدا کی وفات ہو جاتی ہے۔ اس وقت حضرت علی بن ابی طالبؑ کی عمر ۳۳ برس کی ہے۔ اسے اواخرِ شباب بلکہ بھرپور جوانی کا زمانہ سمجھنا چاہیے مگر اس کے بعد پچیس سال کی طولانی مدت حضرت علی بن ابی طالبؑ یوں گزارتے ہیں کہ تلوار نیام میں ہے اور آپ کا مشغلہ عبادتِ الٰہی اور آذوقہ کی فراہمی کے لیے محنت و مزدوری کے سوا بظاہر اور کچھ نہیں۔

یہ ایسی وادیٔ پرخار ہے جس میں ذرا بھی کھل کر کچھ کہنا تحریر کو مناظرانہ آویزشوں کا آماجگاہ بنا دینا ہے۔ پھر بھی یہ سوچنے اور سمجھنے کی بات لازماً ہے کہ باوجودیکہ یہ مسلمانوں کی جنگ آزمائیوں کا زمانہ اور فتوحاتِ عظیمہ کا دور ہے جس میں اسلام قبول کرنے کے بعد گمنام ہو جانے والے افراد

سیف اللہ اور فاتح ممالک اور غازی بن رہے ہیں پھر بھی جو تلوار ہر مقام پر عہد رسولؐ میں کارِ نمایاں کرتی نظر آتی تھی وہ اس دور میں کلیتہً نیام کے اندر ہے۔ آخر کیا بات ہے کہ وہ جو ہر میدان کا مرد تھا اب گوشۂ عافیت، میں گھر کے اندر ہے۔ اگر اس کو بلایا نہیں جاتا تو کیوں؟ اور اگر بلایا جاتا ہے اور وہ نہیں آتا تو کیوں؟ دونوں باتیں تاریخ کے ایک طالب علم کے لئے عجیب ہی ہیں۔ ایسا بھی نہیں کہ وہ بالکل غیر متعلق رہے۔ نہیں اگر کبھی کوئی مشورہ لیا جاتا ہے۔ .. .. تو وہ مشورہ دے دیتا ہے۔ کوئی علمی مسئلہ درپیش ہوتا ہے اور اس کے حل کرنے کی خواہش کی جاتی ہے تو وہ حل کر دیتا ہے۔ مگر ان لڑائیوں میں جو جہاد کے نام سے ہو رہی ہیں اسے شریک، نہیں کیا جاتا۔ نہ وہ شریک ہوتا ہے۔ ۲۵ سال کی طولانی مدت گزری اور اب حضرت علی بن ابی طالب کی عمر ۵۸ سال کی ہو گئی۔ یہ پیری کی عمر ہے۔ جس طرح مکہ کی ۱۳ برس کی خاموشی کے درمیان بچپنا گیا تھا اور جوانی آئی تھی اسی طرح اس پچیس برس کی خاموشی کے دوران میں جوانی گئی اور بڑھاپا آگیا۔ گویا ان کی عمر کا ہر دور راہ صبر و تحمل اور ضبط و سکون کے عالم میں آتا رہا۔ بھلا اب کسے تصور ہو سکتا ہے کہ جس کو جوانی گزر کر بڑھاپا آگیا اور اس نے تلوار نیام سے نہ نکالی وہ اب کبھی تلوار کھینچے گا۔ اور میدانِ جنگ میں حرب و ضرب کرتا نظر آئے گا۔ عالمِ اسباب کے عام تقاضوں کے لحاظ سے تو اس پچیس برس کے عرصہ میں ولولہ و امنگ کی چنگاریاں تک سینہ میں باقی نہیں رہیں۔ ہمت کے سوتے خشک ہو گئے اور اب دل میں ان کی نمی تک نہیں رہ گئی۔ اب نہ دل میں وہ جوش ہو سکتا ہے نہ بازوؤں میں وہ طاقت۔ نہ ہاتھوں میں وہ صفائی اور نہ تلوار میں وہ کاٹ مگر ۵۸ سال کی عمر میں وہ وقت آگیا کہ مسلمانوں نے باصرار زمام خلافت آپ کے ہاتھ میں دے دی۔ آپ نے بہت انکار کیا مگر مسلمانوں نے تضرع و زاری کی حد کر دی اور حجت ہر طرح تمام ہو گئی۔ لیکن جب آپ سریرِ خلافت پر متمکن ہوئے اور اس ذمہ داری کو قبول کر چکے تو کئی جماعتوں نے بغاوت کر دی۔ آپ نے ہر ایک کو پہلے تو فہمائش کی کوشش کی اور جب حجت ہر طرح تمام ہو گئی تو دنیا نے دیکھا کہ وہی تلوار جو بدر و احد اور خندق و خیبر میں چمک چکی تھی اب جمل، صفین اور نہروان میں چمک رہی ہے۔ اور پھر یہ نہیں کہ فوجیں بھیج رہے ہوں اور خود گھر میں بیٹھیں بلکہ خود میدانِ جنگ میں موجود اور بنفسِ نفیس جہاد میں مصروف۔ اب ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے کوئی نوجوان طبیعت جو مقابل سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے بے چین ہو۔ چونکہ حضرت کی ہیبت فوجِ دشمن کے ہر سپاہی کے دل پر تھی اس لئے صفین میں جب آپ میدان میں نکل آتے تھے تو پھر مقابل

جماعت کا پلا بند ہو جاتا تھا اور کوئی مقابلہ کو باہر نہ آتا تھا۔ اسے دیکھ کر آپ نے یہ صورت اختیار فرمائی تھی کہ دوسرے اپنے ہمراہیوں کا لباس پہن کر تشریف لے جاتے تھے۔ چونکہ جنگ خود و مغفر اور زرہ و بکتر وغیرہ پہننے کے بعد چہرہ نظر نہیں آتا تھا۔ اس لیے لباس بدلنے کے بعد پتہ نہ چلتا تھا کہ یہ کون ہے اور آپ کبھی عباس بن ربیعہ اور کبھی فضل بن عباس اور کبھی کسی اور کا لباس پہن کر تشریف لے جاتے تھے۔ اور اس طرح بہت سے نذر تیغ ہو جاتے تھے۔

لیلۃ الہریر میں طے کر لیا کہ فتح کے بغیر جنگ نہ رکے گی۔ پورے دن لڑائی ہو چکی تھی سورج ڈوب گیا تب بھی لڑائی نہ رکی۔ پوری رات جنگ ہوتی رہی یہاں تک کہ نقشہ جنگ بدل گیا۔ اور صبح ہوتے ہوتے فوج شام سے قرآن نیزوں پر بلند ہو گئے جن سے التواء جنگ کی درخواست مطلوب تھی اور یہ جنگ میں شکست کا کھلا ہوا اعلان تھا۔

یہ ۶۰ برس کی عمر میں جہاد ہے اور یہی وہ ہیں جو تینتیس ۳۳ برس کی عمر سے ستاون ۵۷ برس تک کی مدت یوں گزار چکے ہیں جیسے کہ سینہ میں دل ہی نہیں اور دل میں ولولہ اور جنگ کا حوصلہ ہی نہیں۔ اب ایسے انسان کو کیا کہا جائے؟ جنگ پسند یا عافیت پسند؟ ماننا پڑے گا کہ یہ کچھ بھی نہیں ہیں یہ تو فرائض کے پابند ہیں۔ جب فرض ہوگا خاموشی کا تو خاموش رہیں گے چاہے خون کی حرارت اور اس کا جوش و ولولہ کچھ بھی تقاضا رکھتا ہو۔

اس وقت کتنے ہی صبر آزما مشکلات پیش آتے رہیں وہ صبر کریں گے اور گھبرائیں گے نہیں اور جب فرض محسوس ہوگا کہ تلوار اٹھائیں تو تلوار اٹھائیں گے، چاہے بڑھاپے کا اضمحلال جو عام افراد میں اس عمر میں ہوا کرتا ہے کچھ بھی تقاضا رکھتا ہو۔ اب حرب و ضرب کی سختیوں کا مقابلہ کرنے میں وہ جوانوں سے آگے نظر آئیں گے۔ یہی وہ "معراج انسانیت" ہے جہاں تک طبیعت، عادت اور جذبات کے تقاضوں میں گرفتار انسان پہونچا نہیں کرتے۔

شیعہ مطالبات کمیٹی کے وفد کی وزیر اعظم بھٹو سے ملاقات

حکومت کی نئی پیشکش کو مسترد کر دیا

---

۷ مئی کو وزیر اعظم بھٹو سے، اور ۲۹ مئی کو وزیر تعلیم پیرزادہ سے سید جمیل حسین صاحب رضوی صدر شیعہ مطالبات کمیٹی کی ملاقات ہوئی۔ ۲۰ مئی کو افسران تعلیم کی بریفنگ میٹنگ میں شریک رہے۔ پیرزادہ صاحب نے تجویز کیا کہ پہلی سے آٹھویں تک شیعہ سنی علماء، توحید، رسالت، آیات قرآنی و اخلاقیات پر مبنی مشترکہ نصاب تیار کریں اور نویں دسویں جماعت کے شیعہ طلبہ کو دینیات سے مستثنٰی کر دیا جائے تا آنکہ اُن کے لیے جداگانہ نصاب مرتب ہو جائے۔ رضوی صاحب نے ۹ جون کو مجلس عاملہ کا اجلاس بلایا جس میں (چالیس ارکان نے) اس تجویز پر غور کر کے اُسے مسترد کر دیا۔ اور حسب ذیل ریزولیشن پاس کئے۔

۱۔ پیرزادہ صاحب کی اس نئی تجویز کو مسترد کیا جاتا ہے۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۲ء کو مولانا کوثر نیازی کی سرکردگی میں شیعہ سنی علماء نے جو نصاب کا فارمولا طے کیا تھا اس کے ماسوا ہر متبادل تجویز کو مجلس عاملہ نامنظور کرتی ہے۔

۲۔ مجلس عاملہ سید جمیل حسین رضوی صدر پاکستان شیعہ مطالبات کمیٹی کی خدمات جلیلہ پر اُن کا شکریہ ادا کرتی اور اُن پر مکمل اعتماد کا اعلان کرتی ہے اور ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہے۔

۳۔ صدر مطالبات کمیٹی کی سربراہی میں، مولانا کوثر نیازی سے ملاقات کے لیے مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل ایک وفد کی تشکیل کی گئی۔ علامہ مرزا یوسف حسین صاحب لاہور، مولانا سید جواد حسین صاحب ہنگو (کوہاٹ) سید خادم حسین شاہ صاحب۔ واہ کانٹ۔ خواجہ علی محمد صاحب

ملک صادق علی صاحب عرفانی، سید مشتاق حسین صاحب نقوی ملتان۔ سید مظہر عباس زیدی صاحب کراچی۔ ڈاکٹر سید اجمل حسین صاحب راولپنڈی۔ کیپٹن شیخ صادق صاحب راولپنڈی۔

---

۲۴ جون کو اسلام آباد میں وفد کی ملاقات ہوئی اور وفد نے کوثر نیازی صاحب کی خدمت میں حسب ذیل امور کے متعلق الگ الگ میمورنڈم پیش کیے

۱۔ ٹھیری کے المناک واقعہ کے بعد سے اب تک محرم کے قریب دو ماہ کے لئے شیعہ علماء کا خیرپور، حیدرآباد اور لاڑکانہ میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ ختم ہونا چاہیئے مولانا کوثر نیازی صاحب نے وعدہ کیا کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

۲۔ سندھ، بلوچستان اور سرحد کے صوبوں علیحدہ سیکشن شیعہ اوقاف بورڈ قائم کیئے جائیں۔ کوثر نیازی صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ ان صوبوں کے وزراء کو لکھیں گے کہ علیحدہ سیکشن شیعہ اوقاف بورڈ قائم کیئے جائیں۔

۳۔ جن دو کتابوں میں مذہب شیعہ کے خلاف بے جا حملے کیئے گئے ہیں ان کی ضبطی کا مطالبہ کیا۔ مولانا کوثر نیازی نے ان کتابوں کو پڑھنے کے بعد قابل اعتراض ہونے کی صورت میں ضبط کرا دینے کا وعدہ کیا۔

۴۔ سیہون شریف اور بھٹائی اوقاف جو غلطی سے سنی وقف درج کیئے گئے ہیں ان کے متعلق ہائی کورٹ کے جج سے تحقیق و اصلاح کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز غریب مقام شیعہ وقف لاڑکانہ کی آمدنی صرف شیعہ جامع مسجد، شیعہ عیدگاہ اور عزاداری امام حسین علیہ السلام پر صرف کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ محکمہ اوقاف اس وقف کو غلط استعمال کر رہا ہے۔ مولانا کوثر نیازی نے سیہون شریف اور بھٹائی اوقاف کے مسئلے پر غور کرنے کا، اور غریب مقام وقف کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے احکام جاری کرنے کا وعدہ کیا۔

۵۔ زیارت کمیٹی میں سید خادم حسین شاہ صدر شیعہ مطالبات کمیٹی صوبہ سندھ، آغا سید علی الموسوی اور الحاج سید رضا حسین شاہ (پاراچنار) کو شامل کرنے کے مطالبہ پر مولانا کوثر نیازی نے اول الذکر کو فوری طور پر شامل کرنے کا حکم دے دیا۔ باقی حضرات کے متعلق غور کرنے کا وعدہ کیا۔

۶۔ وفد نے کہا کہ محمود احمد عباسی کی کتاب "خلافت معاویہ و یزید" کے خلاف جو مقدمہ چل رہا ہے اس سے واپس لینے کی صرف یہ صورت ہے کہ مرکزی حکومت کتاب کے ضبط کرنے کے احکام

دوبارہ جاری کرے۔ مولانا کوثر نیازی نے بھی اس کی تائید کی۔

نصاب دینیات کے سلسلے میں مولانا کوثر نیازی نے فرمایا کہ بے شک ۳۰ ستمبر ۱۹۷۵ء کو جو فارمولا مرتب ہوا وہی بہترین حل ہے اور میں وزیر اعظم صاحب سے اس کا اظہار بھی کر چکا ہوں۔ ۱۲ بجے پیرزادہ صاحب سے ملاقات ہوئی اور انہیں میمورنڈم پیش کیا گیا کہ مجلس عاملہ نصاب دینیات کے اس فارمولے میں جو ۳۰ ستمبر ۱۹۷۵ء کو مرتب ہوا تھا کسی تبدیلی کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے۔ نیز یہ کہ ورکنگ گروپ کو ایک ہفتہ کے اندر طلب کیا جائے تاکہ وہ نصاب مرتب کرے۔ پیرزادہ صاحب نے میمورنڈم وصول کرنے کے بعد فرمایا کہ میں آج تو باہر جا رہا ہوں البتہ جلد آپ کو بلاؤں گا کہ اس مسئلے پر تبادلۂ خیال ہو سکے۔

صدر شیعہ مطالبات کمیٹی نے واپسی پر وزیر اعظم کو خط روانہ کر دیا ہے کہ ان کی اور پیرزادہ صاحب کی بات چیت ناکام ہو گئی ہے اس لئے آپ جلد ایک میٹنگ طلب فرمائیں جس میں مولانا کوثر نیازی اور پیرزادہ کو بلایا جائے تاکہ اس مسئلے پر آخری فیصلہ ہو جائے۔

توقع ہے کہ وزیر اعظم حسب مذکورہ فارمولے کے مطابق نصاب مرتب کرنے کا انتظام فرمائیں گے بصورت دیگر ارکان مجلس عاملہ ملک بھر کا دورہ کر کے قوم کو تمام واقعات سے آگاہ کریں گے اور ماہ اگست کے وسط میں راولپنڈی میں احتجاج کریں گے۔ تاریخ کا تعین جلد کیا جائے گا۔ (تحریک تحفظ حقوق شیعہ)

اعلان

منکہ محمد نصراللہ خان خلیل ولد سلطان محمد خان ساکن ۱۴۲ شاہراہ قائداعظم لاہور اعلان کرتا ہوں کہ مجھے بفضلہ تعالےٰ ہمیشہ دین اسلام سے گہری عقیدت رہی ہے صرف اس لیے نہیں کہ مسلمان ماں باپ کے ہاں پیدا ہوا بلکہ اس لیے بھی کہ اپنے والد کی عظیم اسلامی لائبریری کی دینی کتب اور اسلامی فرقوں کی اہم کتب کے مطالعہ کا متبع رہا اور اسی نتیجہ پر لایا کہ اللہ نے انسانیت کو دین اسلام ہی قائم کرنے کے لیئے بنایا ہے۔ صوفیائے کرام اور علمائے عظام سے بھی فیض حاصل کرتا رہا اور اپنی الجھنوں کو حل کرتا رہا مسلمانوں کے تمام فرقوں کے اصولوں پر بھی اچھی طرح غور کیا۔ میں اس ضمن میں اپنے محسن سید محمد شریف صاحب جعفری بحر تیوری (جنہوں نے میری خاص معاونت اور راہبری فرمائی) جن کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتا ان کی صحبت اور رہبری کے نتیجہ میں بالآخر فرقہ شیعہ کی حقانیت کا دل و جان سے گرویدہ ہو چکا ہوں۔ میں نے آج سے تقریباً چار سال پیشتر اپنی خدمات انجمن امامیہ صدر بازار لاہور کے سپرد کر دی تھیں۔ چنانچہ دامے درمے سخنے انجمن مذکورہ اور چند ایک اور انجمنوں کی مدد کرتا چلا آ رہا ہوں چونکہ چند حضرات نے میرے عقائد کے متعلق مجھ سے استفسار کیا ہے۔ اس لیے میں اس اعلان کے ذریعہ بیان کرتا ہوں کہ میں شیعہ فرقہ کے عقائد کی پیروی کرتا ہوں اور مسلک جعفریہ کو برحق تسلیم کرتا ہوں میں دین اسلام کے فرقہ جعفریہ کا پیروکار ہوں۔ مومن ہوں۔ اور مومنین کرام سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ میری استقامت دینی کے لیئے دعا فرمائیں اور میری حیات اور ممات میں میری دستگیری اور بعد از مرگ میرے پسماندگان کے ساتھ مومنوں کا سا سلوک روا رکھیں جو ملت جعفریہ کے ایک فرد کے لیئے موزوں اور مناسب ہے۔

۲۲ رجون ۱۹۷۶ء

العبد

محمد نصراللہ خان خلیل ولد سلطان محمد خان صاحب موضع تلہ ضلع امرتسر (بھارت)

حال ساکن ۱۴۲ ۔ شاہراہ قائداعظم لاہور۔

اطلاعات

ہولناک آتشزدگی میں قرآن مجید اور تابوت امام حسنؑ محفوظ رہا: لاہور۔ امام بارگاہ شیر الاصحاب محلہ جیلی محلہ شیعاں اندرون موچی دروازہ میں ۱۷ جون ۱۹۷۷ء کو آتش بازی کے گودام میں ہولناک آگ لگنے سے پچیس افراد ہلاک اور متعدد آتش زدہ ہو گئے۔ مگر اللہ کی نشانیاں رشد و ہدایت، قرآن مجید اور لکڑی کی بنی ہوئی شبیہ تابوت امام حسن علیہ السلام معجزانہ طور پر بالکل محفوظ رہیں۔ یہ نظارہ دنیا میں اسلام و دین حقہ اثنا عشری کی حقانیت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔

(غلام حسین بٹ سیکرٹری جنرل ادارہ ... محلہ شیعاں اندرون موچی دروازہ لاہور)

سہم امام کی وصولی: ۱۶ فروری ۱۹۷۷ء سے ۱۵ مارچ ۱۹۷۷ء تک ادارہ مشن پاکستان میں سہم امام کی جو رقوم وصول ہوئیں ان کی میزان مبلغ ... روپے تھی۔ ان رقوم کی وصولی دو فہرستوں میں مرتب کی گئی۔ ایک فہرست مجتہد اعظم آغائی سید محمد کاظم شریعتمدار قم ایران کو اور دوسری فہرست مجتہد اعظم آغائی محمود الحسینی شاہرودی نجف اشرف کو بھیجی گئی۔ بحمد اللہ دونوں مجتہدین عظام نے اپنی مہر تصدیق ثبت کر کے وہ فہرستیں دفتر مشن کو واپس ارسال فرما دی ہیں۔ مشن کے ٹرسٹی صاحبان ان مجتہدین عظام کی خاص عنایت اور توجہ پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ اور ان خوش نصیب ممبران مرتبین فہرستوں کے فراخدلانہ تعاون کا بھی خاص شکریہ ادا کرتے ہیں۔ نیز امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی اپنے تعاون کو جاری رکھتے ہوئے مزید شکریہ کا موقع بخشیں گے۔ اس سلسلہ میں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ سہم امام کی رقوم صرف اس مد میں صرف کی جاتی ہے جس کے لئے وہ وصول کی گئی ہے۔

(منیجنگ ٹرسٹی خواجہ حبیب علی)

مجلس عزا: زیر اہتمام مسلم شیخ برادری مدینہ سیداں گجرات ۱۰ رجون ۱۹۷۷ء کو ایک مخصوص مجلس حضرت امام حسینؑ منعقد ہوئی۔ جس میں مبلغ سید خادم حسین بخاری اور ذاکر امیر حسین مجاہد میانی نے پڑھا۔ سجاول خاں نے نہایت خوش اسلوبی سے کام کیا۔

(دلبر حسین خادم)

ڈاکٹر سید غلام حمید صاحب کاظمی یونٹ نمبر ۱ لطیف آباد حیدرآباد

دعوت ناموں اور مراسلوں کی گمشدگی: (سندھ ...) نے دو پمفلٹ شائع کر کے مومنین کرام سے درخواست

کی ہے کہ دعوت ناموں اور اشتہارات وغیرہ میں جو سُرخی پیشانی پر لکھیں اس میں نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم کی بجائے نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ المختار و آلہ الاطہار لکھا کریں تاکہ رسولؐ مقبول کے فرمان کے مطابق درود مکمل ہو جایا کرے۔ انہوں نے یہ بھی گذارش کی ہے کہ اگر کوئی صاحب اس سے بہتر الفاظ میں اس مفہوم کی سُرخی تجویز فرما سکتے ہیں تو اپنی تجویز لکھ کر ڈاکٹر صاحب موصوف کو بھیجدیں۔

(شریعت حسین جعفری آفس سیکرٹری امامیہ مشن)

شیعہ ینگ ایسوسی ایشن کمالپور: کا سالانہ انتخاب ۱۶ جون ۱۹۷۲ء کو ہوا۔ سید عارف حسین زیدی، خان امان اللہ خان، خان منظور احمد زوار، تاثیر علی انصاری، سید محمد یونس زیدی، مبشر حسین چوہان منتخب ہوئے۔ حلف وفاداری بھی لیے گئے۔ (سرور حسین زیدی)

قبرستان کی ضرورت: راولپنڈی شہر میں ایک اثنا عشری قبرستان کی سخت ضرورت ہے۔ میں اپنی انجمن کی طرف سے قبرستان کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہا ہوں جو صاحب استطاعت و مخیّر حضرات انفرادی یا اجتماعی طور پر ہماری مدد فرمائیں گے۔ ہم اُن کے ممنون ہوں گے۔ اور تعاون کرنے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑیں گے۔ آغا سید مظفر علی رضوی انچارج شعبہ تجہیز و تکفین دفتر انجمن جان نثاران اہلبیت رجسٹرڈ پاکستان ۲۳۳/۱۱ سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ ٹیلیفون نمبر ۶۳۵۲۵

مرکزی جلوس تابوت امام موسیٰ کاظمؑ: پاکستان جعفریہ آرگنائزیشن کے زیر اہتمام ۲۰ رجب بطابق ۱۰ اگست تا ۱۴ اگست ہفتہ تا بدھ روزانہ ۸ بجے رات بمقام بازار مغل حویلی محلہ شیعیاں اندرون موچی دروازہ میں پانچ روزہ سالانہ مجالس عزا منعقد ہو رہی ہیں۔ جن میں مولانا محمد بشیر انصاری۔ مولانا مقبول حسین ڈھکو۔ مولانا سید تسنیم عباس رضوی۔ ذاکر غلام قنبر۔ مولانا مرزا یوسف حسین۔ مولانا شبیہ الحسنین محمدی اور مولانا عارف حسین خطاب فرمائیں گے۔ ۲۵ رجب مجالس کے اختتام پر مرکزی جلوس تابوت امام موسیٰ کاظمؑ برآمد ہوگا جو اپنے مقررہ راستوں پر گشت کرے گا۔ (آفس سیکرٹری اسمٰعیل علی)

قرار داد تعزیت: انجمن خدام اہلبیتؑ نواں جنڈانوالہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں ممتاز عالم دین ملک العلماء مولانا امیر محمد تونسوی کی بے وقت موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ آپ تمام عمر مذہب حقہ کی خدمت کرتے رہے۔ مرحوم کی وفات ایک عظیم سانحہ ہے۔ خدا تعالیٰ مرحوم کو جوار سید الشہداءؑ میں جگہ مرحمت فرمائے اور لواحقین خصوصاً مولانا غضنفر عباس ہاشمی کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (طاعت محمود ظفر جعفری)

• انجمن خدام اہلبیت کھوکھر کوٹ اور انجمن خدام اہلبیت نے ممتاز عالم مولانا امیر محمد تونسوی کی بے وقت موت پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا ہے۔ (طلعت محمود ظفر جعفری)

کوہاٹ ڈسٹرکٹ شیعہ کانفرنس کا یہ جلسہ عالیجناب سید کلب عباس صاحب ایڈووکیٹ

قرارداد: لکھنؤ کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس سانحہ میں شیعان ہند سے عموماً اور جناب مرحوم کے پسماندگان سے خصوصاً دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور بارگاہ غفور و رحیم میں خلوص دل سے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

نوٹ: موضع استرزی پایان و بالا میں نماز مغربین کے بعد بہ اتفاق فاتحہ خوانی و دعائے مغفرت کی گئی۔ (خادم قوم احقر رجب علی بنگش جنرل سیکرٹری کانفرنس)

پتہ درکار ہے: مندرجہ ذیل حضرات کو جو لٹریچر بھیجا جاتا ہے۔ وہ واپس آجاتا ہے۔ اگر آپ کو ان کا صحیح پتہ معلوم ہو۔ تو براہ کرم دفتر امامیہ مشن کو مطلع فرمائیں۔

۱۔ ممبری نمبر ۳۸۶ سید غلام محمد صاحب واسطی نیاز سٹریٹ سنت نگر لاہور

۲۔ ممبری نمبر ۱۳۷۴ سید فضیلت حسین صاحب نقوی ۳-۸-۲۱ گلبرگ III لاہور

۳۔ ممبری نمبر ۲۰۳۶ سید سلطان علی صاحب پی اینڈ ٹی کالونی ملتان روڈ لاہور

۴۔ ممبری نمبر ۳۴۰۹ ایس۔ اے ایچ جگرانی جانسن سٹریٹ بریڈ فورڈ سپر جیمبر کراچی

۵۔ ممبری نمبر ۲۲۰۸ سید فاقت حسین صاحب نقوی ایس ڈی او ای ایم ای آفس ملتان کینٹ

۶۔ ممبری نمبر ۴۰۳۱ سید احمد رضا صاحب انجنیئر گورنمنٹ پرنٹنگ پریس خیر پور میرس

۷۔ ممبری نمبر ۳۸۰۵ غلام شبیر خان صاحب بلوچ معرفت الطاف حسین شاہ چک نمبر ۴۴۰ گ ب براستہ ... تحصیل سمندری ضلع لائل پور

۸۔ ممبری نمبر ۳۸۵۵ نائب صوبیدار کلرک ممتاز حسین اے ایم سی سنٹر ریکارڈ ونگ ایبٹ آباد

۹۔ ممبری نمبر ۴۱۰ ڈاکٹر مطلوب حسین صاحب بھلوال ضلع سرگودھا۔ (ادارہ)

چندہ ممبری امامیہ مشن: ۱۹۷۳ء سے جن ممبروں کا چندہ وصول ہوا۔ ان کے ممبری نمبر حسب ذیل ہیں۔ فرداً فرداً رسیدیں جاری نہیں کی گئیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۳۰۳، ۱۴۱۴، ۱۴۲۲، ۱۴۳۳، ۱۴۴۲، ۱۵۰۳ سے ۱۵۰۴، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۲۲، ۱۵۲۴

۱۹۵۹ – (ادارہ)

توسیع رکنیت: مندرجہ ذیل حضرات نے ۱۵ سے ۱۵ تک امامیہ مشن کے نئے ممبر بنائے ادارہ ان حضرات کا بے حد ممنون ہے۔

۱۔ سید کوثر حسین صاحب ٹرسٹی لاہور ۲
۲۔ سید حسن علی شاہ کاظمی ٹرسٹی ۲
۳۔ طاہر ہمدانی صاحب مربی نمبر ۱۳ ۱
۴۔ شیخ شریف حسین صاحب جعفری آفس سیکرٹری ۱
۵۔ جاوید رضا صاحب کراچی ممبری نمبر ۱۸۱۹ ۱
۶۔ بیگم سید منظور حسین کراچی ممبری نمبر ۱۷۵ ۱
۷۔ سید محمد شاہ صاحب ممبری نمبر ۱۸۰ ۲
۸۔ سید محمد مہدی طاہر ملتان ممبری نمبر ۱۱۹۶ ۲
۹۔ سید نذر عباس صاحب کاظمی لاہور ۱
۱۰۔ چوہدری کاظم علی گجراتی ۲

اخبارِ غم

ممتاز عالم دین خطیب جامع مسجد حیدریہ گلگت کالونی اور سرپرست انجمن بوستان اکبر مولانا سید عالم حسین نے ۱۰ کو گلگت کالونی میں دنیا سے رحلت فرمائی۔ نماز جنازہ جناب مولانا سید مرتضیٰ حسین نقوی نے پڑھائی۔ گلگت کے قبرستان میں دفنا دیا گیا۔ مولانا کے انتقال پر مختلف دینی و مذہبی انجمنوں نے اظہار تعزیت کیا ہے مولانا مرحوم وحید عالم تھے۔ اپنی زندگی دین و مذہب کی ترقی و ترویج میں بسر کی۔ اور درس و تدریس کے علاوہ تصانیف کے ذریعے قوم کو اتحاد کی تلقین کی۔ مولانا نے نہایت سادہ زندگی بسر کی اور حق گوئی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ مولانا رسالۂ البرہان کے ایڈیٹر بھی رہے تھے۔ ایصال ثواب کیلئے انجمن بوستان اکبر کا ایک ہنگامی تعزیتی اجلاس ہوا جس میں مولانا کی مذہبی خدمات کو سراہا گیا۔ (محمد تقی جنرل سکرٹری) سورہ فاتحہ کی درخواست ہے

● سید اشتیاق حسین زیدی ولد سید محمد علی مرحوم ۲۱ر جون ۱۹۷۳ء بروز جمعہ بمقام ملتان راہی خلد بریں ہو گئے۔ مرحوم نہایت متشرع، عزادار پرور، ذاکر و ذاکرِ عتباتِ عالیات تھے۔ سورہ فاتحہ کی درخواست ہے۔

ایک دردناک انگیز سانحہ: ۱۰ر جون ۱۹۷۳ء کو اندرون موچی دروازہ، نزد مغل حویلی لاہور امام باڑہ شیر گڑھیاں میں بارود کے ذخیرے میں آگ لگ گئی اور ایک زبردست دھماکے کے ساتھ پوری عمارت میں آگ بھڑک اٹھی۔ صدر دروازہ گر گیا۔ باہر نکلنے کا راستہ مسدود ہو گیا۔ ۲۵ مرد عورتیں اور بچے نذرِ آتش ہو گئے تمام شہر میں کہرام مچ گیا۔ اس امام باڑے میں ایک عرصہ دراز سے عزاداری بند تھی۔ آغا آفتاب حسین اور ان کا کنبہ رہائش رکھتا تھا اور آغا مرحوم بڑے پیمانے پر آتش بازی کا سامان تیار کرتے تھے۔ اس سانحہ میں جاں بحق ہونے والوں کو قبرستان مومن پورہ میں دفن کیا گیا ہے۔

ادارہ پیام عمل قارئین کرام سے ملتجی ہے کہ نذر آتش ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت اور ان کے پسماندگان کی زیادہ سے زیادہ اعانت فرمائیں۔

● میر عترت حسین صاحب زیدی بہار پور نزد مقیم ارشن نگر لاہور نے ۱ / کو ۷۲ سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔ مرحوم بڑے علم دوست اور مرنجاں مرنج مومن تھے۔ انہیں ایک عرصے سے دمہ کا عارضہ تھا۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ محولہ بالا مومنین کی مغفرت کی دعا فرمائیں اور سورۂ فاتحہ کا ثواب بخشیں۔

مشترکہ گوشوارہ امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ ماہ مئی ۱۹۷۴ء

نمبر شمار	مدات	آمد: پیسے	آمد: روپے	نمبر شمار	مدات	خرچ: پیسے	خرچ: روپے
۱	چندہ رکنیت	۴۴	۱۰۷۶	۱	تنخواہ ملازمین (دو ماہ اپریل و مئی)	۰۴	۱۷۳۰
۲	کٹوتی پراویڈنٹ فنڈ	۰۰	۲۸	۲	متفرق، سٹیشنری، اخبار، بجلی، مرمت سائیکل، اخراجات دفتر	۴۰	۱۰۶۹
۳	فروخت کتب مکتبہ	۲۵	۸۵۷	۳	سہم سادات و زکوٰۃ وغیرہ غیر سادات	-	۴۳۰
۴	فروخت پیام عمل، لٹریچر، اجرت اشتہار وغیرہ	۸۴	۸۴	۴	اخراجات اشاعت پیام عمل	۳۵	۱۸۵۴
۵	سہم امام	۷۰	۳۷۷	۵	پبلسٹی	-	۲۲۴
۶	عطیات	۵۰	۳۸	۶	خرید کتب ۔ اشاعت کتب	۳۰	۳۱۹
۷	حبیب بنک (برآمدگی)	۸۵	۳۳۰۵	۷	ڈاک خرچ	۴۵	۱۳۲
				۸	محفوظ بک ایجنسی (بابت چندہ رکنیت)	-	۹
	میزان	۵۴	۵۸۶۸		میزان	۵۴	۵۸۶۸

نوٹ:- گوشوارہ بابت اپریل میں دو جگہ اس طرح تصحیح کی ضرورت ہے۔ عطیات ۲۳۳۱ روپے۔ اخراجات پیام عمل ۱۹۹۴ روپے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہو جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اچھی باتوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے (القرآن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان میں ملت جعفریہ کا سب سے زیادہ شائع ہونے والا

جلد ۱۸ — شمارہ ۶

ماہنامہ

پیام عمل

لاہور

جون ۱۹۸۷ء — جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ

امامیہ مشن کی شرح رکنیت

ممبر (معاون) دس روپے سالانہ ....

مربی (لائف ممبر) دو صد روپیہ یکمشت یا قسط وار بشرطیکہ پہلی قسط مبلغ پچاس روپے کی ہو۔ اور بقایا رقم ایک سال کے اندر ادا ہو۔ ممبران کو ایک سال کے لیے اور مربیان کو تمام عمر پیام عمل اور کتابچے مفت اور مشن کی مطبوعہ کتب ۵۰ فیصدی رعایت پر ملتی رہیں گی۔

سرپرست: پانچ سو روپیہ یکمشت یا قسط وار بشرطیکہ پہلی قسط ایک سو پچاس روپے ہو۔ اور بقایا رقم ایک سال کے اندر ادا ہو۔ تمام عمر کے لیے پیام عمل اور کتابچے مفت اور مشن کی مطبوعہ کتب نصف قیمت پر ملتی رہیں گی۔

فی پرچہ ایک روپیہ

بیرون پاکستان کیلئے فیس رکنیت

سرپرست: ۵۰ ڈالر عمر بھر کے لیے ایک مرتبہ ● مربی (لائف ممبر) ۲۵ ڈالر عمر بھر کیلئے ایک مرتبہ

ممبر (معاون) ۱/۲ ڈالر سالانہ

خط و کتابت اور ترسیل زر کیلئے پتہ

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ پوسٹ بکس ۵۵ ۸۵ نزد گنگا رام لاہور

پرنٹر ... لاہور ... فون ...

ترتیب

اپنے دین کی حفاظت اور اپنے بزرگوں کے ناموس کی صیانت ایک مستحسن فریضہ ہے۔ لیکن اس کی آڑ بنا کر طرح طرح کی بدعنوانیوں کو راہ دینا اور اشتعال پیدا کر کے ملک و ملت کے استحکام کو نقصان پہنچانا، ایک ناقابلِ معافی گناہ ہے۔ قومی املاک کو تباہ کرنا یا دوسروں پر دستِ ظلم دراز کرنا کوئی قابلِ قدر مذہبی کارنامہ نہیں کہلا سکتا۔ کم از کم اسلام کے نام پر تو ہمیں کوئی ایسا کام نہ کرنا چاہیئے جس کی اجازت اسلام نہیں دیتا۔ (ادارہ)

چیچہ وطنی منجانب سید فدا حسین شاہ (مری): یہ خبر کہ پاکستانی طلباء و علماء اور دیگر مقیمانِ عراق کو عراق سے نکالا جا رہا ہے، بالکل صحیح ہے۔ حال ہی میں کربلائے معلےٰ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چوہدری محمد اسحٰق کو عراق چھوڑنے کا نوٹس مل چکا ہے۔ چوہدری محمد اسحٰق صاحب تیس سال سے کربلائے معلیٰ میں پنجابیہ مسافر خانہ چلا رہے تھے۔

پیام عمل بابت مئی ۷۸ء کے شمارے میں بھی صفحہ ۲۹ پر مومنین سے درخواست کی گئی تھی کہ رئیس جمہوریہ عراق جناب احمد حسن البکر کے نام اس مضمون کے تار بھیجیں کہ از راہ کرم پاکستانی علماء و طلباء کو عراق چھوڑنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ (ادارہ)

از مجتہد عصر علامہ علی نقی النقوی (ڈین فیکلٹی آف تھیالوجی مسلم یونیورسٹی) موجود ہے کہ ایک ان میں سے حق ہو اور باقی

ہے کہ عام کی دلالت خاص پر نہیں ہوتی تو وجود اختلاف

لارڈ رسل کے نظر

اختلاف کے بعد عقلاً فکر و نظر اور تحقیق و تفتیش کی

اگر کوئی ایک حق ہے تو وہ ان میں سے کون سا ہے

(۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ ۔ پاش پاش کر دیا"

یہ ہے ہندوستانی مخلص احباب میں جو تقسیم ہند کے پہنچی ہے جس کے لیے بلا وجہ پروپیگنڈا کیا جاتا

نقوی ایم اے رسول نگر ۔ ضلع گوجرانوالہ پنجاب (پاکستان) اب تک مشاہدہ میں نہیں آئیں اور ان کی خانہ پری صرف

لارڈ رسل کی کتاب "تاریخ فلسفہ مغرب" دیکھ کر مصنف سے صرف تخلیق کے روایتی نظام میں شکوک

نے منطق کی بہت سے ذریعے ان کے ساتھ تبادلہ ہو ایک صانع حکیم کی ہستی کا پتہ دیتا ہے یہ ڈارون سے

لکھا کہ میری کتاب میں کیوں نصرانی نہیں ہوں! یورپ کے سائنسدانوں میں وجود خدا پر عقیدہ و بلحاظ جانا

خرید لی اور اس کے کچھ مضامین کا اردو خلاصہ تبصرہ کے نے پاش پاش کر دیا تو جو ڈ وغیرہ جو ڈارون کے بعد پیدا

کے کچھ فرمودات پر مجملاً منطقی تبصرہ کیا جا رہا ہے؟

اقتباسات دے کر میرے معروضات کی روشنی میں

لکھ دیں تو میری اس کاوش قلمی کا کچھ ماحصل ہو سکتا ہے معبود جو اپنی بہترین مخلوق انسان کو لانے کے

لارڈ رسل ۔۔ میں تمام ادیان عالم یعنی بدھ مت ۔ ہندومت کیا اس بات سے خوش ہو سکتا ہے کہ وہ انسان جب

ہوں ۔ نہایت آسان اور قابل فہم منطق یہ ہے کہ چونکہ یہ کمند ڈالنے لگے ، اس میں سے ہٹلر ، سٹالن اور

اس لیے ان میں سے ایک بھی سچا نہیں ۔"

جس منطق کو بہت آسان اور قابل فہم کہا جا رہا ہے اسکے بہترین مخلوق ہونے کا معیار ہے رسل کے خیال

نہم ہے کہ آپس میں شدید اصولی اختلافات رکھنا اس پر تو ضرور پر اچھے صفات ، نیکی اور صداقت کا پابند پیدا کیا گیا

نیا لیکن ان میں سے ایک حق ہو اور باقی باطل ہوں تو اس ملک ۔ بہتر گھاس پھوس اور درخت ۔ چرند پرند سب کی

ہونے کی صورت میں عقلاً دونوں صورتیں ممکن ہیں ۔ یہ بہتری تو اس کے جبر و اختیار سے وابستہ ہے اور

باطل ہوں ۔ یعنی وجود اختلاف عام ہے اور باطل ہوتا تو ہو گئے بھی ہوتا ہے اور فرعون بھی ۔ ابراہیم بھی اور

ل بھی جو اس کے وجود کا انکار کر رہے ہیں اور میں بھی

(۱) جناب ظہور الحسن صاحب کے مکتوب سے معلوم ہوا کہ وہ اس سے خوش ہو سکتا ہے کہ ایسے اشخاص اس میں پیدا ہوں"

علی گڑھ

ترتیب

ریاست پر تنقید

مدیر

مجتہد العصر

سید رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ وآلہ الطاہرین۔
ڈاکٹر عیسے بعد پاکستانی ہو گئے تھے ایک سید ظہور الحسن صاحب
حضرت ... سے کافی دن ہو گئے ایک مشہور انگریز مصنف
مولانا السر ... کہ وہ (مصنف) شہرت منکر خدا میں اس نے انہوں
خیالات کرنا چاہا۔ جسکے جواب میں لارڈ رسل نے
... بھیجے اس بنا پر سید صاحب نے وہ کتاب
... سے میرے پاس بھیجدیا۔ چنانچہ ذیل میں لارڈ رسل
سید صاحب یا کوئی اور صاحب اصل انگریزی کے

اپنے دین کی حفاظت اور اپنے بزرگوں کے ناموس کی انگریزی میں اس کتاب پر ریویو تفصیل کے ساتھ
بنا کر طرح طرح کی بدعنوانیوں کو راہ دینا اور اشتعال پیدا کرتے ہیں۔ نزد اسلام (علی نقی النقوی)
ایک ناقابل معافی گناہ ہے۔ قومی املاک کو تباہ کرنا ... اور اسلام کو جھوٹا اور نقصان دہ سمجھنا
خریبی کارنامہ نہیں کہلا سکتا۔ کم از کم اسلام کے نام پر تہیب ادیان آپس میں شدید اصولی اختلاف رکھتے ہیں
اسلام نہیں دیتا۔　　(ادارہ)

چٹھی منجانب سید ... حسین شاہ (مری) یہ خبر کہ ... کے سامنے کیا یہ منطقی بات بہت مشکل اور ناقابل
... جا رہا ہے ... ثابت یقیناً کرتا ہے کہ یہ تمام ادیان ایک ساتھ حق نہیں
موصول ہوئی ہے کہ چوہدری محمد اسحق کو عراق چھوڑنے کا نوٹس مل چکا ... درست ... اختلاف ... بلکہ اختلاف
میں پنجابی مسافر خانہ چلا رہے تھے۔ ... بھی کہ سب باطل ہوں اور یہ بھی کہ ایک حق ہو اور باقی

پیام عمل بابت مئی ۱۹۷۰ء کے شمارے میں بھی صفحہ ۲۹ پر ... پیام کا دلیا استثناء خاص ہے۔ یعنی اختلاف کی صورت
جناب محمد حسن البکر کے نام اس مضمون کے تار بھیجیں کہ ...
کیا جائے۔　　(ادارہ)

... ترجمہ انگریزی میں کر چکے ہیں۔ (مدیر)

یہ ایک ممکن شکل ہے جس کے ساتھ دوسری شکل بھی موجود ہے کہ ایک ان میں سے حق ہو اور باقی باطل ہوں۔ اور منطقی طور پر یہ ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ عام کی دلالت خاص پر نہیں ہوتی تو وجودِ اختلاف سب کے باطل ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتا بلکہ اس اختلاف کے بعد عقلاً غور و تفکر اور تحقیق و تفتیش کی ضرورت ہے کہ ان میں سے کوئی ایک حق تو نہیں اور اگر کوئی ایک حق ہے تو وہ ان میں سے کون سا ہے

(۲)

رسل:۔ "صنعت تخلیق کی دلیل کو ڈارون نے پاش پاش کر دیا"

اول تو ڈارون کا پورا نظریہ صرف ظنی اور تخمینی باتوں پر مبنی ہے جس کے لئے بلاوجہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ وہ مشاہدہ پر مبنی ہے حالانکہ بعض کڑیاں اس کی اب تک مشاہدہ میں نہیں آئیں اور ان کی خانہ پری صرف خیال آرائیوں سے کی جاتی ہے پھر یہ کہ ڈارون کے فلسفہ سے صرف تخلیق کے روایتی نظام میں شکوک و شبہات پیدا ہو سکتے ہیں لیکن کائنات میں حکمتوں کا وجود ایک صانعِ حکیم کی ہستی کا پتہ دیتا ہے یہ ڈارون کے خیالات سے بھی شکستہ نہیں ہوتا اور اسی لئے یورپ کے سائنسدانوں میں وجودِ خدا پر عقیدہ بڑھتا جاتا ہے اگر وجودِ خدا کا قلعہ جیسا کہ رسل کا خیال ہے ڈارون نے پاش پاش کر دیا تو جوڈ وغیرہ جو ڈارون کے بعد پیدا ہوئے ہیں وجودِ خدا پر کتابیں کیوں لکھ رہے ہیں؟

(۳)

رسل:۔ "میں کہتا ہوں کہ ایک قادر و ناظر و کریم معبود جو اپنی بہترین مخلوق انسان کو لانے کے لئے لاکھوں سال تک کائنات کو سنوارتا اور سجاتا ہے کیا اس بات سے خوش ہو سکتا ہے کہ وہ انسان جب اپنے اوجِ کمال پر پہنچے اور ستاروں اور سیاروں پر کمند ڈالنے لگے، اس میں سے ہٹلر، اسٹالن اور ایٹم بم پیدا ہوں۔"

اس میں متعدد نظری کمزوریاں ہیں۔ سب سے پہلے بہترین مخلوق ہونے کا معیار۔ رسل کے خیال میں شاید بہترین مخلوق کا معیار یہ تھا کہ یہ انسان جبری طور پر اچھے صفات، نیکی اور بھلائی کا پابند پیدا کیا گیا ہوتا۔ لیکن پھر یہ انسان بہترین مخلوق ہوتا ہی کہاں؟ وہ تو ایک بہتر گھاس پھوس اور درخت۔ چرند پرند سب کی طرح کچھ خواص اور طبعی تقاضوں کا غلام ہوتا۔ اس کی بہتری تو اس کے جوہرِ اختیار سے وابستہ ہے اور اسی انتخاب کے جوہر کا محسوس ثبوت یہ ہے کہ اس میں موسیٰ بھی ہوتا ہے اور فرعون بھی۔ ابراہیم بھی اور نمرود بھی اور آخر میں ہٹلر و اسٹالن بھی اور خدا معاف رسل بھی جو اس کے وجود کا انکار کر رہے ہیں اور میں بھی جو ان کا جواب دے رہا ہوں۔ رہا یہ کہ "کیا وہ اس سے خوش ہو سکتا ہے کہ ایسے اشخاص اس میں پیدا ہوں"

اس کا جواب یہ ہے کہ خوش کبھی نہیں ہوتا بلکہ غضبناک ہوتا ہے مگر اس غضب کا اظہار اس کی طاقت اختیار کے سلب کرنے سے نہیں ہوتا بلکہ انہیں موقع دینے سے ہوتا ہے کہ جتنا ان کا امکان ہے وہ شرارت و شیطنت کریں پھر وہ ان کے عمل کی پاداش جو ہو وہ انہیں دیتا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ مادی ترقی جس سے ہٹلر اور سٹالن اور ہائیڈروجن بم پیدا ہوتے ہیں انسان کا اوج کمال ہے ہی نہیں بلکہ انتہائی انحطاط ہے جو اس کے سوء اختیار کا نتیجہ ہے۔ اوج کمال کا مظہر تو وہ افراد انسانی ہیں جو طاقت و اختیار رکھتے ہوئے عملاً فرشتہ رہے اور اس لیئے فرشتوں سے برتر ہو گئے۔

(۴)

رسل :- "کہا جاتا ہے کہ اس کائنات میں ہر چیز کا ایک سبب ہے۔ جب آپ پیچھے ہٹتے جائیں گے تو اسباب و علل کا ایک زنجیرہ بن جائے گا اور آخر میں آپ خدا تک پہنچیں گے خواہ مخواہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا کی علت کیا ہے؟ یعنی جب آپ کہتے ہیں مجھ کو خدا نے بنایا تو پوچھنے والا پوچھ سکتا ہے خدا کو کس نے بنایا؟ یہ سادہ سا سوال اس دلیل کے التباس کو واضح کر دیتا ہے"

یہ جسے چودہ سو برس کے ذہنی ارتقاء کے بعد لارڈ رسل سا شخص ایک منطقی سوال کی طرح سامنے لا رہا ہے دور جاہلیت کے بوڑھے سادہ ذہنوں کی طرف سے بطور ایک وسوسہ کے پہلی ہی صدی میں سامنے آ گیا تھا جس کا ذکر تیسری صدی میں تدوین شدہ صحیح مسلم کی کئی حدیثوں میں موجود ہے۔ مگر یہ سوال قطعاً بے بنیاد ثابت ہو گا جب یہ سمجھ لیجیئے کہ اس میں فلسفہ اولیٰ کی جو دلیل پیش کی گئی ہے اس کے بنیادی جزو میں جو منطق کے لحاظ سے "کبریٰ" کی حیثیت رکھتا ہے ایک نہایت مگر بہت بڑا تصرف کر دیا گیا ہے۔

وجود خدا کی دلیل کا مقدمہ یہ دیا گیا ہے کہ اس کائنات میں ہر چیز کا ایک سبب ہے۔ اس جملہ میں "اس کائنات" کی بجائے اصل دلیل میں "ممکنات" کا لفظ ہے یعنی جملہ یوں ہے کہ "ممکنات میں ہر شئے کا ایک سبب ہے" اور اس دلیل کا تتمہ یہ ہے کہ اس سلسلے کو ختم ہونا چاہیئے ایک ایسی ذات پر جو واجب الوجود ہو۔ وہ واجب الوجود ذات خدا ہے۔ اب رسل صاحب کا سوال ختم ہو گیا۔ بے شک خدا کو بھی "ممکن" سمجھا جائے تو اس کے لیئے بھی خالق کی ضرورت ہو گی مگر پھر وہ خدا ہو گا ہی کب؟ خدا تو نام اس کا ہے جو واجب الوجود ہو اور جب واجب الوجود ہے یعنی بذات خود موجود ہے تو اس کے لیئے علت سبب یا پیدا کرنے والے کا سوال اٹھانا ہی غلط ہے۔

(۵)

رسل :- "نظام کائنات میں قوانین فطرت کارفرما ہیں پھر خدا خود پابند قانون ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ

نوامیس فطرت اوامرالٰہی سے خارج اور خدا سے ماقبل ہیں "

ظاہر ہے کہ ایک انسان کے مزاعم وخیالات خود اس کے لیے دلیل نہیں بن سکتے۔ رسل نے نوامیس فطرت یعنی نظام عادت کو ناقابل تبدیل مان لیا تو یہ نتیجہ نکالا کہ خدا خود پابند قانون ہے لیکن ہمارے سامنے واقعات ہیں کہ جہاں نوامیس فطرت شکستہ ہو گئے۔ آگ کا کام ہے جلانا مگر وہ نہیں جلاتی۔ پانی کا کام ہے ڈبونا مگر وہ نہیں ڈبوتا۔ جسم انسانی کشش مرکز سے زمین کی طرف آتا ہے لیکن ایک انسان ہے جو اس کشش کے حدود سے نکل کر فضائے بسیط کا سفر کرتا ہے اور پھر ارادۃً واپس آتا ہے۔ اس لیے نوامیس فطرت کے نظام کو ہم کسی قانون گزار کا فعل ارادی ماننے پر مجبور ہیں خدا اپنے نظام حکمت کے تقاضا سے عام طور پر ارادۃً قانون کو قائم رکھتا ہے مگر چاہتا ہے تو شکستہ بھی کر دیتا ہے تو قانون اس کا پابند ہوا وہ قانون کا پابند نہ تھا۔ اس لیے لازماً نوامیس فطرت اس کے بعد ہیں۔ جس ذات نقطۂ ابتدا کوئی چیز ہی نہ، یعنی خدا، اس سے ماقبل کا تصور ہی کہاں ممکن ہے "۔

(۶)

رسل:۔ "کہتے ہیں کہ دنیا میں ہر چیز اس طرح خلق کی گئی کہ ہم اس میں سہولت سے بسر کر سکیں اور اگر یہ مختلف ہوتی تو ہم اس طرح نہ رہ سکتے مگر ڈارون کے وقت سے ہم نے یہ سمجھ لیا کہ زندہ مخلوق اپنے ماحول میں ڈھل جاتی ہے۔ یہ نہیں کہ ماحول ان کے مناسب حال بنایا جاتا ہے بلکہ وہ ماحول کے مطابق ہو جاتی ہے "

اگر یہ بات ٹھیک مان لی جائے تو مچھلی کو پانی کے باہر آکر مرنا نہیں چاہیئے اور انسان کو پانی میں ڈوبنا نہیں چاہیئے بلکہ ہر ایک اپنے کو ماحول کے مطابق بنا لے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہم مان سکتے کہ پانی نہ ہوتا، ہوا نہ ہوتی، تو بھی زندہ مخلوق کسی نہ کسی طرح اپنے کو ماحول کے مطابق ڈھال لیتی پھر معلوم نہیں، سیارات پر جانے والوں کو یہ فکر کیوں ہے کہ وہاں بغیر ہوا کے زندہ کیونکر رہیں گے؟ لہذا ہوا کا ذخیرہ اپنے ساتھ لے جانا چاہیئے۔ مشاہدہ تو یہ بتلاتا ہے کہ بسر کرنے کے سامان پہلے مہیا ہوتے ہیں۔ تب ان ضروریات کی محتاج مخلوق وہاں لائی جاتی ہے۔

(۷)

رسل:۔ "پروفیسر کانٹ نے مذکورہ بالا ہر سہ دلیل کو بالکل قطع کر دیا۔ مگر ایک نئی دلیل وجود خالق ایجاد کر دی اور وہ اخلاقی دلیل ہے اس کی کئی صورتیں ہیں "

قطع نظر اس کے کہ کانٹ نے مذکورہ بالا دلیلوں کی رد جو کی وہ درست ہے یا نہیں اور جو خود اپنی دلیل

قائم کی وہ مستحکم ہے یا نہیں جناب رسل نے اس کی ۔ میں جو کہا ہے اس کا جائزہ لیا جاتا ہے وہ کہتے ہیں:

رسل :- "کانٹ کا کہنا ہے کہ اچھے اور برے کام کا کوئی انجام ہونا چاہیئے ۔ اس کے لئے آخرت کی ضرورت ہے اور آخرت کا فیصلہ بغیر خدا کے وجود کے نہیں ہو سکتا مگر ہم کہتے ہیں کہ جب دنیا میں عدل نہیں تو آخرت میں عدل کہاں ہوگا"

جناب رسل نے جواب میں جو طریقہ اختیار کیا ہے اسے منطق میں "تمثیل" کہتے ہیں اور فقہ میں "قیاس" اس سے ہمیشہ گمان پیدا ہوتا ہے جو بہت دفعہ غلط ہوتا ہے پھر قیاس مع الفارق تو سب ہی کے نزدیک غلط ہے ۔ دنیا جب عمل کا میدان قرار دی گئی ہے تو اس میں اچھے اور برے سب کو ہر طرح کی آسانیاں ہونا ہی چاہئیں ۔ آخرت کا جو منزل جزا اور سزا ہے اس پر قیاس کہاں درست ہو سکتا ہے ؟

یہ ایسا ہے جیسے کہا جائے کہ جب امتحان کے کمرے میں قابل و ناقابل کا کوئی فرق نہیں اور سب سے یکساں طور پر آسانیاں ہیں تو بھلا نتیجے میں فرق کہاں ہو سکتا ہے ! کیا یہ منطق مضحکہ خیز نہیں ہے ؟ ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ آخرت میں عدالت ہو ہی نہیں سکتی جب تک اس دنیا میں ان لوگوں کو جو بڑے بڑے جرائم کے ارتکاب کے عزائم رکھتے ہیں پورا پورا موقع نہ دیا جائے کہ وہ جو کرنا چاہیں کر سکیں ۔

(۸)

رسل :- "تمام انبیاء (معاذ اللہ) جہلا سے تعلیم لیتے تھے"

لارڈ رسل انبیاء و مرسلین اور رہنمایان دین کا استخفاف کرتے ہیں حالانکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جس طرح وجود ممکنات کے سلسلے کو ایک "واجب الوجود" تک ماننا ضروری ہے (چاہے رسل اسے نہ مانیں) اسی طرح "علم" اگر واقعی علم ہے تو اسے آخر میں "علم وہبی" پر منتہی ماننا لازم ہے ۔ انبیاء اسی علم وہبی کے حامل ہوتے تھے جس کے نتیجے میں دنیا ہر صحیح علم میں بہر نظر و کتاب سے آگے بڑھی ۔ اگر صرف کتابوں کا پڑھنا معیار علم ہے تو وہ مصنفین جن کے تصانیف نصاب درس میں داخل ہوتے ہیں ظاہر ہے ان تصانیف کے پڑھے ہوئے نہ تھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے وہ جاہل تھے مگر انہوں نے ایسی کتابیں لکھ دیں جن کو پڑھ کر لوگ آج عالم بنتے ہیں ایسے ہی انبیاء دنیا کی کتابوں کے علم کو پڑھ کر عالم نہیں ہوا کرتے تھے مگر ان کے ذریعے سے دنیا میں بے شمار علماء پیدا ہوئے ۔

(۹)

رسل :- "ہماری علمی دنیا میں یہ رجحان ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ مذہبی تعلیم سچی ہے یا نہیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ تعلیم مفید ہے یا نہیں"

یہ دنیا جسے علمی دنیا کہا گیا ہے اگر کوئی جمالیاتی رجحان قائم کر دے تو وہ صرف اس لیے کہ "علمی دنیا" کی طرف
...بت رکھتا ہے صحیح تو نہیں ہو جائے گا۔ فائدہ اور نقصان کے اقدار ذہنیت کے اعتبار سے بدلتے
...یوں تو ایک ڈاکو کے نزدیک اس کا کاروبار بہت "مفید" ہے مگر اخلاق کے نقطۂ نگاہ سے وہ
...بالکل تباہ کن ہے۔ ویسے ہی یہ خیال کہ کوئی عقیدہ غلط بھی ہو تو اس کی غلطی میں کوئی ہرج نہیں جبکہ وہ
مفید ہو، علم کا فیصلہ حقیقتہً یہ ہے کہ ذہنی گمراہی یعنی غلط بات کا ماننا بھی خود بہت بڑا نقصان ہے۔
...رسل صاحب کے پیمانے پر ناپا جائے تو الہیات ہی نہیں بلکہ ریاضی و فلسفہ و تاریخ کی کلاسوں کو بھی
یونیورسٹیوں سے توڑ دینا چاہیے اس لیے کہ اس میں نقصان ہی کیا ہے کہ دو اور دو کا مجموعہ پانچ مان
...جائے۔ اور یہ سمجھنے میں بھلا افادیت ہی کیا ہے کہ اہرام مصر کے بانی کون تھے۔ اور اس کے سمجھنے
سے فائدہ ہی کیا ہوگا کہ اشوک کا زمانہ قبل از مسیح تھا یا بعد از مسیح وغیرہ وغیرہ

یہ تصور اگر علمی دنیا کی ان سرگرمیوں سے جو ان فنون میں ہو رہی ہیں غلط ثابت ہوتا ہے تو مذہب پر
...بھی یہ اعتراض کہ عقائد کتنے ہی غلط ہوں بس یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ مفید ہیں یا نہیں، غلط قرار
...نا چاہیے۔

سید دسی محمد زیدی صاحب سابق سکرٹری کوارڈینیشن کمیٹی

مشن کا لفظ

مشنری کا لفظ انگریزی ہے ... ... مغربی ممالک کی طرف سے عیسائیت کی تبلیغ کے لئے جو افراد مقرر ہوتے تھے ۔ وہ مشنری کہلاتے تھے۔ یہ لوگ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے ۔ اور جہاں ایک انگریز بڑی تنخواہ وصول کرتا تھا وہاں ایک مشنری کارکن بہت تھوڑے روپیوں پر قناعت کرتا تھا ۔ یہ لوگ استاد ۔ ڈاکٹر اور نرس کے طور پر کام کرتے تھے اور اپنے مذہب کی تبلیغ میں کوشاں رہتے تھے ۔ ان کا مقولہ تھا EACH ONE TEACH ONE یعنی ہر ایک مشنری کسی ایک شخص کو ضرور تبلیغ کرے ——— حقیقت بھی کچھ اس طرح ہے ۔ مجالس کی شرکت سے ایک انسان کچھ باتوں سے تو ضرور واقف ہو جاتا ہے ۔ مگر پھر اس کے دل میں کچھ سوالات پیدا ہوتے ہیں ۔ کیونکہ کچھ نظریات اس نے پہلے سے بنائے ہوتے ہیں ۔ جن پر وہ برسوں سے عامل ہوتا ہے ۔ ان تمام خیالات اور عقائد کو صرف ایک یا چند تقاریر سے خواہ وہ کتنی ہی موثر ہوں تبدیل نہیں کیا جا سکتا ۔

میں امامیہ مشن کے ممبروں سے بصد ادب استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے احباب کو ٹھوس حقائق اور دلائل کے ساتھ سمجھائیں نہایت اخلاق سے گفتگو کریں اور بطور مشنری کام انجام دیں ۔ اس کے دو فائدے ہوں گے ۔

ایک فائدہ یہ ہے کہ آپ اس طرح تبلیغ کے فرض سے سبکدوش ہو سکیں گے ۔ اور بہت ممکن ہے کوئی بھولا بھٹکا راہ راست پر آ جائے ۔

دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ جو غلط اور بے بنیاد باتیں دوسرے صاحبان شیعوں پر لگاتے ہیں ان کا ازالہ ہو جائے گا ۔

ڈاکٹر عسکری بن احمد

ذکرِ خیر

فخرِ اسلام علامہ مرزا احمد علی اعلی اللہ مقامہ تمام عمر امامیہ مشن کی مہمات میں ایک علمبردار کی حیثیت سے شریک رہتے ہیں۔ انہوں نے مشن کے لیے متعدد گراں بہا کتابچے بھی تحریر فرمائے ہیں۔ کاش ان کی یاد میں ایک "فخرِ اسلام نمبر" شائع کرنے کی استطاعت ہوتی! سرِ دست ہم ان کے فرزند رشید جناب ڈاکٹر عسکری بن احمد کا ایک مضمون شائع کر رہے ہیں۔ (مدیر)

فخرِ اسلام علامہ مرزا احمد علی اعلی اللہ مقامہ نے "تذکرۃ الشہداء" (مطبوعہ ۱۳۷۰ھ) میں تحریر فرمایا ہے کہ

بواعثِ ذکر:- کسی کو عنوانِ تذکرہ بنانے اور کسی کو یاد کرنے کے چند وجوہ ہوا کرتے ہیں۔ جن سے ایک انسان دوسرے انسان کے لیے قابلِ ذکر بنتا ہے ان میں سے مندرجہ ذیل سب سے زیادہ اہم ہیں۔

۱- رشتہ جسمانی کی بنا پر تذکرہ: رشتہ جسمانی کی وجہ سے خلف الرشید فرزند اپنے مہربان باپ کو یاد کرتا ہے یا باپ اپنے سعید بیٹے کے ذکر کو دل سے محو نہیں کر سکتا۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اس رشتہ داری میں "وجودِ نافع" کی یاد زیادہ منائی جاتی ہے۔ دنیا سے گذر جانے والا جس قدر وجود نافع ہوگا پسماندگان میں اسی قدر زیادہ اس کی یاد باقی رہے گی۔

شرعِ اسلام کا حکم ہے کہ اگر کسی کا عزیز مر جائے تو اس کا تین دن تک سوگ کیا جائے۔ تعزیت کے یہ تین دن تیجا، سوئم یا قل کی رسم پر ختم ہوتے ہیں۔ اسی طرح جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے۔ اس کے لیے ایامِ عدت لازمی ہیں۔ عدت کے مقاصد میں ایک یہ بھی ہے کہ ان دنوں میں چہرہ زینت اور سنگھار سے احتراز کرے۔ تاکہ مرحوم خاوند کی عزاداری رہے۔ ان ایامِ عزاداری کے بعد میت کا ترکہ وارثوں کے تصرف میں آجاتا ہے اور عدت کی مدت گذر جانے کے بعد عورت نکاحِ دیگر کر سکتی ہے۔

قرآنِ مجید پارہ دوم میں ارشادِ ربّ العزت ہے۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا۔ پس تم ذکر کرو اللہ کا جیسے ذکر کرتے ہو اپنے باپوں کا بلکہ خدا تعالیٰ کا ذکر اپنے باپوں کے ذکر سے بھی زیادہ کیا کرو۔ (البقرۃ پ۲)

ابناء اپنے آباء کو اس لیے یاد کرتے ہیں کہ وہ ان کو وجود میں لانے کے ظاہری اسباب میں

سے ہیں۔ اور ان کی طفولیت کی بیچارگی میں انہوں نے ان کی تربیت کی اور مختلف جہات میں ان کی کفالت فرمائی۔ اسی لیے قدرتاً بچے کے منہ سے پہلا لفظ ابا۔ اماں۔ ماما۔ پاپا کا ہی نکلتا ہے اور اس کے ساتھ ہی حافظ اللہ، اللہ بھی ادا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اسی کو بنیاد رکھ کر فرمایا کہ اگر ذکر آباء کی یہی وجہ ہے تو پھر اللہ عزوجل احق یہ ذکر ہے کہ وہ خالق اکبر ہے۔ جو اجداد و آباء سب کو خلعتِ وجود پہناتا ہے۔ اس میں ایک نکتۂ توحید یہ بھی ہے۔ کہ ہر انسان اپنے باپ کو وحدت سے یاد کرتا ہے۔ کسی کے دو حقیقی باپ ہونا ممکن نہیں۔ لہذا ذکرِ خالق بہ توحیدِ مطلق کرنا چاہیئے۔ اسی لیے لا الٰہ الا اللہ کو افضل الذکر کہا جاتا ہے۔

اگرچہ ہر شخص کا باپ ایک ہی ہوتا ہے۔ مگر اس باپ کا بھی ایک باپ ہوتا ہے۔ یعنی دادا اور پھر پردادا۔ وغیرہ۔ اس طرح آباء کا ایک لمبا سلسلہ چلتا ہے اور یہ سب اس شخص کی ابوت میں شریک ہوتے ہیں اگرچہ ان کی حیثیات مختلف ہوتی ہیں۔ اور ان کا ذکر بھی ان کی حیثیت کے مطابق ہی کیا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ خالق مطلق ہے اور غیر مخلوق اور قدیم ہے۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ہے۔ اسی لیے حکم ہے۔ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا۔ اس روحانی رشتہ کی بنا پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اپنے آباء کے ذکر سے زیادہ کیا کرو۔

۲۔ **محسن کا تذکرہ:** دنیا اپنے محسنوں کو یاد کیا کرتی ہے۔ کوئی کسی انسان کو فائدہ پہنچائے یا اس سے نفع ضرر کرے تو وہ ممنون ہو کر اس "بھلے آدمی" کو یاد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔ اگر کوئی اپنی جان پر کھیل کر آپ کو بچائے یا اپنی پونجی کی بازی لگا کر آپ کی مدد کرے تو آپ ضرور اس کو یاد کریں گے۔ ورنہ احسان فراموش ٹھہریں گے اور محسن کش لوگوں میں شمار ہوں گے۔

محسنوں کو یاد کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے واقعی کوئی قومی خدمت سرانجام دی ہوتی ہے ان قومی شاعروں، قومی رفاکاروں اور قومی لیڈروں کا ذکر بھی تازہ رکھا جاتا ہے۔ (یوم اقبالؒ، یوم قائداعظمؒ اسی لئے منائے جاتے ہیں)۔

اسی طرح روحانی محسنین کے شاہی تذکرے اسلام نے زندہ رکھے۔ حج اور قربانی حضرات ابراہیم و اسمٰعیلؑ کے افعال کا شاہی اور عملی تذکرہ ہے۔

نماز پنجگانہ میں ہر نماز میں روحانی محسنین کا تذکرہ ضروری قرار پایا ہے۔ امام شافعی نے فرمایا۔

یا اہل بیت رسول اللہ حبکم
فرض من اللہ فی القرآن انزلہ

کفاکم من عظیم القدر انکم   من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

اے اہلبیت رسول اللہ تمہاری محبت خدا کی طرف سے فرض ہے۔ اور قرآن مجید میں نازل ہوئی ہے۔ تمہاری رفعت اور بزرگی میں یہی کافی ہے کہ جو کوئی نماز میں تم پر درود نہ بھیجے اس کی نماز صحیح نہیں (براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ)

جب آیۂ درود نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا کہ درود کس طرح بھیجیں۔ آپ نے فرمایا پڑھو "اللّٰھم صل علی محمد و آلِ محمد" مزید فرمایا۔ لا تصلوا صلوٰۃ البتیراء یعنی ہم اہلبیت پر دم بریدہ درود نہ بھیجا کرو۔ "صلوٰۃ بتیراء" وہ درود ہے جس میں آل شامل نہ ہو جیسے "صلے اللہ علیک یا رسول اللہ" "وسلم علیک یا حبیب اللہ"

ابن حجر عسقلانی نے تصریح کی ہے کہ صحابہ کی ایک جماعت ابن مسعود اور ابی مسعود البدری رضی اللہ عنہما کے علاوہ امام احمد حنبل اور امام مالک بھی امام شافعی کے موافق ہیں کہ نماز میں رسول و آل رسول پر درود واجب ہے اور اس کے بغیر نماز صحیح نہیں رہتی۔

غرض کہ نمازی پر واجب ہے کہ وہ نماز میں اسلام اور نماز کے روحانی محسنین کا ذکر بہ تعظیم کرے ورنہ نماز اکارت جائے گی۔

۳۔ صفاتِ محمودہ کے مالکوں کا تذکرہ: تیسرا اہم ترین باعث جو کسی کو قابلِ ذکر بناتا ہے وہ اس کی صفاتِ محمودہ ہیں۔ مثلاً نوشیرواں عادل کو اس کی عدالت کی بنا پر یاد کیا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ کافر تھا مگر عدل و انصاف کی بنا پر اس کا نام زبانوں پر آتا ہے ؎

عادل بمرد و نام نکو یادگار کرد

اسی طرح حاتم طائی اگرچہ کافر مرا مگر اپنی سخاوت کی وجہ سے اس کا نام روشن ہے اور زبان زدِ خلائق ہے۔

یوں بھی یادِ رفتگاں کے دوران ہم یہ مصرع علی الاکثر سنتے ہیں ع خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں اگر کسی فرد و فرید میں تمام صفاتِ حسنہ پائی جائیں تو وہ لازماً شدہ ذکر کے قابل ہے۔ اسی لئے خداوندِ عالم نے اہتمام فرمایا کہ قرآن مجید میں ایسے بندوں کا ذکر کیا جائے جو مجموعۂ صفاتِ محمودہ تھے۔ ارشادِ باری تعالےٰ ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا۔ اور ذکر کر کتاب میں ابراہیمؑ کا بتحقیق وہ صدیق نبی تھا۔ (مریم پ ۱۶)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ۝ اور تذکرہ کر کتاب (قرآن) میں موسیٰؑ کا بے شک وہ مخلص (اخلاص کامل) اور رسول نبی تھا۔ (مریم پ۱۶)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ۝ اور کتاب میں اسماعیلؑ کا ذکر کر وہ صادق الوعد اور رسول نبی تھا (مریم پ۱۶)

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ اور ذکر کر ہمارے بندے داؤدؑ طاقت والے کا۔ بیشک وہ خدا کی طرف بڑے رجوع کرنے والے تھے۔ (ص پ۲۳)

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ ..... إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ اے رسول، ہمارے خاص بندے ایوبؑ کو یاد کرو۔ ہم نے اس کو یقیناً صابر پایا۔ وہ کیا اچھے بندے تھے۔ بیشک وہ ہماری بارگاہ میں جھکنے والے اور رجوع کرنے والے تھے (ص پ۲۳)

وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ۝ ..... وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ۝ (ص پ۲۳) اور ذکر کر ہمارے بندوں ابراہیمؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ کا جو ہاتھوں اور آنکھوں والے یعنی قوت و بصیرت والے تھے۔ اور بیشک یہ سب ہماری بارگاہ میں برگزیدہ اور نیک لوگوں میں ہیں۔

وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ۔ اور ذکر کر اسماعیلؑ اور الیسعؑ اور ذوالکفل کا اور یہ سب نیک بندوں میں ہیں۔ (ص پ۲۳)

وکلٌ من الاخیار یعنی اخیار کے ذکر خیر اور اچھے چرچے کو خود قرآن مجید نے قائم کیا ہے۔ اور اس کی اہمیت کو آیاتِ قرآنیہ میں۔ اللہ تعالیٰ نے عیاں کیا ہے اور ان کی یاد کو قائم کرنے کا حکم اللہ نے اپنے رسولؐ خاتم المرسلین کو خود دیا ہے۔

ذکرِ حسینؑ! حضرت رسول خدا صلعم اس امت کے لیے بمنزل باپ کے ہیں۔ آپ ہی کے طفیل سے عالم وما فیہا پیدا ہوئے۔ حدیثِ قدسی اس پر شاہد ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔ اور پھر انا و علیؑ من نورٍ واحد۔ لحمک لحمی اور دمک دمی اور حسینؑ منی و انا من الحسین کی بنا پر محمدؐ و آلِ محمدؐ کا اتحاد باہمی ثابت ہے۔ تمام مخلوقات کی پیدائش کی علتِ غائی یہی نور محمدی ہے۔ ان انوار سبحانی کے طفیل سب مخلوقات وجود میں آئیں۔ لہٰذا انسان کے یہ روحانی باپ ہوئے۔ جسمانی تعلق بھی فانی ہوتا ہے۔ جسمانی رشتے بعد موت کے منقطع ہو جاتے ہیں۔ جسمانی تعلق اگر کسی کو قابلِ ذکر بناتا ہے۔ تو پھر روحانی تعلق کی وجہ سے اشد ذکر کے قابل ہے۔

شافعی کے اشعار ہم صدر میں نقل کر چکے ہیں۔ محسنینِ اسلام کے تذکرہ کو خود خدا نے نماز میں قائم رکھا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ع۔ بے حبِ اہلبیتؑ عبادت حرام ہے

زندگی میں ایمان کی بقا انہیں محسنینِ اسلام کے تذکرہ پر منحصر ہے۔ مرنے کے بعد بھی انہیں کے دستِ نگر ہونا ہے۔ ان ائمہ اہلبیت کی محبت صحیفۂ مومن کا عنوان ہے۔ تشنگانِ محشر کی پیاس بجھانے کے لئے حوضِ کوثر انہیں کے تصرف میں ہوگا۔ لواء حمد کو یہی سنبھالنے والے ہوں گے۔ قسیم النار والجنۃ" بھی یہی ہوں گے۔

تعلقِ جسمانی کے لئے اگر تین دن عزا رکھی گئی ہے تو ان روحانی تعلقات کی بنا پر ائمہ اہلبیت کی عزا اور ذکر زیادہ ہونا چاہیئے جیسا کہ فرقہ ناجیہ کرتا ہے۔

امام حسینؑ تو اُسوۂ حسنۂ پیغمبری کی مکمل تصویر، خلقِ عظیم کے ٹکڑے اور ثقلین رحمت میں سے ایک ہیں۔ بندۂ مولا صفات ہیں۔ یہاں انسانیت پرور سیرت کے شہپارے ملتے ہیں۔ جو لوگوں کے لئے قابلِ ذکر اور قابلِ تقلید ہیں۔ ایسے سب اخیار اور محسنینِ انسانیت کا ذکر ضروری ہے۔ ان کی تعظیم رسول کی تعظیم۔ ان کا ذکر رسول اللہ کا ذکر ہے۔ آنحضرت صلعم کو کمالِ شہادت بواسطہ حسنینؑ شریفین حاصل ہوا۔ وہ حسنینؑ جو رسول اللہ صلعم کے عزیز ترین فرزند اور قریب ترین قرابت دار تھے۔

امام حسن علیہ السلام شہادتِ خفی سے سرفراز ہوئے اور شہادتِ جلی امام حسین علیہ السلام کے حصہ میں آئی جس کی اطلاع خدا نے روح الامین کو دی اور انہوں نے رسول اطہر صلعم کو دی اور آپ صلعم نے حضرت علیؑ اور دوسروں تک پہنچائی۔ خدا نے شہادت کے وقت اور مقام سے بھی مطلع فرمایا۔ اور قاتلوں کا اتہ پتہ بھی بتایا۔ (سعادۃ الکونین فی فضائل الحسنین)

پس امام حسینؑ اور امام حسنؑ کی شہادت کا ذکر کمالِ شہادتِ رسول اللہ کا ذکر ہے۔

حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسماعیلؑ اپنی قربانیوں اور اسلام پر احسانوں کی وجہ سے قرآن میں قابلِ ذکر ہوئے "وفدیناہ بذبح عظیم" اور "حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسین" ظاہر کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام نے بڑی مقبول قربانیاں راہِ خدا میں دیں اور اسلام کی بنا استوار کی۔ داستانِ حرم جس کی ابتدا حضرات ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ نے کی اس کی تکمیل حسینؑ ہی کے ذریعہ ہوئی ہے

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؑ ابتدا ہے اسماعیلؑ
(اقبال)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر کو بیان کرنے کا حکم اس لئے ہے کہ انہوں نے فرعون سے مقابلہ کیا۔

تو امام حسین علیہ السلام کا حق ان سے فائق ہے کہ انہوں نے اشد من الفرعون یزید سے مقابل ہو کر اسلام کی آزادی کے لیے شہادت قبول فرمائی۔

اگر حضرت داؤد علیہ السلام اس لیے قابلِ ذکر ہیں کہ وہ اوّاب تھے تو امام حسین علیہ السلام ان سے بھی زیادہ اوّاب تھے۔ اس لیے کہ انہوں نے دشمنوں کے محاصرہ میں، تلواروں کی جھنکار میں، نیزوں کی چمک میں اور شمشیر کی بُرش کے نیچے وہ اوّابی دکھلائی کہ اس رجوع الی اللہ پر ملائکہ بھی حیران رہ گئے۔

اپنی صفات حسنہ محمودہ کی بنا پر قرآن مجید میں خاص تذکرہ کے قابل بننے والے انبیاء کرام کو صدیق، مخلص صادق الوعد، اوّاب، صابرہ نعم العبد، صاحب قوتِ عمل اور صاحب نورِ بصیرت، اخیار اور مصطفین الاخیار بتلایا گیا ہے۔ ان سب صفات کو ایک ہستی میں دیکھنا ہو تو کربلا میں امام حسین علیہ السلام کو دیکھ لیجیے۔

جس صاحب عزم بندۂ خدا کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کا مقابلہ کرو گے۔ حسینؑ کا حقِ ذکر اس سے زیادہ پاؤ گے۔ اور یہ شرف ان کو اس لیے ملا کہ یہ رسولؐ سے ہیں اور رسول اللہ ان سے ہیں۔ خاتم المرسلین کے ذکر کے ساتھ امام حسینؑ کا ذکر ہے۔ خلق عظیم کے ساتھ امام حسینؑ کا ذکر ہے۔ ان کے ذکر سے رسول اللہ کا ذکر باقی ہے۔ اسی لیے ان کے ذکر کے بغیر نبی کریم علیہ وآلہ التسلیم پر درود دُم بریدہ یا ناقص ہے اور مکمل درود کے بغیر ذکرِ خدا صحیح نہیں۔ بالفاظِ دیگر آلِ رسولؐ متمم ذکرِ خدا و رسول ہے۔ ان کا ذکر ذکرِ الٰہی کا تکملہ ہے۔ ان کا ذکرِ رسول کا تتمہ ہے۔

ذکر موقع کی مناسبت سے ہونا چاہیئے۔ وفات اور شہادت کے دن مجلس عزا ہی مناسب ہے۔ نبی اکرم کے یوم وفات کو یوم عید کہنا یا عاشورۂ محرم کو عید کی خوشیاں منانا کسی طرح مناسب نہیں — ایام مصائب کے ہوں اور ذکر خوشی کا یہ کتنی عجیب بات ہے۔

یہ تو تھا علامہ مرزا احمد علی اعلی اللہ مقامہ کے کتابچہ "تذکرۃ الشہداء" سے اقتباس۔

ذاکرِ اہلبیتؑ:

اب بندہ احقر المومنین راقم الحروف بیان کرتا ہے؟

ذکرِ اہلبیتؑ کی دو بڑی اہم خصوصیات ہمارے علماء دین نے مقرر کر رکھی ہیں۔

(۱) ذکرِ اہلبیتؑ، ذکرِ رسولؐ اور ذکرِ الٰہی کا متمم ہے۔ اس لیے ذکرِ محمد وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے مجالس ذکر۔ مجالس عزا۔ مجالس مرثیہ خوانی۔ مجالسِ درود و سلام اور محافل میلاد اور محافلِ شہادت سب عبادت ہیں۔

عبادت کو تجارت بنانے کی ممانعت ہر طور قرآن شریف میں موجود ہے اور محدثین نے بھی کتب

احادیث میں باب المستاکل بعلمہ باندھ کر یہ ثبوت مہیا کیا ہے کہ علم دین کو دنیا کمانے کا آلہ اور جنسِ تجارت نہیں بنانا چاہیئے۔ بے شک علم بڑی دولت ہے۔ مگر علم کو سرمایۂ تجارت نہیں بنانا چاہیئے اور اسے ذریعہ معاش اور کسب نہ بنا لینا چاہیئے۔ معصوم کی حدیث ہے یا ابا النعمان لا تستاکل بنا الناس فلا یزیدک اللہ منہ الا فقراً۔ اے ابو نعمان تو ہمارے ذریعہ (ذکرِ ائمہ اہلبیت) سے لوگوں کے مالوں کو نہ کھا۔ اگر ایسا کرے گا تو اللہ اس سے تیرے فقر اور پریشانی کو زیادہ کر دے گا۔

جو روضہ خوان مناقبِ اہلبیت اور مصائبِ آلِ محمدؐ سے اپنی دکان سجاتا ہے۔ اور اہلِ کسب کی طرح فیس مقرر کرتا ہے۔ وہ یقیناً اس حدیثِ معصوم کے تحت آتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے دنیا میں فقر و پریشانی، اور آخرت میں ثواب سے محرومی کے سوا کچھ نہیں۔

پیش خوانی۔ پیش نمازی اور تعلیم قرآن کی اُجرت لینے کی صورت میں آخرت میں کچھ ثواب نہ ملے گا۔ بقول شخصے جس نے اُجرت لے کر جمعہ کی نماز پڑھائی اس نے نماز پڑھوائی تو نے لی مگر اس نے اپنی نماز کب پڑھی ؟۔

۲۔ مذہب شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کی یہ روایت بڑی پائدار ہے کہ اس میں مجتہد اعلم اور فقیہ اعلم کی تقلید واجب ہے۔ اور ہر ذاکر کے لئے ضروری ہے کہ وہ مجتہد اعلم سے اجازۂ روایت حاصل کرے۔ ذاکر کی شہرت (روایت) یا شہادت (علماء) یا امتحانِ علمیت کی بنا پر مجتہد جامع الشرائط اور مرجع خلائق اجازۂ روایت عنایت فرماتا ہے۔

یہ وہ اہم اور احسن طریقہ ہے جس سے مرثیہ خوانوں اور مجلس گیروں میں "روایت" کی درستی کو قائم رکھا جاتا ہے۔ اخبار و روایات کی صحت اور صحیح بات کی شناخت ہونا ضروری ہے۔ بیان میں سچائی اور گریۂ بے ریاء کا ہونا بھی ضروری ہے۔ روایت میں جھوٹ اور بناوٹ اور بیان میں مبالغہ آمیزی ہی نے درایت اور نقدِ روایت کے علم کو جنم دیا۔ علمِ درایت اور علمِ رجال اسی لئے علم الحدیث کا حصہ قرار پائے۔

عام غیر محتاط ذاکرین جعلی احادیث اور موضوعہ روایات کا سہارا لے لیتے ہیں۔ تاکہ سامعین زیادہ گریہ کریں۔ اللہ تعالےٰ نے، رسول اللہ اور ائمہ آلِ رسولؐ پہ دروغ بافئ محضہ کی معصیت سے بچنا چاہیئے

اللہ اور رسولؐ اور آلِ رسولؐ کے ذکر کو قائم رکھنے والے ذاکروں

احسن الذاکرین ضیغمِ اسلام : کا ذکر بھی اچھا ہے۔ وہ ذاکر جس کا اچھا چرچا رہا ہو خاص طور پر اس قابل ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے۔

علامہ مرزا احمد علی اعلی اللہ مقامہٗ کے عہد کے شروع میں برصغیر کے اس حصے میں ذکر حسینؑ کو قائم کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ مجالس میں شورش بپا کی جاتی تھی۔ اغیار کے مکروہ عزائم کے سامنے ذکر حسینؑ جاری کرنا گویا جان کی بازی لگانا تھا۔ علامہ موصوف نے ان انتہائی نامساعد حالات میں نوائے حق اور رسوم عزائے حسینؑ کو قائم کیا۔

عمر بھر کرتے رہے جو ذکر اولاد نبیؐ
لیسے رگوں میں ہے نام میرزا احمد علی
(اثر ترابی)

جناب کوثر پانی پتی نے مرحوم کو یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

احمد علی مفسّرِ قرآن و اہل بیت ! ‏ احمد علی مجاہدِ حق، سیفِ لافتیٰ!
گہے گہر فشاں سرِ منبر بوعظ و پند ‏ گاہے فغاں بلب ز تباہئ کربلا
در حفظ دیں چو عاشقِ جانباز سر بکف ‏ گرویدۂ مودّت و جاں دادۂ ولا!

✻

عزاداری کی ترقی اور مرثیہ خوانوں کی اصلاح ہمیشہ ان کے ملحوظ خاطر رہتی تھی۔ روضہ خوانوں، مرثیہ خوانوں، سوز خوانوں اور واعظوں پر ناقدانہ نظر رکھنے کے عادی تھے۔ اور ان پر بے لاگ تبصرہ کرتے تھے۔ روایت میں احتیاط کی تلقین فرماتے۔ جو لوگ وقتی مقبولیت کے لیے اور زور خطابت دکھلانے کے لیے جو منہ میں آئے کہہ دینے کے عادی تھے۔ یا مجلس میں بکا کی خاطر غیر ثقہ واقعات بیان کر دینے میں جھجک محسوس نہ کرتے تھے۔ علامہ موصوف ان کو منہ پر ٹوک دیتے تھے۔ وہ وعظ میں بڑی خطابت اور لفاظی کو بھی گوارا نہ فرماتے۔ ذکر حسینؑ کا مقصود اول گریہ نہیں بلکہ تعمیر کردار اور اصلاح و تہذیب المومنین ہے۔ ضیغم اسلام علیہ الرحمہ والرضوان عزاداری اہلبیتؑ تھے۔ اور وہ لاہور میں عزائے حسینؑ کے بانی ہوئے۔

شروع کی تو نے عزائے حسنؑ بصد ترتیب! ‏ حشر تک نام تیرا انجمن آرائی ہے (واقف)

مرحوم و مغفور نے مرنے سے چند لمحے پہلے فرمایا مجھے امام بارگاہ لے چلو۔ ان کو بتلایا گیا کہ آپ ہسپتال میں ہیں۔ تو سینے پہ ہاتھ مار کر کہا۔ میرا دل امامباڑہ ہے۔ میرا دل امامباڑہ ہے۔ اور یہی دم دم واپسیں ہو گیا۔

لاہور میں ماتم حسینؑ کے بانی حضرت پیر گامے شاہ رحمۃ اللہ تھے۔ ان کا مدفن تعزیہ کربلائے گامے شاہ کے پہلو میں بنا۔ لاہور میں ماتم حسنؑ کے بانی حضرت علامہ ضیغم اسلام علیہ الرحمہ تھے۔ ان کا مدفن تابوتِ امام حسنؑ کے زیرین حسینیہ ہال محلہ شیعاں اندرون موچی دروازہ لاہور میں بنایا گیا۔ واقعی للمتقین لحسن مآب۔ بے شک پرہیزگاروں کے لیے اچھی آرامگاہ ہے (ص ۳۸)

✻ از سال قرنِ اگر بوالآ شستہ کردہ اند — میرِ ناظرین ملقب بمیرزا

نقلِ روایت کے سلسلے میں بھی علامہ موصوف کا قلمی جہاد قابلِ ذکر ہے۔ "اقرالولاء بجواب اسرارِ روایات کربلا" اور "نفی الاختلاف عن روایات الاشراف" علامہ موصوف کی وہ نگارشات ہیں جن میں "روایات کی درستی" کی کوشش نہایت اہم ہے۔

اس عہد کے بہترین کشمیری مرثیہ خواں سلطان الذاکرین سید امداد علی شاہ امداد مرحوم اپنی مطبوعہ تصنیف "حدیقۂ غم" کے دیباچہ (گزارشِ احوالِ واقعی) میں رقمطراز ہیں۔ کہ یہ امر مترادفِ ناشکرگزاری ہوگا۔ اگر میں محققِ زمانہ اور مسلم الثبوت عالم و فاضل الحاج مرزا احمد علی صاحب شیغمِ اسلام کے ان بے نظیر علمی مشوروں کا شکریہ ادا نہ کروں کہ جنہوں نے میرے اصرار پر کمال مہربانی سے میرے مرثیہ حدیقۂ غم کو اول سے آخر تک حرف بحرف پڑھا اور کتب معتبرہ سے پوری تحقیق کے بعد شہدائے کربلا کے صحیح نام لکھوا کر میرے مرثیے کے اسناد و صحت میں ایک قابلِ قدر اضافہ فرمایا۔ جزاہ اللہ خیرالجزاء

آخری دم تک کیا جس نے بپے ملت جہاد محو ہو سکتی نہیں ہرگز دلوں سے اس کی یاد (ذاکر)

حجۃ الاسلام آقائے شیرازی مجتہد کربلا المقدسہ نے جو اجازہ مرحوم ضیغمِ اسلام کو ۱۳۸۳ھ میں عطا فرمایا۔ اس میں ان خطابات سے ان کی عزت افزائی فرمائی۔ العالم الفاضل، عمدۃ الاعلام، نخبۃ الایام، مروجِ الاحکام والساعی لاعلاءِ کلمۃ الاسلام، ثقۃ المسلمین حجۃ الاسلام الحاج میرزا احمد علی کو میری طرف سے ان روایات کے روایت کرنے کی اجازت ہے۔ جسے میں نے اپنے مشائخ عظام سے بصحت پایا ہے۔ ترویج الاسلام۔ اعلاءِ کلمۃ الاسلام اور تبلیغ الاحکام اور صاحبانِ آیۂ تطہیر اہلِ البیت کی طرف لوگوں کو ہدایت کرنا اہم السعادات اور افضل الغایات ہے۔

مثالی ذاکرِ حسینؑ کی دوسری خصوصیت میں بھی علامہ شیغمِ اسلام علیہ الرحمہ ایک نمایاں شان رکھتے تھے لسان الملت ناظش رضوی مرحوم نے ان کو اس لئے یوں خراجِ عقیدت پیش کیا۔

نازشِ ملت جناب میرزا احمد علی دہر سے راہی ہوئے ناگاہ جب سوئے عدم
ہوگیا دنیائے شیعیت میں اک محشر بپا بن گئی افسوس بزمِ مومنین تصویرِ غم
واعظین عصر میں کوئی نہیں اس کا حریف وعظ کے بدلے نہ لی اس نے کبھی کوئی رقم
ہاتھ پھیلائے نہ اس نے منعموں کے سامنے جیتے جی "الفقر فخری" کا بھرا ہے اس نے دم
خدمتِ دین و وطن تھا دہر میں اس کا شعار مادرِ گیتی نہ دے گی ایسے بیٹے کو جنم
یہ حقیقت ہے کہ ابنِ پاک ہیں باصد خلوص اس نے گاڑے ہیں حیثیت کے اکثر جا علم
شیغمِ اسلام کہتے تھے اسے مردانِ کار شیرِ ملت مانتے تھے دل سے احباب بہم

علامہ ضیغم اسلام علیہ الرحمہ آج کے مجلس خواں علماء دین اور ذاکرین کی تن آسانیاں اور ذاکری کی بھاری فیسیں اور اجرتیں دیکھتے اور ان کا مقابلہ اپنے وقت کے علماء کی دقت طلبی اور مشکل پسندی اور سعی لاعلاء کلمۂ حقہ میں جفاکوشی سے کرتے اور ان کے بلا معاوضہ مجاہدات و مجادلات اور فی سبیل اللہ مساعی سے موازنہ فرماتے اور کھری کھری سنانے میں کوئی تعطل نہ کرتے۔

جن کا عمل ہے بے غرض ان کی جزا کچھ اور ہے ۔۔۔ حور و خیام سے گذر بادہ و جام سے گذر

جناب علی مظفر جعفری نے شعروں میں یوں آئینہ بندی کی

غنی و اغنیہ کی ہیچ ہے اک پردہ دری تم نے ۔۔۔ گذاری عمر دنیا میں بشانِ بوذری تم نے
دُرِ فتنِ کادیانی سے قدم، چڑھے بہر منزل ۔۔۔ بایں انداز لہرایا۔ نشانِ حیدری تم نے
جہاں کے ضیغم اسلام کہنے سے ہوا ثابت، ۔۔۔ عبائے فقر میں رہ کر بھی کی اسکندری تم نے
غمِ شبیرؑ کے داغوں کی لو سے روشنی سے کر ۔۔۔ جلایا ہے چراغ محفل انساں گری تم نے
ہزاروں گمرہانِ رہ پہنچائے سرِ منزل ۔۔۔ جناب مولوی احمد علی امرتسری تم نے

دعا ترجمہ یا اللہ! ہم مرحوم کی نسبت خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے، اور تو اس کے حال کو ہماری نسبت زیادہ جاننے والا ہے۔

یا اللہ! اگر یہ نیک و محسن تھا تو اس کی نیکی و احسان کو بڑھا دے اور اگر یہ گنہگار تھا تو کسی معاملہ میں تو تو اس سے درگذر فرما اور اس کو بخش دے۔

یا اللہ! تو اس کو اپنی جوارِ رحمت میں بلند ترین جگہ دے اور اس کے پسماندگان اور اہل و عیال کی سرپرستی فرما۔ اور اس مرنے والے پر رحم فرما اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے پروردگار اس پر اپنی رحمت کے پھول برسا۔

وہ ذاکر حسینؑ جس نے عمر بھر اللہ تعالیٰ و رسولؐ اور آلِ رسولؐ کے ذکر کو قائم و دائم رکھنے کی مساعی جمیلہ کی ہوں۔ اور اس میں اخلاص عمل دکھلایا ہو۔ اور جس کا اس سلسلے میں اچھا چرچا رہا ہو۔ وہ احسن الذاکرین والا شان ذاکر اس قابل ہے کہ اس کے بقاء ذکر اور اس کے دینی و قلمی جہاد کو زندہ اور پائندہ بنانے کی کوشش کی جائے۔ اس کوشش میں ضیغم اسلام میموریل اکیڈیمی مرحوم کی یاد میں مندرجہ ذیل مذہبی لٹریچر شائع کر چکی ہے۔

۱۔ مرگ باشرف ۔ سوانح ضیغم اسلامؒ ۔/۲ روپے

۲- تبلیغاتِ دین میں نقوشِ دلنشین — مفت

۳- شانِ مجاہدِ جرّار اور نشانِ حیدرِ کرّار روپیہ ۱/۵۰

۴- جنگی قیدی (کتاب وسنت کی روشنی میں) ۱/۵۰

جو عمار مہدی مرزا ۹۶ قاسم روڈ - افتخار کالونی - نیو سمن آباد - لاہور - پنجاب پاکستان سے دستیاب ہو سکتی ہیں -

آیۃ اللہ العظمیٰ حضرت آقائے شریعتمداری مدظلہ العالی مجتہد اعلم اور فقیہہ اعظم قم معظم (ایران) نے اپنے جوابی خط میں تحریر فرمایا ہے کہ مرحوم خطیبِ اسلام مبلغِ اسلامی کی تبلیغاتِ اسلامیہ کو طبع کروایا جائے - تصانیف کو ضرور اشاعت پذیر ہونا چاہیئے -

آہ علامہ آغا بارہوی!

بزرگِ ملت سرکار علامہ آغا بارہوی (مقیم مغلپورہ لاہور) نے شبِ جمعہ ۲۴ رمئی ۱۹۷۳ء کو سفرِ آخرت اختیار کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ علامہ مرحوم اردو فارسی و عربی کے شاعر ہونے کے علاوہ انگریزی زبان میں بھی بہرۂ کامل رکھتے تھے۔ ملک کے مشہور علماء و محدثین میں شمار تھا۔ آپ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں سے اکثر ابھی شائع نہیں ہو سکیں۔ آپ نے اپنی ساری عمر جو قمری حساب سے اس وقت ۱۰۳ سال تھی۔ مقاصدِ اسلامی کی تبلیغ اور علوم ائمہ اطہار کی اشاعت میں بسر فرمائی۔ مساجد و مراکز دینی کی تعمیر میں آپ کی کامیاب کوششیں ہمیشہ یاد رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ علامہ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور متعلقین کو صبرِ جمیل مرحمت ہو۔ قارئین کرام ایک سورۂ فاتحہ کا ثواب ضرور علامہ مرحوم کی نذر فرمائیں — سرکار علامہ کے داماد مولانا مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب فاضل لکھنوی اور دیگر عزیزان سوگوار کی خدمت میں ادارہ پیام عمل جذباتِ تعزیت پیش کرتا ہے۔

التماس دعا: قارئین کرام سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل کارکنانِ ملت کی صحتِ عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۱) مشہور مبلغ عقیدہ ... خواجہ محمد لطیف انصاری (۲) خواجہ تمیز علی حیدر ایڈووکیٹ - ... ڈسٹرکٹ ... کمشنر ... ایم - (۳) سید محمد تقی ہاشمی ... لاہور ... (۴) ... سادات ...

اے حسینؑ

جناب انجم آفندی مدظلہ

اسلام تیرا حاصلِ محنت ہے اے حسینؑ
دنیا میں دین تیری بدولت ہے اے حسینؑ

دیوار و در لرزتے ہیں ماتم کے زور سے
کیا پُر وقار شامِ شہادت ہے اے حسینؑ

ملت بھی سوگوار ہے فطرت بھی ماتمی
چہرہ شفق کا خون کی رنگت ہے اے حسینؑ

جینے کا اختیار تھا مرنا کیا پسند!
کیا جبر و اختیار پہ قدرت ہے اے حسینؑ

یہ صورتیں یہ خاکِ بیابانِ کربلا،،
اِک اِک جری کی چاندنی صورت ہے اے حسینؑ

کیا کیا گلوں میں تیر ہیں سینوں میں برچھیاں
بچوں میں بھی بزرگوں کی ہمت ہے اے حسینؑ

مردانِ حرب و ضرب کا اللہ رے انتخاب
یکساں جنہیں جراحت و راحت ہے اے حسینؑ

وہ تشنگی، وہ تیر، وہ اِک پھول سا گلا
بے شیر کا خیال قیامت ہے اے حسینؑ

دریائے خون میں ڈوب کے بھی پار اُتر گئے
سب کے لبوں پہ موجِ مسرت ہے اے حسینؑ

ہر دن نمازِ عصر میں آتی ہے تیری یاد
کیا دردناک عصر کی ساعت ہے اے حسینؑ

زخمی جبیں لہو سے مصلےٰ رنگا ہوا،،
یہ روحِ معرفت یہ عبادت ہے اے حسینؑ

زخمی اسد کے قبضہ میں جیسے شکار ہو
قدموں میں کائنات کی دولت ہے اے حسینؑ

یہ تیرے ساتھ موت میں کیسی حیات تھی
زندہ جو رہ گئے انہیں حسرت ہے اے حسینؑ

گزرا ہے اس طرح سے اسیروں کا قافلہ
خود جادۂ صواب کو حیرت ہے اے حسینؑ

نیزے پہ سر ہے دوش پیمبر پہ ہیں قدم
یعنی ہر ایک حال میں رفعت ہے اے حسینؑ

بزمِ عزا کی شان ہے عباسؑ کا علم
بیدار اب بھی روحِ جلالت ہے اے حسینؑ

انصار کی قلیل سی تعداد دیکھ کر
غرقِ عرق جبینِ مودت ہے اے حسینؑ

سمجھے گا کیا کوئی مری سینہ شگافیاں
واللہ تیرے درد میں لذت ہے اے حسینؑ

میدانِ کربلا نہ سہی کربلا سہی،
قدموں میں جان دینے کی حسرت ہے اے حسینؑ

دینی سوالات کے جوابات

از سرکار مولانا السید محمد جعفر زیدی خطیب جامع مسجد اسلام پورہ و سرپرست امامیہ مشن پاکستان

ادارہ درس عمل لاہور کے زیر اہتمام لاہور میں ہفتہ وار مجالس استفسارات منعقد ہوتی ہیں۔ جن میں مولانا سید محمد جعفر زیدی دینی سوالات کے جواب دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک سوال مع جواب شائع کیا جا رہا ہے۔ آپ بھی درج ذیل پتہ سے بذریعہ جوابی لفافہ اپنے دینی سوال کا جواب حاصل کر سکتے ہیں۔

پتہ: انچارج استفسار ادارہ درس عمل دفتر واقع امام بارگاہ غریب نیواز طاہر سٹریٹ اندرون موچی دروازہ لاہور

طاہر حسین بٹ لاہور

جنگ خیبر کا قرآن میں ذکر ہے؟

س:۔ جنگ بدر، خندق، احد کا مختصراً ذکر قرآن میں موجود ہے۔ کیا اسی طرح کسی مقام پر جنگ خیبر کا بھی کہیں قرآن میں ذکر ہے سورہ و آیت بتا دیجئے۔؟

الجواب: آخری علمدارِ جنگ خیبر کے جو صفات آنحضرت نے فتح خیبر سے ایک روز پہلے بیان فرمائے ہیں لاعطین الرایۃ غداً رجلاً کرار الخ ان مذکورہ صفات کا ذکر قرآن پاک پارہ ۶ سورہ مائدہ میں موجود ہے۔ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ترجمہ اللہ عنقریب ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (اللہ تعالیٰ) محبت رکھتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں وہ لوگ مومنین کے لئے رحم دل اور کفار پر غالب آنے والے، خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں اور راہِ حق میں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈرنے والے نہیں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا وہ شرف ہے جو ہر کس و ناکس کو نہیں بلکہ) اس ہی کو اللہ دیتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت کچھ دینے والا اور علم والا ہے۔

نظر عمیق کر دیکھا جائے تو آیتِ مذکورہ میں ان تمام صفات کا مفصل ذکر ہے جو حدیث خیبر میں آنحضرت نے علی مرتضیٰ کے لئے بیان فرمائے۔

جنگ حنین اور فتح معرکہ خیبر کا ذکر قرآن پاک کے پارہ ۲۶ سورۂ فتح میں صلح حدیبیہ کے ضمن میں موجود ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

ترجمہ: البتہ اللہ خوشنود ہوا مومنین سے جبکہ اے رسول وہ درخت کے نیچے تمہاری بیعت کر رہے تھے پس اللہ اُن کے دلوں کی بات کو جانتا تھا پس اللہ نے اُن پر سکون و اطمینان نازل کیا اور ایک قریبی فتح بھی عطا کی اور کثیر مالِ غنیمت بھی جو وہ پائیں گے۔ اور اللہ غالب اور حکیم ہے۔ ایمان والو! اللہ نے تم سے کثیر مالِ غنیمت کا وعدہ کیا ہے جس کو تم حاصل کرو گے اور یہ خبر فتح جلد ہی پوری ہو گی۔ اور اللہ نے تمہارے دشمنوں کے ہاتھوں کو تمہاری طرف بڑھنے سے روک دیا ہے تاکہ مومنین کے لئے یہ فتح کی راہ رکھا دے۔ اور وہ دوسری فتح بھی عطا کرے جو تمہارے بس کی تو ہرگز نہیں ہے لیکن اللہ کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

یہاں جس قریبی فتح کی خوشخبری دی گئی ہے اور اُس فتح کی بدولت کثیر مالِ غنیمت ملجانے کا وعدہ بڑی شد و مد سے دو مرتبہ کیا گیا ہے یہ خیبر ہی کی فتح ہے۔ خیبر میں یہودیوں کے متعدد قلعے تھے لیکن اُن سب سے زیادہ مضبوط، جنگی سامان اور جنگجو بہادروں سے بھرا ہوا قلعۂ قموص تھا اسی وجہ سے یہودیوں نے دوسرے قلعوں پر طاقت آزمائی نہیں کی چنانچہ وہ سب قلعے معمولی جھڑپ میں ایک کے بعد ایک فتح ہوتے چلے گئے یہودیوں نے اپنی پوری طاقت قلعۂ قموص کے لئے محفوظ رکھی تھی جب قلعۂ قموص کے فتح کرنے کی نوبت آئی تو یہودیوں نے ایسی شدید جنگ کی کہ مسلمان لشکر اور سردارِ لشکر ہزیمت خوردہ ہو کر واپس آتے رہے اور اس قلعہ کا فتح کرنا ان کے بس سے باہر ہو گیا اور مسلمانوں کی طاقت نے جواب دے دیا وَاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا یعنی وہ دوسری فتح جو تم قطعاً نہ کر سکے اور تمہارا کوئی قابو نہ چلا یہ اشارہ بظاہر اسی قلعۂ قموص کی فتح کی طرف ہے۔ تفسیرِ صافی میں امام باقر علیہ السلام کا یہ ارشاد موجود ہے کہ مذکورہ آیات میں جس فتحِ قریب کا اور جس کثیر مالِ غنیمت کا ذکر ہے اس سے مراد فتح خیبر ہے جو صلح حدیبیہ کے بعد ہوئی ہے۔

خبرِ وحشت اثر: کراچی سے مولانا سید آغا مہدی صاحب لکھنوی نے اطلاع دی ہے کہ انہیں تہران سے مولانا سید کاظم صاحب کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ ایامِ عزا کے دوسرے فساد میں جناب سید العلماء علامہ سید علی نقی صاحب مجتہد العصر لکھنوی کا مکان اور کتب خانہ نذرِ آتش کر دیا گیا۔ خواتین اور بچوں کو [illegible]

اطلاعات

اعلان درس قرآن: دھرمپورہ لاہور میں صابر حسین جعفری کے مکان پر ہر اتوار کو ۵ بجے سے ۶ شام تک مولانا غلام حسین نجفی صاحب مدرس جامعۃ المنتظر لاہور تعلیمات محمد و آل محمد کی روشنی میں درس قرآن دیتے ہیں۔ جملہ برادران ایمانی سے شرکت کی استدعا ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لائیں۔ صابر حسین جعفری مکان نمبر ۳۵، گلی نمبر ۲ حبیب کالونی۔ دھرمپورہ لاہور۔

امام بارگاہ کے لئے امداد کی اپیل: حضرات مومنین! بار میلا نزد ہنگو ضلع کوہاٹ میں ایک امام بارگاہ جس پر مطابق نقشہ ایک لاکھ باسٹھ ہزار پانچ سو روپے لگتا ہے ابھی تک ہم اپنی طرف سے ۲۲ ہزار روپے جمع کر چکے ہیں اور کام شروع کر دیا ہے۔ جملہ مومنین سے استدعا ہے کہ "یا لیتنی کنت معکم" کے جذبہ کے تحت حسب استطاعت امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ مندرجہ ذیل شیعہ اکابر علماء نے اس امر خیر کی طرف تائیدی توجہ فرمائی ہے — مولانا شیخ جواد حسین صاحب خطیب ہنگو، عماد الاسلام مولانا سید بادشاہ حسین صاحب پاراچنار، مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب [illegible]

مندرجہ ذیل پتہ پر امدادی رقوم ارسال فرما کر مثاب و ماجور ہوں۔ ضلع کوہاٹ تحصیل ہنگو موضع بار میلا۔ جمعدار مختار علی صاحب منتظم اعلیٰ۔ (سید ذوالکفل گل سیدان جعفری سیکرٹری)

مجالس کوٹ غلام محمد: امام باڑہ بیت الحسنین کوٹ غلام محمد قصور میں امسال مولانا اقبال حسین صاحب زیدی نے عشرہ محرم کی مجالس پڑھیں جو بہت پسند کی گئیں اس امام باڑہ میں تقریباً چودہ سال سے تبلیغ دین کا سلسلہ جاری ہے۔ علماء مومنین کو مستفیض فرماتے رہتے ہیں۔ (سید اخلاق حسین متولی)

کوئٹہ میں جلسہ عید میلاد النبی: انجمن محبان اہل بیت (رجسٹرڈ) کوئٹہ بلوچستان کے زیر اہتمام شارع علمدار پر ایک عظیم الشان جلسہ بسلسلہ عید میلاد النبی منعقد ہوا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں مومنین نے شرکت کی۔ اس موقع پر اتحاد بین المسلمین کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ جلسے کی سجاوٹ اور دوسرا سب انتظام دستہ رضاکار حسینی انجمن ہذا نے سرانجام دیا۔

(اصغر عباس سیکرٹری اطلاعات)

انجمن محبان محمد و آل محمد: اچیولال ضلع جھنگ کے مومنین نے ایک انجمن محبان محمد و آل محمد کی تشکیل کی

ہے تاکہ تبلیغی کام بہ احسن الوجوہ انجام دے سکیں۔ (فیروز حسین (صدر))

جامعہ ایمانیہ: جامعہ ایمانیہ کے زیر اہتمام دو امتحان یعنی (۱) واقف دینیات (۲) عالم دینیات منعقد ہوتے ہیں نصاب کلیتہً اردو میں ہے۔ امتحانوں کی تیاری مقررہ نصاب کے مطابق اپنے اپنے طور پر کی جا سکتی ہے۔ امتحانوں کے مرکز امیدواروں کی سہولت کے مطابق مختلف مقامات پر مقرر کئے جاتے ہیں۔ نصاب تعلیم کا تعین، سوالیہ پرچوں کی تیاری، اور جوابی کاپیوں کی جانچ ملک کے ممتاز علما و ادبا کرتے ہیں۔ ہر پرچہ میں کم از کم چالیس فیصدی اور مجموعی طور پر پچاس فیصدی نمبر حاصل کرنا ضروری ہیں۔ ۷۵ فیصدی یا زائد نمبر حاصل کرنے پر اعلیٰ کامیاب قرار دیا جاتا ہے۔ عالم دینیات اور واقف دینیات کا اگلا امتحان ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء سے ہوگا۔ شرکت کی درخواستیں ۱۵ اگست تک پہنچنا چاہئیں۔ مفصل لائحۂ عمل نصاب تعلیم، شرکت فارم وغیرہ ایک روپیہ پچاس پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگائے جا سکتے ہیں۔

مہتمم جامعہ ایمانیہ۔ ۱۵۴۔ الیف بلاک ۲ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی ۲۹

پیامِ عمل کا سالانہ چندہ: یکم مئی ۶۳ء سے ۱۵ جون ۶۳ء تک جن ممبروں کا چندہ وصول ہوا ان کے ممبری کا نمبر حسب ذیل ہیں۔ فرداً فرداً رسیدیں جاری نہیں کی گئیں۔

۴، ۲۰، ۳۹، ۵۵، ۶۲، ۶۴، ۶۵، ۸۰، ۸۲، ۸۴، ۱۱۹، ۱۳۰، ۱۶۰، ۱۹۰، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۸،
۲۰۶، ۲۱۴، ۲۱۸، ۳۱۴، ۳۲۳، ۳۲۵، ۳۳۰، ۳۳۳، ۳۴۰، ۴۱۹، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۷،
۴۴۷، ۴۵۳، ۵۰۹، ۵۲۵، ۵۲۹، ۵۳۱، ۵۳۶، ۵۳۹، ۵۴۱، ۵۵۲، ۵۶۱، ۵۸۲، ۵۸۹، ۵۹۴،
۶۵۳، ۶۶۱، ۷۰۵، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۸، ۷۳۱، ۷۵۵، ۷۶۵، ۷۸۵، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۸، ۷۹۹،
۸۱۸، ۸۳۳، ۸۴۹، ۸۶۳، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۹۲، ۸۹۸، ۹۰۹، ۹۲۴، ۹۴۱، ۹۶۱، ۱۰۰۴، ۱۰۱۶، ۱۰۹۷،
۱۱۰۰، ۱۱۰۵، ۱۱۲۹، ۱۱۴۰، ۱۱۶۶، ۱۱۶۹، ۱۱۷۳، ۱۱۸۲، ۱۱۹۶، ۱۲۰۳، ۱۲۱۰، ۱۲۱۶، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱،
۱۲۴۰، ۱۲۶۱، ۱۲۸۵، ۱۲۹۰، ۱۲۹۴، ۱۳۰۰، ۱۳۴۴، ۱۳۴۰، ۱۳۴۶، ۱۴۰۴، ۱۴۴۱۔

پتہ درکار ہے: مندرجہ ذیل حضرات کو جو لٹریچر بھیجا جاتا ہے۔ وہ واپس آجاتا ہے۔ اگر آپ کو ان کا صحیح پتہ معلوم ہو تو براہ کرم دفتر امامیہ مشن کو مطلع فرمائیں۔

(۱) سید اختر حسین صاحب سیمنٹ ڈیلر چوک بازار جھنگ شہر ممبری ۱۵۱/۱۲۵۶ء

(۲) سید جعفر علی زیدی صاحب ۸۰۶ ٹی اینڈ ٹی کالونی ملیر ہالٹ کراچی ۲۷ ممبری کا نمبر ۱۸۲/۱۲۹۹

توسیع رکنیت: مندرجہ ذیل حضرات نے ۵ مئی ۶۳ء سے ۱۵ جون ۶۳ء تک امامیہ مشن کے نئے ممبر بنائے ادارہ ان حضرات کا بے حد ممنون ہے۔

(۱) خواجہ حبیب علی صاحب مینجنگ ٹرسٹی ۱
(۲) خان راغب حسین خان ایچی ٹرسٹی ۲
(۳) سید آل نقی صاحب سرپرست نمبر۱۰ کراچی ۱
(۴) سید امام بخش صاحب ٹرسٹی ۱
(۵) شیخ شریعت حسین صاحب آفس سیکرٹری ۱
(۶) سید حسن علی شاہ صاحب کاظمی ۱
(۷) سید حسن عباس صاحب خیر پور میرس ممبری نمبر ۱۹ ۱
(۸) بیگم منظور حسین کاظمی ممبری نمبر ۱۰۵ کراچی ۲
(۹) سبط کاظم جعفری صاحب اسلام آباد ممبری نمبر ۸۱ ۱
(۱۰) اختر حسین صاحب راولپنڈی ممبری نمبر ۹۹ ۱
(۱۱) سید حسن رضا جعفری صاحب ممبری نمبر ۱۵۲۶ ۱ انسپکٹر ۲
(۱۲) سید نذر عباس صاحب لاہور ۲
(۱۳) مولوی عبدالغفور صاحب مدرسہ جامع المنتظر لاہور ۱

یوم شریکۃ الحسینؑ: ۳۰ رجون (اتوار) بعد نماز مغرب بمقام کربلا گامے شاہ بیرون بھاٹی گیٹ لاہور۔ یوم شریکۃ الحسینؑ کی تیرہ سالہ مخصوص سابقہ روایات عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد ہوگی۔ خطیب آل محمد مولانا الحاج سید اظہر حسن زیدی، مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل دیوبندی، صدر الذاکرین سید خادم حسین، افضل الذاکرین عاشق حسین بی۔ اے اور دیگر علماء و ذاکرین خطاب فرمائیں گے۔ زیارت تابوت ام المصائب برآمد ہوگی۔ (سید ریاض الحسن سید گوشۂ ابو طالب لاہور)

• ۲۳ رجون (اتوار) چھ بجے صبح کربلا گامے شاہ لاہور، حضرت زینب سلام اللہ علیہا کو پرسا دینے کی غرض سے ایک مجلس بعنوان "یا عون و محمد" منعقد ہوگی۔ جناب شائق زیدی اپنا تصنیف مرثیہ پیش کریں گے۔ مخدوم زادہ مولانا حافظ شمشاد علی پانی پتی خطاب فرمائیں گے۔ (سید ریاض الحسن)

اخبارِ غم

مولانا سید شبیر علی شاہ صاحب قبلہ امام جمعہ و جماعت حیدریہ ٹرسٹ رحیم یار خاں نے ۲۸ راپریل کو اس دارِ فانی سے رحلت فرمائی — اس زمانۂ قحط الرجال میں سرکار موصوف کا سانحۂ ارتحال بہت بڑا قومی حادثہ ہے۔ مرحوم بڑے متقی اور حکیم حاذق بھی تھے۔ دور دور سے لوگ بغرضِ علاج حاضر ہوتے تھے۔ نماز جنازہ آپ کے فرزند اکبر مولوی السید ذوالفقار حسین صاحب نے پڑھائی۔ لوگوں نے بلا تفریق مذہب و ملت شرکت کی۔ اور عزا خانہ حیدریہ ٹرسٹ میں سپردِ خاک کیا گیا۔

• آغا مظفر صاحب دو ماہ ہوئے مختصر سی علالت کے بعد حرکتِ قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔

• سید اقبال حسین رضوی ایم۔ اے سابق اینٹی کرپشن آفیسر جو خان بہادر ڈاکٹر سید حسین شاہ رضوی المشہدی (حسین شاہ سرٹیپل روڈ لاہور) کے فرزند رشید تھے۔ ۵ رمئی ۱۹۷۴ء کو بوقت شام رہگرائے ملکِ بقا ہوئے۔ مرحوم

امامیہ مشن اور انجمن وظیفہ سادات کے سرگرم رکن رہے۔ انگریزی میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا اور تفسیر لکھی جو اس وقت زیر اشاعت ہے ؎

ختم مغرب کی اذاں ہونے نہ پائی تھی قمرؔ سوئے فردوس رواں ہو گئے اقبال حسین

قارئین سے درخواست ہے کہ ان مسافران عدم آباد کے ایصال ثواب کے لئے سورۂ فاتحہ ضرور تلاوت فرمائیں۔

گوشوارہ آمد و خرچ امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ ماہ اپریل ۱۹۷۶ء

نمبر شمار	مدات	آمد: پیسے	آمد: روپے	نمبر شمار	مدات	خرچ: پیسے	خرچ: روپے
۱	چندہ رکنیت	۷۱	۲۵۲۰		بقایا امپریسٹ	۵۰	۶
۲	کٹوتی پراویڈنٹ فنڈ	-	۴	۱	تنخواہ ملازمین	۲۹	۱۱۰۱
۳	فروختگی پیام عمل - لٹریچر - اجرت اشتہارات امانت وغیرہ	۷۲	۱۳۴	۲	تواضع - سٹیشنری - باربرداری - اخبار - متفرق وغیرہ	۲۷	۹۲
۴	سہم امام	-	۵۴۰	۳	بلڈنگ - انارکلی و پاک نگر	-	۶۲
۵	عطیات	-	۲۲۳	۴	اخراجات پیام عمل	۵۰	۴۴۶
۶	فنڈز غیر سادات - حسینی فنڈ	-	۱۷	۵	اخراجات مکتبہ امامیہ	۴۳	۳۴۰۵
۷	جیب بنک (برآمدگی)	۵۶	۱۷۱۷				
	میزان	۹۹	۵۱۶۶		میزان	۹۹	۵۱۶۶

مکتبہ امامیہ مشن کے علمی جواہرات

مندرجہ ذیل کتب ممبران مشن کو ۲۰ فیصد رعایت سے اور تاجروں کو ۲۵ فیصد کمیشن پر مہیا کی جائیں گی۔

شہید انسانیت: یہ کتاب سید الشہداء حضرت امام حسینؑ پر مجتہد العصر علامہ السید علی نقی النقوی کا شاہکار ہے۔ جو ہر مکتبۂ فکر کے حضرات میں یکساں طور پر مقبول ہے۔ بڑا سائز۔ صفحات ۶۰۰ سفید کاغذ آفسٹ طباعت ڈائیدار جلد ۱۲/۵۰ روپے

ڈوائن ساورینٹی (انگلش): تالیف پروفیسر سید حسن صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی ... اس کتاب میں خلافت الٰہیہ کے موضوع پر بڑی جامعیت سے اظہار خیال کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مسلم و غیر مسلم ہر مکتبۂ خیال کے لوگوں کو صحیح معلومات حاصل ہوں گی۔ اور بہت سے غلط شکوک و شبہات کا ازالہ ہو گا۔ سائز ۲۲×۱۸ سفید کاغذ، چھپائی بہترین انگلش ٹائپ، صفحات ۲۵۰ قیمت ۱۲/۵۰ اور مشن کے ممبروں کے لیے صرف ۱۰/- روپے

ریلیجن اے ماسٹ اُرج (انگلش): اس کتاب میں مذہب کی عالمگیر ضرورت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کی ترقی کے لیے مذہب بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ کتابی سائز۔ سفید کاغذ۔ بہترین انگلش ٹائپ کی چھپائی صفحات ۵۰ قیمت ۱/۵۰ روپیہ۔

پیام عمل کا انیس نمبر

خدائے سخن میر انیس اعلیٰ اللہ مقامہ کی صد سالہ یادگار کے سلسلے میں چھپنے والا دو سو صفحات کا یہ ضخیم نمبر جس میں ۱۲ نایاب فوٹو بھی شامل ہیں۔ ایک نہایت گراں قدر علمی و ادبی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں ملک کے مشہور و اہل قلم کے نہایت پرمغز سوانحی، تحقیقی اور تنقیدی مقالے شائع ہوئے ہیں۔ جس پر علمی، ادبی اور مذہبی حلقوں کی جانب سے بڑے تحسین و آفریں کے خطوط آ چکے ہیں اس "انیس نمبر" پر اگرچہ زر کثیر صرف ہوا ہے۔ لیکن قیمت صرف ... رکھی گئی ہے یہ امامیہ مشن ۱۶ ارتقی آنار کلی لاہور کے علاوہ بک سٹالوں سے بھی مل سکتا ہے۔


آپ کی
بچت
آپ کے بچے کے ساتھ
روز بہ روز بڑھے گی
اپنی بچت کو
قومی بچت کی اسکیموں میں لگائیے
خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ
نیشنل ڈپازٹ سرٹیفکیٹ
ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
انعامی بانڈ
پوسٹ آفس سیونگ بینک
پوسٹل لائف انشورنس
قومی بچت کے مرکز، بینک یا ڈاک خانے سے خریدیے
RIO (K) PE

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رجسٹرڈ ایل 7717 بابت ماہ جون 1974ء نمبر ماہنامہ پیام عمل لاہور

ادارہ عالیہ امامیہ مشن لاہور کو سہم امام صرف کرنے کے لئے عراق و ایران کے

مجتہدین عظام کے اجازہ ہائے مبارک کا اردو ترجمہ

(نوٹ: امامیہ مشن کو دیئے جانے والے عطیات پر حکومتی انکم ٹیکس معاف ہے۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مستطاب مروج الاحکام ثقۃ الاسلام السید محمد جعفر امام الجمعہ والجماعت سرپرست امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ لاہور دام عزہ۔ جناب آپ ہماری جانب سے مجاز ہیں کہ پاکستانی ایک لاکھ روپے تک سہم مبارک امام علیہ السلام کی رقم میں سے ... وصول کریں اور اس رقم کو شرع مقدس اور مذہب حقہ شیعہ اور تبلیغی کتب کی ترویج اور مبلغین پر صرف کریں اور ہماری جانب سے رسید عطا فرمائیں۔ رقم کو پہنچنے میں ہم خداوند تعالیٰ سے امامیہ مشن کے شرعی مقاصد اور توفیقات ... کے حصول کیلئے خواستگار ہیں اس زمانہ میں ترویج دین کی بہت ضرورت ہے جو تمام واجبات سے زیادہ ارجح ہے انشاء اللہ حضرت ولی عصر ارواحنا فداہ خود بھی نگاہ کرم سے اس ادارہ کی مدد فرمائیں گے۔ والسلام علیکم

(ترجمہ اجازہ مبارک) محمد الحسینی الشاہرودی

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و صلوٰۃ کے بعد تمام مومنین اور محترم اہل لاہور و اطراف لاہور مجاز ہیں جن کو اجازت دی جاتی ہے کہ شرعی رقوم جیسے سہم مبارک امام علیہ السلام کی بابت ایک لاکھ روپیہ پاکستانی سے ادارہ امامیہ مشن کی تبلیغی امداد کے لئے شرع مقدس اور مذہب حقہ شیعہ اور دینی و تبلیغی کتب کی ترویج میں اور مبلغین دین مبین کے بارہ میں خرچ کرنے کیلئے پہنچائیں اور رقم دینے والوں کے نام میری طرف سے رسید جاری کریں۔ مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ حتی الامکان ایسی رقوم کا مصرف جناب مستطاب مروج الاحکام مولانا السید محمد جعفر زیدی امام الجمعہ والجماعت لاہور دامت تائیداتہ کی اطلاع سے ہوگا۔ امید ہے کہ تمام برادران دینی کی خدمات حضرت احدیت جل عظمتہ کی مرضی کے مطابق اور حضرت ولی العصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی توجہ کا شامل حال ہوں گی۔

ہمارے تمام برادران مومنین کو سلام اور سب پر اللہ کی رحمت!

(ترجمہ اجازہ مبارک) سید محمد کاظم شریعتمدار

۲۰ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب مستطاب مروج الاحکام ثقۃ الاسلام سلالۃ الاطہار آقا سید محمد جعفر زیدی امام جماعت دام عزہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکتوب شریف ... حضرت ولی العصر ... [illegible] ... امام علیہ السلام ... [illegible] ... ادارہ امامیہ مشن ... [illegible] ... اسلام ... [illegible] ... حضرت ولی عصر ... [illegible]

... [illegible]

مذہبی علوم کے طالب علموں اور اردو زبان جاننے والوں ... بیان دیا ہے ... کہ پاکستان کا مذہبی ادارہ یعنی امامیہ مشن ... شریعت اور احکام دین کی تبلیغ میں ... امامیہ مشن کی ... دین اسلام کی تبلیغ کیلئے ... اور ... [illegible] ... سے وہ ... امامیہ مشن کی ترقی کے لئے ... [illegible] ... گا۔

مہر و دستخط

آقائے محسن الحکیم طباطبائی

HANEEM

... جعفریہ کا کثیر الاشاعت ماہوار رسالہ

پیام عمل

لاہور

دسمبر ۱۹۷۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

[illegible]

۲۵ جمادی الاول [illegible]

[illegible] الحسینی الشاہرودی

ترجمہ [illegible] مبارکہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

[illegible]

اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہو جو نیکی کی طرف بلائے، اچھی باتوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے (آلِ عمران)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان میں ملتِ جعفریہ کا سب سے زیادہ شائع ہونیوالا

ماہنامہ پیامِ عمل لاہور

جلد ۱۶
شمارہ ۱۰

شوال و ذیقعد ۱۳۹۲ھ
دسمبر ۱۹۷۲ء

جنتری نمبر

بدل اشتراک

ممبران.... سات روپے سالانہ
معاونین.... دس روپے سالانہ

مربی (لائف ممبر) یکصد روپیہ یکمشت یا قسط وار بشرطیکہ پہلی قسط مبلغ بیس روپے کی ہو اور بقایا رقم ایک سال کے اندر ادا ہو۔

سرپرست

پانچسو روپیہ یکمشت یا قسط وار بشرطیکہ پہلی قسط یکصد روپیہ ہو اور بقایا رقم ایک سال کے اندر ادا ہو۔

بیرون پاکستان کے لئے فیس رکنیت:- سرپرست۔ ۵۰ پونڈ۔ عمر بھر کیلئے ایک مرتبہ۔ مربی لائف ممبر۔ ۱۰ پونڈ۔ عمر بھر کے لئے ایک مرتبہ۔

معاون:- ۵ شلنگ سالانہ۔ ممبر ایک پونڈ سالانہ۔ فی پرچہ ۷۵ پیسے

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ پوسٹ بکس ۲۸۵، ۷/ انار کلی لاہور

جن حضرات کا خریداری نمبر درج ذیل ہے صرف ان

گذارش

آپ کا خریداری نمبر
....
ہے۔ آپ کا چندہ ماہ دسمبر ۱۹۷۲ء میں ختم ہو گیا ہے۔ آخری پرچہ بھیجا جا رہا ہے۔ اس ماہ کے ختم ہونے سے پہلے آپ اپنا سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیجئے۔ اسطرح آپ کو وی۔ پی کے اخراجات بھی بچ جائیں گے اور پیامِ عمل کا اگلا شمارہ "انیس نمبر" جو ایک ضخیم اور یادگار شمارہ ہوگا۔ آپ بلا قیمت حاصل کر سکیں گے بشرطیکہ اپنا سالانہ چندہ جلد ارسال فرمائیں۔ اپنے منی آرڈر پر اپنا ممبری نمبر ضرور لکھئے۔

پیامِ عمل کا

انیس نمبر اور اربعین نمبر

آئندہ جنوری اور فروری کا مشترکہ شمارہ انیس نمبر ہوگا مارچ اور اپریل کا مشترکہ نمبر حسبِ معمول اربعین نمبر کی صورت میں پیش کیا جائے گا۔ ان دونوں خصوصی شماروں کے لئے مشہور اہلِ قلم حضرات اپنے گراں قدر مضامینِ نظم و نثر سے نواز رہے ہیں۔ آپ سے بھی التفات کی توقع ہے۔ انیس نمبر کے لئے ۵ رجنوری تک اور اربعین نمبر کے لئے ۵ رمارچ تک اپنی معیاری نگارشات بھیج کر ممنون فرمائیے۔

اشتہار دینے کا بھی یہ ایک نادر موقع ہے۔ کیونکہ پیام عمل ایسے کثیر الاشاعت ماہنامے کے خصوصی نمبروں میں شائع ہونے والے اشتہارات زیادہ سے زیادہ لوگوں کی توجہ حاصل کریں گے۔ اشتہارات کیلئے شرح معاوضہ یہ دونوں ضخیم اور یادگار نمبر، پیام عمل کے خریداروں کو بلا قیمت پیش کئے جائیں گے۔ جو حضرات ان کے طالب ہوں وہ جنوری سے پیام عمل کے خریدار بن جائیں۔ ورنہ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

انیس نمبر فروری کے پہلے ہفتے میں اور اربعین نمبر اپریل کے پہلے ہفتہ میں آپ تک پہنچ جائے گا اس دوران میں جنوری اور مارچ کا علیحدہ کوئی شمارہ طلب نہ فرمائیے۔ شکریہ

اس شمارے میں

اداریہ

نصاب دینیات

معاصر عزیز "ارشاد کراچی" کا اداریہ "نصاب دینیات" قومی صحافت اور بروقت رہنمائی کی ایک قابل تقلید مثال پیش کرتا ہے۔ بوجوہ ظاہر، ہم اس پُرخلوص و پُرمغز اداریہ کو پیام عمل (جنتری نمبر) کے ادارتی صفحہ پر جگہ دے رہے ہیں۔

صدر بھٹو کی حکومت نے مولانا کوثر نیازی وزیر اطلاعات و نشریات و حج و اوقاف کی سرکردگی میں نصاب دینیات کے سلسلے میں جو مشاورتی کمیٹی مقرر کی تھی اور جس کی متفقہ سفارشات کو تسلیم کرنے اور ان پر عمل کرنے کا عزم پہلے ہی ظاہر کر دیا گیا تھا۔ اس نے متفقہ طور پر جو سفارشات پیش کی ہیں وہ اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ صدر مطالبات کمیٹی جسٹس جمیل حسین رضوی صاحب نے ان کا خیر مقدم کیا ہے اور بعض شیعہ حلقوں نے ان کو غیر تشفی بخش کہا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ حقیقت کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات کہ اسلامیات کی کتاب شیعہ اور سنی بچوں کے لیے ایک ہی ہوگی اور اس میں ان کے عقائد اور فقہ کیمطابق باتیں الگ درج ہونگی یا دو کتابیں ہونگی کلاس ایک ہوگی یا الگ الگ ہو گی۔ مدرس ایک ہی ہوں گے یا الگ الگ ہوں گے۔ یہ تمام امور انتظامی زیادہ ہیں اور اصولی کم۔ اصولی بات تو یہ ہے کہ پاکستان میں برادرانِ اہل سنت کے مختلف فرقوں اور جماعتوں کے علماء اور نمایندوں نے اور حکومت کے مقرر کردہ وزیر نے جن کے سپرد یہ مسئلہ کیا گیا تھا شیعوں کا یہ مطالبہ تسلیم کر لیا کہ شیعہ بچوں کو ان کے مذہب کے مطابق اسلامیات و دینیات کی تعلیم دی جانا چاہیئے۔ اور سنی بچوں کو ان کے مذہب کے مطابق۔ اور مشترک نصاب کے ذریعے جو خلطِ مبحث اور پر از نفاق رویہ اختیار کیا گیا تھا وہ ختم ہو جانا چاہیئے۔ یہی اصل بات ہے اور اس کا سلسلہ مزید اس اصولی بات تک پہنچتا ہے کہ تاریخ و ادب وغیرہ کی نصابی کتابوں پر بھی نظرثانی کی جائے اور متعصب اہل قلم نے جو دل آزار باتیں اس میں شریک کر دی ہیں ان کی بھی تطہیر کی جائے۔ یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر یہ مرحلہ طے ہو جائے تو شر انگیزی دل آزاری اور

زہر افشانی کا وہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ جس کا ہدف قوم کے نونہالوں کو بنایا جا رہا تھا۔

یہ تو ظاہر ہے کہ شیعہ ہوں یا سنی ان کو اس ملک میں اخلاص و تعاون کی فضا میں زندہ رہنا ہے اور اس کی صورت یہی ہے کہ جیسا ہم بار بار واضح کر چکے ہیں۔ ذہنوں میں یہ بات واضح ہو جائے کہ اتحاد کچھ اور چیز ہے اور ادغام و انضمام بالکل جداگانہ چیز ہے۔ اتحاد کا مطلب یہ ہے کہ شیعہ اور سنی اپنی اپنی خصوصیات برقرار رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے عقائد و اعمال کا احترام کریں اور ملک و ملت کے عظیم تر مفادات کے لئے دو آنکھوں دو ہاتھوں اور پانچ انگلیوں کی طرح مل جل کے کام کریں مگر اتحاد کے نام پر انضمام یا ادغام کی سعی...... یا کسی کی مذہبی خصوصیات اور مقدسات و عقائد کو ختم کرکے دوسرے کے نظریات کو مسلط کرنے کی سعی۔ ظاہر ہے کہ مزاحمت اور تصادم کا باعث ہوتی ہے اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ شیعہ سنی منافرت اگر تصادم کی شکل اختیار کر لے تو پھر اس ملک کا مستقبل خدا ہی جانے کیا ہو گا۔ اس لئے ہم سب کو یہ کوشش کرنا چاہیئے کہ ہم اگر مسلمان ہیں تو اپنے بھائیوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ قرآن کے حکم کے مطابق دشمنوں کے ساتھ بھی عدل و انصاف سے کام لیں اور رہ گئے بھائی تو وہ مشترک ورثہ داروں کی طرح اپنا اپنا جائز حصہ اور حق بانٹ کے بھی ایک خاندان کے رشتے سے منسلک رہیں۔

ہمارے معاشرے میں جو عصبیتیں اور دوریاں پائی جاتی ہیں وہی کیا کم زہرناک ہیں اور انہی کی بدولت کیا کچھ مصائب کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اب ان میں فرقہ داری منافرت کا اضافہ ہرگز برداشت نہیں کیا جاسکتا اور ہم سب کو مل جل کر یہ کوشش کرنا چاہیئے کہ ہم احترام باہمی سے کام لیں رواداری اور اخوت سے کام لیں اور نفرت انگیزی کا مقابلہ دانشمندی اور بردباری سے کریں۔

ہم کو اپنے معاصر روزنامہ جنگ کے ان خیالات سے اتفاق ہے کہ ان سفارشات کے لئے ہم کو اس کمیٹی میں شریک علماء کے جذبۂ تعاون و اتحاد کی ستائش کرنا چاہیئے مگر ساتھ ہی ساتھ ہم کو وزیر اطلاعات مولانا کوثر نیازی اور موجودہ حکومت کی نیک نیتی اور مساعی جمیلہ کی بھی قدر افزائی کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ اگر حکومت "لڑاؤ اور حکومت کرو" کی پالیسی سے کام لیتی تو ان علماء کا بر افروختہ ہو جانا یا پہلے سے موجود اختلافات کی آڑ لے کر روٹھ جانا معمولی بات تھی۔

اعتراض کرنا، اختلاف کرنا، بہت آسان ہے مگر مختلف عناصر کو یکجا کرکے کوئی تعمیری اور مثبت کام کرنا کتنا مشکل ہے یہ کرنے والے ہی جانتے ہیں۔

یہ سفارشات اس لحاظ سے حرف آخر نہیں ہیں کہ بنیادی فیصلے کی حدود میں رہتے

باقی صفحہ ۹ پر

مولانا مولوی سید مرتضےٰ حسین صاحب صدر الافاضل

نصابِ دینیات کے متعلق واضح بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ دینیات کے بارے میں چند حضرات نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ ایک اہم اور نازک مرحلے میں دیوار، پہاڑ اور رکاوٹ بن سکتا ہے حالانکہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ سفارشات دوستانہ فضا اور مکمل ہم آہنگی کے ساتھ مرتب ہو چکے اور اب عملی اقدامات کا وقت ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مسئلہ دینیات کے لئے جو مشاورتی کمیٹی بنی تھی اس نے بڑے صاف انداز میں شیعہ سنی جداگانہ دینیات کا مطالبہ تسلیم کر لیا ہے۔ پرائمری اور ہائی اسکول میں شیعہ بچوں کو سنی اور سنی بچوں کو شیعہ بنانا یا کسی ایک کو اس کے عقیدے سے منحرف کرانا حکومت کے مقاصد تعلیم میں نہ ہے نہ ہونا چاہیئے۔ اس نکتے پر مشاورتی کمیٹی کے تمام ارکان متفق تھے۔ لہٰذا شیعہ و سنی علماء میں اتفاق رائے ناگزیر تھا۔ اس اتفاق میں ایک موقف یہ تھا کہ جب دین ایک اور تعبیریں دو ہیں تو قرآن کے سائے میں ایک کتاب کا ہونا ہی ضروری ہے۔

اس بحث کے بعد طے پایا کتاب کے پانچ حصے ہوں گے۔

۱۔ قرآن مجید کی سورتیں جو شیعہ سنی بچے نماز اور ضروریات اعمال میں پڑھتے اور یاد رکھتے ہیں۔

۲۔ سوانح آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جس میں سنی حضرات کے مختلف مکاتیب فکر (اہل حدیث، دیوبندی اور بریلوی) اور شیعہ حضرات کے عقائد و مسلمات کیخلاف اور کسی فرقے کے لئے کوئی دلآزار بات نہ ہو۔

۳۔ اس کے بعد جداگانہ نصاب سنی طلبا کے لئے الگ اور شیعہ طلبا کے لئے الگ۔

۴۔ سنی طلباء کیلئے شش کلمہ، ایمان مجمل و ایمان مفصل اور عقائد و عبادات، ان کے مروجہ دستور و قواعد اور عقائد کے مطابق جن میں خلفائے راشدین و صحابہ کے بارے میں اسباق ہوں گے۔

۵۔ شیعہ طلبا کے لئے کلمہ، اصول دین و فروع دین، اپنے مروجہ دستور و قواعد کے مطابق اسباق ہوں گے اور چونکہ شیعہ اصول دین میں امامت ہے اس لئے بارہ امام و چودہ معصوم کا تذکرہ لازمی ہو گا۔

اصولی طور پر کوئی شیعہ طالبعلم سنی دینیات پڑھنے یاد کرنے اور امتحان دینے کا پابند نہیں اور نہ سنی طالب علم شیعہ دینیات کا پابند ہو گا۔ شیعہ علماء کا یہ منصب نہیں تھا کہ سنی طلبا کے لئے نصاب تجویز کریں اور نہ سنی علما کا یہ منصب تھا کہ شیعہ طلبا کے لئے نصاب تجویز فرمائیں۔ یہ بھی واضح ہے کہ اساتذہ اور طلباء کے پاکیزہ ماحول میں منافرت پھیلانا حکومت کے منصب اور مقاصد تعلیم کے خلاف تھا اور ہے۔ اتنی واضح بات کے بعد اصرار شیعہ سکہ بیانات کرکے ملت کے مفادات کے برابر خلاف ہے ۔۔ خاکسار مرتضیٰ حسین صدر الافاضل

نوروزِ عالم افروز

بفضل خداوند عالم و بطفیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بتصدقِ امام المتقین امیر المومنین علی ابن ابی طالب وائمہ اطہار صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۷۲ء مطابق ۴ / صفر ۱۳۹۲ ہجری بروز سہ شنبہ (منگل)، مغربی پاکستان کے سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق رات کو ۱۱ بج کر ۱۰ منٹ پر تحویل آفتاب برج حمل میں ہوگی۔ بہ اصطلاح علم نجوم بادشاہِ سال مریخ ہے جو ملک فلک پنجم ہے اور جلادِ فلک کہلاتا ہے۔ وہ سرخ لباس پہنے، ہاتھ میں شمشیر خونچکاں لئے مینڈھے پر سوار حکومت فلکی پر جلوہ افروز ہوگا۔ خوراک اس کی گوشت، مٹھائی اور میوہ جات برنگ سرخ۔

اعمال نوروز

امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ "نوروز" کے دن غسل کرو، پاک کپڑے پہنو، نماز ظہرین اور ان کے نوافل سے فارغ ہو کر، چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں بعد حمد دس مرتبہ سورۂ انا انزلنا دوسری رکعت میں بعد حمد دس مرتبہ سورۂ قل یا ایہا الکافرون، تشہد و سلام کے بعد نماز ختم کرو اور، پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ قل ھو اللہ، اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھو۔ نوروز کو مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی نذر دی جاتی ہے۔ کیونکہ اسے مولائے کائنات سے خاص نسبت ہے۔ کتبِ احادیث میں نوروز کی فضیلت کے بہت سے وجوہ بیان کئے گئے ہیں۔ اسی روز بارہویں امام حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔

تحویل آفتاب سے کچھ پہلے ایک پیالے میں پانی بھر کر اس میں گلاب کا ایک سرخ پھول ڈال دیں اور اسے دیکھتے رہیں۔ تحویل آفتاب کے وقت ساکن پھول میں خود بخود حرکت پیدا ہو جائے گی۔ یہی وقت دعاؤں کے مستجاب ہونے کا ہے۔ وقتِ تحویل اس دعا کا پڑھنا بہت ثواب رکھتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ۳۶۶ مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ یَا مُدَبِّرَ اللَّیْلِ وَ النَّهَارِ یَا مُحَوِّلَ الْحَوْلِ وَالْاَحْوَالِ حَوِّلْ حَالَنَا اِلٰی اَحْسَنِ الْحَالِ۔

اور یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ بار بار پڑھنا مستحب ہے۔

نوروز کے دن سورۂ بنی اسرائیل پارہ ۱۵، سورۂ نور پارہ ۱۸، سورۂ حدید پارہ ۲۷، سورۂ حشر و سورۂ صف پارہ ۲۸ اور سورۂ معارج پارہ ۲۹ کی تلاوت جملہ آفات سے محفوظ رکھتی ہے۔

چاند گرہن اور سورج گرہن ۱۹۷۳ء

اس سال ایک چاند گرہن اور تین سورج گرہن ہوں گے۔ جن میں سے صرف ایک سورج گرہن ہندوستان و پاکستان میں نظر آئیگا۔ یہ سورج گرہن پاکستان کے سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ۳۰ جون کو ۲ بجکر چار منٹ پر بعد دوپہر شروع ہوکر رات کو گیارہ بجکر ۱۹ منٹ پر ختم ہوگا۔

نماز آیات

یہ نماز ہر عاقل و بالغ مرد و عورت پر واجب ہے۔ یہ نماز چاند گرہن، سورج گرہن، زلزلہ اور سیاہ و سرخ آندھی، بجلی کی کڑک و گرج وغیرہ کی وجہ سے (جس سے عام لوگ ڈر جائیں) واجب ہو جاتی ہے۔

چاند گہن اور سورج گہن کی نماز کا وقت گہن شروع ہونے سے اس کے روشن ہونے کی ابتداء تک ہے۔

سورج گرہن اور چاند گرہن سے اگر کوئی شخص بروقت مطلع ہوگیا اور عمداً یا سہواً نماز نہ پڑھی تو اس کی قضا بجالانا واجب ہوگی۔ اگرچہ پورا گہن نہ ہوا ہو۔ لیکن اگر بعد کو مطلع ہو تو اگر پورا گہن ہوا تھا تو قضا واجب ہوگی۔ ورنہ قضا واجب نہ ہوگی۔

اس نماز کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔ عام اور آسان طریقہ یہ ہے۔ پہلے نیت کرے کہ نماز آیات پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ۔ اس کے بعد حمد بعد ازاں کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع کرے۔ پھر اٹھ کر کھڑا ہو اور حمد و سورۃ پڑھ کر رکوع کرے۔ اسی طرح پانچ رکوع کرے اور ہر دوسرے رکوع کے قبل دعائے قنوت پڑھے۔ اس طرح اس میں پانچ رکوع اور دو قنوت دوسرے اور چوتھے رکوع سے قبل ہونگے پھر دو سجدوں سے پانچواں رکوع پورا کرنے کے فارغ ہوکر دوسری رکعت بھی بجالائے اور اس میں پانچ رکوع اور تین قنوت پہلے تیسرے اور پانچویں رکوع کے قبل ہو جائیں گے۔ اس نماز میں کل دس رکوع اور پانچ قنوت ہوتے ہیں۔ اگر گہن ابھی ختم نہ ہوا ہو تو دوبارہ نماز آیات پڑھے۔

اللہ ہمارے قیدی بھائیوں کو ہم سے جلد ملائے

مشرقی پاکستان میں اسیر ہونے والے شہری اور فوجی بھائیوں کو ہم کسی حال میں فراموش نہیں کر سکتے۔ کسی عید تہوار کا موقع ہو یا عام روز و شب کے غیر معروف لمحات، ہم اپنے ان عزیزوں اور دوستوں کے لئے برابر مضطرب ہیں اور ان کی جلد رہائی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ خدا کی قسم ہمیں ہرگز کوئی ایسی بات قبول نہیں۔ جس میں ہمارے ان بھائیوں اور بہنوں کی سلامتی اور آزادی کو ملحوظ نہ رکھا جائے۔

بقیہ اداریہ: ہمارے انتظامی نوعیت کی باتوں میں مزید ترقی کی گنجائش ہے اور جو بعض باتیں زیادہ پسندیدہ نہیں معلوم ہوتیں ان کو بہتر تعلیم کے تجربات کی روشنی میں درست کیا جا سکتا ہے اور اس کیلئے مستقبل میں گنجائشیں موجود ہیں اور ان کاموں کے لئے انہماک ... اور دانشمندانہ اقدامات کی ضرورت ہے۔

جناب سید احمد حسین صاحب انبالوی اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر پشاور

چاند کی تاریخ معلوم کرنیکا آسان طریقہ

سنہ ہجری کو ۸ پر تقسیم کیجئے جو ہندسہ باقی بچے وہ نقشے میں تلاش کیجئے اور اس کے نیچے کالم پر نظر ڈالئے۔ اس کالم میں ماہ مطلوبہ کے مقابل جو دن لکھا ہے وہ یکم کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً یکم رمضان ۱۳۸۲ھ کا دن معلوم کرنا ہے۔ ۱۳۸۲ کو ۸ پر تقسیم کرنے سے ۶ باقی رہے۔ ۶ کے نیچے اور رمضان کے مقابل اتوار لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یکم رمضان ۱۳۸۲ ہجری کو اتوار ہوگا۔

۸ کو تقسیم کرنے سے جو باقی بچا	صفر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
محرم	بدھ	پیر	جمعہ	بدھ	اتوار	جمعرات	منگل	ہفتہ
صفر	جمعہ	منگل	اتوار	جمعرات	منگل	ہفتہ	بدھ	پیر
ربیع الاوّل	اتوار	جمعرات	پیر	ہفتہ	بدھ	اتوار	جمعہ	منگل
ربیع الثانی	پیر	جمعہ	بدھ	اتوار	جمعہ	منگل	ہفتہ	جمعرات
جمادی الاوّل	بدھ	اتوار	جمعرات	منگل	ہفتہ	بدھ	پیر	جمعہ
جمادی الثانی	جمعرات	منگل	ہفتہ	بدھ	پیر	جمعہ	منگل	اتوار
رجب	ہفتہ	بدھ	اتوار	جمعہ	منگل	اتوار	جمعرات	پیر
شعبان	اتوار	جمعہ	منگل	ہفتہ	جمعرات	پیر	جمعہ	بدھ
رمضان	منگل	ہفتہ	بدھ	پیر	جمعہ	بدھ	اتوار	جمعرات
شوال	بدھ	پیر	جمعہ	منگل	اتوار	جمعرات	منگل	ہفتہ
ذیقعد	جمعہ	منگل	اتوار	جمعرات	پیر	ہفتہ	بدھ	اتوار
ذی الحجہ	ہفتہ	جمعرات	پیر	جمعہ	بدھ	اتوار	جمعہ	منگل

نمایاں لکھے ہوئے چاند بہت باریک ہوں گے اس لئے ہو سکتا ہے کہ عوام جمعہ کی بجائے ہفتہ کو اور بدھ کی بجائے جمعرات کو یکم قرار دیں۔

(نوٹ)

مندرجہ بالا نقشہ ۱۳۳۹ ہجری سے ۱۴۶۴ ہجری تک (۱۲۶ سال کے لئے) مفید ہے۔ ۱۴۶۴ ہجری سے مزید ۱۲۶ سال (یعنی ۱۵۹۰ ہجری) تک استفادہ کرنے کے لئے حسب طریقہ دن نکال کر ایک دن کم کر دیں گے یعنی اگر جمعہ کا دن نکلے تو یکم تاریخ جمعرات کو ہوگی۔ علیٰ ہذا القیاس۔

۱۵۹۰ ہجری سے مزید ۱۲۶ سال تک، جو دن برآمد ہو اس سے دو دن کم کرنے ہوں گے یعنی اگر جمعہ نکلے تو بدھ کو یکم ہوگی۔

۱۳۳۹ ہجری سے پیچھے کی طرف، ہر ۱۲۶ سال کے لئے ایک دن زیادہ کریں گے۔

پیام عمل لاہور
سیدہ بتول نرجس کاظمی
عربی اول امامیہ مشن

انگشتری پہننے کی فضیلت

داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا سنت موکدہ ہے۔ امام رضاؑ سے منقول ہے کہ عقیق پہننے سے فقر و فاقہ و نفاق دور ہوتا ہے۔ حضرت صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں کہ عقیق پہن کر سفر کرو تو سفر امن چین سے گزرے گا۔ سب سے زیادہ فضیلت عقیق زرد، پھر عقیق سرخ اور اس کے بعد عقیق سفید کو ہے۔ ———— یاقوت، فیروزہ، عقیق اور در نجف کے نگینے طبی اور روحانی اعتبار سے بہت فضیلت رکھتے ہیں ———— مفاتیح الجنان میں ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص صبح کو قبل اس کے کہ کسی آدمی پر نظر کرے داہنے ہاتھ کی عقیق کی انگوٹھی کو ہتھیلی کی طرف نگینہ پھیر کر اس پر نظر کرے اور سورہ انا انزلناہ آخر تک پڑھے اور پھر یہ کہے، اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَکَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاٰمَنْتُ بِسِرِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَانِیَتِھِمْ وَظَاھِرِھِمْ وَبَاطِنِھِمْ وَاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ تو خداوند عالم اس کو اس دن بلیات ارضی و سماوی کے شر سے محفوظ رکھے گا وہ حرز و امانِ خدا میں رہے گا اور شام تک دوستان خدا میں محسوب ہو گا۔ یہ واضح رہے کہ مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔

اختیارات ایام ہفتہ

ایام مع سیارات	جامہ قطع کرنا	نیا کپڑا پہننا	سفر کرنا	برائے نکاح	دیگر کام	ساعات استخارہ
زحل۔ سنیچر	بد	نیک	نیک	میانہ	نیک	صبح سے چاشت تک اور پھر ظہر سے عصر تک
شمس۔ اتوار	بد	میانہ	میانہ	خوب	میانہ مگر تعمیر نیک	صبح سے ظہر تک اور عصر سے مغرب تک
قمر۔ سوموار	نیک	بد	بد	بد	بد	طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک۔ پھر چاشت سے عصر تک پھر مغرب سے عشا تک
مریخ۔ منگل	بد	نیک	نیک	میانہ	میانہ مگر برائے حاجت	چاشت سے ظہر تک پھر عصر سے عشاء تک
عطارد۔ بدھ	نیک	بد	بدتر	بد	بد مگر تعمیر نیک	صبح سے زوال تک پھر عصر سے عشاء تک
مشتری۔ جمعرات	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	صبح صادق سے طلوع آفتاب تک پھر چاشت سے عصر تک پھر مغرب سے عشا تک
عطارد۔ جمعہ	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	صبح صادق سے طلوع آفتاب تک۔ بعد از زوال تا عصر

نوٹ:- اگرچہ خداوند عالم سے مشورہ کرنے کا کوئی خاص وقت معین نہیں ہے اور صاحبانِ حاجت جب چاہیں استخارہ کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک روایت کی بنا پر استخارے کے لئے مذکورہ بالا اوقات بہتر ہیں۔

ایام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	لاہور میں طلوع آفتاب	لاہور میں غروب آفتاب	[illegible]	کیفیت
سوموار	۱	۲۵	۱۸	۱۱	۶/۵۷	۱۷/۱۶	نیک	ولادت ابراہیم ذبیحؑ - بنائے کعبہ ظہور امام عصرؑ
منگل	۲	۲۶	۱۹	۱۲	۶/۵۷	۱۷/۱۷	نیک	
بدھ	۳	۲۷	۲۰	۱۳	۶/۵۷	۱۷/۱۸	نیک	
جمعرات	۴	۲۸	۲۱	۱۴	۶/۵۷	۱۷/۱۹	نحس اکبر	
جمعہ	۵	۲۹	۲۲	۱۵	۶/۵۷	۱۷/۱۹	میانہ	شہادت امام محمد تقیؑ
ہفتہ	۶	ذی الحجہ	۲۳	۱۶	۶/۵۷	۱۷/۲۰	نیک	سورہ برات پہنچانے پر حضرت علیؑ - تزویج جناب امیرؑ و بتولؑ
اتوار	۷	۲	۲۴	۱۷	۶/۵۷	۱۷/۲۱	نیک	
سوموار	۸	۳	۲۵	۱۸	۶/۵۷	۱۷/۲۲	نحس	
منگل	۹	۴	۲۶	۱۹	۶/۵۸	۱۷/۲۲	نیک	سفر کے لئے بد
بدھ	۱۰	۵	۲۷	۲۰	۶/۵۸	۱۷/۲۳	نحس	
جمعرات	۱۱	۶	۲۸	۲۱	۶/۵۸	۱۷/۲۴	نیک	
جمعہ	۱۲	۷	۲۹	۲۲	۶/۵۸	۱۷/۲۴	نحس	شہادت امام محمد باقرؑ
ہفتہ	۱۳	۸	۳۰	۲۳	۶/۵۸	۱۷/۲۵	نحس اکبر	وفات حضرت ابوذر غفاریؓ
اتوار	۱۴	۹	ماگھ	۲۴	۶/۵۸	۱۷/۲۶	نحس	یوم عرفہ شہادت حضرت مسلم بن عقیلؑ
سوموار	۱۵	۱۰	۲	۲۵	۶/۵۸	۱۷/۲۷	نیک	عید الاضحیٰ
منگل	۱۶	۱۱	۳	۲۶	۶/۵۸	۱۷/۲۸	نیک	
بدھ	۱۷	۱۲	۴	۲۷	۶/۵۷	۱۷/۲۹	نیک	
جمعرات	۱۸	۱۳	۵	۲۸	۶/۵۷	۱۷/۲۹	نحس	
جمعہ	۱۹	۱۴	۶	۲۹	۶/۵۷	۱۷/۳۰	نیک	
ہفتہ	۲۰	۱۵	۷	۳۰	۶/۵۷	۱۷/۳۱	نیک	لین دین کے لئے نحس
اتوار	۲۱	۱۶	۸	بہمن	۶/۵۶	۱۷/۳۲	نحس	تعمیر مکان کے لئے اچھی - وفات حضرت زینبؑ
سوموار	۲۲	۱۷	۹	۲	۶/۵۶	۱۷/۳۳	نیک	قرض کے لئے بد
منگل	۲۳	۱۸	۱۰	۳	۶/۵۶	۱۷/۳۳	نیک	عید غدیر - وفات حضرت عثمانؓ
بدھ	۲۴	۱۹	۱۱	۴	۶/۵۵	۱۷/۳۴	نیک	شب کو وداع جناب سیدہ
جمعرات	۲۵	۲۰	۱۲	۵	۶/۵۵	۱۷/۳۵	نحس اکبر	
جمعہ	۲۶	۲۱	۱۳	۶	۶/۵۵	۱۷/۳۵	نحس	
ہفتہ	۲۷	۲۲	۱۴	۷	۶/۵۴	۱۷/۳۶	نیک	مختار نے ابن زیاد کو قتل کیا
اتوار	۲۸	۲۳	۱۵	۸	۶/۵۴	۱۷/۳۷	نیک	وفات ام المومنین صفیہؓ
سوموار	۲۹	۲۴	۱۶	۹	۶/۵۳	۱۷/۳۸		عید مباہلہ
منگل	۳۰	۲۵	۱۷	۱۰	۶/۵۳	۱۷/۳۹	میانہ	نزول سورہ ہل اتیٰ
بدھ	۳۱	۲۶	۱۸	۱۱	۶/۵۲	۱۷/۳۹	نیک	نکاح اور سفر کیلئے بد - خلیفہ ثانی ابولولو سے زخمی ہوئے

ہدایات

ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر سورہ فجر پارہ ۳۰ یا اچھی صورت یا پانی یا آب رواں دیکھئے

فرمان امام رضا علیہ السلام

اس مہینے میں بلغم پیدا ہوتا ہے اس لئے نہار منہ گرم پانی کے چند گھونٹ پینا بہتر ہے۔ شیریں اشیاء اور مچھلی کا استعمال بھی مفید ہے۔ دن کے اولین حصہ میں نہانا اور مالش کرنا چاہیئے۔

قمر در عقرب ذی الحجہ ۲۱ - ۲۲ - ۲۳

دن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	لاہور میں: طلوع آفتاب	لاہور میں: غروب آفتاب	نیک یا نحس	کیفیت
جمعرات	۱	۲۷	۱۹	۱۲	۶/۵۲	۱۷/۴۰	نیک	
جمعہ	۲	۲۸	۲۰	۱۳	۶/۵۱	۱۷/۴۱	نحس اکبر	
ہفتہ	۳	۲۹	۲۱	۱۴	۶/۵۱	۱۷/۴۱	نیک	
اتوار	۴	۳۰	۲۲	۱۵	۶/۵۰	۱۷/۴۲	نیک	
سوموار	۵	محرم	۲۳	۱۶	۶/۵۰	۱۷/۴۳	نیک	یہ غم کا مہینہ ہے کوئی تقریب سرور منعقد نہ کی جائے
منگل	۶	۲	۲۴	۱۷	۶/۴۹	۱۷/۴۴	نیک	امام حسین وارد کربلا ہوئے
بدھ	۷	۳	۲۵	۱۸	۶/۴۸	۱۷/۴۵	نحس	عمر بن العاص چار ہزار سوار لیکر کربلا پہنچا
جمعرات	۸	۴	۲۶	۱۹	۶/۴۸	۱۷/۴۶	نیک	
جمعہ	۹	۵	۲۷	۲۰	۶/۴۷	۱۷/۴۶	نحس	بیس ہزار فوج یزید کربلا پہنچی
ہفتہ	۱۰	۶	۲۸	۲۱	۶/۴۶	۱۷/۴۷	میانہ	کربلا میں تیس ہزار فوج یزید جمع ہو گئی
اتوار	۱۱	۷	۲۹	۲۲	۶/۴۶	۱۷/۴۸	نیک	شمر لعین وارد کربلا ہوا، امام حسین پر پانی بند ہوا
سوموار	۱۲	۸	پھاگن	۲۳	۶/۴۵	۱۷/۴۹	نیک	سفر کیلئے بد۔ مزید فوج یزید وارد ہوئی
منگل	۱۳	۹	۲	۲۴	۶/۴۵	۱۷/۵۰	نیک	امام نے نو محرم کو کہلا کے عبادت ایک شب کی مہلت لی
بدھ	۱۴	۱۰	۳	۲۵	۶/۴۴	۱۷/۵۱	نحس	یوم عاشورہ ۔ شہادت امام حسینؑ
جمعرات	۱۵	۱۱	۴	۲۶	۶/۴۳	۱۷/۵۱	نحس اکبر	وفات حضرت آدمؑ
جمعہ	۱۶	۱۲	۵	۲۷	۶/۴۲	۱۷/۵۲	نیک	سوم شہدائے کربلا
ہفتہ	۱۷	۱۳	۶	۲۸	۶/۴۱	۱۷/۵۳	نحس	
اتوار	۱۸	۱۴	۷	۲۹	۶/۴۰	۱۷/۵۴	نحس اکبر	
سوموار	۱۹	۱۵	۸	۳۰	۶/۳۹	۱۷/۵۵	نیک	قرض لینے دینے کے لئے بد
منگل	۲۰	۱۶	۹	اسفند	۶/۳۸	۱۷/۵۶	نحس	عمارت کے لئے خوب
بدھ	۲۱	۱۷	۱۰	۲	۶/۳۷	۱۷/۵۶	میانہ	قرض لینے دینے کو بد
جمعرات	۲۲	۱۸	۱۱	۳	۶/۳۶	۱۷/۵۷		
جمعہ	۲۳	۱۹	۱۲	۴	۶/۳۵	۱۷/۵۸	نیک	
ہفتہ	۲۴	۲۰	۱۳	۵	۶/۳۴	۱۷/۵۸	میانہ	
اتوار	۲۵	۲۱	۱۴	۶	۶/۳۳	۱۷/۵۹	نحس	
سوموار	۲۶	۲۲	۱۵	۷	۶/۳۲	۱۸/۰	نحس اکبر	وفات علامہ حلی علیہ الرحمۃ
منگل	۲۷	۲۳	۱۶	۸	۶/۳۱	۱۸/۰	نیک	
بدھ	۲۸	۲۴	۱۷	۹	۶/۳۰	۱۸/۱	نحس	

ہدایات

محرم کا چاند دیکھ کر سورہ کہف (پارہ ۱۵) یا سبزہ یا سونا دیکھئے

فرمان امام رضا علیہ السلام

اس مہینہ میں موسم خوشگوار ہوتا ہے رنگ برنگ کے خوشبودار پھول کھلتے ہیں

جوں کی تولید میں زیادتی ہو جاتی ہے لطیف غذائیں نمک سبزی اور گوشت کھانا مفید ہے۔ شیرینی کم کھانی چاہئے ورزش کرنا مفید رہتا ہے

قمر در عقرب
محرم ۱۹، ۲۰، ۲۱

جنتری کی تدوین میں عبدالرزاق صاحب ایم۔ اے بی ایڈ نے بڑی مدد کی ہے ادارہ اُن کا بیحد ممنون ہے

دن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	لاہور میں طلوع آفتاب	لاہور میں غروب آفتاب	[illegible]	کیفیت
جمعرات	۱	۲۵	۱۸	۱۰	۶/۲۹	۱۸/۲	نحس	شہادت امام زین العابدین
جمعہ	۲	۲۶	۱۹	۱۱	۶/۲۸	۱۸/۲	نیک	نکاح و سفر کے لئے بد
ہفتہ	۳	۲۷	۲۰	۱۲	۶/۲۶	۱۸/۳	نیک	
اتوار	۴	۲۸	۲۱	۱۳	۶/۲۵	۱۸/۴	نیک	
سوموار	۵	۲۹	۲۲	۱۴	۶/۲۴	۱۸/۵	نیک	
منگل	۶	صفر	۲۳	۱۵	۶/۲۳	۱۸/۶	نحس کبیر	شہادت حضرت زید، جنگ صفین، سر حسینؑ داخل شام ہوا
بدھ	۷	۲	۲۴	۱۶	۶/۲۲	۱۸/۷	نیک	
جمعرات	۸	۳	۲۵	۱۷	۶/۲۱	۱۸/۷	نحس	بے حرمتی کعبہ بدست فوج یزید لعین
جمعہ	۹	۴	۲۶	۱۸	۶/۲۰	۱۸/۸	نیک	سفر کے لئے بد
ہفتہ	۱۰	۵	۲۷	۱۹	۶/۱۹	۱۸/۹	نحس	
اتوار	۱۱	۶	۲۸	۲۰	۶/۱۸	۱۸/۹	نیک	
سوموار	۱۲	۷	۲۹	۲۱	۶/۱۷	۱۸/۱۰	نیک	ولادت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ
منگل	۱۳	۸	۳۰	۲۲	۶/۱۵	۱۸/۱۱	نیک	سفر کے لئے بد
بدھ	۱۴	۹	جیٹھ	۲۳	۶/۱۴	۱۸/۱۱	نیک	
جمعرات	۱۵	۱۰	۲	۲۴	۶/۱۲	۱۸/۱۲	نحس اکبر	
جمعہ	۱۶	۱۱	۳	۲۵	۶/۱۱	۱۸/۱۳	نیک	بقولے وفات سلمان فارسی
ہفتہ	۱۷	۱۲	۴	۲۶	۶/۱۰	۱۸/۱۳	نیک	فتح جنگ صفین
اتوار	۱۸	۱۳	۵	۲۷	۶/۹	۱۸/۱۴	نحس	بقولے وفات حضرت سکینہؑ
سوموار	۱۹	۱۴	۶	۲۸	۶/۸	۱۸/۱۴	نیک	
منگل	۲۰	۱۵	۷	۲۹	۶/۷	۱۸/۱۵	نیک	نوروز بوقت شب ۱۱ بجکر ۱۶ منٹ
بدھ	۲۱	۱۶	۸	[illegible]	۶/۶	۱۸/۱۵	نحس	عمارت کے لئے اچھی ہے
جمعرات	۲۲	۱۷	۹	۲	۶/۳	۱۸/۱۶	نحس	شہادت حضرت امام علی رضاؑ
جمعہ	۲۳	۱۸	۱۰	۳	۶/۳	۱۸/۱۶	میانہ	شہادت اویس قرنیؓ
ہفتہ	۲۴	۱۹	۱۱	۴	۶/۲	۱۸/۱۶	نیک	
اتوار	۲۵	۲۰	۱۲	۵	۶/۱	۱۸/۱۷	نحس اکبر	چہلم سید الشہداء
سوموار	۲۶	۲۱	۱۳	۶	۶/۰	۱۸/۱۸	نحس	
منگل	۲۷	۲۲	۱۴	۷	۵/۵۸	۱۸/۱۸	نیک	
بدھ	۲۸	۲۳	۱۵	۸	۵/۵۷	۱۸/۱۹	نیک	
جمعرات	۲۹	۲۴	۱۶	۹	۵/۵۶	۱۸/۱۹	نحس	
جمعہ	۳۰	۲۵	۱۷	۱۰	۵/۵۵	۱۸/۲۰	نحس	
ہفتہ	۳۱	[illegible]	[illegible]	۱۱	۵/۵۴	۱۸/۲۰	نیک	نکاح و سفر کے لئے بد

ہدایات

صفر کا چاند دیکھ کر سورۃ [illegible] (پارہ ۳۰) یا آئینہ یا پانی یا انگوٹھی دیکھئے۔

فرمان امام رضا علیہ السلام

اس مہینے میں خشک ہوائیں چلتی ہیں، مینہ برستا ہے، سبزہ اگتا ہے۔ اس مہینے میں جنگلی چرند اور پرند کے گوشت کا استعمال کم کر دینا چاہیے۔ خشک میوہ جات اور لہسن اور پیاز کا استعمال اور سیر و تفریح و ورزش [illegible] کے لئے مفید ہے۔

قمر در عقرب

صفر ۱۶ - ۱۷
۱۸

۳۰ دن	اپریل ۱۹۷۳ء عیسوی	صفر ۱۳۹۳ ہجری	چیت ۲۰۳۰ بکرمی	فروردین ۱۳۵۲ ایرانی	لاہور میں طلوع آفتاب	لاہور میں غروب آفتاب	نیک و نحس	کیفیت
اتوار	۱	۲۷	۱۹	۱۲	۵/۵۳	۱۸/۲۰	نیک	
سوموار	۲	۲۸	۲۰	۱۳	۵/۵۲	۱۸/۲۱	نحس	وفات جناب رسول خدا و شہادت امام حسنؑ
منگل	۳	۲۹	۲۱	۱۴	۵/۵۰	۱۸/۲۲	نیک	
بدھ	۴	۳۰	۲۲	۱۵	۵/۴۹	۱۸/۲۲	نیک	آخری چہار شنبہ
جمعرات	۵	ربیع الاول	۲۳	۱۶	۵/۴۸	۱۸/۲۳	نیک	
جمعہ	۶	۲	۲۴	۱۷	۵/۴۷	۱۸/۲۴	نحس	
ہفتہ	۷	۳	۲۵	۱۸	۵/۴۶	۱۸/۲۴	نحس	ظلم مسلم بن عقبہ سے بحکم یزید باب کعبہ جل گیا
اتوار	۸	۴	۲۶	۱۹	۵/۴۵	۱۸/۲۵	نحس اکبر	
سوموار	۹	۵	۲۷	۲۰	۵/۴۴	۱۸/۲۵	نحس	بقولے شہادت شہید ثانی
منگل	۱۰	۶	۲۸	۲۱	۵/۴۳	۱۸/۲۶	نیک	
بدھ	۱۱	۷	۲۹	۲۲	۵/۴۲	۱۸/۲۷	نیک	
جمعرات	۱۲	۸	۳۰	۲۳	۵/۴۱	۱۸/۲۷	نحس	شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ
جمعہ	۱۳	۹	۳۱	۲۴	۵/۳۹	۱۸/۲۸	نیک	عید شجاع۔ روز قتل عمر سعد
ہفتہ	۱۴	۱۰	بیساکھ	۲۵	۵/۳۸	۱۸/۲۸		
اتوار	۱۵	۱۱	۲	۲۶	۵/۳۷	۱۸/۲۹	نیک	
سوموار	۱۶	۱۲	۳	۲۷	۵/۳۶	۱۸/۳۰	نحس	عید میلاد النبیؐ بقول اہلسنت
منگل	۱۷	۱۳	۴	۲۸	۵/۳۵	۱۸/۳۰	نحس	
بدھ	۱۸	۱۴	۵	۲۹	۵/۳۴	۱۸/۳۱	نیک	مرگ یزید پلید
جمعرات	۱۹	۱۵	۶	۳۰	۵/۳۳	۱۸/۳۲	نیک	قرض لینے دینے کے لئے بد
جمعہ	۲۰	۱۶	۷	۳۱	۵/۳۲	۱۸/۳۲	نحس	
ہفتہ	۲۱	۱۷	۸	اردی بہشت	۵/۳۱	۱۸/۳۳	نیک	ولادت جناب رسول خدا و حضرت امام جعفر صادقؑ [illegible]
اتوار	۲۲	۱۸	۹	۲	۵/۳۰	۱۸/۳۳	نیک	
سوموار	۲۳	۱۹	۱۰	۳	۵/۲۹	۱۸/۳۴	نیک	
منگل	۲۴	۲۰	۱۱	۴	۵/۲۸	۱۸/۳۵	نحس اکبر	
بدھ	۲۵	۲۱	۱۲	۵	۵/۲۷	۱۸/۳۵	نحس	
جمعرات	۲۶	۲۲	۱۳	۶	۵/۲۶	۱۸/۳۶	نیک	
جمعہ	۲۷	۲۳	۱۴	۷	۵/۲۵	۱۸/۳۶	نیک	
ہفتہ	۲۸	۲۴	۱۵	۸	۵/۲۴	۱۸/۳۷	نحس	
اتوار	۲۹	۲۵	۱۶	۹	۵/۲۳	۱۸/۳۷	نحس	
سوموار	۳۰	۲۶	۱۷	۱۰	۵/۲۲	۱۸/۳۸		وفات حضرت ابو طالبؑ

ھدایات

ربیع الاول کا چاند دیکھ کر، سورہ مجادلہ (پارہ ۲۸) یا آئینہ یا آب جاری یا اچھی صورت یا ہتھیلی دیکھیے۔

فرمان امام رضا علیہ السلام

اس مہینے میں دن بڑھنے لگتے ہیں مزاج موسم میں حرارت بڑھ جاتی ہے۔ تیز ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔ خون میں ہیجان و حرکت پیدا ہوتی ہے۔ شکار کا گوشت کھانا اور جسم پر تیل کی مالش مفید ہے۔ کھانے میں سرکہ کا استعمال ضروری ہے۔

قمر در عقرب

ربیع الاول

۱۵، ۱۶، ۱۷

۳۱ دن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	لاہور میں: طلوع آفتاب	لاہور میں: غروب آفتاب	[illegible]	کیفیت
منگل	۱	۲۶	۱۸	۱۱	۵/۲۱	۱۸/۳۸	نیک	یوم مئی
بدھ	۲	۲۸	۱۹	۱۲	۵/۲۰	۱۸/۳۹	نیک	نکاح کے لئے بد ہے
جمعرات	۳	۲۹	۲۰	۱۳	۵/۱۹	۱۸/۴۰	نیک	نکاح کے لئے بد ہے
جمعہ	۴	ربیع الثانی	۲۱	۱۴	۵/۱۸	۱۸/۴۰	نحس اکبر	
ہفتہ	۵	۲	۲۲	۱۵	۵/۱۷	۱۸/۴۱	نیک	
اتوار	۶	۳	۲۳	۱۶	۵/۱۶	۱۸/۴۲	نحس	
سوموار	۷	۴	۲۴	۱۷	۵/۱۶	۱۸/۴۲	نیک	
منگل	۸	۵	۲۵	۱۸	۵/۱۵	۱۸/۴۳	نحس	
بدھ	۹	۶	۲۶	۱۹	۵/۱۴	۱۸/۴۴	نیک	
جمعرات	۱۰	۷	۲۷	۲۰	۵/۱۴	۱۸/۴۵	نیک	
جمعہ	۱۱	۸	۲۸	۲۱	۵/۱۳	۱۸/۴۶	نیک	
ہفتہ	۱۲	۹	۲۹	۲۲	۵/۱۳	۱۸/۴۶	نیک	
اتوار	۱۳	۱۰	۳۰	۲۳	۵/۱۲	۱۸/۴۷	نیک	ولادت حضرت امام حسن عسکریؑ
سوموار	۱۴	۱۱	جیٹھ	۲۴	۵/۱۲	۱۸/۴۷	نحس اکبر	
منگل	۱۵	۱۲	۲	۲۵	۵/۱۱	۱۸/۴۸	نیک	
بدھ	۱۶	۱۳	۳	۲۶	۵/۱۱	۱۸/۴۹	نحس	
جمعرات	۱۷	۱۴	۴	۲۷	۵/۱۰	۱۸/۴۹	نیک	
جمعہ	۱۸	۱۵	۵	۲۸	۵/۱۰	۱۸/۵۰	نیک	
ہفتہ	۱۹	۱۶	۶	۲۹	۵/۹	۱۸/۵۰	نحس	تعمیر کرانا اچھی ہے
اتوار	۲۰	۱۷	۷	۳۰	۵/۹	۱۸/۵۱	میانہ	قرض لینے دینے کو بد
سوموار	۲۱	۱۸	۸	۳۱	۵/۸	۱۸/۵۱	نیک	سفر کے لئے بد
منگل	۲۲	۱۹	۹	خرداد	۵/۸	۱۸/۵۲	نیک	
بدھ	۲۳	۲۰	۱۰	۲	۵/۷	۱۸/۵۳	نیک	
جمعرات	۲۴	۲۱	۱۱	۳	۵/۷	۱۸/۵۳	نحس	
جمعہ	۲۵	۲۲	۱۲	۴	۵/۶	۱۸/۵۴	نیک	
ہفتہ	۲۶	۲۳	۱۳	۵	۵/۶	۱۸/۵۴	نیک	
اتوار	۲۷	۲۴	۱۴	۶	۵/۶	۱۸/۵۵	نحس	
سوموار	۲۸	۲۵	۱۵	۷	۵/۵	۱۸/۵۵	نحس	
منگل	۲۹	۲۶	۱۶	۸	۵/۵	۱۸/۵۶	نیک	نکاح و سفر کے لئے بد
بدھ	۳۰	۲۷	۱۷	۹	۵/۵	۱۸/۵۷	نیک	
جمعرات	۳۱	۲۸	۱۸	۱۰	۵/۵	۱۸/۵۷	نحس اکبر	

ہدایات

ربیع الثانی کا چاند دیکھ کر سورۃ ملک (پارہ ۲۹) یا جواہر یا گھوڑا یا گوسفند دیکھئے

فرمان امام رضا علیہ السلام
اس مہینے میں بلا بخارات سے صاف ہو جاتی ہے۔ زیادہ نمکین غذائیں اور ثقیل گوشت خصوصاً گائے کا گوشت مضر صحت ہے بھینس کا دودھ بھی مفید نہیں۔ سبزیوں کا استعمال مفید رہے گا۔

قمر در عقرب
ربیع الثانی
۱۱ ۵ ۱۲ ۱۲۷

ایام	[illegible] ۱۹۷۳ عیسوی	[illegible] ۱۳۹۳ ہجری	[illegible] ۲۰۳۰ بکرمی	[illegible] ۱۳۵۲ ایرانی	لاہور میں طلوع آفتاب	لاہور میں غروب آفتاب	تاریخ نیک یا بد	کیفیت
جمعہ	۱	۲۹	۱۹	۱۱	۵/۵	۱۸/۵۸	نیک	نکاح کے لئے بد
ہفتہ	۲	۳۰	۲۰	۱۲	۵/۴	۱۸/۵۸	نیک	
اتوار	۳	جمادی الاول ۱	۲۱	۱۳	۵/۴	۱۸/۵۹	نیک	ہارون رشید فوت ہوا
سوموار	۴	۲	۲۲	۱۴	۵/۴	۱۸/۵۹	نیک	
منگل	۵	۳	۲۳	۱۵	۵/۴	۱۹/۰	نحس	
بدھ	۶	۴	۲۴	۱۶	۵/۴	۱۹/۰	نیک	سفر کے لئے بد
جمعرات	۷	۵	۲۵	۱۷	۵/۴	۱۹/۱	نحس	
جمعہ	۸	۶	۲۶	۱۸	۵/۴	۱۹/۱	نیک	
ہفتہ	۹	۷	۲۷	۱۹	۵/۳	۱۹/۱	نیک	
اتوار	۱۰	۸	۲۸	۲۰	۵/۳	۱۹/۲	نیک	سفر کے لئے بد
سوموار	۱۱	۹	۲۹	۲۱	۵/۳	۱۹/۲	نیک	
منگل	۱۲	۱۰	۳۰	۲۲	۵/۳	۱۹/۲	نحس اکبر	
بدھ	۱۳	۱۱	۳۱	۲۳	۵/۳	۱۹/۲	نحس اکبر	
جمعرات	۱۴	۱۲	ہاڑ ۱	۲۴	۵/۳	۱۹/۳	نیک	
جمعہ	۱۵	۱۳	۲	۲۵	۵/۴	۱۹/۳	نحس	
ہفتہ	۱۶	۱۴	۳	۲۶	۵/۴	۱۹/۳	نیک	
اتوار	۱۷	۱۵	۴	۲۷	۵/۴	۱۹/۳	نیک	ولادت حضرت امام زین العابدین و فتح بصرہ
سوموار	۱۸	۱۶	۵	۲۸	۵/۴	۱۹/۴	نحس	تعمیر مکان کے لئے نیک
منگل	۱۹	۱۷	۶	۲۹	۵/۴	۱۹/۴	نیک	قرض لینے دینے کے لئے بد
بدھ	۲۰	۱۸	۷	۳۰	۵/۴	۱۹/۴	نیک	قرض لینے دینے کے لئے بد
جمعرات	۲۱	۱۹	۸	۳۱	۵/۴	۱۹/۴	نیک	
جمعہ	۲۲	۲۰	۹	تیر ۱	۵/۵	۱۹/۵	میانہ	
ہفتہ	۲۳	۲۱	۱۰	۲	۵/۵	۱۹/۵	نحس	
اتوار	۲۴	۲۲	۱۱	۳	۵/۵	۱۹/۵	نیک	
سوموار	۲۵	۲۳	۱۲	۴	۵/۵	۱۹/۶	نیک	
منگل	۲۶	۲۴	۱۳	۵	۵/۶	۱۹/۶	نحس	
بدھ	۲۷	۲۵	۱۴	۶	۵/۶	۱۹/۶	نحس	
جمعرات	۲۸	۲۶	۱۵	۷	۵/۶	۱۹/۶	نیک	نکاح و سفر کے لئے بد
جمعہ	۲۹	۲۷	۱۶	۸	۵/۷	۱۹/۶	نیک	
ہفتہ	۳۰	۲۸	۱۷	۹	۵/۷	۱۹/۶	نحس اکبر	

ہدایات

جمادی الاول کا چاند دیکھ کر سورۃ مزمل (پارہ ۲۹) روپے پیسے یا چاندی دیکھیے

فرمان امام رضا علیہ السلام

اس مہینے میں خون کا غلبہ کم ہو کر صفراء کا غلبہ شروع ہو جاتا ہے اس لئے کثرت ریاضت مضر ہے، چربی دار گوشت و زعفران کا استعمال منع ہے، ٹھنڈی سبزیاں مثلاً ساگ، کھیرا، ککڑی، خرفہ، کاہو، کاسنی کا استعمال مفید ہے بکری، مرغ اور مچھلی کا گوشت بہتر ہے۔

قمر در عقرب

جمادی الاول

۱۰، ۱۱، ۱۲

۳۱ دن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	لاہور میں طلوع آفتاب	لاہور میں غروب آفتاب	تاریخ نیک یا بد	کیفیت
اتوار	۱	۲۹	۱۸	۱۰	۵/۷	۱۹/۶	نیک	نکاح کے لئے بد۔ بینک ہالیڈے
سوموار	۲	۳۰	۱۹	۱۱	۵/۸	۱۹/۶	نیک	
منگل	۳	جمادی الثانی	۲۰	۱۲	۵/۸	۱۹/۶	نحس	
بدھ	۴	۲	۲۱	۱۳	۵/۹	۱۹/۵	نیک	
جمعرات	۵	۳	۲۲	۱۴	۵/۹	۱۹/۵	نحس	شہادت جناب سیدہؑ
جمعہ	۶	۴	۲۳	۱۵	۵/۱۰	۱۹/۵	نیک	سفر کے لئے بد
ہفتہ	۷	۵	۲۴	۱۶	۵/۱۰	۱۹/۵	نحس	
اتوار	۸	۶	۲۵	۱۷	۵/۱۱	۱۹/۵	نیک	
سوموار	۹	۷	۲۶	۱۸	۵/۱۱	۱۹/۵	نیک	
منگل	۱۰	۸	۲۷	۱۹	۵/۱۲	۱۹/۴	نیک	
بدھ	۱۱	۹	۲۸	۲۰	۵/۱۳	۱۹/۴	نیک	
جمعرات	۱۲	۱۰	۲۹	۲۱	۵/۱۳	۱۹/۴	نیک	فتح جنگ جمل
جمعہ	۱۳	۱۱	۳۰	۲۲	۵/۱۴	۱۹/۴	نحس اکبر	
ہفتہ	۱۴	۱۲	۳۱	۲۳	۵/۱۴	۱۹/۳	نحس اکبر	
اتوار	۱۵	۱۳	ساون	۲۴	۵/۱۵	۱۹/۳	نحس	
سوموار	۱۶	۱۴	۲	۲۵	۵/۱۵	۱۹/۳	نیک	
منگل	۱۷	۱۵	۳	۲۶	۵/۱۵	۱۹/۳	نیک	بقولے ولادت امام زین العابدینؑ
بدھ	۱۸	۱۶	۴	۲۷	۵/۱۶	۱۹/۲	نحس	تعمیر مکان کو اچھی
جمعرات	۱۹	۱۷	۵	۲۸	۵/۱۶	۱۹/۲	میانہ	
جمعہ	۲۰	۱۸	۶	۲۹	۵/۱۷	۱۹/۲	نیک	
ہفتہ	۲۱	۱۹	۷	۳۰	۵/۱۷	۱۹/۱	نیک	
اتوار	۲۲	۲۰	۸	۳۱	۵/۱۸	۱۹/۱	نیک	ولادت جناب سیدہ
سوموار	۲۳	۲۱	۹	امرداد	۵/۱۸	۱۹/۰	نحس	
منگل	۲۴	۲۲	۱۰	۲	۵/۱۹	۱۹/۰	نیک	وفات ابوبکرؓ
بدھ	۲۵	۲۳	۱۱	۳	۵/۱۹	۱۸/۵۹	نیک	
جمعرات	۲۶	۲۴	۱۲	۴	۵/۲۰	۱۸/۵۹	نحس	
جمعہ	۲۷	۲۵	۱۳	۵	۵/۲۱	۱۸/۵۸	نحس	
ہفتہ	۲۸	۲۶	۱۴	۶	۵/۲۱	۱۸/۵۷	نیک	نکاح وسفر کےلیے بد
اتوار	۲۹	۲۷	۱۵	۷	۵/۲۲	۱۸/۵۷	نیک	خلیفۂ اوّلؓ کی وفات
سوموار	۳۰	۲۸	۱۶	۸	۵/۲۲	۱۸/۵۶	نیک	نکاح کے لئے بد
منگل	۳۱	۲۹	۱۷	۹	۵/۲۳	۱۸/۵۵	نیک	نکاح کے لئے بد

ہدایات

جمادی الثانی کا چاند دیکھ کر سورۃ مدثر (پارہ ۲۹) یا روئے فرزند یا بوڑھے آدمی کو دیکھئے۔

فرمان امام رضا علیہ السلام
اس مہینے میں حدت بدستور قائم رہتی ہے نہار منہ تھوڑا سا ٹھنڈا پانی پئیے ٹھنڈی اور مرطوب اشیاء کا استعمال صحت کے لئے ضروری ہے زود ہضم اور لطیف غذا کا استعمال لازم ہے۔ پھولوں کا سونگھنا بھی مفید ہے

قمر در عقرب
جمادی الثانی
۷، ۸، ۹

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	لاہور میں طلوع آفتاب	لاہور میں غروب آفتاب	تاریخ نیک یا بد	کیفیت
بدھ	۱	رجب	۱۸	۱۰	۵/۲۳	۱۸/۵۳	نیک	ولادت امام محمد باقرؑ
جمعرات	۲	۲	۱۹	۱۱	۵/۲۴	۱۸/۵۳	نیک	
جمعہ	۳	۳	۲۰	۱۲	۵/۲۴	۱۸/۵۲	نحس	شہادت امام علی نقیؑ
ہفتہ	۴	۴	۲۱	۱۳	۵/۲۵	۱۸/۵۱	نیک	سفر کے لئے بد
اتوار	۵	۵	۲۲	۱۴	۵/۲۵	۱۸/۵۱	نحس	ولادت امام علی نقیؑ
سوموار	۶	۶	۲۳	۱۵	۵/۲۶	۱۸/۵۰	نیک	
منگل	۷	۷	۲۴	۱۶	۵/۲۶	۱۸/۴۹	نیک	ولادت حضرت عباسؑ
بدھ	۸	۸	۲۵	۱۷	۵/۲۷	۱۸/۴۹	نیک	سفر کے لئے بد
جمعرات	۹	۹	۲۶	۱۸	۵/۲۸	۱۸/۴۸	نیک	
جمعہ	۱۰	۱۰	۲۷	۱۹	۵/۲۸	۱۸/۴۷	نیک	ولادت حضرت امام تقیؑ
ہفتہ	۱۱	۱۱	۲۸	۲۰	۵/۲۹	۱۸/۴۶	نحس اکبر	
اتوار	۱۲	۱۲	۲۹	۲۱	۵/۲۹	۱۸/۴۶	نحس اکبر	وفات حضرت عباسؓ عم رسولؐ
سوموار	۱۳	۱۳	۳۰	۲۲	۵/۳۰	۱۸/۴۵		ولادت حضرت امیر المومنینؑ در خانہ کعبہ
منگل	۱۴	۱۴	۳۱	۲۳	۵/۳۱	۱۸/۴۴	نیک	یوم آزادی پاکستان
بدھ	۱۵	۱۵	۳۲	۲۴	۵/۳۱	۱۸/۴۳	نحس	
جمعرات	۱۶	۱۶	بھادوں	۲۵	۵/۳۲	۱۸/۴۲	نحس	وفات حضرت زینب علیہا السلام
جمعہ	۱۷	۱۷	۲	۲۶	۵/۳۳	۱۸/۴۱	میانہ	قرض لینے دینے کے لئے بد
ہفتہ	۱۸	۱۸	۳	۲۷	۵/۳۳	۱۸/۴۰	میانہ	وفات جناب ابراہیم فرزند رسولؐ
اتوار	۱۹	۱۹	۴	۲۸	۵/۳۴	۱۸/۳۹	نیک	بقولے مرگ مامون الرشید
سوموار	۲۰	۲۰	۵	۲۹	۵/۳۴	۱۸/۳۹	نیک	
منگل	۲۱	۲۱	۶	۳۰	۵/۳۵	۱۸/۳۷	نحس	
بدھ	۲۲	۲۲	۷	۳۱	۵/۳۵	۱۸/۳۶	نیک	ہلاکت معاویہ۔ روز نذر امام جعفر صادقؑ
جمعرات	۲۳	۲۳	۸	شہریور	۵/۳۶	۱۸/۳۵	"	روز غم۔ حضرت امام حسنؑ زخمی ہوئے
جمعہ	۲۴	۲۴	۹	۲	۵/۳۷	۱۸/۳۴	نیک	فتح جنگ خیبر
ہفتہ	۲۵	۲۵	۱۰	۳	۵/۳۷	۱۸/۳۳	نحس	شہادت امام موسیٰ کاظمؑ
اتوار	۲۶	۲۶	۱۱	۴	۵/۳۸	۱۸/۳۲	نیک	ولید نے امام حسینؑ کو بیعت کیلئے طلب کیا
سوموار	۲۷	۲۷	۱۲	۵	۵/۳۸	۱۸/۳۰	نیک	معراج اور عید بعثت روز اعلان نبوت
منگل	۲۸	۲۸	۱۳	۶	۵/۳۹	۱۸/۲۹		امام حسینؑ نے سفر ہجرت اختیار کیا
بدھ	۲۹	۲۹	۱۴	۷	۵/۳۹	۱۸/۲۸	نیک	معاویہ نے حضرت عائشہ کو کنوئیں میں گرا کر مار ڈالا
جمعرات	۳۰	۳۰	۱۵	۸	۵/۴۰	۱۸/۲۶	نیک	نکاح کے لئے بد
جمعہ	۳۱	شعبان	۱۶	۹	۵/۴۱	۱۸/۲۴	نیک	ولادت حضرت زینب سلام اللہ علیہا۔

هدایات

شعبان کا چاند دیکھ کر سورۃ جن (پارہ ۲۹) یا سبزہ یا نگین پڑھا یا روئے پرہیزگار دیکھئے۔

فرمان امام رضا علیہ السلام

اس مہینے میں زہریلی ہوائیں چلتی ہیں نزلہ، زکام، کھانسی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ رات کے وقت باد شمال چلتی ہے، سرد تر دواؤں اور غذاؤں سے مزاج کی اصلاح ضروری ہے۔

قمر در عقرب

رجب

۷، ۸، ۹

دن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	لاہور میں طلوع آفتاب	لاہور میں غروب آفتاب	تاریخ نیک یا بد	کیفیت
ہفتہ	۱	۲	۱۷	۱۰	۵/۴۱	۱۸/۲۵	نیک	رمضان کے روزے فرض ہوئے
اتوار	۲	۳	۱۸	۱۱	۵/۴۲	۱۸/۲۴	نیک	ولادت حضرت امام حسینؑ
سوموار	۳	۴	۱۹	۱۲	۵/۴۲	۱۸/۲۳	نیک	
منگل	۴	۵	۲۰	۱۳	۵/۴۳	۱۸/۲۱	نیک	بقیہ ولادت حضرت امام حسینؑ
بدھ	۵	۶	۲۱	۱۴	۵/۴۲	۱۸/۲۰	نیک	جنم اشٹمی
جمعرات	۶	۷	۲۲	۱۵	۵/۴۳	۱۸/۱۹	نیک	یوم دفاع پاکستان
جمعہ	۷	۸	۲۳	۱۶	۵/۴۴	۱۸/۱۸	نیک	سفر کے لئے بد
ہفتہ	۸	۹	۲۴	۱۷	۵/۴۴	۱۸/۱۷	نیک	
اتوار	۹	۱۰	۲۵	۱۸	۵/۴۴	۱۸/۱۶	نیک	
سوموار	۱۰	۱۱	۲۶	۱۹	۵/۴۵	۱۸/۱۴	نیک	
منگل	۱۱	۱۲	۲۷	۲۰	۵/۴۵	۱۸/۱۳	نیک	وفات قائداعظم
بدھ	۱۲	۱۳	۲۸	۲۱	۵/۴۶	۱۸/۱۲	نحس	
جمعرات	۱۳	۱۴	۲۹	۲۲	۵/۴۷	۱۸/۱۱		شب برات
جمعہ	۱۴	۱۵	۳۰	۲۳	۵/۴۷	۱۸/۱۰	نیک	ولادت حضرت صاحب الامرؑ
ہفتہ	۱۵	۱۶	۳۱	۲۴	۵/۴۸	۱۸/۹	نحس	تعمیر مکان کے لئے اچھی ہے
اتوار	۱۶	۱۷	اسوج	۲۵	۵/۴۹	۱۸/۸	نیک	قرض لینے دینے کے لئے بد
سوموار	۱۷	۱۸	۲	۲۶	۵/۴۹	۱۸/۶	نیک	
منگل	۱۸	۱۹	۳	۲۷	۵/۴۹	۱۸/۵	نیک	
بدھ	۱۹	۲۰	۴	۲۸	۵/۵۰	۱۸/۴	نحس اکبر	
جمعرات	۲۰	۲۱	۵	۲۹	۵/۵۰	۱۸/۳	نحس	
جمعہ	۲۱	۲۲	۶	۳۰	۵/۵۰	۱۸/۱	نیک	
ہفتہ	۲۲	۲۳	۷	۳۱	۵/۵۱	۱۷/۵۹	نیک	
اتوار	۲۳	۲۴	۸	مہر	۵/۵۱	۱۷/۵۸	نحس	
سوموار	۲۴	۲۵	۹	۲	۵/۵۲	۱۷/۵۷	نحس	
منگل	۲۵	۲۶	۱۰	۳	۵/۵۲	۱۷/۵۶	نحس اکبر	
بدھ	۲۶	۲۷	۱۱	۴	۵/۵۳	۱۷/۵۵	نیک	
جمعرات	۲۷	۲۸	۱۲	۵	۵/۵۴	۱۷/۵۴	نیک	نکاح کے لئے بد
جمعہ	۲۸	۲۹	۱۳	۶	۵/۵۴	۱۷/۵۲	نیک	نکاح کے لئے بد
ہفتہ	۲۹	رمضان	۱۴	۷	۵/۵۵	۱۷/۵۱	نیک	
اتوار	۳۰	۲	۱۵	۸	۵/۵۵	۱۷/۵۰	نیک	

ہدایات

رمضان کا چاند دیکھ کر سورۃ محمد (پارہ ۲۶) یا تلوار یا اہل دعیال یا بوڑھے آدمی کو دیکھئے

فرمان امام رضا علیہ السلام

اس ماہ ہوائیں بادِ سموم سے پاک ہو جاتی ہیں، خلط سودا غالب ہو جاتی ہے مسہل لینا مناسب ہے۔ سبزیوں کا استعمال مفید ہے بغیر غذا حمام کرنا اور خوشبو لگانا منع ہے۔

قمر در عقرب

شعبان
۱۱، ۱۲، ۱۳،
اور ۲۹،
رمضان
۱، ۲
۳۰

دن ۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۳۵۲	لاہور میں طلوع آفتاب	لاہور میں غروب آفتاب	تاریخ نیک یا بد	کیفیت	ہدایات
سوموار	۱	۳	۱۶	۹	۵/۵۶	۱۷/۴۹	نحس اکبر		شوال کا چاند دیکھ کر سورۃ فتح (پارہ ۲۶) یا ہتھیلی یا پانی یا فیروزہ یا سبزہ دیکھئے
منگل	۲	۴	۱۷	۱۰	۵/۵۶	۱۷/۴۸	نیک	سفر کے لئے بد	
بدھ	۳	۵	۱۸	۱۱	۵/۵۷	۱۷/۴۷	نحس		
جمعرات	۴	۶	۱۹	۱۲	۵/۵۸	۱۷/۴۶	نیک		
جمعہ	۵	۷	۲۰	۱۳	۵/۵۸	۱۷/۴۵	نیک		
ہفتہ	۶	۸	۲۱	۱۴	۵/۵۹	۱۷/۴۴	نیک	سفر کے لئے بد	فرمان امام رضا علیہ السلام
اتوار	۷	۹	۲۲	۱۵	۵/۵۹	۱۷/۴۳	نیک		
سوموار	۸	۱۰	۲۳	۱۶	۶/۰	۱۷/۴۱		وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ	اس ماہ میں مختلف ہوائیں چلتی ہیں، باد صبا بھی شروع ہو جاتی ہے
منگل	۹	۱۱	۲۴	۱۷	۶/۱	۱۷/۴۰	نیک		
بدھ	۱۰	۱۲	۲۵	۱۸	۶/۱	۱۷/۳۹	نیک	انجیل نازل ہوئی ۔ روز مواخات	
جمعرات	۱۱	۱۳	۲۶	۱۹	۶/۲	۱۷/۳۸	نحس		اس ماہ فصد کھلوانا صحت کے لئے بہتر ہے
جمعہ	۱۲	۱۴	۲۷	۲۰	۶/۲	۱۷/۳۷	نیک		
ہفتہ	۱۳	۱۵	۲۸	۲۱	۶/۳	۱۷/۳۶	نیک	ولادت حضرت امام حسنؑ	
اتوار	۱۴	۱۶	۲۹	۲۲	۶/۳	۱۷/۳۵	نحس	تعمیر مکان کیلئے اچھی ہے	چربی و مصالحہ دار گوشت کا استعمال مفید ہے، اچار اور چٹنی کا استعمال بھی مفید ہے، ورزش کرنا فائدہ مند ہے
سوموار	۱۵	۱۷	۳۰	۲۳	۶/۴	۱۷/۳۳	نیک	قرض لینے دینے کیلئے بد۔ فتح بدر	
منگل	۱۶	۱۸	۳۱	۲۴	۶/۵	۱۷/۳۲	نیک	زبور نازل ہوئی	
بدھ	۱۷	۱۹	کاتک	۲۵	۶/۶	۱۷/۳۱		مسجد کوفہ میں امیر المومنین زخمی ہوئے	
جمعرات	۱۸	۲۰	۲	۲۶	۶/۷	۱۷/۳۰	نحس اکبر	روز غم	
جمعہ	۱۹	۲۱	۳	۲۷	۶/۸	۱۷/۲۹		روز شہادت امیر المومنینؑ	
ہفتہ	۲۰	۲۲	۴	۲۸	۶/۸	۱۷/۲۸	نیک		اس مہینے میں زیادہ پانی نہیں پینا چاہیئے
اتوار	۲۱	۲۳	۵	۲۹	۶/۹	۱۷/۲۷	نیک	شب قدر ۔ نزول قرآن پاک	
سوموار	۲۲	۲۴	۶	۳۰	۶/۱۰	۱۷/۲۶	نحس اکبر		
منگل	۲۳	۲۵	۷	آبان	۶/۱۰	۱۷/۲۵	نحس		
بدھ	۲۴	۲۶	۸	۲	۶/۱۱	۱۷/۲۴	نیک	نکاح و سفر کے لئے بد	
جمعرات	۲۵	۲۷	۹	۳	۶/۱۲	۱۷/۲۳	نیک		
جمعہ	۲۶	۲۸	۱۰	۴	۶/۱۲	۱۷/۲۲	نیک	نکاح کے لئے بد	قمر در عقرب
ہفتہ	۲۷	۲۹	۱۱	۵	۶/۱۳	۱۷/۲۱	نیک	نکاح کے لئے بد	رمضان ۱، ۲، ۳۰
اتوار	۲۸	۳۰	۱۲	۶	۶/۱۴	۱۷/۲۰	نیک	عید الفطر ۔ عمرو بن العاص ہلاک ہوا	شوال
سوموار	۲۹	شوال	۱۳	۷	۶/۱۴	۱۷/۱۹	نیک	عید الفطر ۔ عمرو بن العاص ہلاک ہوا	۱، ۲، ۲۷،
منگل	۳۰	۲	۱۴	۸	۶/۱۵	۱۷/۱۸	نحس اکبر		۲۸، ۲۹
بدھ	۳۱	۳	۱۵	۹	۶/۱۵	۱۷/۱۶	نحس		

دن ۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	لاہور میں طلوع آفتاب	لاہور میں غروب آفتاب	تاریخ نیک یا بد	کیفیت	ہدایات
جمعرات	۱	۴	۱۶	۱۰	۶/۱۶	۱۴/۱۶	نیک	سفر کے لئے بد	ذیقعد کا چاند دیکھ کر سورۃ نساء (پارہ ۴) یا خوبصورت چہرہ یا آئینہ یا جنگل یا پہاڑ دیکھئے
جمعہ	۲	۵	۱۷	۱۱	۶/۱۶	۱۴/۱۵	نحس		
ہفتہ	۳	۶	۱۸	۱۲	۶/۱۷	۱۴/۱۵	نحس اکبر		
اتوار	۴	۷	۱۹	۱۳	۶/۱۷	۱۴/۱۵	نیک		
سوموار	۵	۸	۲۰	۱۳	۶/[illegible]	۱۴/۱۴	نحس اکبر	یوم غم۔ انہدام جنت البقیع	
منگل	۶	۹	۲۱	۱۵	۶/۱۸	۱۴/۱۳	نیک		
بدھ	۷	۱۰	۲۲	۱۶	۶/[illegible]	۱۴/۱۳	نیک		
جمعرات	۸	۱۱	۲۳	۱۷	۶/[illegible]	۱۴/۱۲	نیک		فرمان امام رضا علیہ السلام
جمعہ	۹	۱۲	۲۴	[illegible]	۶/[illegible]	۱۴/۱۲	نیک		
ہفتہ	۱۰	۱۳	۲۵	۱۹	۶/[illegible]	۱۴/۱۱	نحس		
اتوار	۱۱	۱۴	۲۶	۲۰	۶/۲۲	۱۴/۱۱	نیک		اس ماہ میں سردی بڑھ جاتی ہے، رات کو پانی پینا سخت مضر ہے، حمام میں بھی کمی مناسب ہے۔ گوشت اور انڈے کا استعمال مفید ہے۔ پودینہ، ادرک، لہسن وغیرہ کے استعمال سے پرہیز لازم ہے۔ ہر روز ایک گھونٹ گرم پانی پینا مفید ہے۔
سوموار	۱۲	۱۵	۲۷	۲۱	۶/۲۳	۱۴/۱۰		شہادت امام جعفر صادق، شہادت حضرت حمزہ جنگ احد	
منگل	۱۳	۱۶	۲۸	۲۲	۶/۲۴	۱۴/۱۰	نحس	تعمیر مکان کے لئے اچھی ہے	
بدھ	۱۴	۱۷	۲۹	۲۳	۶/۲۵	۱۴/۹	نیک	فتح جنگ احد۔ قرض لینا بد	
جمعرات	۱۵	۱۸	۳۰	۲۴	۶/۲۵	۱۴/۹	نیک		
جمعہ	۱۶	۱۹	مگھر	۲۵	۶/۲۶	۱۴/۹	نیک		
ہفتہ	۱۷	۲۰	۲	۲۶	۶/۲۷	۱۴/۸	درمیانہ	امام موسیٰ کاظم کو ہارون نے قید کیا۔	
اتوار	۱۸	۲۱	۳	۲۷	۶/۲۸	۱۴/۸	نحس		
سوموار	۱۹	۲۲	۴	۲۸	۶/۲۹	۱۴/۷	نیک		
منگل	۲۰	۲۳	۵	۲۹	۶/۳۰	۱۴/۷	نیک		
بدھ	۲۱	۲۴	۶	۳۰	۶/۳۰	۱۴/۷	نحس		
جمعرات	۲۲	۲۵	۷	آذر	۶/۳۱	۱۴/۷	نحس		
جمعہ	۲۳	۲۶	۸	۲	۶/۳۲	۱۴/۶	نیک	نکاح و سفر کے لئے بد	
ہفتہ	۲۴	۲۷	۹	۳	۶/۳۳	۱۴/۶	نیک		قمر در عقرب
اتوار	۲۵	۲۸	۱۰	۴	۶/۳۴	۱۴/۶	نیک	نکاح کے لئے بد	شوال
سوموار	۲۶	۲۹	۱۱	۵	۶/۳۵	۱۴/۵	نیک		۱، ۲، ۲۷،
منگل	۲۷	ذیقعد	۱۲	۶	۶/۳۵	۱۴/۵	نیک		۲۸، ۲۹،
بدھ	۲۸	۲	۱۳	۷	۶/۳۶	۱۴/۵	نیک		
جمعرات	۲۹	۳	۱۴	۸	۶/۳۷	۱۴/۵	نحس		
جمعہ	۳۰	۴	۱۵	۹	۶/۳۸	۱۴/۵	نیک		

دن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	لاہور میں طلوع آفتاب	لاہور میں غروب آفتاب	تاریخ نیک یا بد	کیفیت	ہدایات
ہفتہ	۱	۵	۱۶	۱۰	۶/۳۹	۱۷/۵	نحس		ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر سورۂ حجر (پارہ ۱۳) اچھی صورت یا آب رواں دیکھئے۔
اتوار	۲	۶	۱۷	۱۱	۶/۴۰	۱۷/۵	نحس اکبر		
سوموار	۳	۷	۱۸	۱۲	۶/۴۱	۱۷/۵	نیک		
منگل	۴	۸	۱۹	۱۳	۶/۴۱	۱۷/۶	نیک	سفر کے لئے بد	
بدھ	۵	۹	۲۰	۱۴	۶/۴۲	۱۷/۶	نیک		
جمعرات	۶	۱۰	۲۱	۱۵	۶/۴۳	۱۷/۶	نحس اکبر		
جمعہ	۷	۱۱	۲۲	۱۶	۶/۴۴	۱۷/۶	نیک	ولادت حضرت امام علی رضاؑ	فرمان امام رضا علیہ السلام
ہفتہ	۸	۱۲	۲۳	۱۷	۶/۴۵	۱۷/۶	نیک		اس ماہ سردی تیز ہوجاتی ہے تیز و تند ہوائیں چلتی ہیں سرد اغذیہ و ادویہ کے استعمال سے پرہیز لازم ہے، گرم اشیا، گوشت انڈے کا استعمال مفید ہے۔ پودینہ ادرک، لہسن وغیرہ کا استعمال بہتر ہے
اتوار	۹	۱۳	۲۴	۱۸	۶/۴۶	۱۷/۶	نحس		
سوموار	۱۰	۱۴	۲۵	۱۹	۶/۴۶	۱۷/۶	نیک		
منگل	۱۱	۱۵	۲۶	۲۰	۶/۴۷	۱۷/۷	نیک	قرض لینے دینے کے لئے بد	
بدھ	۱۲	۱۶	۲۷	۲۱	۶/۴۷	۱۷/۷	نحس	تعمیر مکان کے لئے اچھی ہے	
جمعرات	۱۳	۱۷	۲۸	۲۲	۶/۴۸	۱۷/۷	میانہ	قرض لینے دینے کیلئے بد	
جمعہ	۱۴	۱۸	۲۹	۲۳	۶/۴۸	۱۷/۷	نیک		
ہفتہ	۱۵	۱۹	۳۰	۲۴	۶/۴۹	۱۷/۷	نیک		
اتوار	۱۶	۲۰	پوہ	۲۵	۶/۴۹	۱۷/۸	میانہ	تعمیر مکان کے لئے نیک	
سوموار	۱۷	۲۱	۲	۲۶	۶/۵۰	۱۷/۸	نحس		
منگل	۱۸	۲۲	۳	۲۷	۶/۵۱	۱۷/۸	نیک		
بدھ	۱۹	۲۳	۴	۲۸	۶/۵۱	۱۷/۹	نیک		
جمعرات	۲۰	۲۴	۵	۲۹	۶/۵۲	۱۷/۹	نحس		
جمعہ	۲۱	۲۵	۶	۳۰	۶/۵۳	۱۷/۹	نیک	یوم ولادت حضرت ابراہیمؑ و حضرت عیسیٰؑ	
ہفتہ	۲۲	۲۶	۷	ذی	۶/۵۴	۱۷/۱۰	نیک	عقد نکاح کے لئے بد	
اتوار	۲۳	۲۷	۸	۲	۶/۵۴	۱۷/۱۰	نیک		قمر در عقرب ذی قعدہ ۲۴، ۲۵، ۲۶
سوموار	۲۴	۲۸	۹	۳	۶/۵۴	۱۷/۱۱	نحس اکبر		
منگل	۲۵	۲۹	۱۰	۴	۶/۵۵	۱۷/۱۲	نحس	شہادت حضرت امام محمد تقیؑ۔ سالگرہ قائد اعظمؒ	
بدھ	۲۶	۳۰	۱۱	۵	۶/۵۵	۱۷/۱۲	نیک		
جمعرات	۲۷	ذی الحجہ	۱۲	۶	۶/۵۵	۱۷/۱۳	نیک	سورہ برات کیلئے ۔ تقرر حضرت علیؑ	
جمعہ	۲۸	۲	۱۳	۷	۶/۵۶	۱۷/۱۴	نیک		
ہفتہ	۲۹	۳	۱۴	۸	۶/۵۶	۱۷/۱۴	نحس		
اتوار	۳۰	۴	۱۵	۹	۶/۵۶	۱۷/۱۵	نیک	سفر کے لئے بد	
سوموار	۳۱	۵	۱۶	۱۰	۶/۵۶	۱۷/۱۶	نحس	جنگ یا لڑائی۔	

مختصر حالات چہاردہ

مقام	نام گرامی مع ولدیت	لقب مبارک	نام مادر	تاریخ وماہ وسنہ ولادت	تاریخ ولادت بحساب سنہ عیسوی	بادشاہ خلیفہ زمان ولادت
خاتم انبیاءؐ	محمد بن عبداللہ	المصطفیٰؐ	آمنہ بنت وہب	۱۷ ربیع الاول سنہ ۱ عام الفیل	۲۰ اپریل سنہ ۵۷۰ء بروز جمعہ	نوشیروان
امام اول	علی بن ابی طالبؑ	المرتضیٰؑ	فاطمہ بنت اسد	۱۳ رجب سنہ ۳۰ عام الفیل	۱۷ اکتوبر سنہ ۵۹۹ء شب جمعہ	شہریار
معصومہ	فاطمہؑ بنت محمدؐ	الزہراؑ	خدیجہ بنت خویلد	۲۰ جمادی الثانیہ سنہ ۵ بعثت	۸ اپریل سنہ ۶۱۳ء بروز جمعہ	یزدجرد
امام دوم	حسن بن علیؑ	المجتبیٰؑ	فاطمہ بنت رسولؐ	۱۵ رمضان سنہ ۳ھ	۳ مارچ سنہ ۶۲۵ء شب جمعہ	یزدجرد
امام سوم	حسینؑ بن علیؑ	الشہید	فاطمہ بنت رسولؐ	۳ شعبان سنہ ۴ھ زبنا بر مشہور	۱۰ جنوری سنہ ۶۲۶ء سہ شنبہ	یزدجرد
امام چہارم	علیؑ بن الحسینؑ	السجاد	شہربانو دختر یزدجرد	۵ جمادی الاول سنہ ۳۸ھ	۲۱ اکتوبر سنہ ۶۵۸ء شب جمعہ	علی بن ابی طالب
امام پنجم	محمدؑ بن علیؑ	الباقر	فاطمہ بنت امام حسنؑ	یکم رجب سنہ ۵۷ھ	۱۲ مئی سنہ ۶۷۷ء سہ شنبہ	معاویہ
امام ششم	جعفرؑ بن محمدؑ	الصادق	ام فروہ	۱۷ ربیع الاول سنہ ۸۳ھ	۲۳ اپریل سنہ ۷۰۲ء چہارشنبہ	ولید بن عبدالملک
امام ہفتم	موسیٰؑ بن جعفرؑ	الکاظم	حمیدہؑ خاتون	۷ صفر سنہ ۱۲۸ھ	۱۰ نومبر سنہ ۷۴۵ء شنبہ	ابراہیم بن ولید
امام ہشتم	علیؑ بن موسیٰؑ	الرضا	نجمہ خاتون	۱۱ ذی قعدہ سنہ ۱۴۸ھ	یکم جنوری سنہ ۷۶۶ء شنبہ	منصور دوانقی
امام نہم	محمدؑ بن علیؑ	الجواد التقی	خیزران	۱۰ رجب سنہ ۱۹۵ھ	۱۲ اپریل سنہ ۸۱۱ء سہ شنبہ	محمد امین
امام دہم	علیؑ بن محمدؑ	الہادی النقی	سوسن	۵ رجب سنہ ۲۱۴ھ	۱۱ ستمبر سنہ ۸۲۹ء سہ شنبہ	مامون
امام یازدہم	حسن بن علیؑ	العسکری	حدیثہ	۱۰ ربیع الثانی سنہ ۲۳۲ھ	۲ دسمبر سنہ ۸۴۶ء جمعرات	معتصم
امام دوازدہم	محمد بن الحسن عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ	المہدی	نرجس خاتون	۱۵ شعبان سنہ ۲۵۶ یا ۲۵۵ھ	یکم اگست سنہ ۸۶۹ء شب جمعہ [illegible]	متوکل

معصومین علیہم السلام

نقش انگشتری	تاریخ و ماہ سنہ وفات	تاریخ شہادت یا وفات بحساب انگریزی سن عیسوی	لحاظ سن ہجری سن شریف	سبب وفات و شہادت	جائے دفن	بادشاہ زمان وفات
کلمۂ شہادتین	۲۸ صفر سنہ ۱۱ھ	۲۶ مئی ۶۳۲ء سہ شنبہ	۶۳ سال	زہر آلود گوشت سے کچھ مدت کے بعد وفات پا گئے	مدینہ	ہرقل بادشاہ روم
الملک للہ الواحد القہار	۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ	۲۱ جنوری ۶۶۱ء جمعرات	۶۳ سال	۴ سال ۹ ماہ خلافت ظاہری کی۔ ابن ملجم نے آپ کو شہید کر دیا	نجف، عراق	معاویہ
اللہ ولی عصمتی	۳ جمادی الثانیہ سنہ ۱۱ھ	۲۷ اگست ۶۳۲ء دوشنبہ	۱۸ سال	حادثات و مصائب موجب مرض و سبب وفات ہوئے۔	مدینہ	ابوبکر
العزۃ للہ	۲۸ صفر سنہ ۵۰ھ	۳۱ مارچ ۶۷۰ء چہارشنبہ	۴۸ سال	تقریباً ۶ ماہ خلافت ظاہری کی۔ جعدہ بنت اشعث نے زہر دیکر آپ کو شہید کر دیا	مدینہ	معاویہ
ان اللہ بالغ امرہ	۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ	۱۰ اکتوبر ۶۸۰ء سہ شنبہ	۵۷ سال	بحکم یزید ابن زیاد کے اقدامات اور شمر کے خنجر سے شہید ہوئے۔	کربلا، عراق	یزید
حسبی اللہ لکل ہم	۲۵ محرم سنہ ۹۵ھ	۲۳ اکتوبر ۷۱۳ء جمعرات	۵۸ سال	ہشام بن عبدالملک نے زہر دے کر شہید کیا	مدینہ	ولید بن عبدالملک
العزۃ للہ جمیعاً	۷ ذی الحجہ سنہ ۱۱۴ھ	۳۱ جنوری ۷۳۳ء سہ شنبہ	۵۷ سال	ابراہیم بن ولید بن عبدالملک مروان نے زہر دے کر شہید کیا۔	مدینہ	ہشام بن عبدالملک
اللہ خالق کل شیء	۱۵ شوال المکرم سنہ ۱۴۸ھ	۷ دسمبر ۷۶۵ء سہ شنبہ	۶۵ سال	منصور عباسی نے زہر دیکر شہید کیا	مدینہ	منصور دوانقی
کن من اللہ حذر	۲۵ رجب سنہ ۱۸۳ھ	۴ ستمبر ۷۹۹ء ہفتہ	۵۵ سال	سندی بن شاہک نے ہارون رشید کے حکم سے زہر دیکر شہید کیا۔	کاظمین عراق	ہارون رشید
ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ	۲۳ ذیقعدہ سنہ ۲۰۳ھ	۲۶ مئی ۸۱۹ء یکشنبہ	۵۰ سال	مامون رشید نے زہر دیکر شہید کیا	طوس، ایران	مامون رشید
حسبی اللہ	۲۹ ذیقعدہ سنہ ۲۲۰ھ	۲۷ نومبر ۸۳۵ء سہ شنبہ	۲۵ سال	ام الفضل نے معتصم کے حکم سے زہر دے کر شہید کیا	کاظمین عراق	معتصم باللہ
الملک للہ	۳ رجب سنہ ۲۵۴ھ	یکم جولائی ۸۶۸ء یکشنبہ	۴۱ سال	معتضد عباسی نے زہر دے کر شہید کیا۔	سامرا، عراق	معتضد باللہ
ان اللہ شہید	۸ ربیع الاول سنہ ۲۶۰ھ	۴ جنوری ۸۷۴ء جمعرات	۲۸ سال	معتمد عباسی نے زہر دے کر شہید کیا	سامرا، عراق	معتمد باللہ
انا حجۃ اللہ خالصتہ	بحکم خدا زندہ ہیں		اللہ اعلم		..	..

الحاج سید حسن علی شاہ صاحب کاظمی

بزرگوں کے عطا کردہ روحانی تحفے

۱۔ عطیہ استاذ العلماء مولانا سید محمد باقر اعلی اللہ مقامہٗ
نمازِ صبح کے بعد ۲۵ مرتبہ یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

۲۔ عطیہ جناب مولانا سید طیب، آغا جزائری نجف اشرف ——— روز افزوں ٹریفک کے حادثات کے پیش نظر اللہ کی حفظ و امان کے لئے سوار ہوتے وقت پڑھیں۔
بِسْمِ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ۔

۳۔ عطیہ جناب زبدۃ العلماء مولانا سید آغا مہدی لکھنوی ـــ اس دعا کا ہر شب جمعہ کو پڑھنا بڑا مرتبہ رکھتا ہے۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے ایک شب جمعہ اس دعا کو پڑھا آئندہ شب جمعہ اس دعا کو پڑھنا چاہتے تھے کہ آواز آئی تم نے گذشتہ شب جمعہ کو جو دعا پڑھی تھی تا حال اس کا ثواب فرشتے لکھنے سے فارغ نہیں ہوئے ہیں زمانہ اور وقت کا جو تصور ہے حمد خدا اسکی حدود سے فزوں تر ہے۔ یہ پہلو اس دعا کا نہایت عجیب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِنْ اَوَّلِ الدُّنْیَا اِلٰی فَنَائِھَا۔ وَمِنَ الْاٰخِرَۃِ اِلٰی بَقَائِھَا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ نِعْمَۃٍ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

۴۔ عطیہ تقدس مآب مولانا سید منظور حسین صاحب نقوی خطیب جامع حائری اعلی اللہ مقامہٗ ـــ سائل نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں اپنی پریشانی کا ذکر کیا کہ میری حالت بہت خراب ہے۔ جس کام کی طرف توجہ دیتا ہوں کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ جس حاجت کے لئے کوشش کرتا ہوں پوری نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا نماز صبح کے بعد دس مرتبہ اس کو پڑھا کر۔ راوی کا بیان ہے میں نے پڑھنا شروع کیا۔ خوش حال ہو گیا۔ دعا یہ ہے:۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَسْئَلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ ۝

۵۔ عطیہ آقائے بزرگ مولانا آغا سید حسن الموسوی نجفی البلتستانی ـــ فرمایا اس زمانہ کا بہترین عمل امام زمانہ حضرت حجت کے ظہور کی تمنا میں اس دعا کا پڑھنا ہے۔ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ۔ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ بِحُرْمَۃِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْاَطْھَارِ ۝

۶- علیہ جناب آغائے موسوی مولانا سید حامد علی شاہ صاحب رئیس جامعۃ المومنین راولپنڈی۔

اس دعا کا نام ہی دعائے مجرّب ہے۔ مفاتیح الجنان میں آغا عباس قمیؒ لکھتے ہیں۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو صبح و شام پڑھے خداوند عالم چار فرشتوں کو اس پر موکل فرمائے گا۔ جو آگے پیچھے داہنے اور بائیں بحکم خدا اس کی حفاظت پر مامور ہوں گے۔ اگر جنّ و انس اس کو ضرر پہنچانے کی کوشش بھی کریں تو ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ (دعا مجرب ص۲۳ پر دیکھئے)

۷- علیہ فخر المتکلمین مولانا مولوی محمد جعفر صاحب قبلہ زیدی خطیب جامع اسلام پورہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

• حوادث و آلام سے محفوظ رہنے کے لئے اول و آخر درود اور درمیان میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ صبح و شام کے وقت عموماً اور سفر کے وقت خصوصاً۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ دِرْعِکَ الْحَصِیْنَةِ الَّتِیْ تَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ تُرِیْدُ ۔ ترجمہ۔ یا اللہ تو مجھ کو اپنی حفاظت کی وہ مضبوط زرہ پہنا دے جو تو صرف اسکو پہناتا ہے جس کو تو چاہتا ہے۔

• دشمن کے مقابلہ میں الٰہی نصرت حاصل کرنے کے لئے اس آیت قرآنی کی تلاوت کرے۔

اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ۝

ترجمہ: یقیناً میرا کارساز اللہ ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہی صالحین کی کارسازی کرتا ہے

• سفر کے وقت مسافر اور اس کے گھر والے رخصت کرتے وقت یہ آیت پڑھیں۔

فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اللہ بہترین حفاظت کرنیوالا ہے اور سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے

• بیمار اپنی شفایابی کے لئے اس دعا کی خود مداومت کرے جو آیہ قرآنی سے ماخوذ ہے۔

رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

ترجمہ: اے میرے رب مجھ کو بیماری نے آگھیرا ہے اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

• وسعت رزق اور مصائب و آلام سے چھٹکارا پانے کے لئے سورۂ طلاق کی آیات مندرجہ تحت کی مداومت رکھے:۔ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝ ترجمہ: جو اللہ کے غضب سے ڈرتا ہے اللہ اس کو مصیبتوں سے چھٹکارا دیتا ہے اور اس کو جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہ ہو وہاں سے روزی دیتا ہے اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ اسکی مدد کیلئے کافی ہے۔ اللہ اپنے حکم کا نافذ کرنے والا ہے۔ یقیناً اللہ نے ہر شے کیلئے اندازہ قرار دیا ہے۔

۸ - مولانا آغا سید محمد صاحب قبلہ نجفی المشہور آغائے پرہیزگار نے فرمایا کہ سرکار صدق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ چھت پر جا کر پہلے دہنی طرف دیکھو پھر بائیں طرف دیکھو پھر بالائے سر آسمان کی طرف دیکھو، بعدہ سوئے کربلا توجہ کر کے یہ مختصر زیارت جناب سید الشہدا پڑھو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ تو اللہ تعالیٰ ایک حج کا ثواب مرحمت فرمائے گا۔ اگر ایک دن میں ۲۰ مرتبہ ایسا کرنے کا موقع ملے تو ۲۰ حج کا ثواب ہوگا۔

دعائے مجرّب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ سَمٌّ وَّلَا دَآءٌ بِسْمِ اللّٰہِ اَصْبَحْتُ وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی قَلْبِیْ وَ نَفْسِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ وَعَقْلِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَھْلِیْ وَ مَالِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مَا اَعْطَانِیْ رَبِّیْ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ اَعَزُّ وَ اَجَلُّ مِمَّا اَخَافُ وَ اَحْذَرُ عَزَّ جَارُکَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ وَ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ سُلْطَانٍ شَدِیْدٍ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَ مِنْ شَرِّ قَضَآءِ السُّوْءِ وَ مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَ اَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَ ھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝

تعقیباتِ نماز

۱۔ امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اس دعا کو پڑھو تاکہ ایمان کامل ہو جائے اور تا وقتِ مرگ زائل نہ ہو:
بعد ہر نماز: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِالْقُرْاٰنِ کِتَابًا وَ بِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَ بِعَلِیٍّ وَلِیًّا وَ اِمَامًا وَ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ وَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَ عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَ الْحُجَّۃِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَئِمَّۃً اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ رَضِیْتُ بِہِمْ اَئِمَّۃً فَارْضَنِیْ لَہُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

۲۔ **بعد نماز صبح:** کسی شخص نے امام رضاؑ کی خدمت میں عرض کیا یا حضرت! میری حالت بہت خراب ہے جس کام کی طرف متوجہ ہوتا ہوں فائدہ نہیں ہوتا اور جس حاجت کے واسطے کوشش کرتا ہوں پوری نہیں ہوتی حضرت نے فرمایا کہ بعد نماز صبح یہ دعا دس مرتبہ پڑھا کرو۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَسْئَلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ۔ (ترجمہ) پاکیزہ ہے اللہ بزرگ اور وہی سزاوار حمد ہے۔ میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں اور سوال کرتا ہوں اس کے فضل سے۔

۳۔ **بعد نمازِ ظہر:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰہُمَّ ارْزُقْنَا اِیْمَانًا صَادِقًا وَ لِسَانًا ذَاکِرًا وَ قَلْبًا خَاشِعًا وَ بَدَنًا صَابِرًا وَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَ تَوْبَۃً نَصُوْحًا وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

۴۔ **بعد نمازِ عصر:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الطَّیِّبَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ اَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَ تَرْحَمَنَا وَ تَتُوْبَ عَلَیْنَا وَ تَوَفَّنَا غَیْرَ مَفْتُوْنٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

۵۔ **بعد نمازِ مغرب:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَ السَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَ الْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ

وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ وَمِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالرِّضْوَانَ فِي دَارِ السَّلَامِ وَجِوَارَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ٥

۶- بعد نماز عشاء: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اَللّٰهُمَّ عَافِنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّ الدُّنْيَا وَ شَرَّ الْآخِرَةِ وَارْزُقْنَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَخَيْرَ الْآخِرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٥

قرآن کریم سے تفاؤل

قرآن سے فال لینے کے کئی طریقے ہیں۔ ایک طریقہ سید رضی الدینؒ ابن طاؤس نے بھی نقل فرمایا ہے۔ پہلے تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ پھر تین مرتبہ پیغمبر اور ان کی آل پر صلوٰۃ بھیجیں اور پھر کہیں :- اَللّٰهُمَّ إِنِّي تَفَاءَلْتُ بِكِتَابِكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ فَأَرِنِيْ مِنْ كِتَابِكَ مَا هُوَ مَكْتُوْبٌ مِنْ سِرِّكَ الْمَكْنُوْنِ فِيْ غَيْبِكَ۔

اس کے بعد قرآن کریم کھولیں اور دائیں صفحہ کی پہلی سطر سے فال لیں۔

خمس

خمس کے چھ حصے ہیں جن میں تین سہم امام ہیں اور تین سہم سادات۔ سہم سادات آپ خود مستحق سادات کو تقسیم کر سکتے ہیں۔ لیکن سہم امام مجتہد جامع الشرائط کے حکم سے صرف کیا جائیگا۔ سہم امام بعض دینی مدارس اور امامیہ مشن کو دیا جا سکتا ہے۔

امامیہ مشن کے پاس سہم امام وصول کرنے کیلئے حضرت محسن الحکیم اعلیٰ اللہ مقامہٗ اور مجتہدین عصر سرکار علامہ محمود الحسینی شاہرودی و سرکار علامہ سید محمد کاظم شریعتمدار کے اجازے موجود ہیں۔

طریقہ استخارہ اول تین مرتبہ صلوٰۃ پڑھے۔ بعدہٗ یہ دعا پڑھے أَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ خِيَرَةً فِيْ عَافِيَةٍ اس کے بعد تین مرتبہ صلوٰۃ پڑھ کر دل میں اپنا مطلب بیان کرے اور آنکھیں بند کر کے تسبیح کے جتنے دانوں پر ہاتھ لگا کر شمار کرے۔ اگر دانے جفت ہوں علامت بد ہے اگر طاق ہوں تو علامت بہتری کی ہے۔

تبصرہ

لال شہباز قلندر

"میزان الصرف" کے مصنف دعوت آل محمد کے پرجوش مبلغ سندھ کے روحانی بادشاہ حضرت لال شہباز قلندر کے تحقیقاتی حالات زندگی پر قابل مطالعہ تحقیقی کتابچہ کاغذ سفید کتابت وطباعت عمدہ ضخامت ۸۰ صفحات مؤلف ثقۃ الاسلام سید آغا مہدی لکھنوی۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ ملنے کا پتہ جمعیت خدام عزا ۱۴۳/۲۷ اے رحیم آباد فیڈرل ایریا کراچی

ملت جعفریہ کے کیسے کیسے مشاہیر گزر چکے ہیں۔ جن کے قابل فخر کارناموں سے ہم ناواقف ہیں خدا جزائے خیر دے۔ مولانا آغا مہدی کو جن کا قلم ان سے تعارف کرانے میں مصروف ہے۔

حضرت لال شہباز قلندر نے خطہ سندھ کو انوار آل محمد سے منور فرمایا۔ اس کتابچہ میں آپ نے بہت مفید معلومات کو جمع فرمایا ہے ہندوستان کو ہند بن حام بن نوحؑ اور سندھ کو سندھ بن حام بن نوحؑ نے آباد کیا۔ حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ کے حکم سے ۳۹ ہجری میں حرث بن مرہ عبدی نے سندھ کو فتح کرکے اسلام کا تعارف کرایا۔ (تاریخ کامل وغیرہ) جناب علی مرتضیٰ کا سندھ میں تشریف لانا جس کی یادگار روضۂ علوی کے علاوہ ایک کنواں ہے۔ جس کے کنارے پر کھڑے ہو کر علی علی کہتے ہیں۔ پانی جوش کھاتا ہوا بلند ہو جاتا ہے۔ مؤلف نے ذاتی تجربہ کیا ہے۔

عرب سپاہ جو سندھ میں آئی اس کی اولاد سومرو کہلاتی ہے۔ حضرت امام رضاؑ کے متعدد اصحاب سندھی ہیں۔ دنیا میں سب سے پہلا ترجمہ قرآن شریف سندھی میں ہوا۔ سندھ میں پہلی مسجد مسجد کوفہ کی شکل پر تعمیر ہوئی۔ سندھ میں دوستدار علی کو مولائی کہنا حدیث غدیر کا عملی ثبوت ہے۔

پیر پگاڑو اور سادات راشدی سید صدرالدین کی اولاد ہیں جن کا شجرہ امام موسیٰ کاظم سے ملتا ہے۔ شہباز قلندر کا نام عثمان تھا علم وفضل کی تکمیل کے لئے حج وزیارات کربلا، نجف، کاظمین، سامرہ، مشہد سے فارغ ہوئے امکان غالب ہے کہ خواجہ نصیر الدین طوسی اور صاحب شرائع الاسلام سے مشورہ کے بعد تبلیغ کے لئے سندھ کا رخ فرمایا۔ قصبہ سیہون میں قیام کیا جس کو سیوستان کہا جاتا تھا اور جو رستم و رخیتی کا وطن ہے۔ ایک وقت میں راجستھان، سندھ، ملتان کے علاقوں میں تقسیم کار کے طور پر چار بزرگ تبلیغ اسلام اور تعارف آل محمد میں مشغول تھے۔ بابا فرید شکر گنج، شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی، سید جلال بخاری اور لال شہباز قلندر جن کا عالی شان مقبرہ سیہون میں مرجع عقیدت ہے اس کے صدر دروازہ کے سامنے حضرت عباس نامدار کا علم صدیوں سے نصب ہے جس کی بلندی ۱۱ فٹ ہے۔ اتنی بڑی بے جوڑ چوب عجائبات عالم سے ہے۔ حال ہی میں صدر پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے ۵۰ ہزار روپیہ مقبرہ کی مرمت و آرائش کے لئے دیا ہے۔

(سید حسن علی شاہ کاظمی)

نصاب دینیات کے متعلق مولانا یوسف حسین صاحب کا اہم بیان

چند دنوں سے عوام کو یہ شبہ ہو رہا ہے کہ مشاورتی کونسل میں مفتی جعفر حسین صاحب کی پیش کردہ تجاویز اور علامہ علاؤ الدین صدیقی کی صدارت میں بارہ رکنی دینیات کمیٹی کی تجویز کے مقابلے میں موجودہ چودہ رکنی بورڈ کی سفارش ناقص ہے۔ اس لئے ہر سہ قسم کی تجاویز علی الترتیب درج کئے جاتے ہیں۔ ان کے مطالعہ کے بعد خود بخود یہ اشتباہ رفع ہو جائے گا۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

۱۔ مشاورتی کونسل کی سفارش یہ ہے:۔ "میٹرک تک کے سنی و شیعہ طلباء کے لئے اسلامیات کی ایک ہی کتاب مرتب کی جائے۔ اس کتاب میں قرآن حکیم، سیرت نبویؐ اور اخلاقیات کا نصاب مشترکہ ہوگا اور اختلافی مسائل پر شیعہ و سنی طلباء کے لئے الگ الگ باب ہوں گے۔ مجوزہ کتاب کے پانچ باب ہوں گے۔ پہلے تین ابواب میں قرآن حکیم، سیرت نبویؐ اور اخلاقیات سے متعلق نصاب شیعہ اور سنی طلباء کے لئے مشترک ہوگا۔ چوتھا اور پانچواں باب علی الترتیب سنی اور شیعہ فرقوں کے اختلافی مسائل پر مبنی ہوگا۔" (روزنامہ مشرق بحوالہ اخبار اسعد لاہور)

۲۔ **بارہ رکنی دینیات کمیٹی** علامہ علاء الدین صدیقی کی صدارت میں پانچ نشستوں کے بعد مندرجہ ذیل دو قسم کے سلیبس بارہ ارکان کو وصول ہوئے۔ سلیبس ۱۔ پہلی جماعت سے پانچویں جماعت تک کے طلباء کا نصاب مندرجہ ذیل تین حصوں پر مشتمل ہوگا۔ ۱۔ اسلامیات (تمام مسلمان طلباء کے لئے) ۲۔ سنی دینیات ۳۔ شیعہ دینیات۔ سلیبس ۲۔ (الف) سلیبس کے تین حصے ہوں گے۔ پہلا حصہ اسلام کے مشترکہ و عمومی امور پر دونوں فریقوں کے نظریات پر مشتمل ہوگا۔ یعنی وہ امور جن پر دونوں فریق متفق ہوں۔ دوسرا حصہ سنی دینیات، تیسرا حصہ شیعہ دینیات کے متعلق ہوگا (ب) ٹیکسٹ بک دو جلدوں میں شائع کی جاوے گی اور ہر جلد کے دو حصے ہوں گے۔ پہلے حصے میں اسلام کے مشترک اصول ہوں گے اور دوسرے حصے میں شیعہ دینیات ہوگی۔ ۳۔ دینیات کمیٹی کے چودہ رکنی بورڈ نے مولانا کوثر نیازی کی صدارت میں ۳۰ ستمبر کو یہ سفارش کی ہے کہ ہر کلاس کی اسلامیات کا نصاب قرآن کریم، سیرت النبیؐ، اخلاقیات، عبادات اور اعتقادات پر مشتمل ہوگا اور یہ مضامین سنی طلباء کو سنی فقہ کے مطابق اور شیعہ طلباء کو شیعہ فقہ کے مطابق پڑھائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اسلامیات کے نصاب میں سنی طلباء کے لئے خلفائے راشدین و صحابہ کرامؓ کی سیرت اور شیعہ طلباء کے لئے بارہ اماموں اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت مبارک شامل ہوگی۔ اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ اسلامیات کی درسی کتابوں کے منظور شدہ مسودہ کی تیاری کے لئے سنی اور شیعہ علماء کا ایک مشترکہ بورڈ قائم کیا جائے جو اس امر کا انتظام کرے کہ کتابوں میں کوئی ایسی بات شامل نہ ہو جس سے کسی فرقہ کے جذبات مجروح ہوتے ہوں۔ اجلاس میں چار سنی اور چار شیعہ علماء پر مشتمل ایک ورکنگ گروپ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا جس کے لئے صوبائی حکومتیں ایک ایک ماہر اور مرکزی حکومت دو ماہر نامزد کرے گی اور یہ بورڈ پہلی جماعت سے دسویں جماعت تک ہر درجہ کے لئے تفصیلی نصاب مرتب کرے گا۔ ان ہر سہ سفارشات کے مطالعہ کے بعد ناظرین پر خود اس حقیقت کا انکشاف ہو سکتا ہے کہ مذہب حق کی وسیع ترین اور ملک گیر تبلیغ کے لئے کون سی سفارش بہتر اور زیادہ مفید ہے۔ سوفیصد، یاد رہے کہ اس چودہ رکنی بورڈ میں مولانا مفتی جعفر حسین صاحب اور مولانا مرزا مصطفیٰ حسین صاحب بھی پاکستان شیعہ کانفرنس کی جانب سے شامل تھے۔

(مرزا یوسف حسین عفی عنہ، صدر مجلس عمل علماء شیعہ پاکستان)

مولانا مولوی سید نجم الحسن صاحب کراروی صدر الافاضل پشاور

(گزشتہ سے پیوستہ)

سعد و نحس

دوشنبہ اور چہارشنبہ کے استمرارِ نحوست کی وجہ

ان ایام کے استمرارِ نحوست کا مضحکہ اڑاتے ہوئے نواب صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "بنی امیہ کا خاص دن دوشنبہ اور بنی عباس کا خاص دن چہارشنبہ فرض کیا گیا ہے۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ اب جبکہ نہ بنی امیہ باقی ہیں نہ بنی عباس تو ان دونوں کو نحس ماننے میں کیا سیاسی فائدہ باقی رہ جاتا ہے۔ الخ"

میں کہتا ہوں کہ مجھے اس سے بحث نہیں کہ یہ ایام منسوب کس کی طرف ہیں، چاہے بنی امیہ ہوں یا بنی عباس بہرحال ان کی استمرارِ نحوست ثابت ہے۔ چہارشنبہ کی دائمی نحوست پر تو قرآن مجید کھلے الفاظ میں روشنی ڈال ہی رہا ہے "یوم نحس مستمر" سے، اب رہ گئی دوشنبہ کی نحوست اس کے متعلق احادیث ملاحظہ کریں یہ معمہ حل ہو جائے گا۔ "مروی ہے کہ ابو ایوب خزاز نے کہا کہ ہم جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو روانگی کے وقت حضرت صادق آل محمد علیہ السلام کی خدمت میں سلام اور رخصتی کے لئے حاضر ہوتے تھے، ایک مرتبہ دوشنبہ کے دن سفر کو نکلے اور حضرت سے ملنے کو حسب معمول گئے تو حضرت نے فرمایا "کانکم طلبتم برکۃ الاثنین" "جیسے تم نے دوشنبہ کو برکت آفریں سمجھ لیا ہے"، میں نے عرض کی حضور! یہ سن کر حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا "فای یوم اعظم شؤما من الاثنین فقدنا نبینا وارتفع عنا الوحی لا تخرجوا" "سنو اس دوشنبہ سے زیادہ کوئی دن منحوس نہیں ہے اسی دن حضرت رسول کریم صلعم نے انتقال فرمایا ہے اور اسی دن سلسلہ وحی ہمارے گھر سے منقطع ہوا ہے۔" اس ارشاد سے اس کی نحوست دوامی پر روشنی پڑتی ہے۔ اس لئے کہ حضرت صادق آل محمدؐ نے سبب نحوست حضرت رسول کریم کا اٹھنا اور سلسلہ وحی کا اس دن منقطع ہونا بتلایا ہے، تو معلوم ہوا کہ جب تک آنحضرت پھر زندہ نہ ہو جائیں اور وحی کا سلسلہ شروع نہ ہو جائے اس وقت تک یہ دن منحوس رہے گا۔ نواب صاحب جو دوشنبہ کو یوم سعید قرار دینا چاہتے ہیں ان کی اس میں بڑی سعادت ہے کہ وہ کسی طرح ان چیزوں کو پلٹا دیں، تاکہ ایام دوشنبہ سعد ہو سکے۔

یوم نحس مستمر کا مطلب

نواب صاحب رقم طراز ہیں، قرآن مجید کی ایک آیت ایسی ضرور ہے جس سے مفسرین یہ سمجھ بیٹھے کہ کوئی خاص دن نحس تھا۔ قوم عاد کے لئے، اور بتایا یہ کہ خود قرآن ہی جیسے ثابت ہے کہ وہ عظیم کرتا ہے، قوم عاد پر سات دن اور آٹھ راتیں لگاتار چلا کی (الحاقہ) یعنی وہ یہ اعتقاد قوم عاد کے لئے منحوس تھا

پھر دوشنبہ اور چہارشنبہ کی کیا خصوصیت الخ

میں عرض کرتا ہوں کہ اس عبارت سے نواب صاحب کی احادیث و تفاسیر سے ناواقفیت ہویدا ہے مجھے نہیں معلوم کہ "یوم نحس مستمر" کے ذیل میں انہوں نے دوشنبہ کے دن کو کیوں چھپا دیا لیکن رہ گیا بدھ کا دن وہ درست ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں بدھ کے دن کی نحوست دائمی مرقوم ہے۔ حضرت امیر المومنین ع اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "انہ کان فی یوم الاربعاء" "وہ آندھی بدھ کے دن آئی تھی جیسا کہ کتاب العیون اور مجمع البیان وغیرہ میں موجود ہے۔ اور بعض مفسرین نے اس کی مزید وضاحت یہ کی ہے کہ وہ بدھ کا دن جس میں عذاب کا ذکر ملتا ہے وہ مہینہ کا آخری بدھ تھا۔ ملاحظہ ہو تفسیر عیاشی۔ اب اس کے استمرار نحوست کے متعلق یہ عرض ہے کہ جبکہ قرآن مجید نے خود لفظ "نحس مستمر" کہا ہے تو پھر اس کی نحوست دائمی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ جب کہ مفسرین نے بھی اس کی وضاحت کر دی ہے۔ علامہ طبرسی لکھتے ہیں: "یوم نحس۔ ای فی یوم مشئوم مستمر ای دائم الشوم، نحس مستمر کا مطلب دائمی نحوست ہے۔ پھر اس کے بعد ایک قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ نحوست ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ (مجمع البیان ج ۲ طبع ایران)، اب آپ قرآن مجید سے پوچھیں کہ یہ دن تو قوم عاد کے لئے نحس تھا اب اس کی نحوست کیوں باقی ہے، جو جواب اس کا قرآن مجید عطا کرے وہی جواب آپ اپنی مذکورہ عبارت کا بھی سمجھ لیجئے گا جس میں آپ نے واضح کیا ہے کہ "جب بنی امیہ اور بنی عباس نہ رہے تو نحوست کیسے باقی رہ گئی۔"

میرے خیال میں یہ تو معمولی فہم کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ بنی امیہ اور بنی عباس اور قوم عاد تو نہیں رہے لیکن وہ دن تو باقی ہیں۔ البتہ اگر وہ لوگ ان دنوں کو اپنے ہمراہ لیتے جاتے تو نحس و سعد کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔

اب رہ گیا آپ کا یہ فرمانا کہ "جب عذاب والی آندھی سات دن اور آٹھ رات برابر چلائی تو پورا ہفتہ نحس ہوا پھر کسی دن کی خصوصیت کیسی؟" اس کا جواب حضرت صادق آل محمد علیہ السلام کی زبانی ملاحظہ فرمایئے: "عن الصادق الاربعاء یوم نحس مستمر لانہ اول یوم و آخر یوم من الایام التی قال اللہ تعالیٰ "سخرھا علیھم سبع لیالی و ثمانیۃ ایام"۔" "یعنی بدھ کا دن نحس مستمر ہے کیونکہ اسی سے عذاب کی ابتداء ہوئی تھی اور اسی پر عذاب ختم ہوا تھا الخ۔ اس سے واضح ہو گیا کہ بدھ کے دن کو استمراری نحوست کیوں حاصل ہے؟ (تفسیر صافی ص ۲۳۴ بحوالہ علل الشرائع)

تعویذات کا ذکر

نواب صاحب نے اپنے مضمون کے تتمہ پر کئی چیزوں کے مہمل ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جن میں تعویذات اور قمر در عقرب کا ماننا بھی ہے۔

تعویذ کے متعلق مختصر الفاظ میں یہ عرض ہے کہ تعویذ لغو چیز نہیں ہے اور جو تعویذ کرتے ہیں وہ غلطی پر نہیں ہیں، تعویذ اکثر نظر بد سے امان کے لئے کیا جاتا ہے، نظر بد کا اثر قرآن سے ثابت ہے اور نزول سورہ معوذتین بھی اس کی

طرف اشارہ کرتا ہے تو پھر یہ مہمل کیسے ہوا۔

اس کے علاوہ میں پوچھتا ہوں کیا ائمہ طاہرین علیہم السلام نے مختلف امراض کے لئے تعویذات کا ذکر پیش نہیں کیا؟ کیا حرزِ ابودجانہ غلط ہے کیا معتبر کتب میں حائض کے لئے یہ نہیں ہے کہ تعویذات کو چمڑے میں لپیٹ کر پہنے؟ کیا عسرِ ولادت کے موقعہ پر تعویذات کا ذکر معتبر کتب میں نہیں ہے، جبکہ یہ سب چیزیں تسلیم شدہ ہیں تو پھر تعویذات سے انکار کیا معنی رکھتا ہے؟ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سفینۃ النجاح ج ۲ صفحہ ۲۹۵ طبع ایران۔

قمر در عقرب کا تذکرہ

قمر در عقرب کے اثرات کا ماننا اور اس موقعہ پر کاموں میں احتیاط کرنا درست ہے اور اس کے اثرات مسلّم ہیں، کیا حضرت علی علیہ السلام نے قمر در عقرب جانچنے کا طریقہ نہیں بتایا اور کیا بڑے بڑے علماء نے قمر در عقرب کے اثرات کو تسلیم نہیں کیا، اگر انہوں نے تسلیم کیا ہے تو آپ کا انکار کیا اثر رکھتا ہے؟ آقائے طباطبائی ایقاع عقد و نکاح کے متعلق لکھتے ہیں:

"یکرہ عند التزویج امور، منھا ایقاع العقد والنکاح فی العقرب" تزویج کے وقت چند چیزیں مکروہ ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ نکاح قمر در عقرب میں واقع ہو (عروۃ الوثقیٰ صفحہ ۵۰۴) اور آقائے اصفہانی لکھتے ہیں کہ "ویکرہ ایقاعہ والقمر فی برج العقرب"۔ نکاح کا ایسے وقت میں واقع ہونا جبکہ ماہتاب برج عقرب میں ہو مکروہ ہے (وسیلۃ النجاۃ صفحہ ۲۴۴)

اب میں جناب نواب صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ امور شرعیہ کو ان حضرات سے زیادہ جانتے ہیں اور ان کے مدارک و مآخذ سے ان سے زیادہ واقف ہیں۔" ہرگز نہیں " تو پھر امور شرعیہ میں دخل دینے کی آپ کو کیا ضرورت ہے؟ امید ہے کہ آئندہ اس قسم کی بے باکانہ جرأت سے اجتناب فرمائیں گے۔ فقط والسلام۔

انگلش لٹریچر

امامیہ مشن سے "اسلام میں شادی" کے موضوع پر انگریزی زبان میں ایک کتاب شائع کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ یورپ خصوصاً انگلستان میں ایسی کتاب کی بہت مانگ ہے، جو حضرات اس سلسلے میں مشن سے قلمی تعاون کرنا پسند کریں وہ مطلع فرمائیں۔ ترجمہ کیلئے اردو زبان میں مضمون کا مواد مہیا کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں قارئین کرام کے مشورے باعث شکر گزاری ہوں گے۔

(ادارہ)

امامیہ مشن کے چندہ وغیرہ منی آرڈر، پوسٹل آرڈر یا ڈرافٹ کے ذریعہ ارسال فرمائیے، اگر آپ چیک بھیجیں تو جب تک کے علاوہ کسی دوسرے بینک کے نام ہو تو بینک چارج کے لئے علیحدہ رکھ کر ایک روپیہ زائد بھیجئے تاکہ امامیہ مشن پر اس کا بار نہ پڑے۔

(ادارہ)

اطلاعات

جداگانہ نصاب دینیات کی منظوری کی تحریک علماء شیعہ کا متفقہ فیصلہ

الحاج مولانا مرزا صفدر حسین صاحب کا اہم بیان،

سیلیبس کمیٹی کے چودہ رکنی بورڈ میں جو سات علماء شیعہ اور سات علماء اہل سنت پر مشتمل تھا۔ مطالبات کمیٹی کے پانچ منتخب شدہ علماء کے علاوہ مجھے اور حجۃ الاسلام مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ کو بھی شامل کیا گیا۔ جداگانہ نصاب تعلیم دینیات کا جو تسلی آمیز اور اطمینان بخش فیصلہ ہوا ہے وہ نہایت معقول اور مناسب ہے۔ ابنائے قوم اس کے قبول کرنے یا نافذ کرانے میں کوئی تردد و تشویش نہ کریں کیونکہ یہ فیصلہ مفصل و مدلل بحث و مباحثہ اور معقول و سنجیدہ گفتگو کے بعد باہمی صوابدید اور مکمل اتحاد و یک جہتی اور پوری نیک نیتی کے ساتھ علم و دانش، عقل و فہم اور دانائی و بینائی کے ساتھ کیا گیا اور علماء شیعہ نے بڑے گہرے تفکر اور حسن تدبر، صحیح فکر و نظر اور دانشمندی سے تسلیم کیا ہے اور اس طرز و دستور کو قوم و مذہب کے لئے مناسب و مفید سمجھ کر مانا [illegible] نصاب دینیات کو قبول نہیں کیا

محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ دختر میاں اللہ یار خان کلیار مرحوم ککوٹی گل ڈاکخانہ خود کہ تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا نے دو ہزار روپے "سہم امام" کے طور پر امامیہ مشن کو مرحمت فرمائے ہیں۔ ادارہ آپ کا نہایت درجہ ممنون و متشکر ہے۔

(ادارہ)

ہاں اسلامیات میں جہاں جہاں اشتراک ممکن تھا جیسے ایمان [illegible] ترجمہ اور تاریخ و سیرت و اخلاقیات، اسے مشترک رہنے دیا اور جن چیزوں میں اشتراک نہیں ہو سکتا۔ جیسے عقائد و احکام و عبادات و مسائل فقہ۔ ان کا جداگانہ نصاب تعلیم منظور کرا لیا۔ چنانچہ تجویز کیا گیا کہ ایک حصہ جداگانہ شیعہ اعمال و عبادات کا مرتب کیا جائے گا۔ جس میں فروعات دین سے متعلق تمام احکام و مسائل بیان کئے جائیں گے اسی طرح ایک حصہ عقائد کا ایک [illegible] عبادات کا اہل سنت کے لئے تصنیف ہوگا۔ اور اسی طرح تعلیم دینیات اپنے اپنے نصاب کے موافق جداگانہ ہو گی اور تمام نصاب کو شیعہ سنی علماء کا ورکنگ بورڈ دیکھ [illegible] اطمینان حاصل کر لیا کریگا۔ یہ تمام تصانیف بجائے الگ الگ جلدوں [illegible] کتاب میں مجلد ہوں گی۔ ایک کتاب کو بوجوہ بسیار علماء شیعہ نے غیر مفید [illegible] قرار دیا۔ حق یہ ہے کہ یہی صحیح و سود مند ہے۔ اسی [illegible] قائم ہے۔ جس پر بورڈ کے علاوہ بھی تمام شیعہ علماء متفق ہیں۔ در حقیقت قومی فلاح و بہبود اور مذہبی صلاح و [illegible] میں ہمارے علماء کا قطعاً اختلاف نہیں ہوتا۔ اختلاف [illegible] اور سیاست میں رونما ہوتا ہے خواہ علماء میں ہو یا غیر [illegible]

یہ صرف لیڈری ذہنیتوں کی پیداوار ہوتی ہے۔ ہمارے ابنائے قوم کو توہم خیالی سے بچنا چاہیئے۔ ہوش مند افراد اپنے علماء کی فکریات و نظریات سے ہم آہنگی اور بعد از مدت جداگانہ نصاب دینیات کی منظوری اور مطالبات کی کامیابی پر خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ واللہ رؤف بالعباد

(مولانا) مرزا اسعد حسین پشاور

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل حضرات کے نام کا لٹریچر پتہ درست نہ ہونے کی وجہ سے واپس آجاتا ہے۔ اگر وہ خود پتہ بھیجیں یا قارئین میں سے کسی صاحب کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو تو وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

نمبر شمار۔ نمبر ممبری — سابقہ پتہ

۱- ۲۷۲ ۸۹ - مرزا اکبر حسین ۱۳/۱۴۰ اسمن آباد لاہور۔

۲- ۴۷۲ ۸۹ - کنیز سیدہ معرفت سید بندہ حسن زیدی مکان نمبر ۴ بلاک نمبر ۲۰ سوڈیوال کالونی۔ لاہور

۳- ۸۰۳ ۸۹ - سید امانت حسن صاحب الیکٹریکل انجینیئر شوگر مل چارسدہ ضلع مردان۔

۴- ۷۰۰ - محمد خان تحسین پے انیسر رو میٹر چشمہ پیرک کنڈیاں۔ ضلع میاں والی۔

۵- ۱۰۳۸ - سید واجد علی شاہ معرفت سید برادرز اسٹور ڈیلر تلہ گنگ۔

۶- ۲۷۶ - نائیک نذر حسین ۵۵ انفنٹری ورکشاپ ای۔ ایم۔ ای سیالکوٹ۔

۷- ۱۳۳۵۵ - ملک غلام ربانی ولد ملک رکن الدین مقام و ڈاکخانہ کھروٹا براستہ سرائے عالمگیر ضلع سیالکوٹ۔

۸- ۱۲۹۷۹ - محترمہ انور جہاں بیگم صاحبہ بر مکان سید محمد نواب محلہ نظامی بل روڈ خیرپور میرس

۹- ۱۲۹۹۹ - سعادت مہدی شاہ پوسٹ بکس نمبر ۳۴۹ گیمن پاکستان لمیٹڈ کراچی۔

۱۰- ۹۹۹ - سید مظفر حسن زیدی کوارٹر نمبر ۱۷/۳ بلاک نمبر ۱ لیاقت آباد کراچی ۱۹۔

۱۱- ۲۵۳۱ - سید الحسن صاحب ۲۴۴/A نئی سہیل روڈ شیخوپورہ۔

۱۲- ۱۳۰۳۷ - ملک غضنفر عباس صاحب معرفت ونڈسٹریل ڈویلپمنٹ آفیسر A-۷۷ پیپلز کالونی ڈی۔ لائلپور

پیام عمل کا چندہ

پیام عمل کے جن ممبران کا چندہ ۱۵ اکتوبر ۷۲ء سے ۱۵ نومبر ۷۲ء تک وصول ہوا۔ ان کا ممبری نمبر حسب ذیل ہے۔ ان کو علیحدہ رسیدات جاری نہیں کی گئیں۔

۲۶۲ - ۳۱۵ - ۱۱۸۳۲ - ۷۱۱ - ۵۲۵۳ -
۱۰۳۵ - ۱۳۰۶۲ - ۱۳۶۲۱ - ۲۷۶ - ۷۰۵ -
۱۰۱۶ - ۱۳۰۵۷ - ۱۳۰۸۲ - ۱۳۵۹۱ - ۱۳۲۷۷
۱۳۲۹۰ - ۱۳۲۹۳ - ۱۳۲۹۴ - ۱۳۱۶۹ -
۱۳۶۳۰ - ۱۳۶۶۵ - ۱۳۲۹۵ - ۷۱۳ -
۱۰۰۷ - ۱۰۱۷ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۹ - ۱۳۲۷۸ -
۱۳۶۰۳ - ۷۱ - ۱۳۶۰۲ - ۱۳۳۱۰ - ۱۰۶۹ -
۷۲۳ - ۱۳۳۱۹ - ۱۰۶۱ - ۱۳۷۳۱ -

ناصرین آل محمد

مندرجہ ذیل حضرات نے ۱۶/۱۰/۷۲ سے ۱۵/۱۱/۷۲ کے دوران امامیہ مشن کے لئے ممبر بنائے۔ ادارہ ان حضرات کا ممنون ہے

(۱)۔ محمد افضل نیّر ممبری نمبر ۷۹۲ — ۱۲
(۲)۔ سید حسن علی شاہ کاظمی آفس سیکرٹری — ۴
(۳)۔ خواجہ محبوب علی صاحب — ۱
(۴)۔ سید کوثر حسین صاحب ٹرسٹی امامیہ مشن — ۱
(۵)۔ سید سعید احمد رضوی صاحب — ۱
(۶)۔ نائیک فدا حسین ممبری نمبر ۷۴۳۸ — ۱
(۷)۔ سید عابد حسین شاہ ممبری نمبر ۱۲۰۷ — ۱
(۸)۔ سید مقبول حسین کاظمی صاحب — ۱
۹۔ سید شوکت حسین زیدی ممبری نمبر ۱۳۳۱ — ۱

انجمن حسینیہ رجسٹرڈ سمبڑیال

انجمن حسینیہ رجسٹرڈ سمبڑیال کو سید اقبال حسین نے نماز عید پڑھائی۔ اجتماع میں گرد و نواح کے مومنین نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ نماز کے بعد ملک و ملت کی ترقی و خوشحالی کے لئے دعا مانگی گئی اور آخر میں انجمن کے عہدیداروں کا سہ سالہ انتخاب ہوا عہدیدار چنے گئے۔

انجمن نصرت عباس (رجسٹرڈ) ٹاؤن شپ سکیم لاہور۔

عید الفطر کی نماز کے بعد انجمن کے عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ اور انتظامیہ کے ممبر چنے گئے۔ (کوثر حسین جنرل سیکرٹری)

خبر غم

ہمارے بابا سید محسن علی صاحب زیدی ۲۰ ستمبر جمعرات کو دن کے دو بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ ایک عظیم شخصیت تھے۔ اور ان کی بے وقت موت پر ایک زمانہ اشکبار ہے۔ ان کی تعزیت کے سلسلے میں جو خطوط اور تار موصول ہوئے ہیں۔ ہم ان کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہیں اور پیام عمل کے ذریعہ سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(سید افضال محسن زیدی و سیدہ مظاہر زیدی
زیدی لاج۔ بھائی پھیرو

خواجہ حبیب علی اور ادارہ پیام عمل اس غم میں برابر شریک ہیں اور قارئین کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ فاتحہ پڑھ کر جناب محسن علی زیدی مرحوم کو ثواب پہنچائیں۔

دعائے مغفرت

جناب الحاج مولانا سید صادق علی شاہ صاحب نجفی خطیب جامع شیعہ

گل برگ لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ جناب تقدس مآب مولانا سید غلام شبیر صاحب آف محمد علی والا ضلع سرگودھا کے والدگرامی قضائے الٰہی سے وفات پاگئے ہیں۔ قارئین پیام عمل ایصال ثواب کے لئے سورۂ فاتحہ تلاوت فرماکر مثاب ہوں۔

سید حسن علی شاہ کاظمی آفس سیکرٹری

تبلیغ فی سبیل اللہ

آغا محمد اسلم قریشی محلہ دھوپ سڑی کاموکے ضلع گوجرانوالہ اطلاع دیتے ہیں کہ تبلیغ فی سبیل اللہ کے سلسلے میں فاضل مقررین کی خدمات حاصل کرنے کے لئے ان سے رجوع فرمائیں۔

مومنین کے لئے کیلنڈر ۱۹۷۳ء

انجمن وظیفہ سادات و مومنین نے حسب معمول آرٹ پیپر پر خوبصورت کیلنڈر شائع کیا ہے۔ جو عکس روضۂ شاہ نجف سے مزیّن ہے۔ سال بھر کی سعد و نحس تاریخیں سرخ و سیاہ روشنائی سے واضح کی گئی ہیں۔ فہرست تعطیلات، تاریخہائے قمر در عقرب نقشہ، ولادت و شہادت معصومین اور انجمن کے اعداد و شمار سب موجود ہیں۔ یہ کیلنڈر دفتر انجمن وظیفہ سادات و مومنین جامعہ امامیہ بلڈنگ سب بلاک K بلاک II ناظم آباد کراچی ۱۸ اور دفتر امامیہ مشن ۱۷۔ نئی انارکلی لاہور سے مل سکتا ہے۔

قیمت صرف ۱؍ -

کتب فروشوں کو محرم کے لئے خصوصی کمیشن

ذخیرۃ المجالس ۵۰٪ کمیشن پر

۱۔ ذخیرۃ المجالس حصہ دوم: محرم کا عشرہ پڑھنے کے لئے تاریخ وار مصائب سے ترتیب دی ہوئی پندرہ مجالس مع خطبات و زیارات، ضخامت ۲۵۶ صفحات، قیمت سفید کاغذ ۱۲٫۴۰ روپے نیوز کاغذ ۳٫۰۰ روپے۔

۲۔ خلاصہ تاریخ طبری و ذخیرۃ المجالس: حصہ دوم / جلد دوم، طلبا و طالبات اور چھوٹے ذاکرین کو ذاکر عالم بنانے کے لئے مجلسوں کے گر، مختلف خطبے، مجلس کے بعد مانگنے کے لئے ہر مقصد و حاجت پر حاوی دعائیں، خلاصہ تاریخ طبری از ابتدائے اسلام تا عہد جناب مختارؓ اور جدید طرز پر دس مجالس پیش کی گئی ہیں۔ ضخامت ۴۳۲ صفحات، قیمت سفید کاغذ ۷٫۲۵ روپے نیوز کاغذ ۵٫۲۵ روپے۔

نوٹ

۱۔ محرم تک یہی قیمت، محرم بعد قیمتیں بڑھا دی جائیں گی۔

۲۔ جو کتب فروش یکم محرم سے پہلے یہ کتابیں منگائیں گے انہیں مندرجہ ذیل کمیشن دیا جائے گا۔

۱۔ ۲۵ روپے سے ۱۰۰ روپے تک کتابیں منگانے پر ۳۳ فیصد

۲۔ ۱۰۱ روپے سے ۱۰۰۰ روپے تک کتابیں منگانے پر ۳۵ فیصد

۲۔ ۱۰۱ " ۲۰۰۰ " " " " ۴۰ " "

۳۔ ۲۰۰۰ روپے سے زائد کتابیں منگانے پر ۵۰ "

پتہ: سید اعجاز محمد۔ نذر محمد بلڈنگ۔ پرانی مسجد روڈ۔ وسن پورہ۔ لاہور

ملت جعفریہ سے اپیل

دار الحکومت کی منتقلی کے وقت شیعہ سرکاری ملازمین اسلام آباد گئے تو قومی اتحاد و تنظیم کی غرض سے انجمن اثنا عشری (رجسٹرڈ) قائم کی اور تبلیغ دین و فروغ عزاداری و قیام مساجد وغیرہ امام باڑہ کتب خانہ اور اعانت مومنین مستحقین کا بیڑا اٹھایا۔ الحمد للہ کہ اب اسلام آباد میں چار قابل ذکر جلوس نکالے جاتے ہیں۔ دو قطعات اراضی (۰۰ ۲۲۰×۵۰ فٹ) اور (۵۰۰×۵۰ فٹ) برائے جامع مسجد اور برائے مدرسہ و یتیم خانہ الاٹ کرائے۔ ایک قطعہ کی قیمت ۱۵۲۷۷/۷۷ روپے علاوہ ۱۲۸۸/۸۵ بطور سالانہ کرایہ زمین ادا کرتا ہے معافی کی درخواست کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اسلام آباد میں شیعوں کی محدود آبادی اور محدود آمدنی کی وجہ سے سخت دشواریاں درپیش ہیں

بایں ہمہ گزشتہ سال انجمن نے چوبیس ہزار روپے سے جامع مسجد اور حسینی درسگاہ کی تعمیر شروع کی۔ مسجد و درسگاہ کی دیواریں اور چھ کمرے بن چکے ہیں۔ تعمیر میں ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور تکمیل کے لئے پانچ لاکھ روپیہ مزید درکار ہوگا۔

اسلام آباد دار السلطنت پاکستان ایسی ملت جعفریہ کا واحد مرکز ہے۔ اس مرکز کی تعمیر ملت جعفریہ کے شایان شان ہونی چاہیئے۔ اقوام عالم کے نمائندے اس مرکز کو دیکھ کر ہی ملت شیعہ کی تنظیم اور قومی عظمت کا اندازہ لگائیں گے۔ بفضلہ تعالیٰ ملت جعفریہ میں خوشحال حضرات کی کمی نہیں۔ ہر فرد اپنی کمائی کا ایک پیسہ بھی دے تو یہ کام تکمیل کو پہنچ جائے۔ اس ثواب جاریہ میں اپنی کمائی کا کچھ حصہ لگا کر اپنا دین و دنیا سنوارئیے۔ نقدی کے علاوہ

بلڈنگ مٹیریل سے بھی اعانت ہو سکتی ہے۔ اگر روپیہ بھیجیں تو کراس چیک بنام انجمن اثنا عشری رجسٹرڈ اسلام آباد بنا کر سید علی راغب نقوی ۳۰۸-۶ ای/رضا ۲/۶ اسلام آباد روانہ کریں۔

سید ہادی رضا کراروی صدر شیعہ مطالبات کمیٹی اسلام آباد

انجمن مجاہدین حیدریہ

۱۵ر نومبر ۱۹۷۲ء کو انجمن مجاہدین حیدریہ کا سالانہ اجلاس تاجپورہ نزد وسن پورہ لاہور میں زیر صدارت سید اتفاق حسین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا اور ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو نامزد کیا گیا۔

(سید ظفر عباس سیکرٹری نشر و اشاعت)

قابل تقلید

حضرات خواجگان نارووال کی خدمات علی اظہر من الشمس ہیں لاہور کی مقامی یا ملکی کوئی تحریک اور کوئی بھی اہم قومی کار خیر مکمل نہیں ہوتا جب تک ان حضرات کا اس میں حصہ شامل نہ ہو۔ محترم شیخ محمد افضل نیر سیکرٹری انجمن حسینیہ تریلا اسی قبیلہ کے چشم و چراغ ہیں۔ نیر صاحب کو آقائے موسوی مولانا سید حامد علی شاہ رئیس جامعہ المومنین سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی نے امامیہ مشن پاکستان لاہور کی توسیع رکنیت کے لئے متوجہ فرمایا تو نیر صاحب نے دو ماہ کے اندر مشن کے لئے ۱۰/ روپے سالانہ کے پچاس ۵۰ ممبر بنائے۔ ایک ۱۰۰/- کا مربی بھی ہے۔ محترم نیر صاحب جہاں ہمارے بہترین شکریہ کے مستحق ہیں۔ وہاں ان کا یہ عمل کارنامہ ان حضرات کے لئے قابل تقلید ہے۔ جو ملی اور مذہبی ترقی کے لئے کچھ بھی جذبہ ہمدردی رکھتے ہیں۔ ہر شخص اپنے حلقہ اثر میں کچھ نہ کچھ کامیابی ضرور حاصل کر سکتا ہے۔ اگر اس کے دل میں قومی ترقی کی لگن موجود ہو۔ ۲۴ گھنٹے کی تقریر کے مقابلہ میں ۱۰ منٹ کی عملی جدوجہد زیادہ نتیجہ خیز ہے۔ اس اطمینان کے بعد کہ:

۱۔ امامیہ مشن ملت جعفریہ کا پاکستان میں اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۱۹۵۵ء سے مسلسل اپنی معتدل اور متوازی پالیسی کے مطابق دین کی خدمت کر رہا ہے اور اس کو قوم کے تمام حلقوں کا اعتماد حاصل ہے۔ اس کے ممبران و بہی خواہان ہر گوشہ پاکستان کے علاوہ ایران عراق، یورپ، امریکہ، افریقہ وغیرہ میں موجود ہیں (۲)۔ ہر اہم موضوع پر مختلف زبانوں میں کم قیمت اور مختصر و جامع لٹریچر کثرت سے شائع کرتا ہے۔ (۳) مشن کا ماہانہ ارگن پیام عمل جو پاکستان کے تمام شیعہ جرائد میں کثیر الاشاعت ہے۔ ملک اور بیرون ملک کی لائبریریوں میں بلا معاوضہ جاتا ہے۔ (۴) اردو اور انگریزی میں اسلام ہادیان اسلام اور واقعہ کربلا پر نہایت عمدہ لٹریچر شائع کیا ہے۔ جس کا دامن ۴۳ کتابوں پہ پھیلا ہوا ہے۔ (۵) اعظم و اعلم مجتہدین کرام عراق و ایران نے مال خمس سہم امام علیہ السلام اس ادارہ پر خرچ کرنے کے اجازہ ہائے مبارک عطا کر رکھے ہیں۔ (۶) حکومت پاکستان نے امامیہ مشن کو دی جانے والی تمام رقوم عطیات پر انکم ٹیکس معاف کر رکھا ہے۔ اس ادارہ کے حسابات چارٹرڈ اکونٹنٹ سے آڈٹ ہوتے ہیں۔ (۷) کیا آپ پر لازم نہیں کہ اس قدیم و مفید ادارہ کو مضبوط و مستحکم بنانے کے لئے آپ اپنی سعی کوشش فرمائیں اور خدا کے ہاں اجر پائیں۔ (سید حسن علی شاہ اعزازی سیکرٹری)

جواہرات کوڑیوں کے بھاؤ

امامیہ مشن کے تبلیغی کتابچوں کی قیمت میں حیرت انگیز کمی

کاغذ وغیرہ کی گرانی تبلیغی نشریات پر مضر اثر ڈال رہی ہے۔ دوسری طرف اس پُرآشوب زمانہ کی فتنہ سامانیوں کا تقاضا ہے کہ تبلیغ دین کی کوشش کو بہتر کیا جائے۔ چنانچہ امامیہ مشن ٹرسٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جنوری ۱۹۷۳ء سے اپریل ۱۹۷۳ء کے اختتام تک کتابچوں کی مفت تقسیم کے لئے صرف ۲۵ فیصد قیمت وصول کی جائے۔ یعنی اس دوران میں ۷۵ فیصد رعایت ہوگی۔ بشرطیکہ آرڈر کم از کم ۱۰ روپے کا ہو اور کوئی کتابچہ -/۲ روپے کی مجموعی قیمت یا اس کی تعداد سے کم طلب کیا جائے۔ ذاتی ضرورت کے لئے صرف ۲۵ فیصد رعایت ہوگی۔

۲۲۱ تبلیغی کتابچوں میں سے ایام عزا کی ضرورت اور بعض اہم مسائل کی وضاحت کے پیش نظر منتخب کتابچوں کی فہرست درج ذیل ہے۔

فہرست برائے محرم الحرام

نمبر کتابچہ	نام کتابچہ	قیمت	نمبر کتابچہ	نام کتابچہ	قیمت
۲	حسین اور اسلام	۳۰/-	۴۴	صدیقۂ صغریٰ	۲۴/-
۳	شجاعت کے مثالی کارنامے	۴۸/-	۵۱	شہادت زادِ کربلا	۰۸/-
۱۸	شہیدِ کربلا	۱۶/-	۵۴	حق و باطل کا آخری معرکہ	۰۸/-
۱۵	زندۂ جاوید کا ماتم	۱۶/-	۶۴	خدا پرستی اور مادیت کی جنگ	۱۶/-
۲۱	شہادت و ہلاکت	۲۴/-	۶۹	قرآن فہمی	۲۴/-
۲۲	شیعیت کا تعارف	۳۵/-	۷۵	حسینؑ اور انسانیت	۲۴/-
۲۴	تاریخ اسلام میں واقعۂ کربلا کی اہمیت	۱۶/-	۷۶	شاہ است حسین	۱۶/-
۲۵	اگر واقعۂ کربلا نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟	۱۶/-	۷۷	حسینؑ اور یزید کی شخصیت	۱۶/-
۲۸	بین الاقوامی شہید اعظم	۱۶/-	۸۳	حسینؑ ابن علی (مارٹن ٹرانسلیشن) انگلش	۱۶/-
۳۰	صحیفۂ سجادیہ کی عظمت	۴۴/-			

نمبر کتابچہ	نام کتابچہ	قیمت	نمبر کتابچہ	نام کتابچہ	قیمت
۸۹	پس منظر کربلا	-/۵۲	۱۷۷	صلح امام حسنؑ	-/۲۸
۹۱	حسینؑ ابن علی کی عبادت الٰہی	-/۱۶	۱۸۴	حرمین شریفین اور یزید	-/۲۰
	حسینؑ نام ہے معراجِ دین فطرت کا	-/۰۸	۱۸۷	سیدنا حضرت امام حسینؑ نے بیعتِ	-/۳۶
۹۷	امام حسینؑ کی تعلیمات	-/۱۶		یزید کیوں نہ کی ؟	
۹۸	کربلا دی آلٹر اینڈ شرائن (انگلش)	-/۶۲	۱۸۹	خونِ شہادت کی پکار	-/۲۰
۱۱۵	ھٰذا حسینؑ فاعرفوہ	-/۱۶	۱۹۴	خواتین کربلا	-/۰۸
۱۳۰	ٹریجڈی آف حسین (انگلش)	-/۵۰	۱۹۵	کربلا کے بہن بھائی	-/۲۰
۱۳۲	شہادت حسین ایک دائمی دعوت	-/۳۲	۱۹۶	معراج انسانیت	-/۱۲
۱۳۴	واقعۂ خلیل کربلا	-/۱۶	۲۰۲	کیا کربلا کی جنگ اقتدار کی جنگ تھی	-/۵۲
۱۳۸	ارضِ کربلا پر فیصلہ کن مقابلہ	-/۱۶	۲۰۵	سہ شعبہ تیر	-/۱۲
۱۴۱	معرکۂ کربلا	-/۱۶	۲۰۶	صحابیت کا قرآنی تصور	-/۰۸
۱۴۲	اہلبیت کا مقام	-/۳۰	۲۰۷	درس ہدایت	-/۲۰
۱۴۳	دی سکری فائس ایٹ کربلا	-/۷۵	۲۰۹	یاد اور یادگار	-/۲۸
	(انگلش)		۲۱۵	فلسفۂ جدید و قدیم اور وجود	
۱۶۰	حسینؑ شہید	-/۰۸		باری تعالیٰ ۔	۱/۲۰
۱۶۶	حدیثِ حوض	-/۳۶	۲۲۰	حضرت فضہ	-/۲۰
۱۶۹	خلافت یزید کے متعلق آزاد رائیں	-/۲۰	۲۲۱	وصیِ رسول کی وصیت	-/۳۵
۱۵۳	کفر یزید	-/۲۰			
۱۵۴	حسینؑ کی شخصیت	-/۲۸			

☆

خدا کا ثبوت ۱۶ پیسے، آثار قدرت ۳۲ پیسہ، حقیقت اسلام ۲۴ پیسہ، اسلامی نظریۂ حکومت ۲۴ پیسہ، اسلام اور انسانیت ۶۰ پیسہ، شیعیت کا تعارف ۲۵ پیسہ، صحیفۂ سجادیہ کی عظمت ۲۴ پیسہ،

جناب امیر کا علمی نصب العین ۳۲ پیسہ، تقیہ ۳۲ پیسہ، رسول کی بیٹی ۳۲ پیسہ، خدا پرستی اور مادیت کی جنگ ۱۶ پیسہ، قرآن فہمی ۴۴ پیسہ، ذات و صفات ۲۴ پیسہ۔ اسلامی کلچر کیا ہے؟ ۱۶ پیسہ، اسلام کی ضرورت ۲۰ پیسہ، نظام زندگی حصہ سوم ۲۴ پیسہ، امامت آئمہ اثنا عشر اور قرآن ۲۰ پیسہ، افضلیت امیر المومنینؑ ۲۴ پیسہ، خصوصیات مذہب شیعہ ۳۲ پیسہ، نظام زندگی حصہ چہارم ۷۶ پیسہ، وعدہ اور ایفائے وعدہ ۷۶ پیسہ، جبر و اختیار ۳۲ پیسہ، اہلبیتؑ کا مقام ۴۰ پیسہ، دین و دنیا ۴۰ پیسہ

شیعہ مذہب کی تبلیغ ۲۰ پیسہ، پردہ اور عقل ۸۴ پیسہ، بنی امیہ کی عداوت اسلام کی مختصر تاریخ ۱۶ پیسہ، اصول دین اور قرآن ایک روپیہ ۵۶ پیسہ، حدیث حوض ۲۶ پیسہ، تجلیات باب و بہا ۴۴ پیسہ، سجدہ گاہ ۴۰ پیسہ، خطبۂ مونقہ ۳۶ پیسہ، مذہب کیوں ۲۸ پیسہ، مذہب شیعہ اور تبلیغ ۳۶ پیسہ، معراج انسانیت ۱۲ پیسہ، قیاس اور فقہ جعفری ۹۶ پیسہ، درس ہدایت ۲۰ پیسہ، صحابیت کا قرآنی تصور ۲۸ پیسہ، مسائل روزہ ۲۸ پیسہ، مذہب شیعہ ایک نظر میں ۳۶ پیسہ، وجود باری تعالیٰ اور فلسفہ جدید و قدیم ایک روپیہ ۴۰ پیسہ

ملنے کا پتہ

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ۔ انار کلی پوسٹ بکس ۴۸۵ لاہور

امام حسینِ مظلوم کے خونِ ناحق پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوششیں جاری ہیں!

غیبت امام عصر عجل اللہ فرجہ کے زمانے میں یہ فرض ہر مسلمان پر عائد ہوتا ہے کہ ہم ان کا دفاع کر کے [illegible] کو واضح کریں اور یہ ہے۔ اسلام کی حقیقی تصویر [illegible] کی کوشش کی جا سکتی ہے۔ دنیا اس وقت حق کی تلاش میں سرگرداں ہے [illegible] کو ان کو اسلام کے صحیح خد و خال سے آگاہ کیا جائے۔ آج تبلیغ کے تمام وسائل موجود ہیں۔ اگر ہم نے اس فرض کو ادا کرنے میں کوتاہی کی تو ہم [illegible] ہم جواب دہ ہوں گے۔ اس سے پہلے کہ وقت کا ظالم ہاتھ مہلت سب کرے ہمیں اپنے کام ضرور کیجئے جن کی نیک جزا آپ کے [illegible] میں درج ہوتی ہے۔ امام حسین علیہ السلام کی شہادت عظمیٰ کی نشر و اشاعت بھی ایک اہم دینی خدمت ہے۔ امامیہ مشن پاکستان اس فرض کو انجام دے رہا ہے۔ آپ بھی اس کے کام کو حسینی فنڈ میں عطیات ارسال فرما کر [illegible] بعد از منہائی اخراجات ملک کی اردو، انگریزی، گجراتی، سندھی، پشتو، بنگالی اور عربی میں جس زبان میں پسند کریں گے لٹریچر سے پہلے آپ کی خدمت میں بھیج دیا جائے گا تاکہ آپ اپنے حلقہ اثر میں مجالس اور جلوس والے [illegible] ان کو مفت تقسیم کر سکیں۔ اس اہم فرض سے سبکدوش ہو سکیں۔

لہٰذا عطیات جلد از جلد مرحمت فرمائیے تاکہ ہم آنے والے محرم کے لیے حسینی لٹریچر کو نہایت اہتمام کے ساتھ شائع کر سکیں۔

ہمیں امید ہے کہ عاشقان امام مظلوم اپنے مولا کو یاد رکھیں گے۔ ہمارے بچے شہزادہ علی اصغرؑ و شہزادہ [illegible] کے لیے [illegible] حضرت علی اکبرؑ، حضرت عباسؑ کے لیے، بڑے انصارِ حسینؑ کے لیے اور ہماری قوم کی خواتین شہزادی سکینہ کے [illegible] مخدرات عصمت و طہارت کی قربانیوں کی نشر و اشاعت کے لیے اس فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں گی:

ترسیل زر کا پتا:—

آنریری جنرل سکریٹری امامیہ مشن پاکستان لاہور نمبر ۱

ماہنامہ پیامِ عمل لاہور

ماہ جولائی 1976

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ

اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہو جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اچھی باتوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے (آلِ عمران)

پاکستان میں ملت جعفریہ کا سب سے زیادہ شائع ہونے والا

ماہنامہ

پیام عمل لاہور

شمارہ	جولائی ۱۹۷۶ء	جلد
۵	رجب المرجب ۱۳۹۶ھ	۲۰

سرپرست اعزازی
رئیس المتکلمین مولانا سید محمد جعفر صاحب قبلہ
خطیب شیعہ جامع مسجد اسلام پورہ لاہور

نگران
کوثر پانی پتی

مدیر اعزازی
وحید الحسن ہاشمی
ایم۔ اے۔ بی ٹی

قیمت :- فی پرچہ
ایک روپیہ

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ

پوسٹ بکس نمبر ۴۸۵ - ۱۷، انار کلی لاہور

فہرست

شرح رکنیت

چندہ ممبری — دس (۱۰) روپے
مربی — دو سو (۲۰۰) ؍؍
سرپرست — پانچ سو (۵۰۰) ؍؍
ٹرسٹ کا مطبوعہ لٹریچر سرپرستوں کو آدھی قیمت پر اور مربی و ممبروں کو ۲۰٪ رعایت پر۔

مینجنگ ٹرسٹی خواجہ حبیب علی بی۔ سی۔ ایس ریٹائرڈ ٹمپل روڈ لاہور، فون: ۵۲۵۵۴

[illegible] محمد اکرم دفتر پیام عمل ۱۷، انار کلی لاہور سے شائع کیا۔

سلام بحضور سرکار ابوطالب علیہ السلام

نمایاں ہر کس و ناکس پہ ہے شانِ ابوطالبؑ
محمدؐ جسکو کہتے ہیں وہ ہے جانِ ابوطالبؑ

یہی مولا یہی آقا یہی ہادی یہی رہبر
شریعت نام ہے لیکن ہے فیضانِ ابوطالبؑ

نبیؐ آلِ نبیؐ کا فیض جاری ہے زمانے میں
نبیؐ آلِ نبیؐ کا فیض ایمانِ ابوطالبؑ

انہیں ایمان کا خدشہ کبھی بھی ہو نہیں سکتا
مسلط جنکے ذہنوں پر ہے ایمانِ ابوطالبؑ

خدا کے گھر کو سجدہ کرنے والو یہ سمجھ لینا
خدا کا گھر بھی ہے گہوارۂ جانِ ابوطالبؑ

حسینؑ ابن علیؑ فکرِ ابوطالبؑ کا جوہر ہیں
شبِ عاشور کو کہیئے شبستانِ ابوطالبؑ

زمینِ کربلا سے پوچھ لو عاشور کے دن سے
بہتر آیتیں پڑھتی ہیں قرآنِ ابوطالبؑ

حسینؑ ابن علیؑ کے نام پر تلوار کے نیچے
خدا کا نام لیتے ہیں مسلمانِ ابوطالبؑ

معمہ حل ہوا یہ وحدتِ شمشیر و قرآں سے
علیؑ کے بازوؤں کو کہیئے میزانِ ابوطالبؑ

مجھے حسان کا رنگِ بغاوت یاد آتا ہے
کسی کو جب کوئی لکھتا ہے حسانِ ابوطالبؑ

سُنا اندازِ حق گوئی تو اہلِ حق پکار اُٹھے
تصدق جعفری ہے مردِ میدانِ ابُوطالبؑ

تصدق حسین تصدق جعفری

اداریہ

اتحاد اور الحاد

گذشتہ ایک سال سے پاکستان میں کچھ ایسے بے دین افراد مذہب کے ٹھیکیدار بن گئے ہیں جن کا مقصد عوام میں پھوٹ ڈالنا لوگوں کو مذہب کے نام پر بے وقوف بنانا اور ملک میں انتشار پیدا کرنا ہے یہ افراد اپنی زبان سے خدا اور رسولؐ کا نام تو لیتے رہتے ہیں لیکن ان کا عمل ان کے مقاصد اور ان کی زبان کے خلاف ہوتا ہے یہ وہ افراد ہیں جو نہ ماضی سے سبق حاصل کرتے ہیں نہ ان کی نگاہوں میں مستقبل کے سورج کی کوئی کرن جلوہ گر ہے یہ کسی کے اشارے پر ناچ رہے ہیں اور ملک میں ایک ایسا ڈرامہ اسٹیج کر رہے ہیں جس کے نتائج نہایت ہولناک ہو سکتے ہیں۔

اسمیں کوئی شک و شبہ نہیں کہ موجودہ حکومت اور ملک کے سنجیدہ اور باشعور لوگ ملک میں امن و امان اور ہر قیمت پر اتحاد برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ حکومت نے اس سلسلے میں عملی اقدامات بھی کئے ہیں۔ اس کے علاوہ ملک کے وزیر اعظم نے اپنے گلگت کے دورے میں واشگاف الفاظ میں بیان تک کہہ دیا کہ پاکستان تمام مسلمانوں کی متحدہ کوششوں سے وجود میں آیا ہے اور اس ملک میں کوئی مذہبی تنازعہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔

اگر ذرا سا بھی غور سے دیکھا جائے تو مسلمانوں کی بقا اتحاد اور صرف اتحاد میں مضمر ہے۔ الحادی قوتیں مسلمان تو مسلمان وہ تو سرے سے اسلام کے تمام نقش و نگار مٹا دینا چاہتی ہیں اگر ایران و عرب عرب و ترکستان، ایران اور ترکستان، چین و ماچین کے جھگڑے ختم نہ ہوئے اور پرانی رنجشیں اور پرانی کدورتیں دلوں سے دور نہ ہوئیں تو الحادی قوتیں ہمارے شیرازے کو بکھیر کر رکھ دیں گی سنی شیعہ دیوبندی بریلوی وغیرہ راستے ہیں ان راستوں کو منزل سمجھ کر بیٹھ جانا حماقت نہیں تو اور کیا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ آپس کی افہام و تفہیم سے اسلام کی کشتی کو پار لگایا جائے۔ کشتی میں بیٹھ کر آپس ہی میں تو تو میں میں کرنا کشتی ڈبونے کے مترادف ہے اپنے اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے بھی اخوت و مساوات پر عمل کیا جا سکتا۔ کیا قرون اولی کے مسلمان اپنے عقائد میں ہمیشہ ایک رہے کیا ان کی رایوں میں اختلاف نہ تھا۔ کیا فقہی اصول میں گاہ بگاہ اور وقت بوقت تبدیلیاں نہیں ہوئیں؟ ان تبدیلیوں کا مقصد اسلام کشی نہ تھا۔ جب قرون اولی کے مسلمان اختلاف رائے رکھتے ہوئے با عمل مسلمان کہے جا سکتے ہیں اور عالم اسلام ترقی کی منزلوں پر قدم رکھ سکتا ہے تو آج وہی جذبہ اخوت اور وہی دینی فضا کیوں برقرار نہیں رہ سکتی۔

وقت بدل گیا زمانہ بیت گیا۔ عرب و عجم آپس میں مل رہے ہیں۔ عرب کے شاہ خالد ایران کے دورے سے فارغ ہو کر چلے گئے ہیں شہنشاہ

ایران عرب کا دورہ کرنے والے ہیں مصر کے صدر سادات ایران سے اسلامی بلاک کے سلسلے میں گفتگو کر رہے ہیں غرض تمام دنیا کے مسلمان یہی چاہتے ہیں کہ اسلام ایک دین کی حیثیت سے ابھرا ہے ایسی صورت میں شیعہ سنی تنازعہ کو ہوا دینے والے احمقوں کی جنت میں بس رہے ہیں وہ اپنے عمل سے دین کی کوئی خدمت نہیں کر رہے بلکہ وہ لادینیت اور الحاد کے لئے راہ ہموار کر رہے ہیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ہر تحریک سیاسی طور پر وجود میں آتی ہے اور جب اس کا قلع قمع ہونے لگتا ہے تو وہ مذہبی تقدس کا لبادہ اوڑھ لیتی ہے اور اپنا سربراہ کسی مذہبی شخصیت کو بنا لیتی ہے اس طرح وہ سیاسی عزائم مذہبی روپ میں پورے کئے جاتے ہیں پاکستان میں یہ تحریک مصر سے درآمد کی گئی ہے حکومت اس سلسلے میں ہر اس پتنگ کو کاٹ دینا چاہتی ہے جس کی ڈور دوسرے ممالک کے ہاتھوں میں ہے اور ہر اس تحریک کو کچل دینا چاہتی ہے جس کا مقصد انتشار و افتراق ہے

قدرت نے عبرت کے دروازے جگہ جگہ کھول دیئے ہیں مسلمان اگر ماضی نہ سہی حال کے واقعات ہی سے عبرت لینا چاہیں تو ان کے سامنے لبنان کا مسئلہ ہی عبرت کے لئے کافی ہے۔ ایک وقت تھا کہ سارا عرب صیہونی طاقتوں کے خلاف تھا اور ہے۔ اسرائیل نے لبنان اردن مصر اور شام کے خلاف جو کاروائیاں کی ہیں تاریخ نے انہیں محفوظ رکھا ہے۔ لیکن آج لبنان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے مقاصد جو کچھ ہوں لیکن اتنی بات تو ہر شخص دیکھ رہا ہے کہ مسلمان کی تلوار مسلمان کا گلا کاٹ رہی ہے۔ یہ عمل اتحاد عالم اسلام کے لئے زبردست تازیانہ ہے جس کے اثرات ساری دنیا کے مسلمانوں پر دانستہ یا نادانستہ ضرور پڑیں گے۔

جب حالات نے یہ کروٹ لی ہے تو کم سے کم پاکستان کے مسلمانوں کو ہوش میں آجانا چاہیئے اور ایک ایسا متفقہ لائحہ عمل تیار کرنا چاہیئے جس میں دوستی ہی دوستی ہو۔ دشمنی نہ ہو۔ کیا پاکستان کے سارے مسلمان ہماری اس آواز پر لبیک کہیں گے!

اسلامی دستور

عالی جناب مولانا سید محمد باقر شمس مدظلہٗ

آئین یا دستور نام ہے نظام تمدن و معاشرت کا اور اس کی دو قسمیں ہیں تحریری اور غیر تحریری۔

تحریری فلسفیوں اور سیاست دانوں کا بنایا ہوا ہوتا ہے جس میں وہ ترمیم و تنسیخ بھی کرتے رہتے ہیں۔

غیر تحریری پرانے قانون کی ترقی یافتہ شکل ہوتا ہے یعنی مجلس قانون ساز نئے قاعدے بناتی اور پرانے قاعدے میں ردو بدل کرتی رہتی ہے جیسا کہ برطانیہ کا قانون ہے۔

تحریری آئین میں یہ ممکن نہیں کہ سب باتیں لکھدی جائیں اور غیر تحریری بھی ایسا نہیں ہوتا کہ اس میں کچھ لکھا ہی نہ ہو دونوں تحریری بھی ہوتے ہیں اور غیر تحریری بھی۔

تحریری آئین مستحکم ہوتا ہے اس میں تغیر و تبدل کے قاعدے سخت ہیں جیسے دو تہائی اکثریت کا متفق ہونا یا رائے عامہ معلوم کرنا۔

غیر تحریری نرم اور لچکدار ہوتا ہے اس میں کسی قانون کے نسخ و ترمیم کی دشواری نہیں۔

دستوروں کا اس طرح وجود میں آنا فطری ہے اس کے علاوہ کوئی تیسری صورت نہیں ہو سکتی۔

اسلام بھی ایسا ہی نظام ہے لیکن اپنے خصوصیات کے لحاظ سے دنیا کے تمام دستوروں سے الگ ہے یہ غیر تحریری بھی ہے اور تحریری بھی مستحکم بھی ہے اور لچکدار بھی۔

غیر تحریری اس معنی میں ہے کہ پرانے آئین جس کی تبلیغ آدمؑ سے لے کے نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ اور عیسےٰؑ وغیرہ کرتے آئے اس کی ترقی یافتہ شکل ہے۔

تحریری کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں پر صحیفوں کی صورت میں نازل ہوا اور خاتم النبیین پر تکمیل ہوئی جو مکتوبی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔

مستحکم یوں ہے کہ اس کے احکام ناقابل ترمیم ہیں لچکدار اس طرح ہے کہ سیاسی اور تمدنی ضرورتیں نت نئی پیدا ہوتی رہتی ہیں قیامت تک پیدا ہونے والی صورتوں کو لکھدینا خدا کے لئے تو ممکن ہے مگر وہ اتنا طولانی ہو گا کہ اس کا پڑھنا اور سمجھنا اور ہر زمانے میں اس سے حکم نکالنا انسانوں کے لئے ممکن نہیں اسکے لئے کچھ اصول بتائے گئے حالات میں ان سے منشاء الٰہی کے موافق کام ہو سکے اور وہ اصول علم عدالت خواہش نفس پر غالب ہونا اور حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کی صلاحیت ہے یہ اصول آدمؑ ابراہیمؑ اور داؤدؑ کو زمین کی خلافت عطا کرتے وقت بتا گئے اس میں علم کا تعلق جہاں تک ہے وہ وہبی تھا مگر وہی علم کے حاملین

کا دور گزرنے کے بعد آج ان کے نائبوں کے لیئے کسی عالم دین میں برتری مذکورہ دونوں اوقات کے ساتھ ہے امام حسن عسکری علیہ السلام نے قرآن کے اسی اصول کو آج کے لیئے یوں بیان فرمایا ہے۔

حافظا لدینہ صائنا لنفسہ مطیعا

لامر مولاہ مخالفا لھواہ فللعوام

یقلدوہ

دین کے حافظ نفس کے محافظ امر الٰہی کے مطیع خواہش نفس کے مخالف شخص کی پیروی عوام کو کرنا چاہیئے۔

ایسا شخص نئے حالات میں جو حکم دے وہ حکم خدا ہے یہی اجتہاد[1] ہے کلما افتی بہ المفتی فھو حکم اللہ تعالیٰ ایسے لوگ خدا کے عباد صالحین ہیں اس نے زمین کا وارث انہیں کو بنایا ہے۔ ان الارض یرثھا عبادی الصالحون

جن باتوں کو قرآن یا پیغمبر نے واضح کر دیا ہے ان میں تغیر و تبدل ممکن نہیں اور وہی اسلام کا تحریری اور مستحکم اور انقلابی دستور ہے جس نے پہلے کا تمدن ختم کر کے ایک نیا تمدن قائم کیا۔

کوئی تمدن ایک دم سے نہیں بلکہ رفتہ رفتہ قائم ہوتا ہے اسلام نے بھی بتدریج ایک تمدن قائم کیا پہلے توحید و نبوت کا اعلان ہوا پھر نماز اس کے بعد روزہ اور ہر حکم کے بعد بہت سی سورتیں نازل ہوتی رہیں اس وجہ سے نظام جہانبانی کسی ایک جگہ نہیں بلکہ پورے قرآن میں پھیلا ہوا ہے جامعین قرآن نے نہ احکام کے اقسام کا لحاظ کیا نہ ترتیب نزولی کا آنکھ بند کر کے سب کو سمیٹ دیا اب جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرآن میں کوئی دستور نہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ کسی ایک جگہ نہیں ملتا وہ چاہتے ہیں کہ دنیا کے دستوروں کی طرح ایک جگہ ہو۔

اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اسلام کا منشا کس طرح کے تمدن کا قیام ہے اور اس نے اس کے لیئے کیا قانون بنائے اس کے لیئے پیغمبر آخر الزماں کا تاریخی عہد ہے انہوں نے جو تمدن قائم کیا اور جو قانون بنائے وہی اسلامی اور بعد کے تغیرات غیر اسلامی ہیں لیکن اگر وہ ضروری تھے اور رسولؐ نے ان کو اختیار نہیں کیا تو صاف کہنا چاہیئے کہ اسلامی نظام ناقص اور ناقابل عمل ہے لیکن یہ کہنا اس لیئے ممکن نہیں کہ پیغمبر اسلام نے اس کو تمام کر کے اور ہر طرح کی ضرورتیں اسی سے پوری کر کے دکھا دیں اب اس کو ناقص کون کہہ سکتا ہے اور بعد کے اضافوں سے اسلامی معاشرہ مجروح ہوتے ہوتے

ھ۱ اجتہاد کے یہ معنی نہیں کہ اصول اسلام یا منصوصات اور واضح احکام میں اجتہاد کیا جائے اسلام کا ہر حکم ناقابل تغیر ہے اجتہاد کے معنی یہ ہیں کہ مثلاً ساری دنیا میں نجاست کو دھو دینا کافی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اسلام کا یہ حکم ہے کہ نجاست دھو دینا طہارت کے لیئے کافی نہیں اس کے بعد کئی دفعہ دھونا چاہیئے اب اجتہاد یہ نہیں ہو سکتا کہ تمام اقوام کی طرح نجاست کو صرف دھو دینا کافی ہے بلکہ اجتہاد اس میں ہے کہ نجاست کو دھونے کے بعد دو دفعہ پانی ڈالنا چاہیئے یا تین دفعہ جو علماء دو دفعہ دھونے کی روایت اور اسکے موئیدات کو قوی پاتے ہیں وہ دو دفعہ دھونا کافی سمجھتے ہیں اور جو تین دفعہ والی روایت کو قوی سمجھتے ہیں وہ تین دفعہ دھونے کا حکم دیتے ہیں احتیاط اس میں ہے کہ تین دفعہ دھونا چاہیئے اس میں دونوں قول جمع ہو جاتے ہیں۔

دوسری صورت اجتہاد کی یہ ہے کہ غیر مسلم اقوام کی شبیہ بننے کی ممانعت ہے ہمارے علماء اور عام لوگ میز کرسی پر کھانا نہیں کھاتے تھے کہ انگریزوں کا طریقہ ہے لیکن اب یہ اتنا عام ہو گیا کہ انگریزوں سے مخصوص نہیں رہا تو علماء نے میز کرسی پر کھانا جائز قرار دے دیا۔

مردہ ہوگیا۔

اب ہم آپ کے سامنے عہدِ رسالت کا معاشرہ پیش کرتے ہیں اس کے بعد عہد بعہد کے تغیرات پیش کریں گے جس سے معلوم ہوگا کہ ان سے اسلام کو کتنا نقصان پہنچا اور آخر میں یہ بھی بتائیں گے کہ یہ تغیرات کیوں ہوئے۔

اسلامی تمدن

اسلامی تمدن کی بنیاد خدائے واحد کو تسلیم کرنے پر ہے جو تمام طاقتوں کا مرکز ہے اس کے علاوہ کوئی قوت و طاقت نہیں رکھتا وہی خالق اور حاکم اعلیٰ ہے۔

محمدؐ رسول اللہ پیغمبر خاتم ہیں جو حکم وہ دیں اسے مانو اور جس سے وہ منع کریں اس سے باز رہو ان کی سیرت تمہارے لئے عمل کا نمونہ ہے۔

دنیا ایک دن فنا ہو جائے گی اس دن خدا سب کے اعمال کا حساب لے گا اچھے اعمال کے بدلے میں جنت ملے گی جہاں ابدی راحت و آرام ملے گا اور بُرے اعمال کی سزا میں جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں ہمیشہ جلے گا یعنی یہ دنیا دار عمل اور آخرت کے لئے نیک اعمال کا سرمایہ اکٹھا کرنے کی جگہ ہے۔

تمام انسان آپس میں برابر اور بھائی بھائی ہیں اس برابری اور برادری کے جتنے تقاضے ہیں ان کو پورا کرنے کی تاکید ہے۔ بقائے نسل کے لئے شادی کسب معاش کے لئے معروف عمل تہذیب اخلاق کیلئے تحصیل علم تزکیہ نفس کے لئے عبادت۔ بے کار وقت ضائع کرنا لہو و لعب میں مشغول رہنا سامان تعیش بہم پہنچانا دولت جمع کرنے کی ممانعت اور خدا کی راہ میں خرچ کر دینے کی تاکید ہے۔

ضرورت سے زیادہ خرچ اسراف اور شیطانی فعل ہے۔ روحانی سکون کے ساتھ جسمانی آسائش کے لئے آرام دہ مکان بنانا جائز ہے لیکن عالی شان نہیں جس کا مقصد اظہار دولت یا شان و شوکت ہو۔

لباس صاف پاکیزہ اور معطر ہونا چاہئے مگر مرد کے لئے ریشمی نہیں۔ جس سے تن آسانی اور نمائش ہو۔ ہاں! میدان جنگ میں پہن سکتا ہے کیونکہ یہاں نمائش یا تن آسانی کو دخل نہیں بلکہ اس سے تلوار کاری نہیں لگتی اور زخم کو بھرنے کی موثر دوا ہے۔

ہر طیب غذا جو انسان کو صحت مند اور توانا رکھ سکے کھا سکتا ہے مگر اس میں بہت اہتمام اور تکلف پر روپیہ خرچ کرنا اسراف اور شیطانی فعل ہے۔

تمام مفرحات جائز مگر مسکرات حرام ہیں جو کچھ دیر بھی انسان کو عمل سے غافل کر دیں۔

فطری راگ سن سکتا ہے مگر فن کار کا گانا نہیں جس کے سامعہ لذت میں ڈوب جائے۔ اور محویت عمل سے غافل کر دے۔

سونے چاندی کے برتن کا استعمال حرام ہے جو دوسروں پر تفوق و برتری اور طبیعت میں رعونت پیدا کریں اللہ پر بھروسہ کرنا کسی سے مدد کا طالب نہ ہونا عدل انصاف صدق مہمان نوازی قرابت داروں پڑوسیوں یتیموں بیواؤں مسافروں مسکینوں کی خبرگیری بیماروں کی عیادت ایثار و قربانی سخاوت و رحمدلی تواضع و خاکساری مزاح و ظرافت مصافحہ معانقہ۔ سرمہ خط۔ تقوٰی اور پرہیزگاری ہر بات میں خدا کی خوشنودی کا خیال اس معاشرہ کے اجزاء ہیں اس تمدن کے سانچے میں ڈھلنے کیلئے نماز روزہ خمس زکوٰۃ حج جہاد امر بالمعروف نہی عن المنکر تولا اور تبرّیٰ واجب کیا ہم ہر ایک اسی ترتیب سے پیش کریں گے اور بتائیں گے کہ یہ باتیں اسلامی معاشرہ کا آئین اور دستور ہیں اور اس سے بہتر کوئی دستور نہیں

(باقی آئندہ)

اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم پکار

از جناب سید انصار حسین صاحب آنریری سیکرٹری امامیہ مشن لاہور

کچھ عرصہ سے تخریب کار اور وطن دشمن عناصر ایک بار پھر اُمّتِ محمّدی کے سکون پر ڈاکہ زنی کی مزموم کوششوں میں مصروفِ کار ہیں سیاسی پلیٹ فارم پر عبرتناک شکست کھانے کے بعد یہ اپنے ناپاک عزائم کے حصول کے لئے مسجدوں کے نیم پُختہ مولوی صاحبان کو آلۂ کار بنا کر مساجد میں افتراق و انتشار کا بیج بونے میں شب و روز مصروف ہیں۔ اور سادہ لوح مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کرنا اُن کا نصب العین بن چکا ہے۔

اس ضمن میں قادیانی حضرات پیش پیش ہیں اور نت نئے پمفلٹ شائع کر کے اپنی شکست کا انتقام مسلمانانِ پاکستان سے لینا چاہتے ہیں۔

شیعہ اور سُنّی چودہ سو سال سے ایک جگہ رہتے۔ کھاتے پیتے رہے ہیں اور اکثر اور بیشتر حالات میں ازدواجی رشتوں میں بھی منسلک ہیں اسلام کی سربلندی کے سلسلہ میں دونوں فرقوں کے جید علما اور رہبرانِ ملّت کا مساوی حصّہ ہے۔ اگر ایک طرف بانیٔ پاکستان حضرت قائدِ اعظم مسٹر محمد علی جناح۔ سر علی امام جسٹس امیر علی۔ سر سلطان احمد سر آغا خان اور متقدمین میں ٹیپو سلطان حیدر علی۔ امداد امام جیسے لعل بے بہا اُمّتِ بیضا کے لئے سرمایۂ حیات تھے تو دوسری طرف مولانا محمد علی جوہر حسرت موہانی۔ محسن الملک وقار الملک حکیم اجمل خان۔ ڈاکٹر انصاری۔ مولانا ظفر علی خان ڈاکٹر اقبال یکتائے روزگار نے ملّت کو چار چاند لگائے شیعہ صاحبان اہل بیت رسُول سے استفادہ کرتے ہیں جبکہ سُنّی بھائی صحابہ کو مشعل راہ بناتے ہیں۔ دونوں کا مرکز ایک۔ قرآن ایک۔ کعبہ ایک۔ رسُول ایک۔ خدا ایک پھر یہ انتشار کیسا!

اسلام نبزبانِ حال کہتا ہے

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہر چہ کرد آں آشنا کرد

خدا کیلئے اپنی اور اپنی آنے والی نسل کی خاطر ان فروعی اختلافات کو بھلا دیں۔

اے گرفتار ابوبکر و علیؑ ہشیار باش

اوّل تو یہ ایک بین الاقوامی سازش مسلمانانِ عالم کے خلاف بڑی چابک دستی سے چلائی جا رہی ہے جس میں یہود۔ نصاریٰ۔ ہندو۔ سکھ ملحد اقوام بہ استثنائے چین برابر کے شریک ہیں۔

دوسرے ہمارے وزیرِ اعظم کی انتھک اور مدبرانہ و مخلصانہ کوششوں سے پاکستان تیسری دنیا کے حقوق کا داعی اوّل بنکر ابھر رہا ہے۔ اور یہ چیز اقوامِ مغرب کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے۔ اور دو

ہر جائز و ناجائز اور شاطرانہ چالوں سے اس کوشش میں ہیں کہ نصیب دشمناں سپین (اندلس) کی تاریخ ایک بار پھر اس بر صغیر میں بھی دہرائی جائے۔

مجھے امید ہے کہ ہمارے دُوراندیش اور پختہ کار حضرات وقت کی نزاکت کے پیش نظر اپنے اپنے مولوی صاحبان سے فراخ دلی اور اعلیٰ ظرفی کی اپیل کرکے اس فتنہ کو پیشتر اس کے کہ یہ آتش فشاں پہاڑ بنے ہمیشہ کے لئے کافی گہرا دفن کردیں گے۔

ع

پس منظر کو اس سازش کے اگر سمجھیں ہم اب بھی
ہماری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

باسمہٖ سُبحانہٗ تعالیٰ

ایک سوال آیا ہے اور یہ دریافت کیا گیا ہے کہ اولاد کو جو عاق کر دیا جاتا ہے اُس سے کیا مطلب ہے اور ایسی قرارداد کو والدین واپس لے سکتے ہیں یا نہیں اور یہ کہ عاق کر دیئے جانے کا وراثت پر کوئی اثر پڑتا ہے یا نہیں۔

جواباً تحریر کیا جاتا ہے کہ

عاق کر دینا یہ لفظ ہی بے معنیٰ سا ہے کیونکہ عاق کے معنیٰ نافرمان کے ہیں عقوق کے معنیٰ نافرمانی اور والدین کو ستانے کے ہیں۔ عاق وہ شخص ہے جو اپنے والدین یا اُن میں سے کسی ایک کا نافرمان اور ستانے والا ہو۔ لہٰذا جو شخص اپنے والدین کا اُن میں سے کسی ایک کا نافرمان اور ستانے والا ہو وہ اپنی نافرمانی اور آزار رسانی کی وجہ سے خود بخود عاق کہلانے کا مستحق ہے والدین نے خواہ اسکو عاق کہا ہو یا نہ کہا ہو۔ نافرمان ہونے کے بعد اگر کوئی شخص فرمانبردار ہو کر اپنے والدین کو راضی کرے تو وہ عقوق والدین کے وبال سے بری ہو جائے گا۔ احادیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے والدین کی زندگی میں اُن کا نافرمان اور عاق نہ تھا لیکن اپنے والدین کو راضی کرے تو وہ عقوق والدین کے وبال سے بری ہو جائے گا۔ احادیث میں ہے کہ اگر کوئی والدین کی زندگی میں نافرمان نہ تھا۔ لیکن والدین کے مرنے کے بعد ایسے شغل و عمل اختیار کرلے جن سے اُن کے والدین کی ذلت ہو اور لوگ اُس کے والدین کو بُرا کہیں تو ایسا شخص اپنے والدین کے مرنے کے بعد عاق ہو جاتا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے والدین کی زندگی میں اُن کا نافرمان اور عاق تھا لیکن اپنے والدین کے مرنے کے بعد نادم ہے اور اپنے والدین کی بخشش کے لیے اور اُن کو ثواب پہنچانے کے لئے عمل خیر کرے تو یہ شخص عاق کے خانے سے نکل جاتا ہے اور فرمانبردار قرار پا جاتا ہے عام طور سے عاق کر دیئے جانے کا لفظ مورث کی وراثت سے محروم کر دیئے جانے کے معنیٰ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

لیکن ہمارے یہاں ایسی کسی قرارداد سے یعنی عاق کر دیئے جانے سے اُس شخص عاق کے حق وراثت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اولاد ماں باپ کی فرمانبردار ہو یا نافرمان، عاق ہو یا غیر عاق وراثت سب کو پہنچے گی اور شرعی مقررہ حصص میں کوئی کمی بیشی نہ ہوگی۔ البتہ اگر وارثان میں سے کسی شخص نے اپنے مورث کو قتل کیا ہو یا کوئی کافر ہو یا کوئی وارث کسی کا غلام ہو تو ایسے اشخاص کو وراثت نہ پہنچے گی۔

لیکن عاق یا نافرمان ہونا مانع وراثت نہیں ہے۔

السید محمد جعفر عفی عنہٗ لاہور

مشکلاتِ دبیرؔ

جنابِ حکیم کوثر جعفری

؎ یارب خلاقِ ماہ و ماہی تو ہے بخشندۂ تاج و تخت و شاہی تو ہے
بے منت و بے سوال و بے استحقاق دیتا ہے جو سب کو یا الٰہی تو ہے

اب چند رباعیات کا ورد بھی ہونا چاہیئے۔ لطف یہ ہے کہ یہ عبادت بھی ہے، عبارت بھی ہے فصاحت بھی ہے اور بلاغت بھی۔

؎ شاہی کہ از و یافت دو عالم تزئین شد نورِ جو نقش چراغِ رہِ دیں
دوران خاتم بود نگینش احمد اللہ بود بداں نگین نقش مبیں (شمس الدین فقیر)

علم معانی میں ایجاز و اطناب کا خیال ہے

؎ وصفِ شرفِ تو بیشی از ادراک آمد سبقِ ادبت نعبد و ایاک آمد
توضیح تو کز صحیفہ پاک آمد لولاک لما خلقت الافلاک آمد (امیر خسرو)
یک یک ہنرم بیں و گناہ دہ دہ بخش ہر جرم کہ رفت حسبۃً اللہ بخش
زر بادِ ہوا، آتش کیں را مفروز مارا بسرِ خاکِ رسول اللہ بخش (خیام)

مرزا دبیرؔ نے رباعی میں نعت کہنے کا حق ادا کیا ہے۔ علم معانی کے باب انشا میں یہ رباعی ملاحظہ فرمائیں۔

؎ کیا قامت احمدؐ نے ضیا پائی ہے چہرے میں عجب نور کی زیبائی ہے
مصحف پہ نہ کیوں فخر ہو ایسی صورت کو قرآن سے پہلے یہ کتاب آئی ہے

ذکرِ علی عبادت۔ باب مدینۃ العلم کے باب میں شمس الدین فقیر فرماتے ہیں۔ علم معانی کا باب وصل و فصل زیرِ نظر ہے۔

؎ در ملکِ وجود پادشاہ است علیؑ جان و تن و عقل را پناہ است علیؑ
چشم ہمہ کائنات ختم رسلؐ است در مردم آں چشم نگاہ است علیؑ

مرزا دبیرؔ نے کیا خوب بات کہی ہے۔ بات ہی نہیں بلکہ بات سے بات پیدا کی ہے۔ سبحان اللہ کیا بات ہے۔

؎ کیا قامت زہراؑ و علیؑ زیبا ہیں ایمان کے گویا دو الف یکجا ہیں
ان دونوں کے فرزند ہیں گیارہ معصوم جیسے دو الف سے یازدہ پیدا ہیں

علم بدیع میں صنعتِ ذوالقافیتین ہے معزی فرماتے ہیں

؎ اے شاہ زمیں بر آسماں داری تخت مست است عدو تا تو کماں داری سخت
حملہ سبک آری و گراں داری لخت پیری تو بدانش و جواں داری بخت

علم معانی کی وصل و فصل والی بات نہ سمجھ لے گا اب مرزا دبیرؔ نغمہ سرا ہیں۔ آخری مصرع میں انشا سے لطف اٹھائیے۔

؎ کونین پہ خالق کا ولی غالب ہے — ایمان ہے روح اور علیؑ قالب ہے
اللہ ہے مطلوب نبیؐ طالب ہے — کیا ذاتِ علیؑ ابن ابو طالب ہے

اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں میں سے ایک نام "علی" ہے۔ مرزا دبیر اس نام سے رعایت لفظی کا ایک انوکھے انداز میں فائدہ اٹھاتے ہیں۔

؎ حیدرؑ کو جو خالق کا ولی کہتا ہے — شاباش تدبیر ازل کہتا ہے
کہتے ہیں نصیری تو علی کو اللہ — بندہ اللہ کو علی کہتا ہے

ایک گمنام شاعر نے بھی یہ مضمون باندھا ہے۔

؎ میں ہر اک بات بعنوانِ جلی کہتا ہوں — کون کہتا ہے کہ اسرار خفی کہتا ہوں
وہ نصیری تو علی کو بھی خدا کہنے لگا — میں تو واللہ خدا کو بھی علی کہتا ہوں

علم بدیع کی ایک صنعت غیر منقوط ہے اس میں نقطہ والا کوئی حرف نہیں آنے دیا جاتا اور شعر بھی تیار ہو جاتا ہے۔ موازنۂ انیسؔ و دبیرؔ میں مولانا شبلی نے حضرت میر انیس کے ایک غیر منقوط قصیدہ کے چند بند لکھے ہیں۔ آب حیات میں مولانا آزاد نے لکھا ہے کہ مرزا دبیر نے بھی ایک غیر منقوط قصیدہ لکھا تھا جس کا پہلا مصرع یہ ہے۔

"ہم طالع ہما مراد ہم رسا ہوا"

مولانا جامی جامع العلوم اور قادر الکلام تھے فرماتے ہیں۔

؎ سرو ہمہ ملک و مال ہمہ وارہ — گرد آدم کمال ہمہ وارہ
روح و دل وہم سرور دگر — ماد فادر وصال ہمہ وارہ

شمس الدین فقیر نے ایک قصیدہ اسی صنعت غیر منقوط میں تحریر کیا تھا جس کا ایک شعر یہ ہے

؎ کمال ہم گرد راہ دل ال ہوار او — مہر و ماہ و امر و ملک ہمہ وارہ داد سر مہ سا

ایک نامعلوم شاعر نے حضرت علیؑ کی شان میں اسی صنعت میں یوں طبع آزمائی کی ہے۔

؎ محرم اسد اللہ حال احمدؐ را — گرد کمال کمالِ احمدؐ را
او امام الامم حصار کرم — ہر کہ آسودہ حال احمدؐ را
محور لا الٰہ الا اللہ — کل اسلام و مالِ احمدؐ را

تو آئیے دبستانِ دبیر میں آپ کو یہ صنعت غیر منقوطہ سے بہرہ ور کرتے تھے۔

؎ آرام دلِ حرم کا معدوم ہوا — کم عمر کا حال اگر معلوم ہوا
دودھ اگلا لہو ڈالا کھا کر — اور سرد وہ معصوم کا معصوم ہوا

علم بدیع میں ایک صنعت قلب مستوی ہے۔ مختصر معانی میں اس پر تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ یہ صنعت خدا کو اتنی پسند آئی

کہ اس کے زمرہ میں "ربک فی کبر" و "کل فی فلک" کی آیات مقدسہ نازل فرمائیں۔

امیر خسرو فرماتے ہیں اور خوب فرماتے ہیں۔

؎ شکر تماز دے وارث بر کش　　شو ہمرہ بلبل بلب ہر مہوش

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس میدان میں مرزا دبیر کسی سے کم نہیں۔

؎ یہ پیاس سے ماں میں تھے اکبر بے تاب　　کمھلا کے ہوا زرد گل باغ شباب

بولے جو حسین آئیں لگ کر تو کہا　　"بابا یہ لگک ہے یہ لگک ہے آب آب"

غیر منقوط پر آپ نے شعرا کا کلام سنا تو منقوط کیوں رہ جائے یہ بھی تو علم بدیع کا ایک صنعت ہے اس میں کوئی غیر منقوط لفظ نہیں آنے دیا جاتا۔ شمس الدین فقیر فرماتے ہیں

؎ بخشش فیض بین زین جشن　　جنبش خنیف بینی زینے جشن

اب آپ اسی میدان میں مرزا دبیر کو کامران و فتحیاب پائیں گے۔

؎ جب بخت بن تین نے زینت بخشی　　زینب نے تشفی تب بہ شفقت بخشی
تیغیں جبیں شق جو بے چین　　جنت بخشی نبیؐ نے جنت بخشی

تاکید الذم بمایشبہ المدح۔ صنعت معنوی میں علم بدیع کا یہ بھی ایک کمال ہے۔ مختاری فرماتے ہیں۔

؎ ہمیشہ خصم تو در سایۂ ہما بود　　کہ بسکہ بر سرش از برا استخوان آید

کلیم نے کیا خوب کہا ہے بے ساختہ داد دینے کو جی چاہتا ہے۔

؎ طاعت با ہم بسوئے آسماں ہا مے رود
روز محشر چوں لبصیاں ہم ترازو مے شود

مرزا دبیر نے بقول شاعر ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

اس صنعت کو بھی خوب نبھایا ہے۔

؎ پیشِ امرا طالبِ زر جھکتے ہیں　　سجدے کی طرح حجرے کو سر جھکتے ہیں
سنجیدہ ہیں یہ لوگ ترازو کی طرح　　بے مال سما جدھر ادھر جھکتے ہیں

فن شاعری میں چھوٹی چھوٹی باتوں کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ ارادۃً کسی صنعت کا شعر میں استعمال انتہائی ناگوار ہوتا ہے۔ لیکن فن کار فنافی الفن ہو جاتا ہے تو فن اس کے ہر جملہ سے ہر بات سے نکھرتا ہے اور بھلا لگتا ہے۔ علم بدیع کی ایک صنعت تلمیح ہے جس میں کوئی مسئلہ یا کہانی یا قصہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اساتذہ نے اس میں بھی کثرت سے موتی بکھیرے ہیں ملاحظہ ہو۔
ایک نامعلوم شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ تو در معاملہ "اہبطوا" فتادہ مخیر   کہ ہیچ بود بہیچ و کسی ناشکور

اس قصہ میں بنی اسرائیل کی طرف اشارہ ہے

حضرت علامہ اقبال فرماتے ہیں

؎ اللہ اللہ "بائے بسم اللہ" پدر   معنی "ذبح عظیم" آمد پسر

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری فرماتے ہیں۔

؎ سر داد نہ داد دست در دست یزید   حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسین

دیکھئے مرزا دبیر آپ کا انتظار فرما رہے ہیں۔ بزم دبیر معانی و بیان کے پھولوں سے سجی ہوئی ہے سنئے۔

؎ معراج نبیؐ میں جائے تشکیک نہیں   بے نور کا ترکا شب تاریک نہیں
"قوسین" کے قرب سے یہ ثابت ہے دبیرؔ   اتنا کوئی اللہ کے نزدیک نہیں

فن شاعری میں "معمہ" بھی ایک صنفِ سخن ہے اساتذہ نے اس میں بھی رنگا رنگ کے پھول کھلائے ہیں۔

شمس الدین فقیر فرماتے ہیں

؎ چشم بکشا ز زلف بشکن اے جان من   بہر تسکینِ دلِ بریان من

اس کا حل یوں ہے کہ چشم بکشا "حرف عین کو فتح دو" زلف بشکن "کو کسرہ دو" "تسکین دل بریان" بریان کا درمیان حرف "ی" ہے اس کو ساکن کر دو۔

حل۔ عَ۔ لِ۔ یْ = علیؑ

ایک نامعلوم شاعر نے اس مشکل فن میں کوشش کی ہے

؎ شکن ما توز ابرو دور کن تا معرفت یابی   سر طا با رخ احمدؐ طلب جان ابوطالبؑ

ابرو سے اگر "ما" کو دور کیا جائے تو "اب" رہ جاتا ہے۔ سر طا یا حرف "طا" رخ احمدؐ حرف الف طلب لفظ "لب" "ابوطالبؑ"۔

حضرت دبیر فرماتے ہیں

؎ میزان سخن سنج میں تلتا ہوں میں   فکر گہر نظم میں گھلتا ہوں میں
دل رہتا ہے بند قفل ابجد کی طرح   جب حرف شناس ہو تو کھلتا ہوں میں

مرزا دبیر نے علم معنی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اب حروف ابجد کے تحت معانی پر غور فرمائیے۔

؎ کیوں جب یداللہ سے نہ قیوم ملے   چودہ طبق اس نام کے محکوم ملے
دو "یا" کے ہیں اور "دال" یداللہ کے چار   اللہ کے ساتھ چودہ معصوم ملے

؎ جامع سیپاروں کا جو رحمان ہوا   چودہ معصوموں کا ثنا خوان ہوا
سورے مصحف کے ایک سو چودہ ہیں   کامل چودہ سے مل کے قرآن ہوا

؎ "ح" نام میں ہے حق کی حمایت کیلئے   اور "سین" ہے سائل سے سخاوت کیلئے

ہیں نام حسین میں کیا خوب حروف — "ی" "نون" تاریخ شہادت کے لئے

ی ۱۰ - ن ۵۰ : ــــ ۶۰ ہجری

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ مرزا دبیر کے ہم عصر شعرا میں ایسے شعرا بھی تھے جو سرقہ شعری میں کامل تھے فرماتے ہیں۔

ہے سست کہ چپت پر کلام اپنا ہے — لاریب خطا پوش امام اپنا ہے
جو بند کے بند قطع کر لیتے ہیں — ان مرثیہ گویوں کو سلام اپنا ہے

اب بزم دبیر برخاست ہوتی ہے ہر چند کوشش کی گئی ہے فن شعر کے ہر پہلو پر حسب منشائے دبیر تبصرہ کیا جائے جس کی مرحوم کو اکثر شکایت رہی وہ بھی سن لیں

افسوس میری قدر نہ جاہل سمجھے — سمجھایا تو نقطہ مقابل سمجھے
معنی میں بھی نزاع لفظی کے دبیر — خاموش جو ہم ہوئے تو قائل سمجھے

آہ شمسی مرحوم

یہ خبر مومنین کے لئے باعث رنج و الم ہوگی کہ ملت شیعہ کے نامور اور نڈر فرزند مظفر علی شمسی مورخہ ۱۹ جون ۷۶ء کو لاہور میں انتقال کر گئے انہوں نے ادارہ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان کی بنیاد ڈالی اور تقریباً ۲۸ سال سے اسی ادارے سے منسلک رہے انہوں نے ہمیشہ ملت شیعہ کی نازک مواقع پر خدمت کی۔ اگرچہ انکی قوم نے بعض مسائل میں ان سے اختلاف بھی کیا لیکن مرحوم نے نہایت بیباکی اور بڑے حوصلے سے اپنے مشن کو زندہ رکھا۔ وہ ساری عمر شیعہ سنی اتحاد کے حامی رہے اور اس سلسلے میں انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ ادارہ پیام عمل مومنین سے مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کا طلبگار ہے

آہ معین المناظرین مولانا محمد اسماعیل دیوبندی

مومنین کرام یہ دردناک خبر سنکر افسوس کرینگے کہ ۹ جون کو ملک کے مایہ ناز عالم اور ملت شیعہ کے مشہور مناظر مولانا محمد اسماعیل دیوبندی ٹریفک کے ایک حادثہ میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم پاک و ہند کے چوٹی کے مناظرین میں شمار ہوتا تھا اور عام خیال ہے کہ مرحوم کی قوت حافظہ کے مقابلے میں انکا کوئی ثانی نہیں تھا خصوصاً جس قدر احادیث مرحوم کو ازبر تھیں انکی تعداد بتانا مشکل ہے [illegible] سے قبل مولانا فرقہ اہلسنت سے تعلق رکھتے تھے لیکن اپنی کوشش ایمانی سے شیعہ مسلک اختیار کیا۔ مولانا خود کو اہلبیت علیہم السلام کا سپاہی کہتے تھے اور آپ کا سب سے بڑا کارنامہ ہے کہ آپ نے ملک کے چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں پیدل سفر کرکے تبلیغ مذہب حقہ کی۔ انکی اہم خصوصیت یہ تھی کہ وہ نہایت نڈر اور بے باک تھے۔ مومنین ایک سورہ فاتحہ سے مرحوم کی روح کو ثواب بخشیں (ادارہ)

اظہار تعزیت :- امامیہ مشن کے بورڈ آف ٹرسٹیز نے مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل دیوبندی اور مجاہد ملت جناب مظفر علی شمسی کے انتقال پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور ہر دو حضرات کی قومی و ملی خدمات کے پیش نظر انکی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے مرحومین کی مغفرت اور انکے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔ سید انصار حسین آنریری سیکرٹری

نابغۂ روزگار علامہ حلّی مرحوم و مغفور

از سید حسین مرتضیٰ معتمد عمومی دانش گاہ اسلامی کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ اھلہا

اسلام نے خصوصیت کے ساتھ علم کی اہمیت پر زور دیا اور حصول علم کو ایک اہم دینی فریضہ قرار دیا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں جو مسلمانوں کی تاریخ سے مختلف ہے علم و علماء ہی کا تذکرہ نظر آتا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی وہ تاریخ جسے عام طور سے تاریخ اسلام کا نام دیا جاتا ہے۔ مسلمان بلکہ اگر یہ کہا جائے تو زیادہ صحیح ہوگا کہ یہ مسلمان کے بجائے عرب حکومتوں، حکمرانوں اور ان کی سچی اور جھوٹی کہانیوں پر مشتمل ہے اور اسلام کی تاریخ تو سراسر علم سے بھرپور اور علماء کے تذکرہ سے لبریز ہے۔ یہ تاریخ آپ کو ان کتابوں میں ملے گی انہیں عام طور سے مناقب اور رجال کی کتابوں کا نام دیا جاتا ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ اسلام کے مورخین نے تاریخ کی حفاظت و تدوین کا جو طریق کار اختیار کیا وہ خاص علمی یا جدید زبان میں (Pure Scientific or modern language) ہے۔ اور یہ اس طرز سے جداگانہ ہے جو سلاطین اور سلطنتوں کے تذکرے نگاروں میں مستند اول ہے۔

جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے تاریخ اسلام سے متعلق کسی بھی گفتگو کے موقع پر اس حقیقت کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس حقیقت سے چشم پوشی ہی اس بات کا سبب بنی کہ بعض حضرات یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ علمائے اسلام نے تاریخ اسلام کی حفاظت و تدوین کا فریضہ سرانجام نہیں دیا۔

ذرا سوچئے تو سہی کہ اسلام کی تاریخ و تذکرہ اور اس کے خصائص کا بیان اس کی ثقافت و سیاست اور علوم و فنون وغیرہ کا تذکرہ ان کتابوں میں کیسے آ سکتا ہے جو حکمرانوں سے متعلق ہیں اور ان کی سرپرستی میں ان کی خوشنودی کے حصول کی خاطر معرض وجود میں آئی ہیں۔

پھر یہ کہ نہ یہ ضروری تھا اور نہ اس کی کوئی معقول وجہ تھی اور نہ ہے کہ علمائے اسلام، اسلام کی تاریخ و تذکرہ نگاری کے فنی تالیفات میں وہی طرز اپنانے جسے اول الذکر فریق نے اختیار کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ انہیں ان تالیفات میں اس کے خاص تقاضوں کا لحاظ کرنا چاہیئے تھا جو انہوں نے کیا۔

اس پر مستزاد یہ کہ جب ان علمائے اسلام کی تاریخ و تذکرہ نگاری کے فنی تقاضوں کے پیش نظر روایتی اسلوب سے ہٹ کر جدید نہج پر رجال مناقب اور سوانح کے نام سے اسلام کی تاریخ تحریر کی تو کسی

معقول سبب کے بغیر اسے تاریخ کے دائرہ سے خارج کر دیا گیا۔ حالانکہ مغازی اور اس قسم کے دوسرے معارین تاریخ ہی کے دائرہ میں رکھے گئے۔

آخر کیوں ؟

کیا اس کا سبب۔ صرف اور صرف اسلام اور اہل اسلام سے تعصب، عناد اور علوم و فنون کے نکات سے عدم واقفیت کے علاوہ کچھ اور نہ تھا۔

اس سلسلہ میں یہ دلیل دی جاتی ہے کہ ان کتابوں میں جو واقعات موجود ہیں وہ ناقابل تسلیم ہیں تو کیا اس کے جواب میں یہ دلیل بھی سُنی جائے گی کہ جسے عام طور سے تاریخ کا نام دیا جاتا ہے اس میں جن واقعات کا تذکرہ ملتا ہے ان میں سے کم از کم اسّی فیصد خود اسی صورت کے علاوہ کے نزدیک مَن گھڑت اور بے بنیاد ہیں۔ جبکہ اسلام کی تاریخ کے سلسلہ میں نہ صرف یہ کہ ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ وہاں جو واقعات بیان کیئے جاتے ہیں عقلاً و نقلاً ان کی صحت و صداقت کو خوب اچھی طرح پرکھنا واجبات دین میں شامل ہے۔

جہاں تک کسی واقعہ کے ناقابل تسلیم ہونے کا تعلق ہے تو یہ ایک ایسی بات ہے جسے عام عقل بھی ماننے کے لیئے تیار نہیں۔ کیونکہ اگر ہر وہ واقعہ جو کسی ایک فرد یا گروہ کی سمجھ سے بالاتر ہو ناقابل تسلیم قرار دے دیا جائے تو کیا ہمیں نہیں معلوم کہ اس دور میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو انسان کا چاند پہ پہنچنا ناقابل تسلیم قرار دیتے ہیں اور ٹی وی پہ اس کی فلموں کو فلمی صنعت کے ایک اچھے شاہکار سے زیادہ کوئی وقعت نہیں دیتے۔ تو جب ہم اس قسم کے حضرات کو علوم و فنون سے بے بہرہ۔ عقل عمومی سے عاری اور نہ جانے کیا کیا سمجھتے اور کہتے ہیں تو پھر کیا اس سلسلے میں بھی اس خیال کی پرورش کرتے ہوئے ہمیں اپنے متعلق بھی اسی رائے کا حامل نہیں ہونا چاہیئے۔ !

اگر جواب نفی میں ہے تو یہ حقیقت سے ایسی واضح چشم پوشی ہے جس کی کوئی وجہ موجود نہیں ہے اور اگر یہ جواب اثبات میں ہے تو یہ دعویٰ تسلیم کرنا ہوگا۔

اس مختصر اور ضروری تمہید کے بعد آج ہم اسلامی تاریخ کے ایک درخشاں باب، اسلامی علوم و ثقافت کے ایک زریں عہد کے حالات نیز اسلامی خدمت گذاروں میں ایک عظیم المرتبت خادم کی سرگذشت کے اوراق پر ایک اچٹتی ہوئی نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔

اس باب کو (علامہ حلیؒ) اور اس عہد کو (عہد علامہؒ) کہنا ہی اعتراف حقیقت کی ایک اچھی مثال ہوگی۔ کیونکہ عالم اسلام میں اس دور کی حکمرانی بڑی حد تک (علامہ حلیؒ) کے ہاتھ میں تھی۔ جن کی عظیم شخصیت ایک چھتنار درخت کی مانند اس پوری صدی بلکہ بعد میں آنے والی صدیوں اور ان صدیوں کی عظیم ترین شخصیتوں کو اپنے گھنے سائے تلے لئے ہوئے ہے۔

(عہد علامہؒ) بنیادی طور پر ۶۲۵ ہجری سے ۷۵۰ھ تک کی ڈیڑھ صدی پر مشتمل ہے۔ لیکن (علامہ حلیؒ) کی شخصیت اتنی گیرائی اور گہرائی کی حامل ہے نیز اس میں اتنا پھیلاؤ موجود ہے کہ وہ اپنے اثرات کو ساتویں صدی ہجری سے لے کر آج چودھویں صدی ہجری تک جو اپنی آخری دہائی پوری کر رہی ہے ہر دور میں مسلسل و مربوط طور پر (فخر المحققین، شہید اول و ثانی و ثالثؒ) اور آج (آیۃ اللہ مرعشی و آیۃ اللہ روحانی مدظلہما العالی) کی وساطت سے مکمل طور پہ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

پھر ان اثرات کے حدود میں عراق و ایران، ہند و پاکستان، عرب و عجم بلکہ مشرق و مغرب کی بھی کوئی

قید نظر نہیں آتی۔

گویا۔ (علامہ حلیؒ) کی عظمت زمان و مکان کی حدود و قیود سے ماوراء ہے!

(عہد علامہؒ) بغداد کی عرب شہنشاہی کے آخری لمحات سے شروع ہوتا ہے۔ اور یہ علم و عرفان اور فنون و ثقافت اسلام کے ان درخشاں ادوار کے سلسلے کی چوتھی اہم اور نمایاں کڑی ہے جن کا تذکرہ ہم تک پہنچ سکا ہے۔

اس سے پہلے کے تین ادوار (عہد نبوی) (عہد امام جعفر صادق علیہ السلام) اور (عہد طوسیؒ) سے عبارت ہیں۔

پہلے دونوں ادوار سے اس دور کا تقابل تو اس لیے ممکن نہیں کہ ان دونوں زمانوں میں معاملات کی باگ ڈور خود نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے دست مبارک میں تھی۔

البتہ (عہد طوسیؒ) سے (عہد علامہؒ) کا تقابل یقیناً ممکن ہے اور اس تقابل سے اس دور کی اہمیت اور (عہد طوسیؒ) پر اس کے تفوق اور اس کے خصائص کا علم حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن اس وقت یہ گفتگو ہمارے موضوع سے خارج ہے۔

بغداد کی شاہی کا دور عباسی حکمرانوں کی رنگ رلیوں کا زمانہ تھا۔ اس عہد میں مسلمانوں کے علوم و فنون نے جو ترقی حاصل کی اور مسلمان علماء نے جو مقام پایا وہ اس شاہی کے خاص مقاصد کی تکمیل کے لیے تھا۔ اس کی سمت اس شہنشاہیت نے معین کی تھی چونکہ اس کی پرورش اس کی سرپرستی کی مرہون منت تھی اس لیے وہ اس کے ناخوشگوار مقاصد کی تکمیل کے لیے سرگرم عمل تھے۔ البتہ اس دور میں اسلامی علوم و فنون اور ثقافت و سیاست اور علمائے اسلام نے ترقی کے جو مدارج طے کیے، جو دور رس اثرات مرتب کئے اور جو رخ اختیار کیا اس سلسلے میں انکے کارنامے واقعتاً قابل تحسین ہیں کیونکہ اس سلسلے میں انہیں حکومت کی مضبوط مشینری کی شدید مزاحمتوں کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا۔

لیکن زوال بغداد کے آغاز ہی میں (علامہ حلیؒ) کے والد (سدید الدین یوسفؒ) نے (نجف اشرف کربلائے معلّٰی) (کوفہ) اور (حلہ) کو ہلاکو کی یلغار سے محفوظ فرما کر یہ طے کر دیا کہ اب اسلامی علوم و فنون اور ثقافت کی حکمرانی کا دور شروع ہو رہا ہے۔ پھر بہت جلد (علامہ حلیؒ) اس زعامت کبریٰ کے عہدہ پر ایک مضبوط، باصلاحیت اور قابل قدر زعیم کی حیثیت سے اس طرح جلوہ افروز ہوئے کہ ان کی زعامت کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجا اور آج بھی بج رہا ہے۔

(علامہ حلیؒ) کا دور علم و عرفان اور دین و دیانت کے قدرتی نمو اور علماء و فضلائے اسلام کی سرپرستی میں اسلامی ثقافت و سیاست اور اسلام کے انفرادی و اجتماعی نظام کے اس فکری اور عملی ارتقاء کا دور تھا جس کے نتیجہ میں اس میں ایک نمایاں وقار اور ٹھہراؤ اور واضح استحکام پیدا ہوا۔ (حلہ) کو اس دور اور اس پوری تحریک کے اس عظیم مرکز ہونے کا شرف حاصل تھا جو علماء و فضلاء سے لبریز اور علم و عرفان کی گھنگور گھٹاؤں اور گھن گرج کے ساتھ اس کی موسلا دھار بارشوں میں نکھرا ہوا تھا۔

اس پورے دور میں سلطنت اور زعامت کی باگ ڈور بلا شرکت غیرے اسلام کے بطل جلیل (علامہ حلیؒ) کے ان مضبوط اور باصلاحیت ہاتھوں میں تھی تاریخ جن کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

(علامہ حلیؒ) جن کا نام حسن ہے، (مطہرؒ) کے پڑپوتے (علیؒ) کے پوتے اور (سدید الدین یوسفؒ) کے فرزند ارجمند ہیں۔

ان کی کنیت (ابن مطہر) اور لقب (آیۃ اللہ علی الاطلاق) ہے۔

ددھیال و ننھیال دونوں جانب سے قبیلہ بنی اسد سے ان کا تعلق بنی اسد کے لئے فخر و مباہات کا سبب اور ۶۴۸ ہجری میں (حلہ) کی سرزمین پر ان کی ولادت (اہلِ حلہ) کے لیئے باعث عزو شرف ہے۔

(علامہ حلیؒ) کو خداوند عالم نے غالباً خصوصی طور پر اسی مقصد کے لیئے پیدا کیا تھا۔ کیونکہ انہیں فطری طور پر دو نمایاں اور خصوصی نعمتیں عطا ہوئیں جن میں سے پہلی نعمت ان کا وہ خانوادہ ہے جو علم و عرفان کا گہوارہ تھا۔ اور جس کی وجہ سے انہیں بچپنے ہی سے اپنے والد (سدید الدین یوسفؒ) اور اپنے ماموں (محقق حلیؒ) جیسے عظیم المرتبت علماء کے سرچشمۂ علم و عرفان سے فیضیاب ہونے کا شرف حاصل ہوا جب کہ انہیں ان حضرات کی خصوصی شفقتیں اور محبتیں بھی حاصل تھیں۔

اس سلسلے کی دوسری نعمت (علامہ حلیؒ) کا وہ نبوغ اور ان کی وہ عبقریت ہے جو خداوند عالم کی جانب سے انہیں فطری طور پر اپنی جانب مبذول کرنے کا گراں بہا موقعہ ملا جس سے انہوں نے پورا پورا استفادہ کیا۔ دوسری طرف وہ بلوغ جسمانی سے بہت پہلے رشد یعنی بلوغ عقلی کی منزل سے کہیں آگے بڑھ کر علم و عرفان، تفکر و تدبر اور عظمت و فضیلت کی اس بلندی تک پہنچ گئے تھے جسے دیکھ کر عقل انسانی حیران و متعجب ہے۔ تیسری جانب اسی نبوغ و عبقریت کی بنا پر انہوں نے علم و آگہی کو اپنی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہونے پر مجبور کر کے کم عمری ہی سے انتہائی استحکام اور تیز رفتاری کے ساتھ دنیا پر چھا تا اور عالم اسلام کی زعامت کبریٰ کی جانب بڑھنا شروع کر دیا۔ اور وہ بہت جلد دنیا پر چھا گئے اور بلا شرکت غیرے اس زعامت کبریٰ کی مسند پر متمکن ہو گئے۔

انہوں نے زعامت کی یہ باگ ڈور ایک انوکھی تمکنت کے ساتھ سنبھالی اور اپنے علمی و فکری اثرات کو ایک نئی نہج سے دنیا کے مختلف علاقوں اور عالم انسانیت کے مختلف النوع اذہان میں اس طرح پیوست کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔

انہوں نے دین کی خدمت علم و دانش اور فہم و آگہی کی اشاعت کے سلسلے میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو ایک نئی اپج کے ساتھ استعمال کرتے ہوئے ایک طرف تو تفسیر و حدیث، فقہ و اصول فقہ، اصول دین و تقابل مذاہب، فلسفہ و منطق کلام و مناظرہ اور بہت سے دوسرے علوم و فنون میں بالکل نئے اسلوب پر ایک ہزار ایسی مضبوط اور مفید کتابیں تصنیف فرمائیں جن کا مقابلہ آج تک ناممکن چلا آ رہا ہے اور جن میں سے بیشتر علوم و فنون کی ترقی کے اساس یعنی آج تک مسلسل بنیادی اہمیت کی حامل چلی آ رہی ہیں۔ ممکن نہیں کہ کوئی اسلامی علوم و فنون کی دنیا سے ذرا سا بھی متعلق ہوا ور اس نے (علامہ حلی) (باب حادی عشر)، (اسرار الخفیہ) (ارشاد الاذہان) (ایضاح مخالفۃ السنۃ) وغیرہ کے نام نہ سنے ہوں۔

دوسری جانب انہوں نے ان علوم کی اشاعت اور اپنے دائرہ اثر کو مزید زمانی و مکانی وسعت دینے کے لئے اپنے ذہین و عبقر اور عالم متبحر فرزند (محمدؒ) کے علاوہ کثیر تعداد میں اپنے تلامذہ میں ایسے اکابر کی کھیپ تیار کی جو اس تحریک کو آگے بڑھانے

وسعت دینے اور اس میں مزید گہرائی و گیرائی اور استحکام و استقلال پیدا کرنے کے لئے مکمل طور پر تربیت یافتہ اور اس مقصد کے لئے بہترین صلاحیتوں کے حامل تھے اور جنہوں نے پوری کامیابی کے ساتھ اس فریضہ کو انجام دیا اور اس تحریک کو اپنے بعد کی نسلوں میں اس طرح منتقل کیا کہ آج بھی یہ تحریک ہمیں پورے طور پہ زندہ اور متحرک نظر آرہی ہے اور دوسری قوموں میں اس کے نمایاں اثرات موجود و معلوم ہیں۔

اسی سلسلہ میں ان کا ایک اور رُخ وہ ہے جس کی بناء پر ایک طرف تو ترکان مغول کے ان شاہوں نے تشیّع اختیار کیا جو عالم اسلام میں عرب و عجم کے ایک وسیع و عریض علاقہ پر حکمران تھے جو ان کی ذہانت اور کاوشات پہ چھا جانے کی فطری اپچ کی ایک نمایاں مثال ہے۔

اور دوسری طرف شام و حجاز میں ان کے اثر کو اس شدت سے محسوس کیا گیا اور احساس کی بنا پر اس قدر بوکھلاہٹ پیدا ہوئی کہ اس کے آگے بند باندھنے کے لئے اہل سنت کے (ابن تیمیہ) جیسے سرخیل کو (منہاج السنۃ النبویہ) لکھنا پڑی جو ہمارے دعویٰ کا بہترین ثبوت اور اس بوکھلاہٹ کی مکمل آئینہ دار ہے۔

لیکن یہ اور اس قسم کے بے شمار بند ان اثرات کو روکنے میں ناکام رہے اور یہ اثرات انتہائی بے فکری طمانیت اور وقار کے ساتھ آگے بڑھتے رہے اور انشاء اللہ بڑھتے رہیں گے۔

(علامہ حلی) کی متحرک دانش گاہ جو "مدرسہ سیارہ سلطانیہ" کے نام سے یاد کی جاتی ہے اور جو اعاظم علماء کی درس گاہ تھی اس ضمن میں (علامہ حلی) کا ایک ناقابل فراموش کارنامہ اور تعلیمی نظریات۔ اور فن تعلیم کے میدان میں ان کی عبقریت کی ایسی عظیم مثال ہے جس کو نظر انداز کرنا ناممکن ہے۔ ماہرین تعلیم کے لئے آج کے جدید اور سائنٹفک و فنی دور میں اس دانش گاہ کی ہیئت و ساخت اور اس کے پس منظر میں موجود نظریہ اور اس کے بہت سے دوسرے پہلوؤں کا مطالعہ یقینی طور پر بے حد مفید ثابت ہوگا۔

کاش ... کہ وہ ایسا کریں!

یہ اور اس قسم کے بہت سے پہلو ایسے ہیں جن کا تذکرہ وقت اور فرصت، کا طلب گار ہے۔ مختصر یہ کہ ہم بجا طور پہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ (علامہ حلی) اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ کی وہ منفرد شخصیت ہیں جو ہر لحاظ سے لاثانی ہے اور جس نے اسلاف کے علوم، ان کے خدمات افکار نظریات نیز ان کے تجربات سے مکمل طور پہ استفادہ کر کے کمال تدبر و عبقریت کے ساتھ انہیں جامع اور مکمل طور پہ جدید اور مضبوط انداز میں درست ترین نہج پر آئندہ نسلوں تک منتقل کیا۔ اور اس طرح وہ عظمت و رفعت کی اس منزل پر پہنچے جہاں نہ ان سے پہلے کوئی پہنچ سکا تھا اور نہ ان کے بعد آج تک کوئی یہ شرف حاصل کر سکا۔

یہ عظیم المرتبت نابغہ روزگار اپنے تمام فرائض منصبی سے عہدہ برآ ہونے کے بعد ۷۲۶ ہجری کو اپنے وطن "حلہ" کی سرزمین پہ خالق حقیقی سے جا ملا اور نجف اشرف کی مقدس سرزمین میں اپنے اور تمام مومنین کے سید و سردار حضرت علی ابن ابی طالب کے مرقد مطہر کے احاطہ میں چین کی نیند سو گیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد

وآخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین

تذکرہ شعرائے اہلبیت

افسر الشعرا آغا شاعر دہلوی

(ڈاکٹر نظیر حسنین زیدی، پی۔ ایچ۔ ڈی)

نام۔ ظفر علی۔ پیدائش ۱۸۷۱ء میں دہلی میں ہوئی اور انتقال لاہور میں مارچ سنہ ۴۰ء میں ہوا۔

دادا کے زمانے تک اُن کا فن سپہ گری رہا۔ والد نے پیمائش اراضی کی، اور بیٹے نے مساحتِ شعری میں کمال حاصل کیا اور بقول خم خانہ جاوید "ہم یہ ضرور کہیں گے کہ طبع رواں کے جوہر تغزل کی اصل شان روزمرہ کے دلفریب اسلوب اور بے تکلفانہ محاورات جو داغ کی شاعری کے زبردست عنصر ہیں۔ آغا شاعر دہلوی کے کلام میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔

عجیب اتفاق ہے کہ داغ کے اسکول میں دو شاعر ہم نام بھی تھے اور ہمعصر بھی۔ ایک آغا ظفر علی شاعر دہلوی۔ دوسرے مولانا ظفر علی خاں دونوں ادیب بھی تھے اور صحافی بھی۔ دونوں نے روزمرہ اور محاورات سے زبان کو آسان و سلیس بنایا۔ لیکن داغ کی خصوصیات کو جس طرح آغا شاعر دہلوی نے قائم رکھا وہ اپنی جگہ آپ بے مثال ہے۔ خصوصاً غزل گوئی میں)

آغا شاعر دہلوی قناعت پسند انسان تھے۔ اور اُن کی کیفیت اس مجذوب کی سی تھی جو طریقت اور شریعت دونوں کو ساتھ رکھتے بزرگوں کا ورثہ تھا کہ خدا نے انہیں دردمند دل عطا کیا تھا۔ پاک باطن اور صاف دل تھے اور یہی جوہر ایک انسان کو دوسرے انسان سے قریب کرتا ہے۔ اور یہی اُن کی زندگی کی خصوصیت تھی وہ خود کہتے ہیں۔

وہ صاف دل ہوں کوئی بات پیچ دار نہیں
اس آئینے میں کہیں نام کو غبار نہیں

نادم سیتاپوری کا خیال ہے کہ وہ بحیثیت صحافی و ادیب کامیاب رہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ وہ شاعری میں چمکے اور اردو شاعری نے انہیں بام شہرت تک پہنچایا۔

میرے خیال ناقص میں آغا شاعر نے ترجمہ کلام پاک کے نظم کرنے کے سبب اور ترجمۂ رباعیات خیام کے باعث شہرت حاصل کی۔ اور رباعیات۔ سلام و مراثی ان کا یادگار کلام ہے۔ رباعیات میں اخلاقیات کو انہوں نے جگہ دی جو ہماری تہذیب کا حسین گراں مایہ ہے۔

دھندلی ہے نظر، نگاہ کرتے کرتے
تاریک ہے رو، سیاہ کرتے کرتے

یارب مجھے اب دامن رحمت میں چھپا
میں تھک گیا ہوں، گناہ کرتے کرتے

آغا شاعر کی زبان میں بقول جوش ملیح آبادی "وہ شیرینی تھی جیسے لعل نگار وہ قوس تھا جیسے شاخ گل۔ وہ ہماری شاعری نہیں بلکہ قدیم شرافت، قدیم سادگی،

قدیم عادات و اطوار کے بھی علمبردار تھے۔"

جوانی میں آن بان سے رہتے نہایت حسین و جمیل انسان تھے۔ قد میانہ۔ جسم دوہرا۔ گداز۔ چہرہ گول آنکھیں چمکدار آہستہ آہستہ اُن میں قلندرانہ شان آگئی تھی گیروا کپڑے۔ سر برہنہ الا اللہ کے نعرے لگاتے آتے اور یوں ہی احباب کے پاس قیام کرتے۔ ذکر الٰہی اُن کا شغل تھا۔ اور بقول حسن نظامی دلدار شاہ داتا کا نام اپنے لئے پسند کر لیا تھا۔

جب شعر پڑھتے تو شعر کی تصویر بن جاتے تھے۔ نواب فتح علی خان قزلباش کی فرمائش پر مبارک حویلی کی مجلس عزا میں آئے۔ لوگوں کو خبر ہوئی تو ایک ہجوم غفیر ٹوٹ پڑا۔ حویلی میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ بقول عبدالمجید سالک ہندوستان بھر میں ان سے بہتر تحت اللفظ پڑھنے میں اُن سے بہتر کوئی شاعر نہیں پایا وجاہت ظاہری کے ساتھ خلوص باطنی۔ گرجدار آواز زبان پر قدرت مرحوم نے سلام پڑھا جس کے تین شعر انہوں نے لکھے ہیں۔

عروج کفر ٹکرانے لگا جب آسمانوں سے
بچر میرے نوح ڈالے دست حیدرؑ نے نشانوں سے
خدا کے خاص بندے تھے علیؑ و حمزہؑ و جعفرؑ
بتوں کے کان بہرے ہو گئے جنگی اذانوں سے
نہ نکلا ایک بھی مصرعہ کوئی برجستہ اے شاعر
میری مجبوریاں کچھ کہہ رہی ہیں نکتہ دانوں سے

کئی مرتبہ ریاست خیرپور سندھ میں ایام عشرہ میں بلائے گئے۔ یہاں تک کہ والیٔ خیرپور نے اُن کو اپنا استاد مقرر فرمایا۔

اُن کی یہ رباعی کس سچی بات کی حامل ہے۔

اعمال کی ہر شکل کو لیتی ہے یہ
بہتا ہوا دریا کہیں رہتی ہے یہ
جو آج یہاں بو دو گے۔ کل کاٹو گے
دنیا نہیں عاقبت کی کھیتی ہے یہ

معرفت کے سلسلے میں یہ رباعی اُن کے عقیدے پر دلالت کرتی ہے۔

باطن میں تو ہر سانس کا دمساز ہے تو
کھلتا نہیں ظاہر میں عجب راز ہے تو
اے کاش دم جرم کوئی پہچانے؟
جو دل سے نکلتی ہے وہ آواز ہے تو

عقیدہ توحید شاعر کا سرمایۂ حیات ہے اور یہی وہ بنیادی خیال ہے جو انسان کا سر غیر اللہ سے ہٹا کر صرف خالق کائنات کی طرف جھکا دینے پر مجبور کرتا ہے وہ اس تہذیب کا نمائندہ ہے جس کا نقطۂ نگاہ آنحضرتؐ کے حضور میں سر جھکا کر اُن کی یاد کو اپنا زاد راہ سمجھتا ہے۔ غزل میں وہ نعتیہ اشعار اس انداز سے کہتا ہے۔

محمدؐ کہتے کہتے دم نکل جائے تعشق میں
جبھی تو کام نکلیگا قضا سے زندگی بھر کا!

وہ مقطع میں والہانہ طور پر کہتا ہے۔

کہیں ایسا نہ ہو شاعر کو اپنے بھول ہی جاؤ
مرے مولا ذرا تم دھیان رکھنا روز محشر کا!

محبت آل اطہار شاعر کی رگ رگ میں سمائی ہوئی ہے۔ وہ جوش عقیدت میں غزل کو یوں بلند پروازی عطا کرتا ہے۔

ہجوم یاس میں جب منہ سے یا علیؑ نکلا
ہزار کس پہ تم جیسا مشکل کشا نکلا
اڑا ہوں مدحت خیبر میں ہو کے افلاک
سمند طبع خدا کی قسم پری نکلا
بجز خدائے دو عالم، بجز رسول کریم
وہ کون تھا جو علیؑ سے نہ ملتجی نکلا!

میرا کریم ہے، تر دامنی ہے کوثر ہے
سنو گے مشاعرے کش وہاں بھی پی نکلا

وہ مدح اہلبیت میں یوں گوہر بار ہوتے ہیں۔

مداح ریاض شہ عالی ہوں میں
غارت گر اصنام خیالی ہوں میں
گلہائے مضامین سے معطر ہے بزم
ان پھولوں میں تھی ہوئی ڈالی ہوں میں

امام حسینؑ کی بارگاہ میں وہ اس طرح اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

ہاں عرش معظم کے ستارے ہیں حسینؑ
سرکار کا دربار سنوارے ہیں حسینؑ
جو کچھ تھا وہ سب دے دیا معبود کے نام
اس واسطے اللہ کے پیارے ہیں حسینؑ

اس رباعی سے جوش نے اکتساب کیا جس کا اعتراف انہوں نے بھری مجلس میں کیا۔

ایک دوسری رباعی میں شاعر نے ذکر حسینؑ کی اہمیت کو یوں واضح کیا ہے۔

تخصیص نہیں پیر و جواں بھی جائے
مومن کو ثواب ہے جہاں بھی جائے
بت خانے میں ہوتا ہو اگر ذکر حسینؑ
لازم ہے کہ سر کے بل وہاں بھی جائے

بقول عبدالروف عروج ان کی مرثیہ خوانی کا انداز سب سے الگ تھا وہ شعری ادائیگی کیا کرتے فضا میں ڈرامائی کیفیت مرتعش ہوتی محسوس ہونے لگتی آغا شاعر کے مرثیے شستگی روزمرہ کی صفائی۔ محاورہ بندی سلاست روانی کے اعتبار سے لکھنؤ اسکول سے بڑی حد تک مختلف تھے۔

ان کے مرثیوں میں فکر کی بلندی ہے اور پھر یہ کہ سلاست اس حد تک ہے کہ کلام سہل ممتنع ہو گیا ہے اور یہی چیز مرثیہ کی جان ہوتی ہے تسلیم و رضا کے موضوع پر انہوں نے غزل کے فن کو مرثیہ میں اس انداز سے پیوست کیا ہے جہاں آورد نہیں، بلکہ آمد ہی آمد ہے میرے خیال ناقص میں جدید مرثیہ نگاری میں اُن کی فکر نئے زاویوں کو تلاش کرتی ہے اور اس فکر نے مرثیہ کو نیا افق بخشا ہے۔

چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

تسلیم و رضا، مسلک اَرباب وفا ہے
ثابت قدمی عاشق صادق کی اَدا ہے
اصبر یہ قضا، منزلِ اول پہ لکھا ہے
تلوار کے سائے میں یہ خط صاف کھنچا ہے

یہ راہ وہ ہے نازکو سو ناز اسی میں
سر نذر کیا کرتے ہیں جانباز اسی میں

بھٹکے ہیں جہاں آدم اول وہ یہی ہے
آنکھوں نے جہاں بھر دیئے جل تھل وہ یہی ہے
جس راہ میں تھے نوحؑ بھی بے کل وہ یہی ہے
پانی پہ لگے تیرنے، بادل وہ یہی ہے

ہاں ذکریاؑ کو ایک یہی جزو تو کل تھا؟
گلزار خلیل ایک اسی راہ کا گل تھا

ایوبؑ کے سو ٹکڑے گریباں ہوئے اسمیں
آتش بہ دہن موسئی عمراں ہوئے اسمیں
بے روح رواں عیسیٰؑ دوراں ہوئے اسمیں
خورشید لب بام سلیمانؑ ہوئے اسمیں

یونسؑ بھی کسی جا پہ محجوب گئے ہیں
یوسف بھی اسی چاہ میں تو ڈوب گئے ہیں

ایک اور مرثیے میں حضرت عباس علیہ السلام کی گفتگو جو انان بنی ہاشم سے ایسے روزمرہ میں ہے جہاں تصنع کا نام نہیں اور ان کی ہمت افزائی سے جو فضا پیدا کی جاتی ہے اس میں لشکر حسینیؑ کے علمدار کے کردار

کی علامت ہے آپ (حضرت عباسؑ) فرماتے ہیں۔

پیارو یہ جنگ، معرکۂ امتحان ہے
قلت کا پھر یہاں کسے وہم و گماں ہے
لاکھوں پہ بھاری ایک قریشی جوان ہے
سرباز ہے، جری ہے، اتھور رفشان ہے
جگرکاہ ہے، وہ کوہ کی ضربت سنبھال لے
بچہ ہمارا، شیر کی آنکھیں نکال لے !

آپ پھر خاندان بنی ہاشم کے ایثار قربانی اور معرکہ آرائیوں کا ذکر فرماتے ہیں اور اسی طرح نوجوانانِ بنی ہاشم کے سامنے تاریخ کے گذشتہ اوراق پیش کرتے ہیں۔ اور اس طرح اُن کے حوصلوں میں اضافہ کرتے ہیں۔

کس معرکہ میں اپنے بزرگوں کا تھا نہ ساتھ
کیسے رفیق تھے وہ محبانِ خوش صفات
کیا کیا تھے دست و بازوئے حلالِ مشکلات
تلوار پہلے کھینچتے تھے، اور پیچھے بات
مشکل جب آ پڑی ہے سپاہی کے سامنے
رکھ دیئے ہیں شیر الٰہی کے سامنے

پھر اپنی نسبت سے اور خاندان کی نسبت سے اُن صفات پر فخر کرکے فرماتے ہیں

ہم بھی وہی، وہی اُنہی شیروں کے ہیں خلف
یہ ہاتھ وہ ہی ہاتھ ہیں، دیکھو میری طرف
یہ جسم وہ ہی جسم ہے، سرباز، سربکف
یہ خون وہ ہی خون ہے خونِ شہ نجف
پانی سی چیز کوئی نہ دے میرے بھائی کو
ہاں تو ہی جو روند نہ ڈالوں ترائی کو

ان کے بعض سلام کے چند اشعار بھی پیش خدمت ہیں۔

حجاب کعبہ اٹھتا ہے مہ و اختر نکلتے ہیں
نبی کی گود سے ہنستے ہوئے حیدر نکلتے ہیں
ہمارے سامنے کیا حال ہے گردش زمانے کی
کہ ہم دریائے غم سے یا علیؑ کہہ کر نکلتے ہیں
مٹانے کو ہمارے ہیں زمین و آسماں دونوں
یہ وہ بجلی ہے جس میں استخواں پس کر نکلتے ہیں
علیؑ کا نام لے دیکھو، دعا خالی نہ جائے گی
یہی وہ تیر ہیں جو اپنے چلّے پر نکلتے ہیں
دعائیں دیتی ہے خلقت بلائیں لیتی ہیں نظریں
مدینے میں جدھر ہم شکل پیغمبر نکلتے ہیں !
لکھا مسلمؑ نے بھائی اب نہ کرنا قصد آنے کا
یہاں ہم بے کسوں کے قتل پہ خنجر نکلتے ہیں
کہا عباسؑ نے دیکھو ہمارے دست و بازو کو
صفوں کو چیر کر اس طرح سے صفدر نکلتے ہیں
گلے میں طوق، ماں بہنیں بندھی ہیں ایک رسی میں
بھرے دربار سے یوں عابدِ مضطر نکلتے ہیں
اگر شاعر ہے تو اے دوست استغراق پیدا کر
کہ اکثر جان دیتے ہیں جب گوہر نکلتے ہیں

محمدؐ و آل محمدؐ علیہا السلام اور علوم جدید

تحریر
خواجہ شوذب حسین
حیدر
بی۔ ایس۔ سی (آنرز)

رشد و ہدایت کے لیئے قدرت کا ایک طریق کار ہے جس کی مثالیں قرآن حکیم میں موجود ہیں اصول قدرت ہے کہ ہر نبی اور ہادی کو ایسا معجزہ دے کر بھیجتی ہے جو اس نبی اور ہادی کے زمانے کے لوگوں میں موجود برائیوں کا توڑ ہوتا ہے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور ید بیضا عطا کیا جس نے اژدہا بن کر جادوگروں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ اور ان کے غرور و تکبر کو خاک میں ملا دیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے دور کے لوگوں کو اپنے آہن گری کے فن پر بڑا ناز تھا قدرت نے لوہے کو حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں میں موم بنا کر ان لوگوں کے فخر و ناز کو تہس نہس کر دیا حضرت عیسےٰؑ کے دور میں علم طب نے عروج حاصل کیا مگر مسیحؑ کے سامنے سب طبیب دم بخود رہ گئے۔ عربوں کو اپنی فصاحت و بلاغت پر بڑا ناز تھا قدرت نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قرآن مجید دے کر بھیجا جس کا دعویٰ فصاحت و بلاغت آج بھی پکار رہا ہے کہ اس کے مقابلے میں ایک ہی آیت بنا کر لے آؤ آج کے انسان کو اپنے علوم جدیدہ پر بڑا ناز ہے۔ محمدؐ و آل محمدؐ علیہا السلام کے اسوہ ہائے حسنہ انکی تعلیمات اور معجزات قیامت تک ہونے والی ترقی پر محیط ہیں۔ جناب رسالت مآبؐ کا فرمان ہے۔

أنا مدينة العلم وعلي بابها

میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں

آیئے باب علم سے رہنمائی حاصل کریں۔ خدا ہمیں محمدؐ و آل محمدؐ کے علوم کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایٹم کی ساخت اور عناصر

جدید ایٹمی نظریہ اس دور کی سب سے بڑی ایجاد ہے اس نے سائنس کی دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ اسکی موجودہ شکل آج سے ساٹھ سال پہلے کی پیداوار ہے مگر میرے آقا و مولا جناب علی ابن ابی طالبؑ نے آج سے تیرہ سو سال پیشتر اس کی نشاندہی فرمائی۔ جس خطبہ میں ایٹم کی ساخت بیان فرمائی ہے اس کا نام اشباح ہے۔ اشباح جمع شبح کی معنی ڈھانچہ یعنی (Structure) گویا خطبہ کا نام ہی غور و فکر کی دعوت دے رہا ہے اس سے پیشتر کہ میں معصومؑ کے الفاظ پیش کروں ایٹم کا جدید نظریہ پیش کردوں تو زیادہ بہتر رہے گا۔ ایٹم (ATOM) کسی عنصر کے چھوٹے سے چھوٹے نمائندے کو کہتے ہیں اسکی جسامت اتنی چھوٹی ہوتی ہے کہ اس کو کسی بھی آلے کی مدد سے دیکھا نہیں جا سکا۔ اس کی جسامت کا اندازہ

اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ جو نسبت ایک چھوٹی سی گیند کو زمین سے ہے وہی نسبت ایک ایٹم کو ایک قطرے سے ہے۔ قدرت کی یہ ننھی سی مخلوق اس کی صناعی کا شاہکار ہے۔ عنصر کے اس چھوٹے سے ذرّے میں ایک کائنات آباد ہے۔ اس میں بنیادی طور پر تین قسم کے ذرات ہوتے ہیں۔

۱- پروٹون (Protons) یہ ذرات مثبت برقی بار کے حامل ہوتے ہیں اور ایٹم کے مرکزہ (Nucleus) میں ہوتے ہیں۔ پروٹون کی کمیت ہائیڈروجن کے ایٹم کے قریب ہوتی ہے۔

۲- نیوٹرون (Neutrons) یہ ذرات بے بار ہوتے ہیں نیوٹرون کی کمیت تقریباً پروٹون کے برابر ہوتی ہے یہ بھی مرکزہ میں ہوتے ہیں۔

۳- الیکٹرون (Electrons) یہ ذرات منفی برقی بار کے حامل ہوتے ہیں ان کی کمیت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے یعنی پروٹان کی نسبت ۱۸۳۶ گنا کم یہ مرکزہ کے گرد بیضوی راستوں (Orbits) پر تیزی کے ساتھ گردش کرتے ہیں۔

ایک ایٹم میں جتنے الیکٹرون ہوتے ہیں اتنے ہی پروٹون ہوتے ہیں اس طرح جتنا مثبت بار ہوتا ہے اتنا ہی منفی بار اس لئے ایٹم مجموعی طور پر ایسے عمل کرتا ہے جیسے اس میں کسی قسم کا بار (Charge) نہیں۔

ہر عنصر کے ایٹم میں الیکٹرون اور پروٹون کی تعداد مقرر ہوتی ہے۔ اور اسی سے ایک عنصر کو دوسرے سے تمیز کرتے ہیں۔ مثلاً ہائیڈروجن کے ایٹم میں ایک پروٹون ہوتا ہے اور اس کے گرد ایک الیکٹرون گردش کرتا ہے۔ یورینیم میں ۹۲ پروٹون اور ان کے گرد ۹۲ الیکٹرون مختلف (Orbits) میں گردش کرتے ہیں۔ الیکٹرون ایسے نظم و ضبط سے حرکت کرتے ہیں کہ ایک دوسرے سے متصادم نہیں ہوتے ہیں۔

سائنس کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ مثبت اور منفی بار (متضاد بار) کے درمیان کشش ہوتی ہے۔ اگر الیکٹرون کو ساکن مان لیا جائے تو انہیں مرکزہ میں گر جانا چاہیے اس کجی کو دور کرنے کے لئے قدرت نے الیکٹرون کو متحرک رکھا اور آپ جانتے ہیں کہ دائرے میں حرکت سے جسم میں مرکز گریز قوت (Centrifugal Force) پیدا ہوتی ہے جو الیکٹرون اور مرکزہ میں موجود پروٹون میں کشش کی قوت کو متوازی کر دیتی ہے۔ اس طرح الیکٹرون اپنی Orbit پر متحرک رہتا ہے نہ مرکزہ میں گرتا ہے اور نہ مرکزے پرے ہٹتا ہے۔

اب باب علم جناب علی مرتضٰے علیہ السلام کے خطبہ کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

فَتَمَّ خَلْقُهُ وَاَذْعَنَ لِطَاعَتِهِ
وَاَجَابَ اِلٰی دَعْوَتِهِ وَلَمْ يَعْتَرِضْ
دُونَهُ رَيْثُ الْمُبْطِئِ وَلَا اَنَاةُ الْمُتَلَكِّئِ
فَاَقَامَ مِنَ الْاَشْيَاءِ اَوَدَهَا وَنَهَجَ
حُدُودَهَا وَلَاءَمَ بِقُدْرَتِهِ بَيْنَ
مُتَضَادِّهَا وَوَصَلَ اَسْبَابَ قَرَائِنِهَا
وَفَرَّقَهَا اَجْنَاسًا مُخْتَلِفَاتٍ فِي
الْاَقْدَارِ وَالْغَرَائِزِ وَالْهَيْئَاتِ
بَدَايَا خَلَائِقَ اَحْكَمَ صُنْعَهَا

(خطبہ اشباح نہج البلاغہ)

ترجمہ:- چنانچہ مخلوق بن کر مکمل ہو گئی اور اس نے اس کی اطاعت کے واسطے سر تسلیم خم کر دیا اور اس کی دعوت پر اسی طرح لبیک کہی کہ نہ کسی دیر کرنے والے کی سست رفتاری مانع ہوئی اور نہ کسی بہانہ کرنے والے کی حیل و حجت حائل ہوئی اس نے سب چیزوں کی کجی کو دور کر دیا اور

ان کی حدیں مقرر کر دیں اور اپنی قدرت سے متضاد چیزوں میں انس و محبت اور ربط و ضبط پیدا کر دیا اور نفسوں کے رشتے (بدنوں سے) جوڑ دیئے اور انہیں مختلف جنسوں میں تقسیم کر دیا جو اپنی حدوں اندازوں طبیعتوں اور صورتوں میں جدا جدا ہیں۔ یہ پہلے پہلے پیدا ہونے والی مخلوق ہے جسے اس نے مستحکم بنایا۔

حضور نے جب ایٹم کی ساخت کے دو نقص بیان فرمائے ہیں یعنی اگر الیکٹرون سست رفتاری سے حرکت کرتے تو ان کا مداروں میں حرکت کرنا قائم نہیں رہ سکتا تھا ان کو مناسب رفتار سے چلایا جس سے متوازن مرکز گریز قوت پیدا ہوئی۔ دوسرا نقص الیکٹرون اور پروٹون کے درمیان کشش کا تھا اگر یہ کشش مرکز گریز قوت سے زیادہ ہوتی تو الیکٹرون مرکز میں گر جاتے ان دونوں نقائص کو قدرت نے دور کر دیا۔ الفاظ پر غور فرمائیں۔

"نہ کسی دیر کرنے والے کی سست رفتاری مانع ہوئی نہ کسی بہانہ کرنے والی کی میل و محبت حائل ہوئی اس نے ان چیزوں کی کجی کو دور کر دیا اور ان کی حدیں مقرر کر دیں"

الیکٹرون اور پروٹون کے درمیان کشش اور مرکزہ اور اتری شیل کے نظام کو ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

"قدرت نے متضاد اشیاء میں انس محبت اور ربط ضبط پیدا کیا اور نفسوں کے رشتے (بدنوں سے) جوڑ دیئے"

عناصر کی تقسیم کو کتنے صاف الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ ایٹمی ساخت معلوم ہونے کے بعد عناصر کی تقسیم بڑی واضح ہو گئی ہے۔

۱۔ ہر عنصر کے ایٹم کا Structure دوسرے عنصر کے ایٹم کے سٹرکچر سے مختلف ہوتا ہے۔

۲۔ مختلف عناصر کے ایٹمی وزن مختلف ہوتے ہیں

۳۔ طبعی خصوصیات مختلف ہوتی ہیں

۴۔ کیمیاوی خصوصیات مختلف ہوتی ہیں

اس چیز کو بیان کرنے کے لئے معصوم کے الفاظ پر غور فرمائیں۔

"اور انہیں مختلف جنسوں میں تقسیم کر دیا جو اپنی حدوں اندازوں طبیعتوں اور صورتوں میں جدا جدا ہیں"

مولائے کائنات کی فصاحت بیان ملاحظہ فرمائیں کہ ایٹم کی ساخت بیان کرنے کے فوراً بعد خطبہ میں اجرام فلکی کے متعلق بیان فرمانا شروع کر دیا جو اسی نظام کی ایک مثال ہے۔ فرق صرف چھوٹے بڑے کا ہے۔

تحریر: سید جمیل حسین رضوی ۔ مولانا مفتی محمود ۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب

کلمہ اور شیعہ دینیات

جناب شاہد حسین صاحب زیدی سیکرٹری شیعہ مطالبات کمیٹی دریا خان نے ایک سوالنامہ جناب مفتی محمود صاحب اور مولانا مودودی صاحب کو ارسال کیا ان دونوں حضرات نے جو جوابات بھیجے ہیں انہیں اتحاد بین المسلمین کے جذبے کے تحت شائع کیا جا رہا ہے اس سلسلے میں جناب سید جمیل حسین رضوی نے جو خط مولانا مفتی محمود کو ارسال کیا تھا وہ بھی شامل کر دیا گیا ہے (مدیر پیام عمل)

مفتی محمود (۸-۷-۸۰) اسلام آباد پاکستان

محترم المقام جناب شاہد حسین صاحب زیدی

سلام مسنون!

جناب کا سوالنامہ پہنچا۔ آپ کے سوالات کا مختصر جواب دے رہا ہوں۔ زیادہ وقت میرے پاس [illegible] ہے اور نہ یہ میرا موضوع۔

۱۔ جس کلمہ پر قانونی اعتراض عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے۔ اسی سلسلہ میں جناب فرماتے ہیں کہ شیعہ حضرات کا تیرہ سو سال سے کلمہ چلا آ رہا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔ اور اب کیوں کیا گیا نصاب دینیات میں صرف یہ کلمہ ہی تو درج نہیں بلکہ اس کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے کہ کسی [illegible] کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور کلمہ کے [illegible] اجزاء میں توحید، [illegible] رسالت، امامت [illegible] شیعہ حضرات کے نزدیک مسلمان ہونے کی شرط ہے۔ گویا جو [illegible] مسلمان نہیں ہے [illegible]

پہلے تو یہ خیال تھا کہ شیعہ حضرات نے اپنا عقیدہ کلمہ طیبہ کے ساتھ جوڑ کر لکھ دیا ہے [illegible] غلط عقیدہ ان کے نزدیک مسلمان ہونے کی شرط نہیں [illegible] اس لئے برداشت کیا جاتا ہے لیکن اب تو یہ [illegible] دور [illegible] اہل سنت کو آپ حضرات [illegible] اس کلمے کا منکر قرار دے رہے ہیں۔ یہ ہے بنیادی اعتراض اور یہ اعتراض درست ہے۔

۲۔ شیعہ سنی نصاب دینیات کی علیحدگی سے یہ تاثر پیدا ہوگا کہ شیعہ سنی [illegible] دینیات الگ ہیں۔ گویا ان کا دین الگ الگ ہے۔ جب [illegible] پڑھائے جانے کے لئے شیعہ بچوں کو الگ اور سنی بچوں کو الگ بٹھایا جائے گا تو بچوں کے [illegible] [illegible] نقش [illegible] ہو رہے گا کہ ان کا دین الگ ہے [illegible] [illegible] نے گا۔

۳۔ [illegible]

کا۔ نصاب کی علیحدگی کا مطالبہ کرنے والے اور پھر مطالبہ تسلیم کرنے والے اس کے واحد ذمہ دار ہوں گے سُنی حضرات تو ایک نصاب کے ہی قائل تھے۔ تاکہ وحدت قائم رہے۔ البتہ شیعہ حضرات تو اپنے مخصوص عقائد کی تعلیم اپنے مخصوص مدارس میں دے سکتے تھے۔ کوئی نقصان ان کا نہیں تھا۔

بلاوجہ خلفشار کی صورت پیدا کی گئی اور اب دوسروں کو الزام دے رہے ہیں کہ یہ فساد کرا رہے ہیں۔ اگر اہلحدیث حضرات یا کوئی اور فرقہ بھی الگ الگ دینیات کا مطالبہ شروع کر دیں۔ تو اس کی ذمہ داری بھی شیعہ حضرات پر ہوگی بنیاد تو انہوں نے رکھی۔ حسب سابق اگر نصاب پڑھایا جاتا تو شیعہ حضرات کا کیا نقصان تھا۔ کیا اس سے قبل کوئی شیعہ لڑکا وہ نصاب پڑھ کر سُنی ہو گیا تھا۔

۳۔ تکفیر کے مسئلہ کا جواب بھی یہ ہے کہ ہم نے مکمل احتیاط سے کام لیا ہے۔ لیکن شیعہ حضرات نے اپنے کلمہ کو مسلمان ہونے کی شرط قرار دے دیا ہے۔ اس کے بعد آپ بتلائیں کہ کیا یہ تمام سُنیوں کی تکفیر نہیں ہوئی آپ کی طرف سے تمام سُنیوں کی "نصاب دینیات اور رہنمائے اساتذہ" میں تکفیر ہو۔ آپ کو یہ تو محسوس نہیں ہوتا اور دوسروں پہ الزام لگاتے ہیں یہ کہاں کا انصاف ہے۔

رہا فساد تو اس کی بنیاد بھی نصاب کی علیحدگی سے پڑ گئی۔ اور عمل بھی شیعہ حضرات کا یہ رہا۔ کہ مجالس عزا میں اور محرم کے جلوسوں میں برملا سُنی حضرات کے اکابر کو سب و شتم کیا جاتا ہے۔ کیا کوئی سُنی بھی کسی شیعہ کے بزرگ کو بُرا بھلا کہہ سکتا ہے۔

کسی دوسرے عقیدہ کے لوگوں کے دینی جذبات مجروح کرنے والا فساد کا ذمہ دار ہوتا ہے محترم آپ میرے معروضات کو ذرا انصاف سے پڑھ کر تعصب اور غصہ کو ٹھنڈا کر کے پڑھیں تو اس کا فائدہ ہوگا۔

میں بہر حال شیعہ سُنی فساد اور انتشار و نفاق و انشقاق کو غلط سمجھتا ہوں۔ خدا کرے کہ ملک میں مذہبی فساد نہ ہو۔ مذہب تو امن و سلامتی کا سبق دیتا ہے۔

محمود

محترمی و مکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا۔ آپ کے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں۔

۱۔ آپ کے خط سے یہ بات پہلی مرتبہ معلوم ہوئی ہے کہ جس کلمے کے خلاف ہائی کورٹ میں دعویٰ دائر کیا گیا ہے وہ شیعہ حضرات تیرہ سو سال سے پڑھتے آ رہے ہیں۔ ہم تو یہی سمجھتے تھے کہ کلمۂ اسلام لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور اسی کو پڑھ کر ایک غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے۔

۲۔ شیعہ حضرات اپنا دینیاتی نصاب الگ مقرر کر سکتے ہیں۔

۳۔ شیعہ فرقۂ اسلامیہ میں ہیں۔ ہم ان سے اختلاف رکھتے ہیں مگر ان کی تکفیر نہیں کرتے۔

خاکسار

معاون خصوصی مولانا سید غلام علی ابو الاعلیٰ مودودی

باسمہ سبحانہ

مکرم و محترم جناب مفتی صاحب سلام مسنون

شاہد حسین زیدی نے دریا خان سے ایک سوالنامہ آپ کی خدمت میں روانہ کیا جس کا جواب آپ نے اسلام آباد سے باوجود شدید مصروفیت ان کو دیا شاہد حسین صاحب نے اس کی فوٹو کاپی مجھے روانہ کی ہے جسے پڑھ

ریک گونہ مسرت ہوئی۔ مجھے آپ سے توقع بھی یہی تھی کہ آپ اس فتنہ کی مخالفت کریں گے جو پاکستان میں شیعہ سنی تصادم کرانے کے لئے برپا کیا جارہا ہے اگر آپ جیسے بزرگ رہنما اسکی کھل کر مخالفت کریں گے۔ تو انشاءاللہ ملک کے دشمن عناصر کی یہ سازش ختم ہوجائے گی۔

البتہ دینیات کے نصاب کے متعلق جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے اس سے ترشح ہوتا ہے کہ آپ کو اس مسئلہ کی حقیقۃ آگاہی نہیں ہے شیعہ قوم کی طرف سے یہ مطالبہ مولانا سید محمد صاحب دہلوی مرحوم کی سربراہی میں موثرانداز میں شروع کیا گیا انکی وفات کے بعد ۱۹۷۱ء سے تاحال میری سربراہی میں یہ مسئلہ چلتا رہا۔ ہمارا مطالبہ یہ تھا کہ سکولوں میں اگر دینیات پڑھانا لازمی ہے تو شیعہ سُنی طلبا کو اپنی اپنی دینیات پڑھائی جائے ورنہ سکولوں میں محض اسلامیات کا ایسا نصاب ہو جو دونوں طلبا کے لئے شیعہ سنی علما مشترک لکھیں اور اس میں کوئی ایسا امر نہ ہو جو اختلافی ہو۔ سنہ ۱۹۵۵ء سے اب تک جتنی شیعہ و سُنی علماء اور ماہرین تعلیم کی میٹنگ ہوئیں انمیں یہ بات طے کی گئی کہ شیعہ طلباء کو الگ دینیات پڑھائی جائے جیسا کہ سندھ مدرسہ کراچی اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نصف صدی سے یہ عمل باہمی محبت کا سبب رہا ہے

۱۹۷۴ء میں وزیر تعلیم جناب عبدالحفیظ پیرزادہ اور جناب پرائم منسٹر ذوالفقار علی بھٹو صاحب سے اس سلسلے میں میری کئی ملاقاتیں ہوئیں اور وہ بھی آپکے اس خیال کے شدت سے حامی تھے کہ بچپن میں الگ الگ دینیات پڑھانے سے بچوں کے صاف اور ستھرے ذہن پر یہ نقش نہ ہونا چاہیئے کہ ان کا دین الگ الگ ہے اس سے قومی یکجہتی کو نقصان کا اندیشہ ہے۔ اس پر میں نے ۲۹۔جون سنہ ۱۹۷۴ء کو ایک خط محکمہ تعلیم کو لکھا کہ پہلی جماعت سے آٹھویں جماعت تک شیعہ و سُنی بچوں کے لیے شیعہ و سُنی علماء مل کر مشترک نصاب مرتب کریں جو قرآن شریف۔ سیرت النبیؐ اور اخلاقیات تک محدود ہو۔ چونکہ نویں دسویں کے لئے حکومت کا اصرار تھا کہ وہاں عبادات و سوانح حیات ضرور پڑھائی جائے گی اور یہ حکومت کا اصرار شیعہ و سُنی علماکمیٹی کے سنی ارکان کے مطالبہ پر تھا تو میں نے یہ تجویز رکھی کہ ایسی صورت میں شیعہ بچوں کا نصاب نویں دسویں میں الگ الگ ہونا چاہیئے پھر بھی شیعہ و سُنی علماء نے مرکزی حکومت کے محکمہ تعلیم کے افسران سے یہ طے کیا کہ نویں دسویں میں کتاب تو ایک ہو۔ اس میں ایک بات مشترک ہو۔ جو قرآن شریف۔ سیرت النبیؐ اور اخلاقیات تک محدود ہو پھر کتاب کا ایک جز محض سُنی طلباء کے لئے اور دوسرا جز شیعہ طلباء کے لئے اس جز میں دونوں فرقوں کی عبادت اور شیعہ طلباء کے لئے آئمہ معصومین کی سوانح حیات سنی طلباء کے لئے جن بزرگوں کی سوانح حیات سنی علماء ضروری خیال کریں وہ درج ہوں۔ یہ فیصلہ تحریری تھا۔ لعدازاں شیعہ سنی علما نے کچھ باتوں کو رہنمائے اساتذہ میں لیجانا طے کرلیا اس مشورہ میں شیعہ جماعتوں کے سربراہان شریک تھے لیکن بعدازاں حکومت نے خود یا سنی علما کے اصرار پر ایک کتاب کے بجائے دو الگ الگ کتابیں شائع کردیں جس کا مشترک حصہ دونوں کتابوں میں موجود ہے اور پھر عبادات و سوانح حیات الگ الگ ہیں اور کچھ باتوں کو بلا ضرورت راہنمائے اساتذہ میں درج کردیا ہے حالانکہ مناسب یہ تھا کہ جو چیزیں سنی طلباء سے متعلق تھیں ان کو ان کی کتاب میں اور جو باتیں شیعہ طلبا سے متعلق تھیں ان کو ان کی کتاب میں درج کردیا جاتا۔

معاف فرمائیے آپ کو یہ غلط تاثر دیا گیا ہے کہ حالیہ نصاب دینیات پہلی جماعت سے شیعہ و سُنی طلباء کے لئے الگ الگ ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ تیسری جماعت سے دینیات کا نصاب شروع ہوتا ہے اور آٹھویں جماعت تک نصاب مشترک ہے اس لئے طلباء اکٹھے ایک ہی استاد سے بلاتمیز شیعہ و سنی اس نصاب کو پڑھیں گے اور اس طرح آپ کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو رہا ہے اگر سُنی علماء اس پر تیار ہو جاتے کہ نویں دسویں میں بھی محض مشترک نصاب ہو اور ان چیزوں کو نہ شامل رکھا جائے۔ جن میں اختلاف ہے تو شیعہ جماعتیں اس کو قبول کر لیتیں۔ ہمیں البتہ یہ منظور نہیں کہ مخصوص سنی نصاب جس میں طریق نماز، وضو، اذان وغیرہ شامل ہوں وہ سُنی فقہ کے مطابق شیعہ بچوں کو پڑھائی جائیں اس کی وجوہات کا تذکرہ محض طول ہو گا اس پر شیعہ علماء و زعماء مکمل غور کر کے یہ فیصلہ کر چکے ہیں۔

راہنمائے اساتذہ کی تحریر شیعہ طلباء کے حصہ میں کلمہ کے متعلق واقعی ایسی ہے کہ اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ جس طرح شیعہ پڑھتے ہیں اگر ایسے نہ پڑھا جائے تو مسلمان نہیں بنتا۔ یہ ہرگز ہمارا عقیدہ نہیں ہے تحریر میں جو غلطی ہے اُسے درست کر دینا لازم ہے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھنے سے غیر مسلم مسلمان ہو جاتا ہے۔ شیعہ اپنے لئے اس کے بعد "علیٌ ولی اللّٰہ وَخلیفۃ بلا فصل" بھی کہتے ہیں اور اس طرح دوسرے مسلمان بھائیوں میں اور شیعہ مسلمانوں میں تمیز ہو جاتی ہے۔ شیعہ علماء اس پر قطعی متفق ہیں کہ مسلمان ہونے کی شرط تو توحید و رسالت کے اقرار تک محدود ہے۔ ملی وحدت اور عقیدہ اسلام کا تحفظ فریقین کی ذمہ داری ہے اور رہنمائے اساتذہ میں ضرور ایسی ترمیم ہونی چاہیئے جس سے غلط تاثر پیدا ہوتا ہے۔

معاف فرمائیے آپ کا یہ ارشاد کہ دوران محرم یا دوران جلوس صحابہ اکرام پر سب و شتم کیا جاتا ہے درست نہیں۔ ایسا کرنا تو شیعہ و سُنی دونوں فقہ کے خلاف ہے۔ آئمہ معصومین علیہم السلام نے کبھی ایسا نہیں کیا اور نہ اس کی اجازت دی آپ تو بخوبی جانتے ہیں کہ اس بدرسم کا بانی کون تھا۔ اگر کوئی بدبخت کرے تو وہ قابل نفرین ہے۔ شیعہ علماء اور شیعہ قوم غلط روش کی نہ حامی ہے اور نہ اس کی اجازت ہے۔ میں آپ سے مندرجہ بالا امورات کے متعلق گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں اور جب آپ سہولت ہو۔

(سید جمیل حسین رضوی)

اطلاعات

توسیع رکنیت :-

۱۱؍۶؍۷۶ لغایت ۱۰؍۷؍۷۶ انجمن ہمدردان مشن نے نئے ممبر بنائے اُن کے نام معہ تعداد ممبران بصد شکریہ درج ذیل ہیں اور جو ممبران ازخود یا بذریعہ محرکان بنتے ہیں اُن کے بھی ہم شکرگذار ہیں -

نمبر شمار	نام ممبرانے	تعداد ممبران
۱	سید انصار حسین صاحب ٹرسٹی و آنریری سیکرٹری امامیہ مشن	۴
۲	سید حسن علی شاہ کاظمی صاحب ٹرسٹی لاہور	۳
۳	سید آغا حسین نقوی لاہور	۱
۴	سید قائد حسن صاحب بخاری جھنگ	۳
۵	سید نذر علی صاحب کراچی ممبری نمبر ۶۱۸	۱
۶	سید حسنین رضا رضوی صاحب گوجرانوالہ	۱
۷	طلعت محمود ظفر صاحب ممبری نمبر ۲۷۰۸ میانوالی	۱
۸	مسٹر ظفر حسن ظفر ممبری نمبر ۲۷۴۸ لاہور	۱
۹	سید مسعود احمد رضوی صاحب ممبری نمبر ۱۰۶۰ کراچی	۱
۱۰	سید محمد علی شاہ صاحب نقوی	۱
۱۱	سید حبیب علی صاحب رضوی ممبری نمبر ۵۹۴ راولپنڈی	۱
۱۲	سید مظہر عباس صاحب حسین شاہ سٹریٹ مزنگ ٹمپل روڈ	۱
۱۳	سید حیدر رضا کاظمی صاحب ممبری نمبر ۱۲۴۷ جہلم	۱
۱۴	چوہدری کاظم علی صاحب گجراتی	۱
۱۵	منصور علی صاحب امامیہ مشن	۵
		۲۶

انتباہ :-

تقریب مخلت ۱۱؍۶؍۷۶ - نوائے وقت ۱۲؍۶؍۷۶

وزیر اعظم نے فرقہ وارانہ جذبات بھڑکانے والوں کو متنبہ کرتے ہوئے عوام سے کہا کہ شمالی علاقوں کی پوزیشن بے حد اہم ہے کیونکہ یہ علاقے دوسرے ملکوں کی سرحد پر واقع ہیں۔ یہاں کوئی بھی کشیدگی انتہائی تشویش کا باعث ہوگی - اور نتیجہ میں کوئی مسئلہ کھڑا ہوسکتا ہے قومی مفاد سیاست اور تمام دیگر باتوں سے بالاتر ہے

اس لئے حالی حکومت گڑبڑ اور اندرونی امن کو لاحق کسی بھی خطرے سے نمٹنے اور موثر اقدام کرنے سے بالکل نہیں ہچکچائے گی۔

وزیر اعظم نے کہا پاکستان کے خلاف کوئی سازش کسی بھی صورت برداشت نہیں کی جائیگی وزیر اعظم نے کہا سُنّی اور شیعہ مسلمان ہیں ان کا معاملہ قادیانیوں کا سا نہیں جو دائرہ اسلام سے خارج ہیں انہوں نے شمالی علاقوں میں فرقہ وارانہ کشیدگی کا حوالہ دے کر کہا حکومت کے پاس دستاویزی ثبوت موجود کہ اس کشیدگی، اور سازش کے پیچھے بعض جماعتوں کا ہاتھ ہے اور یہ عناصر کشیدگی کو ہوا دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا حکومت کوئی گڑبڑ نہیں ہونے دیگی اور پورا انتظام کیا جائے گا کہ محرم کے موقع پر جلوسوں اور اجتماعوں کے دوران کوئی بدنظمی اور گڑبڑ نہ ہو

امامیہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن (یونٹ) نبی پورہ شیعاں کا افتتاحی اجلاس اور جشن ولادت امام زین العابدینؑ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ / ۱۶ مئی ۱۹۷۶ء کو نبی پورہ کی مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں مغربین کی نماز با جماعت کے بعد یونٹ کے آئندہ پروگرام سے مطلع فرمایا جسکے بعد آئی۔ ایس۔ او کے ڈویژنل صدر جناب آصف علی نقوی اور آئی او کے نمائندے زاہد صاحب نے امامیہ آرگنائزیشن اور آئی۔ ایس۔ او کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔

عالیجناب مجتہد اعلیٰ آیت اللہ سید محمد کاظم شریعتمدار ادارہ تبلیغ اسلامیہ قم کا مسلمانان پاکستان کے نام

پیغام

ہمیں مختلف خطوط و اخبارات کے ذریعہ یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان میں اسلام کے دو بڑے فرقوں شیعہ و سُنّی کے درمیان مناقشات پیدا ہوئے ہیں اگر یہ مناقشات خدانخواستہ جڑ پکڑ گئے تو اسلام اور مسلمانوں کے درمیان بالخصوص پاکستان کے وجود کے خاتمہ پر منتج ہوں گے۔ جن لوگوں نے شیعہ سُنّی اختلافات کو شدت دی ہے۔ وہ ملت اسلامیہ کے دشمن ہیں چاہیئے کہ شیعہ و سُنّی متحد ہو کر ان دشمنوں سے جنھوں نے دو شیعہ سنی برادران کے درمیان اختلاف پیدا کیا ہے۔ نبرد آزما ہوں مملکتِ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آئی ہے۔ اور اس کی سلامتی و بقا شیعہ سُنّی اتحاد میں ہے۔ درآں حالیکہ ہر شخص اپنے عقیدہ پر بھی عمل کرے اور اتحاد بھی قائم رہے۔ میں دل کی گہرائیوں سے پاکستان کو عزیز رکھتا ہوں۔

اس اختلاف میں یقیناً غیر مسلم کا ہاتھ ہے جو اسلام کا دشمن ہے۔ پاکستان کے مسلمانوں کو متحد ہو کر اس کا دفاع کرنا چاہیئے۔

ہم پاکستان کی سالمیت اور مسلمانانِ پاکستان کے اتحاد و اتفاق کے لئے خدائے مطلق کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں۔ (سید محمد کاظم شریعتمدار۔ قم)

لاہور پاکستان جعفریہ آرگنائزیشن کے زیر اہتمام حسب سابق اس سال بھی ۲۱ رجب تا ۲۵ رجب مطابق ۲۰ اگست تا ۲۴ اگست روزانہ ۸ بجے رات بمقام بازار مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور میں پانچ روزہ مجالس عزا بسلسلہ شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام منعقد ہو رہی ہے۔

مدرسہ تذکرۂ اہلبیتؑ :- یہ مدرسہ عورتوں کو ذاکری سکھانے کیلئے جاری کیا گیا ہے خواہشمند مستورات اس کے

پر رابطہ پیدا کریں۔
ممتاز پرویز بی اے۔ مکان نمبر ۴۴۰۔ اے ۲ طاہر منزل
اندرون موچی دروازہ۔ لاہور

مجلس علمی پاکستان کے زیر اہتمام ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء کو امام بارگاہ شاہ نجف مارٹن روڈ میں ایک علمی اور فکری نشست زیر صدارت ڈاکٹر احسان رشید صاحب صدیقی وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی منعقد ہوئی۔ اجلاس عمومی روش سے ہٹ کر ایک سیمپوزیم کی حیثیت میں تھا۔ اور اس اجلاس میں ملک کے مایہ ناز اور سرمایۂ افتخار علماء اور ڈاکٹروں نے اپنے خیالات تحریری طور پر مقالات کی شکل میں پڑھے اور منظوم نذرانۂ عقیدت بھی پیش کیا گیا

---

(۱) ہم اراکین انجمن　　موضع مدن پھلا تحصیل و ضلع سیالکوٹ میں ایک مسجد اور دینی سکول و امام بارگاہ تعمیر کرنے کا عزم کیا۔ کیونکہ ہم غریب لوگ ہیں اس لیے تنہا اس بار کو نہیں اٹھا سکتے۔ ان دریں حالات مومنین حضرات سے گزارش ہے کہ انجمن کی مدد فرماویں۔

گوشوارہ آمد و خرچ امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ

بابت ماہ مئی ۱۹۷۶ء

نمبر شمار	مدات	آمد روپے - پیسے	نمبر شمار	مدات	خرچ روپے - پیسے
۱	بقایا سابقہ	۱۰۶ - ۷۹	۱	تنخواہ ملازمت	۹۴۳ - ۵۰
۲	چندہ رکنیت	۴۳۱۳ - ۱۶	۲	اشاعت پیام عمل	۸۵۶ - ۷۱
۳	پراویڈنٹ فنڈ جو قسط کٹوتی قرضہ	۵۲ - ۰	۳	اشاعت کتب	۴۹۱ - ۵۰
۴	آمدنی اشتہارات و فروخت لٹریچر	۱۲۵ - ۶۵	۴	خرید کتب	۷۷۸ - ۹۶
۵	سہم امام	۳۷۴۰ - ۰	۵	ٹیلیفون۔ بجلی و متفرق اخراجات	۵۰۲ - ۹۱
۶	شعبہ شادی	۷۵ - ۰	۶	سٹیشنری و خرچہ ڈاک	۲۵۲ - ۷۰
۷	فروخت کتب	۲۳۵۴ - ۷۱	۷	الکرار کمیٹی	۲۰۷ - ۵۰
۸	عطیات	۷۸ - ۰	۸	رابطہ عمل	۱۰۰ - ۰
۹	حبیب بینک مشن و مکتبہ (برآمدگی)	۸۱۶۶ - ۰	۹	مرزا مظفر بیگ ادائیگی P.F معہ بونس	۹۵۰ - ۰
			۱۰	حبیب بینک مشن و مکتبہ (داخل رقم)	۹۸۴۲ - ۰۵
				بقایا موجودہ	۵۵ - ۳۸
	میزان	۱۹۰۱۱ - ۲۱		میزان	۱۹۰۱۱ - ۲۱

توسیع رکنیت

۷۶/۵/۱۱ لغایت ۷۶/۶/۱۰ جن ہمدردان مشن نے نئے ممبر بنائے ان کے نام معہ تعداد ممبران بصد شکریہ درج ذیل ہیں اور جو ممبران از خود یا بذریعہ محرکان بنے ہیں اُن کے بھی ہم مشکور گذار ہیں۔

۱- سید انصار حسین صاحب آنریری سیکرٹری مشن — تعداد ۲
۲- سید آل نقی صاحب سرپرست نمبر ۱۰۲ کراچی — " ۲
۳- سید صغیر حسن ممبری نمبر ۳۰۲ - لاہور — " ۱
۴- سید شوکت حسن ممبران ۱۷۱۳ جھنگ — " ۱
۵- صالح محمد جعفری ممبری نمبر ۲۹۶ پشاور — " ۱

۶۔ سید منظفر حسین سرمد مربی نمبر ۸۱۰ حیدر آباد	تعداد	۱
۷۔ چوہدری کاظم علی صاحب گجراتی	"	۳
۸۔ از خود جو ممبران بنے	"	۹
	میزان	۲۰

موجودہ پتہ مطلوب ہے :-

مندرجہ ذیل صاحبان کا ماہ مئی ۷۶ء کا شمارہ پیام عمل بوجہ عدم پتہ واپس آگیا ہے۔ قارئین کرام سے التماس ہے کہ ان کا موجودہ پتہ اگر معلوم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

ممبری نمبر

۹۹۴ - صفدر حسین صاحب اگزیکٹیو انجینئر ای اینڈ ایم لاہور میونسپل کارپوریشن لاہور

۵۴۲ - سید محمد اسرار علی صاحب سٹاف کوارٹر نمبر ۳/۲ چوبرجی گارڈن سٹیٹ لاہور

۷۱۱ - سید عباس علی شاہ صاحب ورنیکولر کلرک لینڈ اینڈ ریکلیمیشن انفیرا پر چناب کینال سرکل دھرم پورہ لاہور

۸۴۲ - سید حسین اختر صاحب زیدی زرعی ترقیاتی بنک جیکب آباد

۶۰۲ - سید علی اکبر صاحب رضوی پاک کارپٹ انڈسٹریز کراچی سندھ

۸۱۸ - حوالدار گل امیر کوارٹر ماسٹر ہیڈ کوارٹر ستلج رینجرز غازی روڈ لاہور

۱۲۵۱ - سید صابر حسین صاحب اے۔ کے۔ این کمپلینٹ آفس کھڈیاں ڈاک خانہ خاص تحصیل قصور ضلع لاہور

۱۳۳۸ - بیگم رفعت ادریس صاحبہ معرفت لیفٹیننٹ کرنل ادریس علی صاحب ۵۷ لالہ زار روڈ راولپنڈی

۳۴۶۰A - فیض محمد صاحب صراف مقام و ڈاکخانہ ہنڈال ضلع لاہور

۹۴۳ - رئیس احمد الدین خان چاچڑ زمیندار بمقام بستی شاہ پور ڈاک خانہ مادھو والا اسٹیشن۔ ریتی ضلع رحیم یار خاں

۹۵۹ - سید افتخار حسین شاہ صاحب نقوی البخاری کلرک محکمہ نہر پنجند روڈ ورکس پنجند ضلع مظفر گڑھ

۱۰۹۰ - سید جعفر علی شاہ پیشکار محکمہ آنتنشی ضلع چاغی مقام نوشکی بلوچستان

۱۰۷۹ - سید وحید الحسن صاحب زیدی سینئر سپروائزر سوئی گیس فیلڈ ضلع جیکب آباد

۹۹۸ - سید عنایت علی شاہ لکیاری اکاؤنٹس آفیسر سندھ سمال انڈسٹریز اینڈ ہینڈی کرافٹس ڈویلپمنٹ کارپوریشن ڈویژنل آفس حیدر آباد مکان نمبر ۱۶۹/C لطیف آباد سندھ

۷۲۴ - محمد افضل ملک ڈویژنل انجینئر اریگیشن ایم۔ اے۔ او۔ بی ڈی اے لیہ ضلع مظفر گڑھ

۷۷۹ - محمد یعقوب راجہ صاحب مقام گنیش ڈاک خانہ کریم آباد ہنزہ سٹیٹ گلگت ایجنسی

۱۱۰۸ - سید طالب حسین رئیس ولد اللہ دوایا صاحب گردیزی مرحوم موضع مراد پور ڈاک خانہ صدر کرو ڈلیا براستہ ڈاک خانہ دو ڈرواہن تحصیل میلسی ضلع ملتان

۵۷۲ - محمد جعفر علی صاحب معرفت وزیر علی انڈسٹریز پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۲۱۷۔ محمد علی جناح روڈ کنڈاالا بلڈنگ کراچی

۸۸۶ - ملازم حسین جعفری ہیڈ کلرک ہیڈ کوارٹر شوال رائفلز رزمک چھاؤنی رزمک یارتھ وزیرستان ایجنسی رزمک

۱۲۱۱ - سید اسماعیل حسین صاحب معرفت علی آٹوز موبائلز لیمیٹڈ ولیسٹ وہارف کراچی۔

ضرورت رشتہ

نمبر شمار	لڑکا یا لڑکی	کنوارا یا کنواری	عمر (سال)	مذہب و ذات	تعلیم	پیشہ و آمدنی	کیفیت
۱	لڑکی	کنواری	۲۴ سال	شیعہ اثنا عشری شیخ	میٹرک	ہیلتھ وزیٹر	تنخواہ -/۴۰۰
۲	،،	،،	۲۰ ،،	شیعہ اثنا عشری سید	زیر تعلیم ایف اے	ذاکرہ	
۳	لڑکا	رنڈوا	۵۰ ،،	،، ،، ،،	میٹرک کامل طب	طبابت	
۴	،،	کنوارا	۳۰ ،،	،، ،، ،،	گریجویٹ	اکاؤنٹنٹ	تنخواہ -/۵۰۰۰
۵	لڑکی	کنواری	۲۶ ،،	،، ،، ،،	ایم اے اردو	ذاکرہ	ذاکرہ
۶	،،	،،	۲۹ ،،	،، ،، ،،	ایم ایس سی کیمسٹری	ریسرچ آفیسر	تنخواہ -/۱۲۰۰
۷	،،	،،	۲۲ ،،	سُنی شیخ	بی اے	-	-

اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہو جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے، اچھی باتوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے (آل عمران)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان میں ملت جعفریہ کا سب سے زیادہ شائع ہونے والا

ماہنامہ

پیام عمل لاہور

جلد نمبر ۱۷
شمارہ ۹
نومبر ۱۹۷۳ء
شوال ۱۳۹۳ھ

سرپرست اعزازی: مولانا سید محمد جعفر زیدی خطیب جامع مسجد اسلامپورہ لاہور

نگران: جسٹس سید جمیل حسین رضوی۔ مدیر اعزازی: کوثر پانی پتی

امامیہ مشن کی شرح رکنیت

ممبر (معاون) دس روپے سالانہ، خاص حالات میں سات روپے بھی قبول کئے جاتے ہیں

مربی (لائف ممبر) دو صد روپیہ یکمشت یا قسط وار بشرطیکہ پہلی قسط مبلغ پچاس روپے کی ہو اور بقایا رقم ایک سال کے اندر ادا ہو۔

سرپرست: پانچ سو روپیہ یکمشت یا قسط وار بشرطیکہ پہلی قسط یکصد پچاس روپے ہو اور بقایا رقم ایک سال کے اندر ادا ہو۔ قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

بیرون پاکستان کیلئے فیس رکنیت

سرپرست: ۵۰ پونڈ عمر بھر کے لئے ایک مرتبہ

مربی (لائف ممبر) ۲۰ پونڈ عمر بھر کے لئے ایک مرتبہ

معاون: ۲۵ شلنگ سالانہ، ممبر ایک پونڈ سالانہ

جن حضرات کا خریداری نمبر درج ذیل ہے صرف ان سے

گذارش

آپ کا خریداری نمبر .... ہے۔ آپ کا چندہ ماہ نومبر ۱۹۷۳ء میں ختم ہو گیا ہے۔ اس ماہ کے ختم ہونے سے پہلے اپنا سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیجئے۔ اس طرح آپ کو وی۔ پی۔ پی کے اخراجات بچ جائیں گے۔ منی آرڈر پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھئے۔ اس خیال سے کہ چندے کی ترسیل اور وی پی کی روانگی متصادم نہ ہو جائیں۔ دسمبر ۱۹۷۳ء کا رسالہ آپ کو بھیج دیا جائے گا۔ جنوری ۱۹۷۴ء کا شمارہ بذریعہ وی۔ پی۔ پی بھیجا جائے گا۔

خط وکتابت اور ترسیل زر کے لئے پتہ

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ پوسٹ بکس ۸۵۴ - ۱۷ نئی انارکلی لاہور

مینیجنگ ٹرسٹی - خواجہ حبیب علی بی اے سی ایس، ۶۰ ٹمپل روڈ لاہور - فون: ۵۴۵۵۲

ترتیب

ادارہ

آہ راجہ محمود آباد!

ملتِ جعفریہ کے عظیم فرزند، اسلامیان پاکستان و ہند کے ممتاز رہنما اور قائدِ اعظم محمد علی جناح کے دستِ راست راجہ محمد امیر احمد خاں والی محمود آباد نے ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۳ء کو لندن میں سفرِ آخرت اختیار کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون
اس وقت ان کی عمر ۵۹ سال تھی اور وہ اسلامک کلچر سنٹر کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے مغرب کو اسلامی تہذیب و ثقافت سے متعارف کرا رہے تھے۔

راجہ صاحب اور ان کے خاندان کی دینی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ لکھنؤ کا مدرسۃ الواعظین راجہ صاحب کے والدِ گرامی مہاراجہ سر علی محمد خاں مرحوم کے احساسِ دینی کی یادگار ہے۔ وہ بھی مسلم لیگ کے سرگرم حامی اور محسن و معطی تھے
راجہ صاحب محمود آباد خود ملتِ جعفریہ کے مربی اور اسلامی روایات کے علمدار تھے۔ اس برِّ عظیم کے بیشتر قومی ادارے اور مذہبی و ملی جرائد راجہ صاحب کی سرپرستی و شفقت کے پروردہ ہیں۔ لکھنؤ کا شیعہ کالج، شیعہ یتیم خانہ، امیر الدولہ پبلک لائبریری اور لکھنؤ اور علیگڑھ کی یونیورسٹیاں بھی ان کی علم پروری اور داد و دہش کا زندہ ثبوت ہیں۔
بے شمار علماء و ادباء اور علم و دانش کے جویا افراد نے ان سے فیض حاصل کیا ہے۔

جاننے والے یہ بھی جانتے ہیں کہ پاکستان کا قیام قائدِ اعظم کی ذہانت کی طرح راجہ محمود آباد کی دولت کا کہاں تک مرہونِ منت ہے۔ راجہ صاحب دس برس سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر رہے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو تخلیقِ پاکستان کے لئے متحد و مستعد بنایا اور برِّ صغیر کے مسلمانوں کی نشاۃِ ثانیہ کے لئے اپنی جان لڑا دی۔ وہ ۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۷ء تک مسلم لیگ کے خازن رہے۔ دراصل راجہ صاحب اور ان کا اپنا خزانہ مسلم لیگ کیلئے وقف تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کے لئے جو خدمات انجام دی ہیں ابھی ان کا صحیح اندازہ نہیں لگایا گیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد راجہ صاحب سیاست سے کنارہ کش ہو گئے اور وزارت و سفارت کی پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ خان لیاقت علی خاں نے راجہ صاحب کو ہندوستان میں چھوڑی ہوئی جائداد کا معاوضہ بھی دینا چاہا تھا مگر راجہ صاحب کی شانِ استغنا نے قبول نہیں کیا اور ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران بھارتی حکومت نے اسے "دشمن کی جائداد" قرار دے کر اپنے قبضہ میں کر لیا ۔۔۔ وہ جدید و قدیم علوم کے جامع اور مستجمع الصفات شخصیت کے مالک تھے۔ قدرت نے انہیں دل و دماغ کی اعلیٰ ترین صلاحیتوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ اردو کے ایک بلند پایہ شاعر اور ادیب تھے انگریزی، اردو، فارسی، عربی زبانوں پر قدرتِ کاملہ رکھتے تھے اور تلفظ، محاورہ اور روزمرہ کے لئے ادبی حلقوں میں سند سمجھے جاتے تھے۔
اللہ تعالیٰ نے انہیں دولتِ سیم و زر ۔۔۔ کے ساتھ ساتھ دولتِ فقر سے بھی مالا مال کیا تھا۔ ان کی سادہ و درویشانہ

زندگی اور اپنے تمام کام مثلاً ٹائپ وغیرہ خود کرنا اور اپنے لیے اپنے ہاتھ سے کھانا پکانا اُن کی نادر شخصیت کا ایک نہایت دل آویز پہلو ہے۔

راجہ صاحب کی میت لندن سے مشہد مقدس لائی گئی اور آخر حضرت امام رضا علیہ السلام کے روضۂ اقدس کے قریب سپردِ خاک کر دی گئی۔ ع لائی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

ادارۂ پیامِ عمل راجہ صاحب کے عزیزانِ سوگوار کے ساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہے اور راجہ صاحب کے فرزندِ محترم، دخترانِ محترمات اور سید محمد امیر امام صاحب مرحوم اور دیگر اعزہ تک اپنے جذباتِ اندوہ و تعزیت پہنچانا چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں صبر عطا فرمائے اور جناب راجہ صاحب کی روح کو اپنے جوارِ رحمت میں راحت بخشے۔ امید ہے کہ قارئین کرام اپنے اس محبوب رہنما کو سورہ فاتحہ کا ثواب ضرور نذر کریں گے۔

قلق (۲۳۰) کے ساتھ ہے یوں ثبت مصرعِ تاریخ

وفاتِ راجہ محمد امیر احمد خاں!

۲۳۰ + ۱۷۴۳ = ۱۹۷۳ء

(رمل جمیل)

یہ بھی پڑھیئے:- "نوائے وقت" مورخہ ۹ اکتوبر میں ایک عبدالرشید صاحب نے (جنہیں چیئرمین تنظیم کمیٹی سُنی پارٹی بتایا گیا ہے) حکومت پاکستان کو ایک مشورہ دیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ اوّل تو ہر مہذب ملک کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو اپنی مذہبی تعلیم کی بجائے اکثریت کے عقائد سیکھنے پر مجبور کیا جائے۔ دوم یہ کہ چونکہ پاکستانی حکومت آجکل داخلی و خارجی مسائل سے دوچار ہونے کی وجہ سے کچھ پریشان ہے اس لئے وہ ملک کا داخلی مسئلہ (مطالبۂ جداگانہ دینیات) ہرگز حل نہ کرے (مبادا حکومت کی پریشانی یا دشواری میں کسی قسم کی کمی واقع ہو جائے) جداگانہ دینیات کے نفاذ سے عبدالرشید صاحب کو جو اندیشہ ہے وہ انہوں نے ایک سوال اور ایک جواب کی صورت میں پیش کیا ہے کہ کیا معصوم بچوں کے ذہنوں میں شروع ہی سے نفرت و عداوت کے بیج بوئے جائیں؟ اور کیا اس صورت میں پاکستانی قومیت کا کوئی تصور باقی رہ سکتا ہے؟ الیس ضروری ہے کہ پاکستان میں نصابِ دینیات کو اُن عقائد سے عین مطابق بنایا جائے؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر شیعوں کو اُن کا جائز حق دے دیا گیا تو اس حق تلفی اور بدسلوکی سے اُن کے دلوں میں غاصب و ظالم اکثریت سے نفرت کی بجائے محبت ٹھاٹھیں مارنے لگے گی۔ اور پھر اُس کے لازمی نتیجے کے طور پر پاکستانی قومیت کا وہ مخصوص تصور جو "وطن دشمنی" نے عبدالرشید صاحب کے دماغ میں پیدا کر دیا ہے۔ قائم و دائم ہو کر رہیگا۔

عبدالرشید صاحب نے ایک تجویز کی صورت میں اپنی اس خواہش کا اظہار بھی فرمایا ہے کہ ایک علاقہ کو جس میں شیعوں کو اس وقت غیر معمولی اکثریت حاصل ہے ایک سُنی اکثریت والے علاقے میں اس طرح شامل کر دیا جائے کہ مجموعی طور پر وہاں سنیوں کی اکثریت ہو جائے۔ تاکہ وہاں بھی وہ اپنے موضوعہ اصول کے تحت سُنی دینیات نافذ کر کے شیعوں کو اقلیت میں ہونے کا مزہ چکھا سکیں۔

عبدالرشید صاحب برادرِ مکرم آئین پاکستان کی شق ۲۲ کا مطالعہ فرمائیں اور مسلم یونیورسٹی علیگڑھ اور کراچی یونیورسٹی کے طریقہ کار کے متعلق بھی ضروری

جناب فاضل مشہدی

سانیٹ

ایک خونیں معرکہ دیکھ کر

پس منظر

راقم نے سابق میں ایک قطعہ کہا تھا، مندرجہ نظم میں اسی کی تخییل کو وسعت دی گئی ہے قطعہ یوں ہے:

فرازِ کوہ سے اک آبشار گرتا ہے
شعاعیں چاند کی، پانی پہ رقص کرتی ہیں
یوں ہی خیال کی زد پہ مچلنے پچھلی رات
جمالِ نور کی دوشیزگان اُترتی ہیں

چنانچہ دوشیزۂ فلک نے زمین کی طرف جھانکا اور جو کچھ وہاں دیکھا، یہ تاثرات اسی کے متعلق ہیں۔

فاضل مشہدی

یہ آدمی زاد! اور یہ سانسوں کے فرار سے
یہ بھوک! یہ درندگی! یہ بغض! یہ کینہ!
لو ڈوب گیا بوجھ سے اپنے ہی سفینہ
اب کون ہے جو از سرِ نو اس کو اُبھارے
کٹتے نہ تھکے یہ خون بہائے گا زمیں میں!
منہ موڑ کے بن جائے گا دولت کا پجاری
یہ تیرا خلیفہ ہے کہ شیطاں کا حواری!
کیا ڈال دیئے رخنے ہی رخنے ترے دیں میں
اے نہرِ فرات اپنی خجالت میں بکھر جا!
اب تیرے کنارے پہ نہیں آئے گا کوئی
پانی کے عوض سر نہیں کٹوائے گا کوئی
جا خونی ندی اب کسی ملعون کے گھر جا!
ہاں! خون سے پیدا ہوئی اک نور کی قندیل
یہ نور وہ ہے جس کو بجھا بھی نہیں سکتے
کجلا بھی نہیں سکتے چھپا بھی نہیں سکتے
اس نور نے کی عہدِ خداوند کی تکمیل!
یہ بندۂ عالی ہی اٹھا سکتا تھا یہ بار
جی میرا مچلتا ہے کہ لو اس سے لگاؤں
یہ نور کی قندیل ہے جرأت اس سے جگاؤں
لے جائے گا فردوس میں یہ مجھ کو سبک بار
سردارِ جوانانِ بہشت! آ مرے دل میں
اشکوں سے اسے دھویا ہے پلکوں سے کیا صاف
یہ جاگہ اب آئینے کی مانند ہے شفاف
آ جا مرے آقا مرے مولا مرے دل میں

جناب رفیق رضوی کراچی

حسینؑ و اکبرؑ

کربلا سے کر چلا ہے فاطمہ کا گل بدن ! مصطفےٰؐ کی شان و شوکت، مرتضےٰؑ کا بانکپن
ہوش کا مرکز، خرد کا آسرا یعنی حسینؑ کربلا کا فاتحِ اعظم شریکِ پنجتن
فاتحِ خیبر کا بیٹا، آرزوئے ذوالفقار ! مصطفےٰؐ کے دل کی دھڑکن زورِ بازوئے حسنؑ
کربلا کے دشت میں یہ معنیٔ ذبحِ عظیم ! ! خانۂ ختم الرسل میں یوسفِ گل پیرہن
کربلا کو آپ دیکھیں اس کے پس منظر کے ساتھ لختِ قلبِ مصطفےٰؐ اور بے سبب ترکِ وطن
آسماں کو تا ابد، جیسے رفیقانِ حسینؑ ! ایسے انجم مل سکیں گے اور نہ ایسی انجمن

آدمی سے کہہ رہا ہے آدمی کا خود ضمیر
گر حسینی بن نہیں سکتا تو پھر کچھ بھی نہ بن

سر اٹھاتے ہیں یزیدی یا شہِ دیں المدد آج لیلا ہے خبر دیپھر ہو گئی ہے پیرہن
منیت" کی منزلت پہ باپ بیٹے ایک ہیں خیبرِ دل کا یہ فاتح اور وہ خیبر شکن
قدسیوں کا جان و دل، انسانیت کا بانکپن اس کا طرزِ زندگی، اس کی روش، اس کا چلن
اس کی سطوت کے مقابل جبر و استبداد کے سنسناتے ہیں دل و جاں، تھرتھراتا ہے بدن
کوہ کیا ہے ؟ ایک پرتو اس کے استقلال کا ! موج کیا ہے ؟ جانتے ہو ؟ اسکے ماتھے کی شکن

بے عدیل و بے نظیر و بے مثال و لاجواب
اس کا گل، اس کی کلی، اس کا شجر، اس کا چمن !

نازشِ آمنہ، خاہرِ علمدارِ حسینؑ ! فخرِ اسمٰعیلؑ اس کا اکبرِ گل پیرہن !
وہ علی اکبرؑ دلِ شبیرؑ کی ڈھارس ہے جو ! جو دلوں میں جاگزیں ہے آنسوؤں میں ضوفگن
حوصلہ زینبؑ کا ہے یہ ام لیلیٰ کی امنگ ہر سجیلا بھیک میں لیتا ہے اس سے بانکپن
اس کے طالب، اس کے جویا اسکے خواہاں اسکے دوست بندگانِ ربِ اکبر، خادمانِ پنجتن !

لائق نقد رگی ہیں اس کی خلقت کے طفیل! کوہ، نخلستان، دریا، دشت، جنگل، باغ، بن

مستند ہے صورتِ قرآں جہاں میں دوستو اس کا لہجہ اس کے تیور، اس کی بات، اس کا سخن

مرضیٔ احمدؐ کی تابع، مرضیٔ حق کی مطیع!! اس کی خواہش، اس کی قوت اس کا دل، اسکی لگن

اس کی عظمت پر تصدق، اس کی رفعت پر نثار خونِ دل، خونِ جگر، خونِ نظر، خونِ دہن

کُند کر دیتا ہے۔ تیغِ جبر اس کا تذکرہ -!

ختم کر دیتا ہے اس کا نام باطل کی گھٹن!

باز کے پنجے میں ہو گنجشک جیسے اس طرح گردنِ باطل پہ اس کی انگلیاں آہن شکن!

انقلاب آور ہوائیں چومتی ہیں خود قدم اس کا طالب باندھ کر اُٹھتا ہے جب سر سے کفن

یہ رہے گا اور اسی صورت رہے گا دہر میں ماہ تابندہ ہے جب تک، مہر جب تک ضو فگن

آ رہا ہے حشر گر ملتوی تو آنے دیجئے -!

مجھ کو کیا میں تو رہوں گا ذکر میں اس کے مگن

جناب رہبر ہاشمی (کراچی)

خدائے سخن میر انیس رح کے

(ایک نظم جشن میر انیس (کراچی) کے لئے!)

نقوشِ فطرتِ انساں اُجاگر کر تو نے بڑھا دی حق کی قسم عظمتِ بشر تو نے

حیات و موت کی واللہ لذتوں سے انیس کیا ہے عالمِ انساں کو باخبر تو نے

بیان کر کے شہِ دیں کے کارناموں کو! جہادِ حق کو کیا اور معتبر تو نے

زمیں کیا ہے فلک کے بھی واقعات لکھے جہاں میں پائی ہے کیا وسعتِ نظر تو نے

سخنوروں سے خدائے سخن لقب پایا وہ چھوڑا محفلِ ارباب میں اثر تو نے

ثنائے آلِ محمدؐ رہا شعار ترا! خدا سے پائی ہے فکرِ رسا اگر تو نے

انیس میں بھی انہیں کا غلام ہوں رہبر!

... ... یکھا ... راہ تو نے

بزم فردوس میں انیس و دبیر

جناب سید محمد جعفری

(میر انیس کی ۹۹ سالہ برسی کے موقع پر)

خلد میں پنجتنِؑ پاک کی جو ہے جاگیر — ہیں رسولؐ اور علیؑ اور حسنؑ اور شبیرؑ
فاطمہؑ بیٹھی ہیں سر پہ ہے ردائے تطہیر — اور حضوری میں ہیں موجود انیسؔ اور دبیرؔ
دونوں شاعرِ شہ والا کی ثنا کہتے ہیں!
حور و غلمان و ملک صلِ علیٰ کہتے ہیں

دونوں سرکارِ حسینؑ کی محبت کے اسیر! — ان کو دنیا میں ملی شعر و سخن کی جاگیر
ان میں سے ایک یہ بولا کہ ہے میری تقدیر — "میں ثناخوانِ شہِ دیں ہوں قیامت میں دبیرؔ
تو نہ بھرا جائے گا گوہر سے مقدر میرا!"
"خلد مسکن ہے مرا حصہ ہے کوثر میرا"

اس پہ بولے یہ انیسؔ آپ کی یہ فکرِ سخن — مستحق اس کی ہے گوہر سے بھرا جائے دہن
ہے پُر از سوز و گداز اور بلیغ آپ کا فن — مدحتِ پنجتنِ پاک میں سینچا ہے چمن
"اپنے موقع پہ جسے دیکھئے لاثانی ہے"
"لطفِ حضرت کا یہ ہے رحمتِ یزدانی ہے"

"نمک خوانِ تکلم ہے فصاحت میری!" — "ناطقے بند ہیں سُن سُن کے بلاغت میری"
"رنگ اڑتے ہیں وہ رنگیں ہے عبارت میری" — "شور جس کا ہے وہ دریا ہے طبیعت میری"
"عمر گذری ہے اسی دشت کی سیاحی میں"
"پانچویں پشت ہے شبیرؑ کی مداحی میں"

بولے یہ مرزا کہ اے سیدِ والا توقیر — مدحتِ پنجتنؑ پاک کی ہے یہ "تاثیر
کہ تمہیں اور مجھے حق سے ملی خیرِ کثیر — "تذکرۂ زہراؑ کے لئے مجلسِ ماتم میں دبیرؔ
"صدفِ چشم سے کیا کیا دُرِ شہوار آئے"
"تیرے سینے کے لئے حیدرِ کرارؑ آئے"

روضۂ خلد میں بیٹھے تھے دبیرؔ اور انیسؔ — ہمدم و ہم نظر و ہم سخن و یار و جلیس
یہ شہنشاہِ فصاحت وہ بلاغت کے رئیس — یہ سلیماں ہیں اور فکرِ رسا ہے بلقیس
"ذکرِ خالق میں لب اُن کے جو ہلے جاتے تھے"
"غنچے فردوس کے شادی سے کھلے جاتے تھے"

——⁂——

مولانا مولوی سید آغا مہدی صاحب قبلہ لکھنوی

نماز عید سے پہلے خطبہ

پیغمبر خدا روحی فداہ کے بعد اسلام ایسے ہاتھوں میں پہونچا جو اُس کے آئین کو اپنے اغراض کے سانچہ میں ڈھالنے کی فکروں میں ہر وقت غلطاں و پیچاں رہتے تھے مادیت کا سمند رباڑھ پر تھا اور ہر فرمانروا اپنے پیش رو سے چند قدم آگے نظر آتا تھا نماز اور روزہ بلکہ بیشتر احکام الٰہی میں وہ تبدیلیاں واقع ہوئیں جن پر زبان کشائی کرتے ہوئے جبین انسانیت عرق آلود ہو جاتی ہے نماز پنجگانہ میں کیا کچھ نہ ہوا روزہ پر ناگزیر حملہ ہوئے نماز عید مسلمانوں کا ایک سالانہ اجتماع تھا اور جب پیغمبر فریضۂ عید ادا کرتے تھے تو مسلمانوں کا ایک دریا لہریں مارتا نظر آتا تھا اور یہودی اس تنظیم کو دیکھکر انگشت بدندان رہجاتے تھے ذاتی مفاد کے لیے نماز عید کو بھی تختۂ مشق بنایا اور خطبہ کو جو واعظانہ ملفوظات کا حامل ہوا کرتا ہے اور نماز کے بعد پیغمبر خدا پڑھا کرتے تھے نماز پر مقدم کر دیا پہلے خطبہ اور پھر نماز۔ لیکن اسلام کی کرامت سمجھیے کہ جس طرف سے تبدیلیاں شروع ہوئی تھیں اسی طرف سے یہ اعتراف پایا جاتا ہے اور امام حافظ محمد بن یزید ابو عبد اللہ ابن ماجہ قزوینی لکھتے ہیں کہ (ترجمہ بحذف اسناد) عبد اللہ ابن عمر کہتے ہیں کہ نبی خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابی بکر و عمر سب حضرات نماز عید خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۲ طبع مصر ج ۱)

<u>سنت مروان کا فروغ</u>:۔ رسولؐ کے زمانہ سے خلفاء راشدین کے عہد تک خطبہ بعد نماز پڑھا جاتا تھا۔ مگر آج عہد مروان میں خطبہ کو مقدم کیا پھر نماز عید شروع ہوئی۔ حکومت شام میں یہ روش مروان بن حکم نے جاری کی اور مرقاۃ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ خود امیر شام نے ایسا کیا اور ایک قول یہ ہے کہ تقدیم خلافت سوم کے آخری دور سے شروع ہو گئی تھی (دیکھو حاشیہ صحیح سنن مصطفیٰ ابو داؤد صفحہ ۱۶۳ طبع کراچی ۱۹۵۳ء) عام مسلمان جو اس قسم کی تبدیلیوں کے خوگر تھے اُن میں عرصہ تک یہ روش مقبول رہی اور سنت خلفاء پر غالب آ کر فروغ حاصل کیا امام ابن ماجہ نے اس خفیہ ریشہ دوانی کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے۔ عن ابی سعید قال اخرج مروان المنبر یوم العید فبدء بالخطبۃ قبل الصلوٰۃ فقام رجل فقال یا مروان خالفت السنۃ اخرجت المنبر یوم عید ولم یکن یخرج بہ وبدأت الخطبۃ قبل الصلوٰۃ ولم یکن یبدء بہا (سنن ابن ماجہ صفحہ ۲ طبع مصر و سنن داؤد صفحہ ۱۶۳ طبع کراچی) ابو سعید سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے عید کے دن منبر باہر نکالا اور نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا شروع کیا ایک شخص نمازیوں کے مجمع سے اُٹھ کھڑا ہوا اور ٹوک دیا کہ اے مروان

سنت کی مخالفت کردی منبر کبھی باہر نہیں لایا گیا آج کیوں باہر نکالا؟ خطبہ نماز سے پہلے پڑھا حالانکہ ابتداءً خطبہ سے نہیں ہوتی وہ بعد میں پڑھا جاتا تھا۔ اکثریت کے مقابل میں ایک حق گو کی آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی اور مروان نے پیغمبرؐ کی سنت کو بیدردی سے مٹا دیا مسلمانوں کی رگِ حمیت جنبش میں آئی ایسا کیوں کیا گیا؟ یہ سوال ہر شخص کے دل میں پیدا ہوگا۔ شارح نے اس گتھی کو سلجھایا اور حاشیہ پر لکھا کہ ھو اول من بدء بالخطبة قبل یوم العید کما فی صحیح مسلم قیل سبب ذلک انھم کانوا یسبون فی الخطبة من لا یحل سبه فتفرق الناس عند الخطبة اذا کانت متاخرة لئلا یسمعوا ذلک فقدم الخطبة لیسمعھم۔

مروان پہلا شخص ہے جس نے خطبہ نماز عید سے پہلے پڑھا جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے اس کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ لوگ خطبہ میں اس شخص کو سب و شتم کرتے تھے جس کی برائی جائز نہ تھی تو لوگ خطبہ کے وقت پراگندہ ہو جاتے تھے تاکہ سب و شتم سے ان کے کان آشنا نہ ہوں جبکہ خطبہ بعد میں پڑھا جاتا تھا پس خطبہ کو مقدم کر دیا تاکہ سن لیں اور نمازی اٹھنے نہ پائیں اور نماز کے خیال سے بیٹھے رہیں۔ یہ حاشیہ امام ابوالحسن محمد بن عبدالہادی حنفی مدنی کا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ مروان کو ضد تھی کہ خطبہ میں کسی بیگناہ پر لعنت کرے لعنت سنکر لوگ برافروختہ ہو کر اٹھ جاتے ہیں اس لئے کہ وہ نماز سے تو فارغ ہو چکے خطبہ کو مقدم کیا تاکہ لوگ نماز عید کے انتظار میں خواہ مخواہ بیٹھے رہیں گے اور وہ خطبہ میں جن بزرگان اسلام کو برا کہنا چاہتا ہے لوگوں کو سنا سکے گا۔

شارح کو شاید شرم آئی ہے نام لینے میں ہم بتانا چاہتے ہیں کہ آلِ رسول پر تبرا ہوتا تھا پیغمبر کے سچے وصی و جانشین پر سب و شتم کی جاتی تھی۔ علم رجال کی کتابیں ایسے ناعاقبت اندیش راویوں کی غلط بیانیوں سے لبریز ہیں جو حضرت علیؑ پر تبرا اپنے مذہب کی روح سمجھتے تھے۔ حریز بن عثمان سفیانی کے حال میں ہے۔ قال ابن حبان كان يلعن عليا بالغداة سبعين مرة وبالعشا سبعين مرة فقيل له في ذلك فقال هو قاتل رؤس ابائي واجدادي۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ حریز روز صبح کو اور شام کو حضرت علیؑ پر ستر مرتبہ لعنت کرتا تھا کسی نے اس سے وجہ پوچھی تو کہا کہ علیؑ نے میرے سربرآوردہ آباء و اجداد کے سر کاٹے ہیں (تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۲۴۰)

اس دماغی بے اعتدالی کا کیا علاج ہے کہ اگر حضرت علیؑ نے اسلام کی حمایت میں پیغمبر خدا کے ساتھ ان کے بزرگوں کو اس لئے قتل کیا کہ وہ اسلام اور بانی اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتے تھے تو مسلمان ہو کر آپ کف افسوس کیوں ملتے ہیں اور اگر عہد نبوی کے جہاد ظلم تھے تو پھر ایسے مذہب کو اختیار کرنے کے کیا معنے جو ظلم پسند ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ مسلمان تھے جو دائرہ اسلام میں آنے کے بعد بھی اسلام کے حکیمانہ افعال پہ کامل ایمان نہ رکھتے ہیں تو وہ جانیں اور ان کا ایمان مگر تعجب ان لوگوں پہ ہے جو ایسے خطرناک لوگوں کو پہچان لینے کے بعد بھی ان کی سنت کو سنتِ رسول سے بلا تکلف مقدم کر دیتے ہیں اور مطمئن ہیں کہ سنت رسول کی پیروی ہو رہی ہے۔

سرکار سید العلماء والحاج علامہ علی نقی النقوی مجتہد العصر مدظلہ العالی

امام جعفر صادق علیہ السلام

۰۔ جعفر نام، لقب صادق اور کنیت ابوعبداللہ۔ ولادت ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ وفات

۱۵ شوال ۱۴۸ھ، محل دفن جنت البقیع۔ مدینہ منورہ

آپ کا دور انقلابی دور تھا۔ وہ بیج بنی امیہ سے نفرت کے جو حضرت امام حسینؑ کی شہادت نے دل و دماغ کی زمین میں بو دیئے تھے اب پورے طور پر بار آور ہو رہے تھے۔ اموی تخت سلطنت کو زلزلہ تھا اور اموی طاقت روز بروز کمزور ہو رہی تھی۔ اس دور میں بار بار ایسے مواقع آتے تھے جن میں کوئی جذباتی آدمی ہوتا تو فوراً ہوا کے رخ پر چلا جاتا اور انقلاب کے وقتی فوائد سے متمتع ہونے کے لیے خود بھی انقلابی جماعت کے ساتھ منسلک ہو جاتا۔ پھر جبکہ اسی ذیل میں ایسے اسباب بھی وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے تھے۔ جو بنی امیہ کے خلاف اس کے جذبات کو مشتعل کرنے والے ہوں۔

زید بن علی بن الحسین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے چچا تھے خود بھی علم و ورع و اتقاء میں ایک بلند شخصیت کے حامل تھے۔ یہ بنی امیہ کے خلاف کھڑے ہوتے ہیں اور وہ بھی حضرت امام حسینؑ کے خون کا بدلہ لینے کے اعلان کے ساتھ۔ یہ کیا ایسا موقع نہ تھا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ بھی چچا کے ساتھ اس مہم میں شریک ہو جائیں۔ پھر اس کے بعد زید کا شہید کیا جانا اور ان پر وہ ظلم کہ دفن کے بعد لاش کو قبر سے نکالا گیا۔ اور سر کو قلم کرنے کے بعد جسد بے سر کو ایک عرصہ تک سولی پر چڑھائے رکھا گیا پھر آگ میں جلا دیا گیا اس کے اثرات عام انسانی طبیعت میں کیا ہیجان پیدا کر سکتے ہیں؟

اور پھر عباسیوں کے ہاتھ سے انقلاب کی کامیابی اور سلطنت بنی امیہ کی اینٹ سے اینٹ بج جانا۔ اس تمام دور انقلاب میں ہر دن نئے نئے محرکات اور گوناگوں نفسانی ہیجانات ہیں جو ایک انسان کو متحرک بنانے کے لیے کافی ہیں۔ خصوصاً اس لیے کہ بنی عباس کو اقتدار کی کرسی پر بٹھانے والا ابوسلمہ خلال اولادِ فاطمہ زہراؑ کی محبت کے ساتھ اتنا مشہور تھا کہ برسرِ اقتدار آنے کے بعد وزیر آل محمد کہا جاتا تھا۔ اور اس نے کرسی اقتدار پر آنے کے لیے امام جعفر صادقؑ کے پاس تحریری عرضداشت بھیجی مگر آپ نے اس سے نہ صرف یہ کہ بے اعتنائی برتی بلکہ اس کاغذ کو اس شمع کی لو کے سپرد کر دیا جو اس وقت روشن تھی اور قاصد سے فرمایا کہ اس تحریر کا بس یہی

جواب ہے۔ اور پھر اس پورے طویل دورِ انقلاب میں ایک دن ایسا نہیں آتا جو حضرت امام جعفر صادقؑ میں کوئی حرکت پیدا کر سکا ہو۔ سوا علوم اہلبیتؑ کے تحفظ و اشاعت کی اس مہم کے جس کی کھل کر ابتدا آپ کے والد ماجد نے کر دی تھی اور اب اسی کو اپنی نسبتہً طویل عمر اور اس وقت کے انقلابی حالات سے وقفے سے فائدہ اٹھا کر پورے طور سے فروغ دینے کا موقع حضرت امام جعفر صادقؑ کو ملا۔ جس کے نتیجہ میں مذہب اہلبیتؑ عوام میں "ملت جعفریؑ" کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔

یہ کیا تھا؟ یہ وہی جذبات سے بلند ہونے کا عملی مشاہدہ ہے۔ جسے "معراج انسانیت" کی حیثیت سے ہم ان کے تمام پیش روؤں میں دیکھتے رہے ہیں۔

بنی عباس کے تخت سلطنت پر بیٹھنے کے بعد کچھ دن تو اولاد رسولؐ کو سکون رہا مگر منصور دوانقی کے تخت سلطنت پر بیٹھتے ہی پھر فضا مکدر ہو گئی اور چونکہ یقین تھا کہ بنی امیہ کو جو ہم نے شکست دی ہے، وہ اولاد فاطمہؑ کے ساتھ ہمدردی ہی سے فائدہ اٹھا کر۔ اس لئے یہ اندیشہ تھا کہ نہ جانے کب عوام کی آنکھیں کھل جائیں اور وہ اسی طرح جھک جائیں۔ خصوصاً اس لئے کہ بنی امیہ کے زوال کے آثار واضح ہونے کے بعد جب بنی ہاشم نے مدینہ میں جمع ہو کر ایک مجلس مشاورت منعقد کی کہ انقلاب کی تکمیل کے بعد تخت سلطنت کس کے سپرد کیا جائے تو سب نے حسن مثنیٰ فرزند امام حسنؑ کے پوتے محمد بن عبد اللہ کو اس منصب کا اہل قرار دیا تھا۔ اور سب نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اس جلسہ میں منصور بھی موجود تھا۔ اور اس نے بھی محمد کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اس کے بعد سیاسی ترکیبوں سے اس کارروائی کو نسیاً منسیاً کر کے بنی عباس تخت خلافت پر قابض ہو گئے۔ اس لئے بہت بڑا کانٹا جو منصور کے دل اور آنکھ میں کھٹک رہا تھا وہ محمد بن عبد اللہ کا وجود تھا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ برسر اقتدار آنے کے بعد خصوصیت سے اولاد امام حسنؑ کے خلاف ظلم و تشدد شروع کر دیا گیا۔

عبداللہ بن الحسن جو عبداللہ المحض کے نام سے مشہور تھے۔ امام زین العابدینؑ کے بھانجے یعنی فاطمہ بنت الحسین کے صاحبزادے تھے۔ اور محمد ان کے بیٹے جو اپنے ورع و تقویٰ کی بنا پر نفس زکیہ کے نام سے مشہور تھے جناب فاطمہ بنت الحسینؑ کے پوتے تھے۔

منصور نے تمام سادات حسنی کو قید کر دیا اور خصوصیت سے عبداللہ المحض کو پیرانہ سالی کے عالم میں انتہائی سخت شدائد و مظالم کے ساتھ قید تنہائی میں محبوس کیا کہ الحفیظ والامان۔

ظاہر ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ قلبی طور پر ان حضرات سے غیر متعلق نہ تھے۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ جس دن اولاد حسنؑ کو زنجیروں سے باندھ کر گردن میں طوق اور پیروں میں بیڑیاں پہنا کر بے کجاوہ اونٹوں پر سوار کر کے مدینہ سے نکالا گیا اور یہ قافلہ اس حال میں مدینہ کی گلیوں سے گزرا تو امام جعفر صادقؑ اس منظر کو

دیکھ کر تاب ضبط نہ لا سکے اور چیخیں مار مار کر رونے لگے اور اسکے بعد ۲۰ دن تک شدت سے بیمار رہے۔ عبداللہ کے دونوں بیٹے محمد اور ابراہیم کچھ دن پہاڑی گھاٹیوں میں چھپے رہے پھر "تنگ آمد بجنگ آمد" کے مصداق ایک جماعت کو اپنے ہمراہ لے کر مقابلہ پر آمادہ ہوئے۔ اس موقع پر یہ واقعہ یاد رکھنے کا ہے کہ رائے عامہ محمد کے ساتھ اس حد تک محسوس ہو رہی تھی کہ امام ابوحنیفہ اور مالک نے نفس زکیہ کی حمایت و نصرت کیلئے فتویٰ دیا۔ مگر حضرت امام جعفر صادقؑ اپنی خداداد بصیرت کی بنا پر باوجود تمام جذباتی تقاضوں کے اس مہم سے علیحدہ رہے اور آپ نے اپنے دامن کو اس کشمکش سے بالکل ہی بچائے رکھا۔ آپ جانتے تھے کہ یہ مہم وقتی حالات کی بنا پر اضطراری فعل کے طور پر شروع کی گئی ہے جس کے پس پشت کوئی بلند مقصد نہیں ہے۔ نہ اس سے کوئی نتیجہ نکلنے والا ہے ممکن میں نے اگر اس کا کسی طرح بھی ساتھ دیا تو اس تعمیری خدمت کا بھی جو میں معارف آل رسولؐ کی اشاعت کے طور پر انجام دے رہا ہوں دروازہ مسدود ہو جائے گا۔

یہ بے پناہ ضبط و صبر وہی ہے جو ان کے آباؤ اجداد میں نظر آتا رہا تھا اور وہ عام انسانوں کے بس کی بات نہیں ہے۔

نوٹ:- سیرت چہاردہ معصومینؑ سے متعلق مزید معلومات کے لئے امامیہ مشن پاکستان (۱۶ ارنی انار کلی لاہور) سے "معراج انسانیت" طلب فرمایئے۔ قیمت ۲/- روپے۔

بقیہ:- نماز عید سے پہلے خطبہ صفحہ ۱۳ سے آگے

دو شخصوں کا باہمی تصادم ہو یا اختلاف خیال بہتر طریقہ مستقبل کے پر امن رہنے کا ہے کہ پہلی باتوں کو بھول جاؤ چنانچہ سنن داؤد کے طبع کراچی حال کے شائع شدہ ایڈیشن نے حاشیہ پر یہی لکھا کہ اب تو کافہ علماء اور ہر ہر بستی کے مفتیوں کا حکم یہی ہے اور اس میں اب کوئی اختلاف نہیں کہ خطبہ بعد میں ہو اور اجماع اسی بات پر ہے کہ نماز پہلے خطبہ بعد میں۔ ولم یلتفت الی خلاف بنی امیہ بعد اجماع العلماء اور بنی امیہ کے اختلاف پر توجہ کی ضرورت نہیں جبکہ علماء کا اجماع ہے۔ سلف کی یہ جراءت دیکھ کر میں دعا کرتا ہوں کہ خدا فقہ "حقیقیہ" کو مداخلت اور تحریف سے محفوظ رکھے۔

پروفیسر خواجہ محمد لطیف انصاری مسلم مشنری افریقہ

مولود بیت اللہ شہید شہر اللہ

علی مرتضیٰ ارواحنا لہ الفدا کی زندگی

(حزب اقتدار و ارباب حکومت کے غور و فکر کیلئے)

نظام حکومت ———— سلطنت کی اصلاح

حضرت علیؑ کو عنانِ حکومت ہاتھ میں لیتے ہی جن اہم پیچیدہ و ناگوار مخالفانہ حالات سے دوچار ہونا پڑا ان سے عہدہ برا ہونا کچھ آپ ہی کا کام تھا۔ اس ہنگامہ خیز زمانے میں کبھی آپ کو آشوب بغاوت کے استیصال میں مصروف ہونا پڑتا تھا اور کبھی ملک گیری پر توجہ کرنا پڑتی تھی لیکن حق یہ ہے کہ آپ کا عظیم ترین زریں کارنامہ نظام خلافت کی اصلاح ہے۔ (تاریخ اسلام نشرہ جا۔ ذہبی ص ۲۵۲)

جناب امیرؑ نے اصلاح مملکت کے دو طریقے اختیار فرمائے اولاً خلفشار کی حالتوں میں رعایا کی پوری حفاظت اور خبر گیری، ان کے حقوق کی رعایت اور ان کی دلجوئی اور تسکین۔ دوسرا طریقہ اس اصلاح کا بڑے بڑے سرکش مخالفوں کا مقابلہ تھا۔ جو عام طور سے ملک میں فساد کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ چنانچہ مغربی مؤرخوں نے بھی اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ جناب امیرؑ کے زمانہ میں خانہ جنگی کے باوجود اناج اور ضروریات زندگی کی قلت نہیں ہوئی اور گرانی رونما نہیں ہوئی چور بازاری اور سمگلنگ نہیں ہوئی۔

گرانی، احتکار، چور بازاری اور سمگلنگ سرمایہ دارانہ ذہنیت کا نتیجہ ہیں جن نفوسِ امارہ میں سرمایہ دارانہ ذہنیت کی پرورش ہوتی ہے ان کے نزدیک انسانیت اور اس کا کمال مادی اسباب میں ہی منحصر ہوا کرتا ہے ان کی غلط بیں نگاہوں میں انسان اور کامل انسان وہی ہو سکتا ہے جس کے پاس زر و جواہر کی کثرت، مال و اسباب کی فراوانی زخارفِ دنیوی و سامانِ معیشت کی افراط ہو۔ ان کی پرواز تخیل مادیت کی فضا سے باہر نہیں ہو سکتی وہ دولت و مال سے خزائن عامرہ اطلس و زربفت کے ملبوسات فاخرہ سر بفلک عمارتوں اور پرتکلف غذاؤں ہی کو معیارِ انسانیت اور معراجِ کمال انسانی سمجھتے ہیں۔

یہی وہ ذہنیت ہے جس نے پاکستان کو ان اوصاف کا حامل نہ بننے دیا جن کے لئے وہ عالم وجود میں آیا تھا اگر آج حکومت عوام اپنا پاکستان (وہ پاکستان جو حضرت بابائے قلت تو ید اعظم کے مطالبے) [illegible]

بنانا چاہتی ہے تو ان معاشی تباہ کاریوں کا قلع قمع کرے جن سے اُس کے عوام سخت ترین مصائب میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ غذائی اشیاء کو گرانی کے انتظار میں جمع کر کے رکھنا احتکار ہے۔ احتکار کے متعلق جناب امیر کا فرمان ملاحظہ ہو۔

"اے مالک اشتر! تم تاجروں کو احتکار سے باز رکھو۔ چونکہ رسول اللہ نے اس کی مخالفت فرمائی ہے جو شخص اس حکم امتناعی کے بعد بھی احتکار اور ذخیرہ اندوزی کا مرتکب ہو اسکو بغیر ظلم و زیادتی کے سزا دو" (دستور العمل والی مصر)

غذائی چیزوں میں ملاوٹ کو غش کہتے ہیں۔ ارشاد فرمایا وہ شخص مسلمانوں کے زمرہ سے خارج ہے جو ان کے ہاتھ غیر خالص مال بیچتا ہے۔

عدلیہ اور انتظامیہ:- عدلیہ کا انتظامیہ کے اثرات اور غلبہ سے آزاد ہونا عدل و انصاف کا تقاضا ہے اور نظام حکومت کے بہترین ہونے کا ثبوت ہے جناب امیرؑ کے زمانہ میں عدلیہ انتظامیہ کے غلبہ سے بالکل آزاد تھی۔ چنانچہ مصر کے مشہور عیسائی مورخ علامہ جرجی زیدان نے لکھا ہے کہ حضرت علیؑ کے واقعات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کی ظاہری خلافت کے زمانہ میں آپ نے اپنی زرہ کسی کے پاس دیکھی تو اس کو اس سے نہیں لیا بلکہ آپ اس شخص کے ساتھ قاضی شریح کے پاس فیصلہ کرانے کے لیے گئے اور وہاں اصول انصاف کی پابندی اور مساوات کو ملحوظ رکھنے کے لیئے عدالت میں اس شخص کے مقابل کھڑے رہے آپ نے بحیثیت خلیفہ بیٹھنے کی خواہش نہیں کی۔ حالانکہ عصر حاضر میں جو تہذیب و تمدن کی ترقی کا زمانہ کہلاتا ہے اگر کوئی معزز شخص عدالت میں جاتا ہے تو اسے کرسی ملتی ہے جس پر وہ بیٹھتا ہے مگر حضرت علی خلیفہ مسلمین ہونے کے باوجود وہاں بیٹھے نہیں وہ اس طرح اپنے ہر فعل سے عدل و مساوات کی تعلیم دیتے رہے اس مقدمہ میں قاضی نے اس شخص سے ثبوت طلب کیا اس نے کہا زرہ میرے قبضہ میں ہے اور قبضہ ملکیت کی دلیل ہے۔ قاضی نے جناب امیرؑ سے ثبوت میں گواہیاں طلب کیں۔ آپ نے فرمایا اس کے متعلق میرے پاس کوئی گواہ موجود نہیں قاضی شریح نے حضرت علی علیہ السلام کے خلاف اُس شخص کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ حضرت علی علیہ السلام فیصلہ سن کر خاموشی سے باہر تشریف لائے۔ اُن کا فریق مخالف نصرانی تھا مگر انتظامیہ کے رئیس اعلیٰ کے اس انصاف و مساوات کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا اور معافی کا طلب گار ہوا۔

سید امیر حیدر رضوی صاحب ، معترا

جنگ احد

عرب میں ایک معمولی شخص کے مارے جانے پر برسوں کے لئے جنگ کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا بدر میں قریش کے ستر آدمی مارے گئے تھے جو بقول مولانا شبلی اکثر وہ تھے جو قریش کے تاج وافسر تھے۔ اس بنا پہ تمام مکہ جوشِ انتقام سے لبریز تھا۔ ابوجہل کے بعد قریش کی زعامت کی عنان ابوسفیان کو ملی۔ ابوسفیان تین ہزار کا ایک جرار لشکر تیار کر کے جس میں سات سو زرہ پوش جوان تھے۔ بہت سے اونٹ اور کثیر تعداد سوار تھے ، مدینہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ عورتوں کی بھی ایک پوری جماعت لشکریوں کو جوش وغیرت دلانے کے لئے ساتھ تھی ان میں ہندہ مادرِ امیر معاویہ ، فاطمہ خالد کی بہن ، ام حکیم ابوجہل کی بیوی ، اور ریطہ عمرو عاص کی زوجہ ، قابل ذکر ہیں۔ یہ عورتیں ایسے اشعار میدان جنگ میں گا رہی تھیں جن کا مفہوم تھا کہ ہم حسن وخوبی میں ستارہ ہائے فلک کی لڑکیاں ہیں اگر تم پیش قدمی کرتے جاؤ گے تو ہم تم کو گلے لگائیں گے اگر پشت دکھاؤ گے تو تم سے الگ ہوجائیں گے۔

ابوسفیان کے لشکر کی آمد کی خبر سنکر حضرت نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا پرانے اور جہاندیدہ لوگوں نے کہا کہ مدینہ میں رہ کر مقابلہ کیا جائے لیکن جوان طبقہ نے اس کی مخالفت کی۔ حضرت نے اسی رائے کو قبول کیا اور آپ جنگ کے ہتھیار لگانے کے لئے اپنے خیمہ کے اندر تشریف لے گئے۔ جب آپ باہر نکلے تو لوگوں کو مدینہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے کے مخالف پایا لیکن حضرت نے فرمایا کہ یہ رسول کی شان کے خلاف ہے کہ ہتھیار لگانے کے بعد اپنے ارادہ سے پھر جائے۔ میدان جنگ میں پہونچ کر حضرت نے اس طرح صف آرائی کی کہ کوہ احد پشت کی جانب تھا، ایک دستہ عبداللہ بن جبیر کی ماتحتی میں پہاڑ کے درے میں لگا دیا اور ہدایت کر دی کہ یہ دستہ کسی حالت میں اپنی جگہ نہ چھوڑے۔ حضرت علی اور امیر حمزہ نے صفوں سے نکل کر جنگ کا آغاز کیا حضرت علی نے طلحہ کا خاتمہ کیا اور حضرت امیر حمزہ نے طلحہ کے بیٹے کو فی النار کیا اب عام جنگ شروع ہو گئی۔ مجاہدین اسلام۔ علیؑ۔ ابودجانہ اور حمزہ صفوں میں گھس گئے اور دشمن کے کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ اس گھمسان کی لڑائی میں وحشی نے دھوکے سے امیر حمزہ کو شہید کر دیا۔ حضرت علیؑ اور ابودجانہ کے بے پناہ حملوں سے دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے۔ لیکن ساتھ ہی مسلمانوں نے لوٹ شروع کر دی۔ جو دستہ احد

کی پشت پر عبداللہ بن جبیر کی سرکردگی میں تھا وہ بھی رسولؐ کے حکم کے خلاف لوٹ پر ٹوٹ پڑا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن نے پشتِ احد سے نکل کر مسلمانوں پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں بنی بنائی جنگ کا نقشہ بگڑ گیا اور مسلمانوں میں بھاگڑ مچ گئی۔ اس ہلچل میں یہ خبر بھی اڑ گئی کہ رسولِ خدا شہید ہو گئے اس نے مسلمانوں کے رہے سہے ہوش بھی گم کر دئے وہ میدان چھوڑ کر فرار کرنے لگے۔ حالت یہ تھی جیسا کہ قرآن نے کہا ہے کہ لوگ پہاڑ پر بھاگے جا رہے تھے اور رسولؐ ان کو پیچھے سے آواز دے کر بلا رہا تھا۔ بڑے بڑے سورما میدان چھوڑ گئے اور بعض نے تو ابوسفیان کو معافی کے پیغام بھی بھجوا دئے۔ ایک حضرت علی کی ذات تھی جو رسولؐ کی خبر گیری کے لئے بار بار رسول کے پاس آتے تھے آپ سے دشمنوں کو دفع کرتے تھے اور پھر فوج میں گھس گھس کر ان کا قلع قمع بھی کرتے تھے۔ آپ کی ان سرفروشانہ خدمات کی قدرت الٰہی بھی داد دے رہی تھی۔ غیب سے لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار کی صدائیں آ رہی تھیں بعض لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ نادِ علیؑ کی آواز بھی اسی جنگ میں سنی گئی۔ جنگ کے خاتمہ پر رسولؐ نے جناب امیر سے ازراہِ خوشنودی یہ پوچھا کہ یا علیؑ "چرا با یاران خود نہ پیوندی"[1] حضرت علیؑ نے جواب دیا کہ کیا ایمان لانے کے بعد کافر ہو جاتا اس جنگ کی فتح کا سہرا بھی جناب امیرؑ کے سر رہا۔

مدینہ میں جب جناب رسول خدا کی شہادت کی خبر پہنچی تو جناب فاطمہؑ بیتابانہ دوڑ کر میدان جنگ میں پہونچ گئیں لیکن میدان میں پہنچ کر جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت شہید نہیں ہوئے بلکہ کچھ زخمی ہو گئے ہیں تو آپ کو قدرے اطمینان ہوا اور آپ نے رسولؐ کی خدمت میں پہنچ کر زخم کو دھویا اور ایک کپڑا جلا کر اس کی راکھ اس میں بھری۔ یہ حضرت فاطمہؑ کی خدمتِ رسولؐ کا دوسرا عدیم المثال کارنامہ تھا۔

حضرت امیر حمزہ کی شہادت کا جناب رسول خدا کے دل پر بہت گہرا اثر ہوا آپ نے جب دیکھا کہ لوگ اپنے اپنے عزیزوں کو رو رہے ہیں تو آپ نے بڑی حسرت کے ساتھ فرمایا کہ افسوس حمزہ کا رونے والا کوئی نہیں جب مسلمان عورتوں کو حضرت کے ان تاثرات کا علم ہوا تو سب نے اپنے عزیزوں کا ماتم چھوڑ کے امیر حمزہ کے لئے گریہ کرنا شروع کر دیا کہا جاتا ہے کہ ایک عرصہ تک یہ دستور رہا کہ جب کسی کا کوئی عزیز مرتا تھا تو اس کے گھر پہلے امیر حمزہ ہی کا ماتم ہوتا تھا۔

[1] ترجمہ بزبان فارسی

پروفیسر سعید احمد خاں (حنفی) لاہور

قسط نمبر ۳

فقہ کے علم بردار

اللہ اللہ۔ جب قریب کے اسلامی صوبے شام کا والی قومی اموال سے محل تعمیر کرنے میں اور ابریشم و کمخواب کے ملبوسات پہننے میں مصروف تھا۔ امیر المومنین کس سادگی سے دو سوتی چادروں میں ملبوس بازاروں میں گھوم کر لوگوں کو تجارت کے اسلامی اصول سکھا رہے تھے۔ ابتدائے اسلام میں فقرِ مصطفوی کا اثر موجود تھا۔ یعقوبی تحریر کرتا ہے۔" وہ (حضرت علی) ہر روز بیت المال سے تین درہم بطور اجرت لیا کرتے تھے (تاریخ الیعقوبی ۲/۱۳۶) لیکن حضرت عثمان کے عہد میں بنی امیہ نے قومی اموال کو ذاتی خزانہ بنا لیا۔

۹ شعبی کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے اپنی زرہ ایک نصرانی کے پاس دیکھی تو اسے قاضی شریح کے پاس لے گئے۔ اور فرمایا: یہ زرہ میری ہے میں نے نہ اسے بیچا ہے اور نہ تحفہ دیا ہے تب قاضی شریح نے نصرانی سے کہا۔ جو کچھ امیر المومنینؑ نے کہا ہے اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو نصرانی نے جواب دیا، زرہ تو میری ہی ہے اور میرے نزدیک امیر المومنین کاذب نہیں۔ تب قاضی شریح حضرت علی کی طرف مخاطب ہوا۔ اور کہا۔ اے امیر المومنین کیا آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے۔ اس پر حضرت علی ہنس پڑے اور فرمایا۔ شریح نکتہ پا گیا ہے میرے پاس کوئی ثبوت نہیں تب شریح نے نصرانی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ نصرانی نے زرہ لی اور ایک قدم چلا۔ پھر واپس آیا اور کہنے لگا، میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ انبیاءؑ کے احکام ہیں۔ امیر المومنینؑ مجھے اپنے قاضی کے پاس لے جاتا ہے اور قاضی اس ان کے خلاف فیصلہ دیتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں بخدا اے امیر المومنین یہ زرہ آپ کی ہے۔ جب آپ صفین کی طرف جا رہے تھے تو میں لشکر کے پیچھے جا رہا تھا۔ یہ زرہ آپ کے سفیدی مائل سرخ اونٹ سے گر پڑی تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ نے کہا، اب جبکہ تم اسلام لے آئے ہو تو یہ تمہارے لئے ہے۔ پھر آپ نے اسے ایک گھوڑے پر سوار کر دیا (یعنی گھوڑا عطا کیا) شعبی کا بیان ہے کہ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ اسے خوارج کے خلاف جنگ نہروان میں لڑتے دیکھا تھا۔ (شم)

۱۰۔ جعدہ بن ہبیرہ، حضرت علی المرتضیٰ کے پاس آیا اور پوچھا، اے امیر المومنین آپ کے پاس دو آدمی آتے ہیں

جن میں سے ایک کو آپ اس کے اہل اور مال سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ اور دوسرا ایسا ہے کہ اگر وہ آپ کو ذبح کر سکے تو وہ ضرور آپ کو ذبح کرے گا۔ تو کیا آپ اس شخص کے حق میں اور پہلے کے خلاف مقدمے کا فیصلہ کریں گے۔ حضرت علیؓ نے اسے پلایا اور فرمایا۔ یہ بات اگر میری ہوتی تو میں (دوست کے حق میں) کرتا لیکن یہ (درست فیصلہ کرنا) ایسی بات ہے جو اللہ کے لئے ہے (اس لئے میں درست فیصلے سے انحراف نہیں کر سکتا) (ص۱۴۹)

(واہ واہ سبحان اللہ۔ دنیا میں کون ایسا ہے جو یوں عدل و انصاف سے فیصلہ کرے۔ یہی عدل و انصاف دشمن کے دل سے بھی دشمنی زائل کر دیتا ہے اور اسے دوست بنا دیتا ہے۔ اگر وہ کمینہ نہ ہو۔ اگر کوئی چیز مظلوم کے دل سے ظلم کے زخموں کے داغ دھو سکتی ہے تو ایسا ہی عدل و انصاف دھو سکتا ہے)۔

۱۱۔ صالح جامہ فروش نے بتایا کہ اس کی دادی نے کہا۔ میں نے امیر المومنین حضرت علیؓ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک درہم کی کھجوریں خریدیں اور انہیں اپنی چادر میں ڈال کر اٹھا لیا۔ ایک آدمی نے کہا۔ اے امیر المومنین کیا یہ ہم نہ اٹھالیں۔ آپ نے کہا اسے اٹھانے کا سب سے زیادہ حق بچوں کے باپ پر ہے (ص۱۵۰)

۱۲۔ زاذان کا بیان ہے کہ حضرت علیؓ اپنے عہد خلافت میں اکیلے بازاروں میں پھرتے تھے اور وہ بھٹکے ہوئے کو راستہ بتاتے اور کمزور کی امداد کرتے (مثلاً بوجھ اٹھوا دیا) جب وہ سبزی فروش اور کسی سوداگر کے پاس سے گزرتے تو اس کے لئے قرآن حکیم کھولتے اور پڑھتے۔

وہ آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو زمین میں نہ بلند مرتبہ کے خواہاں ہیں اور نہ فساد کے (القصص ۔ ۸۳)

۱۳۔ ایک شخص نے حضرت علیؓ کو دیکھا۔ آپ دونوں ٹانگیں ایک طرف لٹکائے ہوئے گدھے پر سوار ہوئے اور کہا میں ہوں وہ شخص جس نے دنیا کو حقیر جانا ہے۔ (ص۱۵۰)

۱۴۔ حسن بن صالح نے کہا کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس لوگوں نے زاہدوں کا ذکر کیا۔ بعض نے کہا کہ فلاں شخص زاہد تھا اور فلاں زاہد تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کہنے لگے کہ دنیا سے سب سے زیادہ زاہد بے رغبت حضرت علی بن ابی طالب تھے۔ (ص۱۵۰)

۱۵۔ ہشام ابن حسام کا قول ہے۔ جب ہم حسن بصریؒ کے پاس تھے تو خارجیوں میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا۔ اے ابو سعید (حسن بصری) تو حضرت علی بن ابی طالب کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ اس پر حسن بصری کی گردن کی رگیں سرخ ہو گئیں اور وہ کہنے لگے اللہ حضرت علی پر رحم کرے۔ وہ اللہ کے ایک تیر تھے جو اس کے دشمنوں کو جا کر لگتے تھے۔ ان کا علمی مقام بلند ترین تھا۔ اور رسول پاک کے قریب ترین تھا۔ وہ اس امت کے تارک الدنیا تھے۔ وہ اللہ کے مال کی چوری نہ کرتے۔ اور نہ احکام الٰہی میں کوتاہی۔ (قرآن پاک کے

احکام پر قائم رہتے تھے، ان پر عمل کیا اور ان کا علم حاصل کیا - وہ قرآن حکیم کے سرسبز باغ میں سے تھے اور اس کے
بلند مینار رہتے، یہ تھے حضرت علی بن ابی طالب - سن لے کمینے (ش)

۱۶- زاذان ابی عمر کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؑ کے سامنے ایک بات بیان کی، آپ نے کہا،
میری تو یہ رائے ہے کہ تو نے میرے سامنے جھوٹ بولا ہے، اس آدمی نے کہا میں نے جھوٹ نہیں
بولا، آپ نے کہا اگر تو نے جھوٹ بولا ہو تو کیا میں تجھے بددعا دوں، وہ کہنے لگا ہاں بددعا دو، تب حضرت
علیؑ نے بددعا دی، زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ وہ شخص اندھا ہو گیا - (ش)

۱۷- حضرت علیؑ نے فرمایا، دیکھو دنیا پیٹھ موڑ کر جا رہی ہے، اور آخرت سامنے آ رہی ہے - ان دونوں کے
بیٹے ہیں، پس تم آخرت کے بیٹے بننا، دنیا کے بیٹے نہ بننا - سنو دنیا سے بے نیازوں نے زمین کو فرش
بنایا ہے اور مٹی کو بچھونا، اور پانی کو خوشبو (یعنی ان چیزوں پر خوشی سے گزران کرتے ہیں) سنو جو آخرت کا مشتاق
ہوا - وہ خواہشات سے تسلی پا گیا اور جو نار جہنم سے ڈرا وہ ممنوع کاموں سے رک گیا، اور جو جنت کا خواستگار
ہوا وہ فرمانبرداری کی طرف تیزی سے بڑھا - اور جو دنیا سے بے رغبت ہو گیا - اس پر مصائب آسان ہو گئے -
سنو اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں جنہوں نے گویا اہل جنت کو جنت میں ہمیشہ رہتے دیکھا ہے، اور اہل
دوزخ کو ہمیشہ دوزخ میں رہتے دیکھا ہے، ان کے شر سے امن پا چکے ہیں (وہ شر سے محفوظ ہو گئے ہیں) اور
ان کے دل غمگین ہیں، اور وہ خود پاکدامن ہیں - ان کی حاجات مختصر ہیں - چند ایام انہوں نے صبر کیا، تا کہ عقبیٰ کی
طویل راحت پائیں، رات کو ان کے پاؤں (نماز میں) صف بستہ ہوتے ہیں، ان کے آنسو ان کے رخساروں
پر بہتے ہیں (عذاب سے) اپنی گردنیں آزاد کروانے کے لیے اللہ کے آگے عاجزی کرتے ہیں دن کو
وحشت سے ناخواہاں اور حلیم نیکوکار اور پرہیزگار ہوتے ہیں - گویا کہ وہ تیر کی طرح نحیف اور ناتواں ہیں جو
انہیں دیکھتا ہے کہتا ہے کہ یہ لوگ مریض ہیں - حالانکہ انہیں کوئی مرض نہیں ہوتا، اور سمجھتا ہے کہ ان
کا دماغ درست نہیں - دراصل (قیامت کے) اہم کام نے انہیں مخبوط الحواس کر دیا ہے (ش)

۱۸- اَصبغ بن نباتہ نے بتایا کہ ایک دن حضرت علیؑ منبر پر چڑھے، اور اللہ کی تعریف و توصیف کی - پھر موت کا
ذکر کیا اور کہا - اے اللہ کے بندو! موت سے نجات نہیں - اگر تم ٹھہرے ہو گے تو وہ تمہیں آ پکڑے گی
اور اگر تم اس سے بھاگو گے تو وہ تمہیں لے آئے گی، پس نجات طلب کرو، نجات، اور جلدی کرو
جلدی - تمہارے پیچھے ایک پکڑنے والا لگا ہے جو جلد قبر میں لے جائے گا - اس قبر کی تنگی و تاریکی و تنہائی
سے ڈرو، سنو قبر یا تو آتش کا ایک گڑھا ہوتا ہے یا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ - سنو وہ (قبر)
ہر روز تین بار کلام کرتی ہے - اور کہتی ہے - میں تاریکی کا گھر ہوں - میں کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں، میں وحشت کا

گھر ہوں۔ سنو اور اس (قبر) کے بعد ایک ایسا دن ہے، جس میں بچے بوڑھے ہوجائیں گے اور جوان مدہوش۔

(اس دن کے ہول سے) ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی، اور تو دیکھے گا کہ لوگ گویا نشے سے مدہوش ہیں، حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔ (الحج آیت ۲)

سنو اور اس کے بعد جو عذاب ہے وہ اس سے بھی زیادہ سخت ہے، آگ ہے، جس کی گرمی بہت زیادہ ہے، اور جس کی تہ بہت گہری ہے، اور جس کے زیور یعنی طوق و زنجیر اور مارنے کے ہتھوڑے لوہے کے ہیں، اور جس کا پانی کھولتا ہے اور جس کا داروغہ فرشتہ مالک ہے جس کے دل میں کوئی رحم نہیں۔

بیان کرنے والا کہتا ہے کہ پھر حضرت علیؓ روئے اور آپ کے ارد گرد کے مسلمان بھی روئے، پھر فرمانے لگے، خبردار۔ اور اس کے بعد جنت ہے، جس کا عرض آسمانوں اور زمین جتنا ہے، جسے خدا سے ڈرنے والوں کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ اللہ ہمیں اور تمہیں خدا سے ڈرنے والوں میں سے بنائے اور تمہیں دردناک عذاب سے پناہ دے (ش ۲۸)

۱۹۔ مہاجر العامری نے کہا۔ حضرت علی بن ابی طالب نے اپنے ایک رفیق کو ایک شہر کا والی بنایا اور عہد نامہ لکھا، جس میں یہ تحریر تھا۔

خدائے عزوجل کی تعریف کے بعد۔ اپنی رعیت سے زیادہ دیر حجاب میں نہ رہو۔ کیونکہ والیوں کا رعیت سے حجاب میں رہنا تنگی کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔ اور معاملات سے ناواقفیت پیدا کرتا ہے، اور جس بات سے حجاب کیا ہے اس کے علاوہ دوسری چیزوں سے بھی حجاب ناواقف بنا دیتا ہے۔ اس طرح حجاب بڑے کام کو حقیر ظاہر کرتا ہے، اور حقیر کام کو بڑا بنا کر دکھاتا ہے۔ اچھی چیز کو قبیح اور قبیح کو خوب صورت دکھاتا ہے، اور حق کو باطل سے ملا دیتا ہے۔ والی تو صرف ایک انسان ہے جو نہیں جانتا کہ لوگ کون سے معاملات اس سے چھپاتے ہیں۔ لوگوں کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں جس سے جھوٹ کو سچ سے الگ کیا جاسکے۔ پس اپنے حجاب کو کم کر کے لوگوں کے حقوق کی حفاظت کر۔ کیونکہ تو صرف دو آدمیوں میں سے ایک ہے یا تو ایسا شخص ہے جس نے اپنے آپ کو حق کی راہ میں صرف کرنے سے کنجوسی کی ہے، پس تو حق واجب کے دینے میں کیوں حجاب کرتا ہے، اور پسندیدہ اخلاق سے کیوں رکتا ہے۔ یا تو ایسا شخص ہے جو لوگوں کے حق ادا کرنے میں بخل اور ممانعت کرتا ہے۔ پس تیری نعمت بہت ہی جلد زائل ہو جائے گی، جب لوگ تجھ سے ناامید ہو جائیں گے تو (اپنے حقوق کے مطالبے میں) وہ بہت جلد رک جائیں گے۔

حالانکہ لوگوں کی اکثر حاجتیں ایسی ہیں جن کا تجھ پر کوئی بار نہیں۔ جیسے کسی ظلم کے خلاف شکایت یا انصاف کا طلب کرنا۔ پس جو نصیحت میں نے تجھے کی ہے اس سے فائدہ اٹھا اور اپنی ہدایت اور نجات کا خیال کر۔

المدائنی کہتا ہے کہ حضرت علیؑ نے اپنے ایک عامل کو لکھا:-

آہستہ ہو جا۔ گویا کہ تو اپنی مدت (حیات) کو ختم کر چکا ہے۔ اور تیرے اعمال تیرے آگے پیش کئے گئے اس مقام پر جہاں فریب خوردہ (گنہگار) حسرت زدہ ہو جاتا ہے اور (اعمال نیکو کو) ضائع کرنے والا توبہ کی تمنا کرتا ہے اور ظالم (دنیا کو) واپس جانے کا خواہاں ہوتا ہے (کہ اپنے ظلم وجور کی تلافی کر سکے) (۹۹)

۳۰۔ ابو عبیدہ نے کہا امیر معاویہ نے حضرت علیؑ کو تحریر کیا، اے ابو الحسن میری بہت سی فضیلتیں ہیں میرا باپ جاہلیت میں سردار تھا، اور اسلام میں میں بادشاہ بن گیا ہوں۔ رسول کریمؐ کے سسرال میں سے ہوں اور مومنوں کا ماموں ہوں، اور کاتب وحی بھی ہوں"۔ تو حضرت علیؑ نے فرمایا۔ کیا ان فضیلتوں کی بنیاد پر کلیجے کھانے والی کا بیٹا مجھ پر فخر کرتا ہے۔ پھر کہا۔ اے جوان لکھو:- ! (۱) نبی کریم محمدؐ میرے بھائی اور میرے خسرؐ ہیں۔ اور شہیدوں کے سردار حضرت حمزہ میرے چچا ہیں۔ (۲) اور حضرت جعفر طیار جو صبح وشام فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہیں میری والدہ کے بیٹے ہیں۔ (۳) اور رسول کریم محمدؐ کی صاحبزادی میرے گھر کی رونق اور میری دلہن ہے۔ جس کا گوشت پوست میرے خون اور میرے گوشت سے وابستہ ہے۔ (۴) اور احمد مرسل کے دونوں نواسے میرے اور زہرا کے بچے ہیں تو پھر تم میں سے کونسا ہے جس کو وہی فوقیتیں حاصل ہیں جو مجھے ہیں۔ (۵) اسلام لانے میں میں تم سب پر سبقت لے گیا۔ جبکہ میں ابھی کم سن ہی تھا اور جوان بھی نہ ہوا تھا۔ تب امیر معاویہ نے کہا اس مکتوب کو پوشیدہ رکھو، کہیں اہل شام اسے پڑھ نہ لیں اور ابن ابی طالب کی طرف مائل نہ ہو جائیں (۹۹)

یہ تمام نظم امیر المومنین کے دیوان میں موجود ہے، جہاں اس کے نو شعر ہیں۔ صلح حدیبیہ کے توڑنے پر ابو سفیان نادم ہو کر مدینے آیا تھا، اور اپنی بیٹی حضرت ام حبیبہ (جو رسول کریم کی زوجہ تھیں) کے گھر گیا جہاں اس نے باپ کو بستر پر نہ بیٹھنے دیا اور کہا کہ اس پر رسول کریم بیٹھتے ہیں۔ خدا کا دشمن اس پر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ اپنے پہلے خاوند کے ساتھ مکے ہی سے ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں، اور اسلام لانے کے بعد کبھی اپنے والدین اور بھائیوں سے کوئی تعلق نہیں رکھا۔ (باقی باقی)

جناب مُلّا واحدی

قرآن کریم کو سوچ سمجھ کر پڑھیئے

حجاج بن یوسف مسلمانوں میں بڑا خونخوار اور مردم آزار حاکم ہُوا ہے ۔ مسلمان مورخین نے اُسے ظالم الامّت کا خطاب دیا ہے ۔ وہ اہلِ بیتِ رسولؐ کا بھی دشمن تھا۔ کسی نے اس کو خبر پہنچائی کہ یحییٰ نحوی حسنؓ اور حسینؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذرّیت مانتے ہیں ۔ یحییٰ بن یعمر عدوانی بصری تابعی تھے ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی زیارت کر چکے تھے اور فقیہوں میں شمار کیے جاتے تھے ۔ لیکن شہرت بحیثیت ادیب اور نحوی کے تھی ۔ نحو میں امام نحو ابوالاسود کے شاگرد تھے ۔ حجاج نے انہیں طلب کیا اور برہمی کے ساتھ پوچھا کیوں جی ، تمہارے نزدیک حسنینؓ رسول اللہ کی ذرّیت ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو سند میں کوئی شعر پیش کرو یحییٰ نحوی نے کہا میں شعر کی بجائے قرآن پاک کی آیت پیش کرتا ہوں :۔ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۙ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ اور ہم نے (ابراہیمؑ ہی کا مرتبہ نہیں بڑھایا) ابراہیمؑ کو اسحٰقؑ (جیسا بیٹا) اور یعقوبؑ (جیسا پوتا بھی) دیا (اور) سب کو راہ راست دکھائی ، اور اس سے پہلے ہم نے (ابراہیمؑ کے جدِّ امجد) نوحؑ کو ہدایت کی تھی ، اور (پھر) ابراہیمؑ کی ذرّیت میں داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کو (ہدایت سے نوازا تھا اور پیغمبری ابراہیمؑ کی ذرّیت کے لیے مختص کر دی تھی) ۔ (سورہ ۶ ۔ آیت ۸۴)

حجاج اچھل پڑا اور بولا ، یہ آیت بار ہا پڑھی ہے ۔ اگرچہ کبھی ذہن اس طرف نہیں گیا ، خیر تمہارا استنباط صحیح ہے۔ (مندرجۂ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریمؑ کا نسب (بیٹی کی طرف سے) حضرت ابراہیمؑ سے ملا دیا ہے ؟

خدا معلوم کتنی آیتیں ہیں جنہیں ہم اور آپ سالہا سال سے پڑھتے چلے آ رہے ہیں ۔ لیکن ذہن ان کے مطلب اور ان کی روح کی طرف نہیں جاتا ۔ عوام کا کیا ذکر ، خواص ذرا سوچیں (قرآن مجید کا ایک ایک لفظ سمجھنے والے دھیان دیں کہ مندرجۂ ذیل آیتوں کی روح تک کبھی ذہن گیا ہے ۔ ارشاد ہے : اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۔ (اللہ جو بار بار فرماتا ہے کہ مرنے کے بعد پھر جِلائے جاؤ گے ، اور اعمال کا حساب لیا جائے گا ، بدلا دیا جائے گا ، اس میں شک مت کرنا ۔ اللہ کے وعدوں میں فرق نہیں پڑ سکتا ۔ اللہ کے وعدے ٹل نہیں سکتے) ۔ اللہ کا دیا وعدہ (یہی سورہ ۲ نے) سچا ہے ۔ (دیکھو) کہیں دنیا کی (چند روزہ) زندگی (اور چند روزہ بہار اور

چہل پہل، تمہیں (غلط فہمی میں مبتلا نہ کر دے)۔ دھوکے میں نہ رکھے (کہ ہمیشہ اسی طرح گزرے گی۔ زادِ آخرت جمع کرنے کی کیا ضرورت ہے! قیامت کے ڈراوے یونہی ہیں۔ قیامت آج تک نہیں آئی تو آئندہ کیا آئے گی اور آتی ہے تو آنے دو۔ ہماری تقدیر میں عیش لکھا ہے۔ یہاں بھی عیش اڑا رہے ہیں، وہاں بھی عیش اڑائیں گے۔) وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ۔ (اور شیطان کبھی کبھی یہ بھی کیا کرتا ہے کہ اللہ کی شانِ قہاری کو بالکل بھلا دیتا ہے اور صرف شانِ رحیمی کو ذہن میں جماتا ہے کہ جتنی چاہو نافرمانی کر لو، خوب مزے اڑاؤ۔ گناہ پر گناہ کماؤ۔ اللہ غفور رحیم ہے سب معاف فرما دے گا۔ تو تم شیطان کے بہکاوے میں مت آ جانا)۔ کہیں شیطان تمہیں (اس جال میں نہ پھنسا کے بے وقوف نہ بنا دے۔ (شیطان سے بہت ہوشیار رہنا۔ شیطان اللہ کا نام لے کر بھی دھوکا دے جاتا ہے)۔

پوری آیت ہے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا ۚ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ۔ اے لوگو! (اللہ کے احسانوں کو فراموش نہ کرو اور عاقبت اندیشی سے کام لو)۔ اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دہشتناک دن سے کانپو۔ جس دن (نفسی نفسی کا بازار گرم ہوگا اور کوئی کسی کو نہیں پوچھے گا، اور کسی کی مدد نہیں کرے گا) باپ بیٹے کو (عذابِ الٰہی سے) نہیں بچا سکے گا اور بیٹا باپ سے (عذاب کو ذرا سا بھی دفع نہیں کر سکے گا۔ (یاد رکھو) وعدہ الٰہی (یعنی قیامت کا آنا) برحق ہے۔ (کہیں) دنیا کی (چند روزہ) زندگی تمہیں بھلاوے میں نہ ڈال دے (اور زادِ آخرت فراہم کرنے سے نہ روک دے) اور دھوکا دینے والا (شیطان) اللہ سے غافل نہ کر دے۔ (مفہوم سورۃ ۳۱ آیت ۳۳)۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۝ اے لوگو! اپنے پروردگار (کے عذاب) سے ڈرو (اس کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرو)۔ لاریب قیامت کا زلزلہ بڑی (ہیبت ناک) چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے (تو حال سے بے حال ہو جاؤ گے اور دیکھو گے کہ) سب دودھ پلانے والیاں (مارے دہشت کے بچوں کو) دودھ پلانے سے غافل ہو بیٹھیں گی، اور سب حمل والی عورتوں کے حمل گر جائیں گے۔ اور (اے دیکھنے والے!) تو (اس دن) لوگوں کو نشے کی سی حالت میں دیکھے گا، حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے۔ (نشے کا اس دن کیا کام!) بلکہ (خوف و ہراس اور فضا سے عالم میں انقلابِ عظیم دیکھنے کی وجہ سے ان کے ہوش و حواس اس قدر مختل ہو جائیں گے کہ یہ معلوم ہوگا جیسے نشے میں چور ہیں۔ اس دن نافرمانوں اور سرکشوں کو جو عذاب دیا جائے گا، وہ) عذاب بے حد سخت ہے۔ (ناممکن ہے کہ اس عذاب کے ڈر سے انسان کے ہوش و حواس نہ جاتے رہیں)۔ (مفہوم سورۃ ۲۲۔ آیات ۱ اور ۲)

سید حیدری سرباز بلتستانی

ایک انٹرویو

اہالیان بلتستان اسلامی اقدار کی حفاظت کے سلسلہ میں پاکستان کے لئے نمونہ عمل ہیں۔ وہاں .... دینِ حقہ کے احکام کی پابندی ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ ایک صدی سے زائد عرصہ بلتستان پر ڈوگرہ استبداد کا دور دورہ رہا۔ اس لئے اس کی نشانیوں اور بدعت پیروکاروں کی بدعتوں کے کچھ پرتو اب بھی نظر آتے ہیں۔ جن کو ختم کرنے کے لئے نوجوان نسل سرتوڑ کوشش کر رہی ہے۔

اس جد وجہد میں بلتستان کے ہر دلعزیز سماجی کارکن جناب فدا محمد ناشاد صاحب حسین آبادی پیش پیش ہیں۔ ان کی اور ان کے احباب کی مسلسل کوششوں اور جد وجہد کے نتیجے میں ان کے موضع کے پہلے نام کو تبدیل کر کے نواسۂ رسولؐ، جگر گوشۂ بتولؑ کے مبارک نام پر ...... "حسین آباد" رکھا گیا ہے۔ اس سلسلے میں راقم نے جناب فدا محمد ناشاد صاحب سے مل کر چند سوالات دریافت کئے۔

سوال نمبر ۱: آپ لوگوں کو اپنے موضع کا نام بدلنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

انہوں نے فرمایا۔ چونکہ کھیپونگ ایک ایسا نام ہے جس کے کوئی معنی نہیں۔ اسلام سے قبل بلتستان پر ظلمت محیط تھا اس وقت سے بعض مواضعات کے ایسے ہی بے معنی نام چلے آتے ہیں۔ اب جبکہ بلتستان آزادی کی فضا میں سانس لے رہا ہے اور اس سرزمین کا ذرہ ذرہ نور اسلام سے منور ہے۔ ہم ڈوگرہ استبداد اور بدعت کی نشانیوں کو مٹا دینا چاہتے ہیں۔ بقول علامہ اقبالؒ "جو نقشِ کہن تم کو نظر آئے مٹا دو"۔ ہم عرصہ سے یہ سوچ رہے تھے کہ اپنے موضع کا نام اسلامی اور باوقار رکھا جائے۔ لیکن حالات کو سازگار بنانے اور قدیم ذہنیت کے تبدیل کرنے میں کافی وقت اور کوشش صرف کرنی پڑی۔ ہمارے مربی اور سرپرست عالیجناب الحاج آغا سید حسن الموسوی اور الحاج آغا السید علی الموسوی مدظلہ کی نصیحتوں اور ہدایتوں نے ہماری رہنمائی کی اور ہم نے باتفاق رائے اپنے موضع کا نام "حسین آباد" رکھ دیا۔

سوال نمبر ۲: کیا حسین آباد نام رکھنے کی کوئی اور وجہ بھی ہے؟

اب سے تقریباً ۲۲ سال قبل الحاج آغا سید حسن و آغا سید علی صاحبان نجف اشرف سے فارغ التحصیل ہو کر واپس تشریف لائے تو انہوں نے بلتستان میں علوم محمدؐ و آل محمدؐ کی ترویج اور مجالس و محافل کی ترقی کے لئے

بہت سے اقدامات فرمائے۔ جہاں بلتستان میں مذہبی مجالس کے معیار کو بلند کرنے کی سعی کی گئی وہاں ہمارے موضع میں بھی جلسۂ یوم الحسینؑ کی بنیاد ڈالی گئی جو اب سال بسال بطفیلِ سید الشہداء منازل ترقی طے کر رہا ہے۔ نیز شہادت مظلوم کربلا کے سلسلے میں بلتستان کے صدر مقام سکردو میں سال میں دو مرتبہ عظیم پیمانے پر جلوس عزا برآمد ہوتا ہے۔ یہ ہمارے ہی موضع سے نکل کر ہمارے ہی موضع میں منتہی ہوتا ہے۔ "دستۂ حسینیہ حسین آباد" کے زیر اہتمام یہاں ایک دینی مدرسہ بھی قائم ہے جس کا نام مدرسۂ حسینیہ ہے۔ ان نسبتوں کے پیش نظر اس سال جلسۂ یوم الحسینؑ کے موقع پر اساتذہ والا تذہ جناب موسیٰ خاں صاحب تعلیم ناظر تعلیمات بلتستان نے تجویز پیش کی کہ اس موضع کا نام حسین آباد رکھا جائے۔ اہالیان موضع کی جانب سے جناب آغا سید محمد جواد و آغا سید علی الحسینی نے تجویز قبول کرتے ہوئے آخری منظوری کیلئے عالیجناب الحاج آغا سید حسن الموسوی و آغا سید علی الموسوی صاحب کی خدمت میں پیش کر دی۔ دونوں حضرات نے بکمال مسرت اجازت مرحمت فرمائی اور اب بحمد اللہ کھیچو نگ کا نام "حسین آباد" ہے۔

سوال ۳: کیا آپ اس نام کو عام طور پر رائج کرنے کے لئے بھی کوئی عملی اقدام کر رہے ہیں؟

جواب: ہم نے اس نام کی تشہیر کی خاطر مختلف پروگرام ترتیب دئے ہیں۔ اس سلسلے میں موضع حسین آباد کے بعض اہم مقامات پر جلی حروف میں بورڈ آویزاں کر رہے ہیں۔ ایک بڑے سائز کا اشتہار بلتستان کے طول و عرض میں بھیج رہے ہیں جس میں یہ اپیل کی گئی ہے کہ آئندہ موضع کھیچو نگ کو حسین آباد کے نام سے یاد کیا جائے۔ نیز ہم اس سلسلے میں مذہبی جرائد سے رجوع کریں گے۔ چونکہ نام کی یہ تبدیلی مذہبی مناسبت سے کی گئی ہے۔ مذہبی جرائد ہمارے اس اقدام کی ضرور حوصلہ افزائی کریں گے۔ ہم نے ایک کمیٹی بھی مقرر کی ہے جس میں جناب آغا سید جعفر شاہ صاحب، جناب حاجی غلام محمد صاحب، جناب حاجی علی صاحب ذاکر اہلبیت جناب حاجی حسن صاحب، کاچو مہدی علی خاں صاحب۔ جناب غلام حیدر صاحب، بابو محمد رضا صاحب اور وزیر علی کاظم صاحب شامل ہیں۔ اس کمیٹی کی رہبری جناب آغا سید محمد جواد اور آغا سید علی الحسینی صاحبان کر رہے ہیں۔ جناب الحاج آغا سید حسن الموسوی والحاج آغا سید علی صاحب الموسوی اس کمیٹی کے سرپرست ہیں۔

"منت پوری ہونے پر اپنا عہد پورا کرتا ہوں"

(ایک مردِ مومن کا بیان)

"میں نے عہد کیا تھا کہ اپنی منت پوری ہونے پر پانچ سو روپیہ امامیہ مشن کو بطور اعانت پیش کروں گا۔ بفضل خدا اور بطفیل محمد و آلِ محمد مجھے کامیابی ہوئی۔ لہٰذا پانچ سو روپیہ کا چیک ارسال خدمت ہے۔"

پیام عمل: چیک وصول ہوا۔ منتظمین محترم ادارے کی جانب سے شکریہ قبول فرمائیں۔

سید حسن مہدی صاحب ایم ایس سی (گلستان زہرا۔ ایبٹ روڈ لاہور)

میری سنو جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

۱۹۴۷ء تقسیم برصغیر کے نتیجہ میں پٹیالہ کے خاندانِ سادات (خلفاء پٹیالہ) کی شمع علم و فضل جناب خلیفہ سید محمد ہاشم صاحب مرحوم مصنف "ناموس اسلام" کو بھی لاہور آنا پڑا۔ یہ ۲۹ ذوالحجہ کو لاہور پہنچے۔

عزادار سید الشہداء جن کے ہاں یکم محرم تا ۸ ربیع الاول شاہی عزاداری ہوتی تھی اُن کے قلب و دماغ کی کیفیات کا اندازہ صاحبانِ درد ہی فرما سکتے ہیں۔ مرحوم نے اپنی دلی کیفیت و جذبات قلبی کا اظہار اشعار میں فرمایا اور اُس وقت وہ اشعار زیر مطالعہ کتاب پر تحریر فرما دیے۔ یہ تحریر میری نظر پڑی اور جناب محترم پروفیسر سید وزیر الحسن صاحب عابدی کو دکھائی۔ انہوں نے ازراہ کرم اشعار کو نقل فرمایا اور اب یہ ناظرین کی خدمت میں پیش ہیں۔

ان کے پڑھنے سے ہماری موجودہ نوجوان نسل کو اندازہ ہوگا کہ قیام پاکستان کے سلسلے میں قوم پر کیا گزری اور کن حالات سے دوچار ہونا پڑا۔ یہ اشعار ہماری اسلامی تہذیب، تمدن اور کلچر کی داستان ہیں۔ نگاہِ عبرت سے ایک ایک شعر پڑھیں اور سوچیں۔ اللہ کریم ملت کے نوجوانوں کو عقل و آگاہی عطا فرمائے۔ قوم کی ترقی و بقا کا فرض نوجوان نسل پر ہے یہی سرمایۂ ملت ہیں۔ اگر یہ عزم و جذبہ سے کام لیں تو "بیدار ہوگی" کی طرح کمر ہمت باندھیں، حکومت کو مستحکم کریں اور ملک کو مٹنے سے بچائیں۔ آمین۔

نہ چمن وہ ہے نہ وہ بوستاں ۔۔۔ نہ مکیں رہے نہ رہے مکاں
نہ وہ پھول ہیں نہ وہ بلبلیں ۔۔۔ نہ وہ سرو ہیں نہ وہ قمریاں!
نہ وہ ہمنشیں نہ وہ باغباں

نہ وہ بلبلوں کا ہجوم ہے ۔۔۔ نہ گلوں کی اب وہ بہار ہے
نہ وہ آسماں ہے نہ وہ زمیں ۔۔۔ نہ وہ آشیاں ہے نہ وہ مکیں
نہ وہ گھر رہے نہ وہ در رہے ۔۔۔ نہ زمیں رہی نہ وہ آسماں
نہ وہ صحبتیں نہ وہ محفلیں ۔۔۔ نہ وہ قہقہے نہ وہ بجلیاں
نہ اذان ہے نہ نماز ہے ۔۔۔ نہ وہ وعظ و پند کے درس ہیں
نہ غم حسینؑ کی مجلسیں ۔۔۔ نہ کلام حق کی تلاوتیں
نہ خدا رسول کا کچھ بیاں

خلیفہ سید سعید حسن مرحوم اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پٹیالہ مسلمان عورتوں کی بازیابی کے سلسلہ میں پٹیالہ بھیجے گئے اُن کے ہمراہ سٹاف بھی گیا وہ بستیوں اور قصبوں میں گئے خلیفہ سید محمد ہاشم صاحب مرحوم کی رہائشی کوٹھی کو بھی دیکھا۔ جن وسیع و عریض کمروں اور صحنوں میں مجالس عزا اور محافل میلاد ہوتی تھیں وہ "درشنی گوردوارہ سکھاں ضلع ہزارہ" میں تبدیل پایا۔ اُن کی زبانی آنکھوں دیکھا حال سن کر سخت قلق ہوا۔

پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل حضرات کے نام جو ماہنامہ ذخیرہ بھیجا جاتا ہے وہ واپس آ جاتا ہے جن حضرات کو ان کا صحیح پتہ معلوم ہو براہ کرم امامیہ مشن کو مطلع فرمائیں۔ (ادارہ)

ممبری نمبر ۳۰۴ ۔ غلام حسین صاحب حیدری ٹریڈنگ کمپنی ورس گنج سکھر، نمبر ۱۸۱۴ ۔ سید عجائب علی شاہ صاحب ۳۳ ڈیٹرہ کونسٹر روڈ لاہور نمبر ۱۱۰۴ ۔ چوہدری نفل داد صاحب چوپارہ مکان نمبر ۶/۴۷ گلی ڈاکخانہ وال وہاڑی ضلع ملتان نمبر ۱۳۱۹ مسٹر کریم بخش کھورو، ۱۷ ور سیر واپڈا کالونی روہڑی ڈیرہ ڈاکخانہ روڈ ڈیرہ والہ کالونی سندھ نمبر ۱۱۸۲ ۔ سید محمد مدبر صاحب رضوی ۲۹-۵ کراچی ایئرپورٹ کراچی ملا ، نمبر ۹۲۳۳ ۔ نائب صوبیدار سید احمد رضا نقوی صاحب مکان ۶/۲۱۶ وارڈ نمبر ۴ محلہ شاہ گردیز ملتان شہر، نمبر ۷۹۹۱ ۔ صوبیدار سید انیس الحسن صاحب جعفری معرفت محمد انور مرحوم جنرل سٹور خاص روڈ ڈاکخانہ و ضلع خیرپور، نمبر ۵۹۹ ۔ سید قمر الحسن شاہ صاحب شیخ کالونی [illegible] کالونی کوٹھی نمبر ۱ ضلع ساہیوال نمبر ۱۱۴۰۹ سید عابد حسین شاہ صاحب، تاج بورڈنگ کمپنی وہاڑی بازار منڈی بوریوالہ ضلع ملتان ، نمبر ۱۲۳۵۹ محمد منیر ڈرائیور پاکستان نیشنل آئل کریم چیمبرز بالمقابل سنٹرل ہوٹل مری ویدر روڈ کراچی ملا ، نمبر ۱۴۲۷ ۔ میاں محمد اقبال صاحب ایس ۔ وی ٹیچر مڈل سکول تریموں ضلع جھنگ نمبر ۱۱۸۹۰ ۔ شیخ لال دین پروپرائٹرز امجد برادرز ۲۶ رحمت مارکیٹ دوسری منزل انارکلی لاہور، نمبر ۸۹۲۲ سید محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر پولیٹیکل ایجنٹ مہتمم اولڈ ہائیکورٹ بلڈنگ پشاور، نمبر ۹۶۳۳ مشتاق جیلانی ملک بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل بی مقام و ڈاکخانہ بوچھال خورد بوساطت چکوال ضلع سرگودھا ۔ نمبر ۹۵۵ محترمہ زہرہ پروین زوجہ ملک اخلاق علی خاں ۴۷/۶ ماڈل ٹاؤن لاہور ۔ نمبر ۸۲۰۸ سید ناصر مہدی [illegible] پروسس اپریٹر سوئی گیس پلانٹ ڈاکخانہ سوئی گیس فیلڈ براستہ کشمور ضلع جیکب آباد ۔ نمبر ۲۰۳ سید ظفر علی شاہ ظفر منزل شورکوٹ روڈ جھنگ ۔ نمبر ۹۶۱ کریم بخش ریڈر ایکسائز آفس خیرپور میرس ۔

بقیہ اداریہ صفحہ ۶ سے آگے ۔ معلومات حاصل کریں ۔ شیعوں کا مطالبہ دینیات اس قدر [illegible] نہیں ہے کہ اس کے متعلق عبدالرشید صاحب اپنے دماغ پر زور ڈالیں اور حکومت بھی ایسی گئی گزری نہیں ہے کہ اس ضمن میں ان کا مشورہ طلب کرے۔ دراصل عبدالرشید صاحب کے دماغ میں ایک خارجی حکومت قائم کرنے کا سودا سما گیا ہے اس لئے وہ حکومت وقت کو مشورہ کے نام سے طرح طرح کے مسائل میں الجھائے رکھنا چاہتے ہیں اور خارجی مسائل پیدا کر کے فضا کو مسموم کرتے رہتے ہیں ۔ یہ وہی عبدالرشید صاحب ہیں جو اسی نوائے وقت میں "بصیرت" کے عنوان سے بعض مرتبہ ایسی اندھا دھند گولہ باری کر جاتے ہیں کہ اسے دیکھ کر علمائے اہلسنت بھی ششدر رہ جاتے ہیں ۔ انہی عبدالرشید صاحب نے اپنے ایک خط میں شیعوں کو من حیث القوم دشمن اسلام و اسلامیان قرار دیا ہے اور ایک شیعہ قائد اعظم محمد علی جناح کی قیادت میں قائم ہونے والے ملک (پاکستان) میں جہاد کر شیعوں کے خلاف جذبات بھڑکانے کو جہاد سمجھ لیا ہے ۔ لیکن جب فوج میں بھرتی ہو کر دشمنان اسلام سے جہاد کرنے کو اپنے لئے ایک خلاف سنت غیر ضروری عمل سمجھتے ہیں۔ "شیعہ طلبہ کے لئے جداگانہ دینیات" ایک ایسا مطالبہ ہے جسے مولانا کوثر نیازی اور علامہ علاؤ الدین صدیقی کے علاوہ مذہب کمیٹی کے ان سات جید علماء نے بھی تسلیم کیا ہے جس میں اسلام کے ہر مکتبہ خیال کے رہنما شامل ہیں بلکہ پاکستان کے مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب نے بھی جداگانہ دینیات کا باقاعدہ فتویٰ دیا ہے کیونکہ اسی میں اتحاد و اتفاق کی صورت ہے ۔ افسوس کہ ہمیں اپنی روش کے برعکس عبدالرشید صاحب کے متعلق کچھ لکھنا پڑا ہمیں ان سے کوئی ذاتی پرخاش نہیں البتہ دوسرے پاکستانیوں کی طرح ہم ان کے امن سوز رویہ کو قابل مذمت ضرور سمجھتے ہیں ۔ عبدالرشید صاحب کی روش صحیح العقیدہ ، [illegible] محب وطن و دوست اہل سنت سے بالکل مختلف ہے ۔ وہ [illegible] اور وہ ہمیں اپنی [illegible] سے بھی نوازتے رہتے ہیں ۔

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ کی چند نادر کتب

تحفۃ الواعظین:- تالیف مولانا السید علی حسنین صاحب قبلہ۔ اس کتاب میں مولانا موصوف اپنی مجالس شامل ہیں۔ جن میں فضائل و مصائب محمدؐ و آلِ محمدؐ بڑے مؤثر انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ مقررین کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ صفحات ۹۶۔ قیمت ۲۵/۔

نشانِ عزا:- تصنیف: محترمہ منور سلطانہ لکھنوی ایم اے۔ کتاب میں ۷۶ درد انگیز اور تبلیغی نوحے شامل ہیں۔ ماتمی انجمنوں کے لئے بہترین تحفہ۔ صفحات ۷۶ قیمت ۱/۰۰

طمانچہ بر رخسارِ یزید:- تصنیف خواجہ حسن نظامی دہلوی یہ کتاب ایک ناول کی حیثیت رکھتی ہے جس میں یزید، شمر، ابن زیاد وغیرہ کی بدکرداریوں کو داستان کے رنگ میں اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ یزید اور اس کے مددگاروں کا اسلام کے ساتھ دُور کا تعلق بھی نہ تھا۔ ورنہ وہ آلِ رسولؐ پر وہ ظلم وستم روا نہ رکھتے جس کے وہ مرتکب ہوئے۔ زبان و بیان پسندیدہ اور دلچسپ ہے۔ کتابت و طباعت معیاری۔ بہترین ٹائٹل صفحات ۱۲۰۔ قیمت ۳/۰۰

حیاتِ حکیم:- تالیف: مولانا السید مرتضیٰ حسین فاضل قبلہ۔ یہ گراں قدر کتاب آقائے السید محسن الحکیم طباطبائی اعلی اللہ مقامہٗ کے سوانح حیات پر مشتمل ہے۔ جس میں ان کے حالات و واقعات۔ سیرت و کردار۔ اور اخلاق و عادات پر قیمتی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ عراق کی بعثی حکومت کے نام نہاد شیعہ دشمنی پر مظالم، آقائے حکیم کا استقلال اور بیرونی دنیا میں اس کے ردِّعمل کی تفاصیل بھی شامل ہیں۔ اعلیٰ کاغذ۔ خوب صورت اردو ٹائپ کی طباعت صفحات ۱۸۸۔ قیمت ۴/۰۰ روپے

گلستانِ حکمت:- تالیف: آقائے احمد علی پور۔ ترجمہ: مولانا سید مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ۔ اس کتاب میں کلمات حضرت امیر المومنینؑ کا ترجمہ اور شرح مع عربی متن شامل ہے۔ اس کتاب میں ۵۶۷ کلمات مندرج ہیں۔ کتاب کے آغاز میں فہرست مضامین موجود ہے۔ جس سے اس کی افادیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ صفحات ۱۵۰۔ ہدیہ ۱۱/۵۰

عیون المعجزات:- تالیف: شیخ حسین بن عبدالوہاب اعلی اللہ مقامہٗ۔ ترجمہ: مولانا ملک محمد شریف صاحب ملتان۔ شیخ حسین بن عبدالوہاب پانچویں صدی ہجری کے جلیل القدر علماء میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنی اس تالیف میں حضرات ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کے فضائل و مناقب اور معجزات جمع فرمائے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے مومنین اپنے ہادیانِ عظام کی معرفت میں ترقی کرکے سعادتِ دارین حاصل کر سکتے ہیں۔ صفحات ۱۹۰ قیمت ۷/۔

۸ شوال — یوم غم

آٹھویں شوال تمام مسلمانوں اور بالخصوص شیعوں کے لئے یوم غم ہے۔ اسی دن ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ائمہ و صحابہ و ذریت رسول اکرمؐ کی آرام گاہ کو ہمیشہ کے لئے منہدم کر دیا گیا۔ یہ قبرستان جنت البقیع کے نام سے موسوم ہے۔ جس میں حضرت فاطمہ زہراؑ، جناب عباسؓ ابن عبد المطلب، حضرت امام حسنؑ، حضرت امام محمد باقرؑ، حضرت امام زین العابدینؑ اور حضرت عثمان بن عفان کی قبریں ہیں۔ ہمیں اس سے غرض نہیں کہ یہ کام کن ہاتھوں کے ذریعے عمل میں لائے گئے۔ لیکن اتنا ضرور ہوا کہ اس واقعے سے عالم اسلام کے قلوب پر سخت چوٹ لگی۔ اس انہدام میں وہ قبریں بھی شامل ہیں۔ جن میں سونے والوں کو خود رسول اکرمؐ نے اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارا تھا۔ اور خود ان کی قبریں بنائی تھیں۔ اگر یہ واقعہ دو چار صدی قبل کا ہوتا تو مسئلے کی نوعیت اور ہوتی۔ لیکن یہ واقعہ تو ہماری نظروں کے سامنے ہوا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ کوئی حکومت، کوئی فرقہ، کوئی ادارہ اس کام کو سرانجام دے۔ ہمارا مطالبہ محض اتنا ہے کہ حکومت عرب ہمیں اس بات کی اجازت دے دے کہ ہم ان مزارات پر حسب خواہش قبے بنائیں۔ تاکہ نفرت و عداوت کی وہ فضا ختم ہو جائے جو گذشتہ عناصر نے پیدا کر دی تھی۔ پاکستان کے عرب ممالک سے دوستانہ مراسم ہیں۔ ہم بھی اس دوستی کے متمنی ہیں۔ لیکن اتنا ضرور چاہتے ہیں کہ جن مزارات مقدسہ کو منہدم کیا گیا ہے انہیں تعمیر کیا جائے۔ خدا جانے ہماری آواز ان کے کانوں تک پہنچے گی یا نہیں جنہیں ہم سنانا چاہتے ہیں ——— اہل ایمان و جویداران اسلام کو چاہیئے کہ ۸ شوال کو یوم غم منائیں اور اپنی حکومت کے وسیلے سے اپنے دینی جذبات شاہ فیصل تک پہنچائیں تاکہ جلد از جلد جنت البقیع کی تعمیر ہو سکے۔

سجودے نیست اے عبد العزیز ایں　　　کہ خاکی روبم از مژگاں در دوست

(علامہ اقبالؒ)

ڈوائن ساورنٹی

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ کی جدید مطبوعات میں "ڈوائن ساورنٹی" وہ تصنیفِ لطیف ہے جس کا انتظار انگریزی داں حلقوں میں ایک عرصہ سے ہو رہا تھا۔ انگریزی میں اپنے موضوع پر یہ غالباً پہلی کتاب ہے۔

اس میں فاضل مصنف پروفیسر سید حسن ایم۔ اے ایل ایل بی (کراچی) نے خلافت الٰہیہ کے پیچ در پیچ مسئلے کو سلجھانے اور "اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہ" کے سمجھانے کی ایک عام فہم اور معقول پسند کوشش کی ہے۔

حکومت الٰہیہ سے وہ حکومت مراد ہے جو روئے زمین پر اللہ کے ان منتخب نائبین کے ذریعے قائم ہو جو قرآن پاک میں خلیفہ، نبی، امام اور رسول کے القاب سے ملقب و متعارف ہیں۔ آدم، نوح، ابراہیم اور محمد صلعم کو قرآن پاک میں علی الترتیب خلیفہ، نبی، امام اور رسول کہا گیا ہے۔ نبی آخرالزمان کے بعد ان ائمہ کے ذریعے جو حسب سابق خدا کے مامور کئے ہوئے تھے، زمین پر آسمانی ہدایت کا ابدی سلسلہ قائم رہا۔ اور یہی وہ بات ہے جو اثنا عشری مسلمانوں کے مابہ الامتیاز عقیدے کی حیثیت رکھتی ہے۔ بایں ہمہ اس کتاب کی یہ نمایاں خصوصیت ہے کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں کہی گئی جسے تمام مسلمانوں کے متفقہ حکما اور محدثین و مورخین کی مستند کتابوں کے معتبر حوالوں کی تائید حاصل نہ ہو۔ بلکہ بیشتر حوالے حضرات اہل سنت کی تصانیف سے لئے گئے ہیں۔ فاضل مصنف نے خلافت کے مابہ النزاع مسئلے کو کچھ ایسے حقیقت پسندانہ انداز سے حل کیا ہے کہ پڑھنے والا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ کتاب مسلم و غیر مسلم ہر مکتبۂ خیال کے لوگوں کی صحیح معلومات میں اضافہ اور بے وجود غلط شکوک و شبہات کا ازالہ کرے گی۔

از روئے قرآن و حدیث، خلیفۂ رسول کا کیا مقام ہے؟ ایک گروہ نے انتخاب خلیفۂ رسول کو اپنے ہاتھ میں لیکر خلیفہ راشد و غیر راشد کی تفریق کیوں ضروری سمجھی؟ آنحضورؐ کے حین حیات میں دین کب اور کس طرح کامل ہوا تھا؟ قرآن اور نبی آخرالزمان کے ارشادات کی روشنی میں اہل بیت، اولی الامر، ولی اور امام سے کیا مراد ہے، اور مسلمانوں کے لئے اس کا جاننا کیوں ضروری ہے۔ ان تمام سوالوں کے جواب "ڈوائن ساورنٹی" میں ملاحظہ فرمایئے۔ کتاب کا پیش لفظ جو خواجہ حبیب علی پی سی ایس منیجنگ ٹرسٹی امامیہ مشن پاکستان نے تحریر فرمایا ہے "پیام عمل" کے پچھلے شمارے بابت ماہ اکتوبر ۱۹۶۵ء میں بطور ضمیمہ شائع کیا جا چکا ہے۔ اس کے مطالعہ سے آپ کو کتاب کے مباحث و مطالب کے علاوہ اس کی افادیت و اہمیت کا کچھ اندازہ ہو سکے گا۔ یہ انگریزی پیش لفظ اپنے انگریزی داں احباب کو ضرور دکھایئے۔ "ڈوائن ساورنٹی" کی قیمت ۱۲/۵۰ ہے۔ اور مشن سے

تبصرہ

امام حریت — کتابچہ سائز ۱۹۲ صفحات سفید کاغذ کتابت و طباعت گوارا جلد خوبصورت کارڈبورڈ قیمت مجلد ۵۰/۴ غیر مجلد ۴/ ناشر پاک کتب خانہ اردو بازار راولپنڈی۔

یہ کتاب جناب سیدالشہداءؑ کے حالات پر سید محمد ذوالقرنین زیدی الحمار لیکچرار شعبہ تاریخ گورنمنٹ ڈگری کالج اسلام آباد کی تصنیف ہے فلسفہ تاریخ کا روشنی اور دنیا کے سیاسی و تمدنی انقلاب کے پیش نظر شہید اعظم حضرت امام حسینؑ کی زندگی کو نئے ذہنوں کے لئے دلچسپ طریق سے پیش کیا گیا ہے۔ ہماری قوم کے ہونہار نوجوان دانشور جناب حمار اگرچہ حلقہ مصنفین میں نئے داخل ہوئے ہیں مگر ان کا مستقبل تابناک نظر آرہا ہے۔ ان کی پہلی تصنیف حضرت امیر معاویہ — تاریخ کے آئینے میں قومی حلقوں میں خوب مقبول ہو رہی ہے۔ پاکستان میں لکھنے والوں کا قحط الرجال ہے اس لحاظ سے بھی حمار صاحب حوصلہ افزائی کے مستحق ہیں۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ ہم کھلے دل سے سفارش کرتے ہیں کہ حمار صاحب کی تصانیف سے مومنین استفادہ فرمائیں اور انہیں مقامی لائبریریوں میں داخل کرایا جائے یہ کتب امامیہ مشن سے مل سکتی ہیں۔ (سید حسن علی شاہ کاظمی)

پیام عمل کے انیس نمبر پر روزنامہ جنگ کراچی کا تبصرہ: سرپرست اعزازی: مولانا سید محمد جعفر زیدی صفحات ۱۹۶ قیمت سالانہ سات روپے۔ ناشر: امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ، دفتر پیام عمل ۱۰ ریٹی گن انارکلی لاہور۔

جو اہل دل ہیں سمجھتے ہیں وہ مقام انیس　　یہ فوق مرثیہ گوئی میں اہتمام انیس
حقیقت کی وہ خدمت انیس نے کی ہے　　رہے گا تا بہ قیامت بلند نام انیس

پاکستان میں جعفریہ مکتبہ فکر کا ماہانہ جریدہ پیام عمل، جناب پروفیسر سید کوثر حسنین ایم اے کی اعزازی ادارت اور جسٹس سید جمیل حسین رضوی کی نگرانی میں ہر ماہ ... باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ ادارہ پیام عمل نے سال رواں میں برصغیر کے ممتاز اور مشہور مرثیہ نگار میرانیس لکھنوی کی یاد میں خصوصی مقالات اور منظوم جذبات عقیدت کو ترتیب کرکے ایک خصوصی ایڈیشن متعدد نادر تصاویر کی شمولیت سے نکالا ہے معروف اور کہنہ مشق اہل قلم کی یہ نگارشات میرانیس مرحوم کی شخصیت، شاعری اور فنی مقام و مرتبہ کا بڑی حد تک احاطہ کرتی ہیں اور میرانیس نے اردو شاعری کی صنف مرثیہ گوئی میں جو کمال فن حاصل کیا ہے اس کے لاجواب اور بے مثال ہونے کی توثیق کرتی ہیں۔

اپنے محسنوں سے دست بستہ درخواست: اپنا ایسا کلام یا مضمون جو شائع ہو چکا ہے یا اشاعت کیلئے کہیں بھیجا ہوا ہے وہ پیام عمل میں اشاعت کی غرض سے نہ بھیجئے کیونکہ ایسی صورت میں ہمیں لکھی ہوئی کاپیاں کٹوا کر ان کی جگہ دوسرے مضامین لکھوانے پڑتے ہیں اور پرچے کی اشاعت میں ...

اطلاعات

اعلان جشنِ میر انیس:- حسب سال گذشتہ انشاء اللہ اس سال بھی ۱۹ شوال ۱۳۹۳ھ یوم وفات حضرت میر انیس انجمن یادگار انیس کراچی کے زیرِ اہتمام جشنِ میر انیس منعقد ہوگا۔ جشن تین نشستوں میں ہوگا۔ میر انیس کے مرثیوں کا انگریزی، فارسی، عربی اور ہندی میں ترجمہ (نظم میں) پیش کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ مقالے اور نظمیں بھی پیش کی جائیں گی۔ (سیکرٹری انجمن یادگار انیس ۴ - ایچ رضویہ سوسائٹی کراچی ۱۸)

ایران کا شکریہ:- وزیر اعظم بھٹو نے کہا کہ حالیہ سیلاب سے متاثر ہونے والے لوگوں کے لئے ایران کی حکومت اور عوام نے جس فراخدلی کے ساتھ امداد دی ہے اس پر پاکستان کے عوام ایران کے بہت ممنون ہیں انہوں نے کہا کہ ایران سے ملنے والی امداد سے اہل پاکستان بہت متاثر ہوئے ہیں اور اس کے لئے تہ دل سے ایران کے ممنون ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عطیات ایرانی عوام نے اپنی حکومت کی وساطت سے پاکستان کو دئے ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان کے سیلاب زدگان کی امداد میں ایران کے عام آدمی سے لے کر چھوٹے چھوٹے بچوں، خواتین، صحافیوں اور طلبا سبھی نے حصہ لیا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ حوصلہ افزا شاہ بانو کی وہ اپیل ہے جو انہوں نے سیلاب زدگان کے امدادی فنڈ میں چندہ دیا تھا۔ اسی طرح شہزادی اشرف پہلوی اور شاہی خاندان کے دوسرے ارکان کی طرف سے دیئے جانے والے عطیات نیز اس فنڈ کے لئے عطیات جمع کرنے کی مہم میں شاہ ایران کی ذاتی دلچسپی ہمارے لئے انتہائی حوصلہ افزا ہے۔ آپکے ان اقدامات کا شکریہ ہم زبان سے ادا کرنے سے قاصر ہیں لیکن یہ نہیں کہوں گا کہ اس طرح آپ نے ہمارے دل جیت لئے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ تو اس سے پہلے ہی ہمارے دل جیت چکے ہیں۔

اوقاف بورڈ:- روزنامہ امروز لاہور کی ایک خبر مظہر ہے کہ گورنر پنجاب نے ۱۴ ارکان پر مشتمل اوقاف کا مشاورتی بورڈ قائم کر دیا ہے۔ بورڈ کے سنی ارکان سنی اوقاف کی اور شیعہ ارکان شیعہ اوقاف کی دیکھ بھال کریں گے یہ مشاورتی بورڈ، ناظم اعلیٰ اوقاف کو انتظام نگرانی اور کنٹرول کے بارے میں مشورہ دے گا ان چودہ ارکان میں جسٹس جمیل حسین رضوی (لاہور) اور مولانا مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ (میانوالی) شامل ہیں۔ پہلی مرتبہ بورڈ کی میعاد ایک سال ہوگی مگر حسب ضرورت ایک سال کے لئے تجدید بھی ہو سکے گی مشترکہ مسائل کے بارے میں بورڈ کا مشترکہ اجلاس ہوا کرے گا۔

انجمن خدام اہلبیت میر بازموضع دیپالپور:- یہ انجمن تبلیغ مذہب اور قومی خدمت کی امنگ اور آرزو لئے منظر عام پر آئی ہے۔ مومنین سے درخواست ہے کہ اس کی ہم

غربا پر مشتمل ہے انجمن کا حساب حبیب بنک دیپالپور میں کھولا گیا ہے جس کا اکاؤنٹ نمبر ۹۰۲ ہے۔ صدر محمد شفیق حسین نائب صدر غلام رسول۔ آفس سیکرٹری سید شفقت حسین نقوی جنرل سیکرٹری اور خزانچی۔ سجاد حسین حیدری۔

"پیام عمل" کا سالانہ چندہ

۱۰ سے ۳۱ تک امامیہ مشن کے مندرجہ ذیل ممبران کا سالانہ چندہ وصول ہوا۔ ان کو الگ الگ رسیدیں جاری نہیں کی گئیں۔ ان کے ممبری نمبر حسب ذیل ہیں۔

۹۶، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۶۵، ۱۷۷، ۱۹۷، ۱۹۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۳، ۲۳۰، ۲۲۷، ۲۳۹، ۲۴۶، ۲۵۱، ۲۷۷، ۳۵۶
۴۷۵، ۵۵۵، ۶۱۲، ۶۱۷، ۶۱۹، ۶۷۱، ۶۷۶، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۹۱، ۷۰۷، ۷۱۱، ۷۱۳
۸۷۶، ۹۰۵، ۹۲۷، ۹۶۶، ۹۴۷، ۹۴۹، ۹۶۰، ۹۶۴، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۷۹، ۹۸۳، ۹۹۲، ۹۹۵، ۱۰۰۱
۱۰۰۴، ۱۰۰۸، ۱۰۱۳، ۱۰۱۹، ۱۱۸۳، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۲۰۳، ۱۲۰۸، ۱۲۱۰، ۱۲۱۳، ۱۲۱۶، ۱۲۱۹، ۱۲۲۷، ۱۲۳۰
۱۲۳۱، ۱۲۳۳، ۱۲۳۵، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۴۸، ۱۲۶۰، ۱۲۶۴، ۱۲۶۶، ۱۲۸۳
۱۳۹۰، ۱۵۸۲، ۲۰۲۳، ۲۲۸۷، ۲۹۳۰، ۳۲۳۲، ۳۵۸۵، ۳۵۹۷، ۴۳۱۱، ۴۴۷۷، ۵۰۳۰، ۵۶۴۴، ۵۷۸۹
۶۰۱۴، ۶۰۱۵، ۶۵۳۵، ۶۶۱۳، ۶۸۸۷، ۷۰۹۰، ۷۲۰۵، ۷۶۹۳، ۸۲۰۷، ۸۶۵۸، ۸۷۵۲، ۸۸۷۳، ۸۸۴۹
۹۳۳۱، ۹۵۷۱، ۹۵۹۳، ۹۸۱۳، ۱۰۱۰۵، ۱۰۱۲۹، ۱۰۳۹۳، ۱۰۳۹۵، ۱۰۳۹۷، ۱۰۸۰۱، ۱۰۸۲۶، ۱۱۰۹۰، ۱۱۲۳
۱۱۲۳۷، ۱۱۲۶۰، ۱۱۸۳، ۱۱۹۲۴، ۱۱۹۲۷، ۱۲۰۵۲، ۱۲۱۷۲، ۱۲۲۵۰، ۱۲۴۵۱، ۱۲۴۵۷، ۱۲۴۹۵، ۱۲۵۹۰، ۱۲۸۱۸
۱۲۸۶۹، ۱۲۸۹۰، ۱۲۹۳۰، ۱۲۹۳۱، ۱۲۹۳۸، ۱۲۹۴۲، ۱۲۹۵۲، ۱۲۹۹۲، ۱۳۰۱۱، ۱۳۰۳۶، ۱۳۰۷۴، ۱۳۰۹۳
۱۳۱۰۴، ۱۳۱۱۳، ۱۳۵۰۶، ۱۳۵۳۰، ۱۳۵۲۱، ۱۳۵۳۳، ۱۳۵۳۶، ۱۳۵۵۸، ۱۳۵۶۱، ۱۳۵۸۹، ۱۳۷۷۸
[illegible]، ۱۴۱۴۴، ۱۴۱۵۵، ۱۴۱۹۹، ۱۴۲۰۱، ۱۴۲۰۵، ۱۴۲۱۱، ۱۴۲۱۷، ۱۴۲۲۰
۱۴۲۳۰، ۱۴۲۳۳، ۱۴۲۳۷، ۱۴۲۳۸، ۱۴۲۴۴، ۱۴۲۴۹، ۱۴۲۵۶، ۱۴۲۵۷، ۱۴۲۸۴، ۱۴۳۱۰، ۱۴۳ [illegible]

شیعہ یوتھ لیگ کی طرف سے افطار پارٹی

پاکستان شیعہ یوتھ لیگ کے صدر علی محمد خواجہ نے آج شام ۳۰ کو اپنی قیام گاہ بیت الحسین پر ایک افطار پارٹی دی جس میں پنجاب ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جناب سردار محمد اقبال، میاں اسلم حیات ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس۔ آغائے رشید فرزانہ ڈائریکٹر خانہ فرہنگ ایران، مولانا سید مرتضیٰ حسین، نواب مشتاق احمد خاں ضیغم جنگ، ڈائریکٹر ٹریڈ کارپوریشن ملک ریاض حسین مجسٹریٹ درجہ اول، علاؤ الدین ارشد سول جج لاہور، عبد الخالق خاں، سید نصیر الحسن، آغا مہدی حسن کلسی باڈس، مقبول احمد خان، شیخ نصیر الدین، کیپٹن اورنگ زیب، سید سبط عباس ہمدانی، قیصر حسین خاں۔ سید طاہر علی رضوی، حیدر علی مرزا۔ راجہ عقیل اللہ خاں، ملک ریاض حسین، سید اظہر علی رضوی۔ خضر حیات، شیخ ماسٹر نذیر علی، اور دیگر شیعہ رہنما اور معززین نے شرکت کی۔ (حیدر علی مرزا)

انجمن محبان شہدائے کربلا کی جانب سے افطار پارٹی۔ پاکستان شیعہ مطالبات کمیٹی کے صدر سید جمیل حسین صاحب رضوی

کا اہتمام کیا اس تقریب میں ممتاز شیعہ رہنماؤں نے شرکت کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان شیعہ یوتھ لیگ کے صدر علی محمد خواجہ نے مسرت کا اظہار کیا اور حکومت کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے حکومت پر زور دیا۔ کہ وہ شیعہ مطالبات جن کو تسلیم کیا جا چکا ہے جلد از جلد عمل درآمد کروانے کا اہتمام کرے۔ آپ نے کہا کہ حکومت واضح یقین دہانیوں کے باوجود مسلسل ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ اور اس تاخیر کی وجہ سے شیعان پاکستان میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ بلا تاخیر مطالبات پر عمل درآمد کرائے۔ پاکستان شیعہ یوتھ لیگ کے جنرل سیکرٹری حیدر علی مرزا نے بھی سید جمیل حسین صاحب رضوی کے ممبر اوقاف بورڈ منتخب ہونے پر مسرت کا اظہار کیا۔ آخر میں جناب سید جمیل حسین رضوی نے منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ اور حاضرین کو یقین دلایا کہ وہ ہمیشہ قوم کی خدمت کرتے رہیں گے اور شیعہ مطالبات پر عمل درآمد کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا [illegible]

اخبار غم

مولانا مولوی سید محمد مرتضےٰ صاحب زیدی، اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر ماڈل ہائی سکول لاہور نے کچھ عرصہ بیمار رہ کر ۱۴ اکتوبر کو رحلت فرمائی مولانا اپنے علم و فضل اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے اپنے احباب اور رفقائے کار میں بہت مقبول تھے۔ انہیں آخری دنوں میں اپنے ۲۷ سالہ شکیل و نوجوان فرزند کیپٹن سید حسن امام زیدی کی جدائی کا ناقابل برداشت صدمہ سہنا پڑا۔ جو سقوط مشرقی پاکستان کے موقع پر شہید ہو گئے تھے۔ کیپٹن حسن امام زیدی مولانا کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔

● سید محمد اصغر صاحب ساکن کرشن نگر لاہور جو ڈاکٹر سرفراز صاحب کے بہنوئی تھے ۲۴ اکتوبر کی درمیانی شب کو حرکت قلب بند ہو جانے کے سبب انتقال کر گئے مرحوم بڑے خوش معاملہ اور ملنسار تھے۔

● سید علی اختر زیدی اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم لاہور نے ۲۰ اگست کو قصور جاتے ہوئے ایک بس کے حادثہ میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔ زیدی صاحب مرحوم کی شخصیت لیاقت و شرافت اور حسن اخلاق کا ایک حسین نمونہ تھی۔ جن لوگوں کو ان سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے وہ سب ان کی سیرت و کردار کے مداح ہیں۔ ● مشہور و معروف سوز خوان [illegible]

● محمد حسین صاحب ساکن ساندہ کلاں نے ایک شب و روز بخار میں مبتلا رہ کر [illegible] پیام عمل کے والد گرامی تھے۔ ● دنیائے اسلام کے مشہور محقق [illegible] جناب وحید الحسن ہاشمی کو صدمہ ۔ وحید الحسن ہاشمی ایم اے بی ٹی، ہیڈ ماسٹر [illegible] کچھ عرصہ بیمار رہ کر راہی جنت ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اللہ تعالےٰ مندرجہ بالا مسافران عدم کو جوار معصومین پاک میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو [illegible]

لندن میں انجمن کی ایک نئی شاخ کا افتتاح

سید جمیل حسین صاحب رضوی [illegible] گذشتہ دنوں جینوا گئے تھے۔ [illegible] کرتا تھی۔ وہاں سے انہوں نے راجہ صاحب محمود آباد کی خدمت میں لندن لکھا کہ وہ جون میں [illegible] کی شاخ قائم کی جائے۔ راجہ صاحب نے رضوی صاحب کو اطلاع دی کہ [illegible]

رضوی صاحب نے اس اجتماع میں شرکت کی راجہ صاحب اپنی علالت طبع کے باوجود شریک ہوئے۔ چنانچہ رضوی صاحب نے انجمن کی شاخ لندن میں قائم کی۔ ان کی اپیل پر ۵۱ پاؤنڈ فوراً جمع ہو گئے۔ کرنل شمس الحسن حیدر نے ۱۰۰ پونڈ اور دیگر مومنین نے ممبری قبول کرنے کے وعدے کئے۔ مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے۔ ڈاکٹر سید زوار حسین زیدی لوکل سیکرٹری لندن ۶۷ ہیش فیلڈ روڈ لندن ۱۲/۴ سید صادق حسین شاہ صاحب کاظمی لیدرہیڈ روڈ ٹیڈنگٹن سرے خزانچی انجمن کا حساب حبیب بنک لمیٹڈ ۱۲ مسنگ بری سرکس لندن ای سی ۲۰ میں کھول دیا گیا ہے حساب کا نمبر CD/۴۱۱۲ ہے۔ روپیہ چیک سے راجہ صاحب اور کاظمی صاحب کے دستخطوں سے برآمد ہو سکے گا۔ محترم رضوی صاحب ۱۹۴۵ء سے انجمن کے ممبر ہیں اور پاکستان میں انجمن کا قیام قبلہ حاجی جلال الدین حیدر مرحوم اعلی مقامہ نے ہندوستان سے لاہور آ کر رضوی صاحب کے دولتکدہ پر ہی ۱۹۵۰ء میں کیا تھا اس روز سے رضوی صاحب انجمن کی خدمت جس تندہی سے کر رہے ہیں اس کی مثال نہیں ملتی اللہ تعالیٰ ان کو عمر خضر عطا کرے۔

جو روپیہ لندن میں جمع ہوگا۔ وہ ایسے طلباء پر خرچ کیا جائے گا جو بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے لئے جائیں گے لوکل سیکرٹری لندن انگلستان کے دوسرے شہروں میں مقامی سیکرٹری مقرر کریں گے۔ ایک ضروری امر قابل ذکر ہے کہ رضوی صاحب نے لندن کی شاخ قائم کرنے کے سلسلہ میں انجمن کو ایک پیسے کا بھی زیر بار نہیں کیا۔ جزاک اللہ خیر الجزاء

(ڈاکٹر منظور حسنین زیدی ایم اے پی ایچ ڈی سیکرٹری انجمن وظیفہ سادات و مومنین)

ایک سالانہ یادگار مجلس :- مولانا مولوی آغا مہدی صاحب لکھنوی کے فرزند فقیہہ مولوی سید محمد ہادی مرحوم سندالافاضل مولوی عالم واعظ کے وسیلے کی مجلس ۱۸ نومبر کو ۱۰ بجے صبح مسجد اثنا عشری (بس شاپ ۱۲ لیاقت آباد کراچی) میں ہو رہی ہے عماد العلماء سید محمد رضی مجتہد خطاب فرمائیں گے۔ جو صاحب شریک نہ ہو سکیں وہ فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب سے دریغ نہ فرمائیں۔ مولانا محمد ہادی مرحوم ۶۰ گراں قدر کتابوں کے مصنف تھے۔ علامہ سید علی نقی النقوی مجتہد العصر نے ان کی یہ تاریخ کہی تھی :-

پئے تاریخ رحلت بادل چاک ! نوشتم خلد رفتی ہادی ما !
۱۳۸۵ھ

جنگی قیدیوں کی واپسی

جنگی قیدیوں کی واپسی کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور ہمارے کچھ پاکستانی بھائی بھارت کی قید سے رہائی پا کر وطن آ چکے ہیں ہم انہیں تہہ دل سے خوش آمدید کہتے ہیں اور ان کی واپسی پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ ہمارے باقی تمام پاکستانی بھائی بھی جو ابھی تک بھارت میں مقید ہیں۔ ہم سے جلد آ ملیں۔

(ادارہ)

اپیل

حسینِ مظلوم کے خونِ ناحق پر
پردہ ڈالنے کی ناکام کوششیں جاری ہیں!

غیبت امام عصر عجل اللہ فرجہ کے زمانے میں یہ ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے کہ ہم ان کا دفاع کر کے ذریعہ معصومین علیہم کو عمل کریں اور پھر۔ اسلام کی حقیقی تصویر واقعہ کربلا ہی کی روشنی میں دیکھی جا سکتی ہے۔ دنیا اسلام کے چاہنے والے حق کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ان کو اسلام کے صحیح خدوخال سے آگاہ کیا جائے۔ آج تبلیغ کے تمام وسائل موجود ہیں۔ اگر ہم نے اس فرض کو ادا کرنے میں کوتاہی کی تو پھر اس کے لیے ہمیں جواب دہ ہونا پڑے گا۔ اس سے پہلے کہ موت کا ظالم ہاتھ قوتِ عمل سلب کر لے کچھ ایسے کام ضرور کیجیے جن کی نیک جزا آپ کے نامہ اعمال میں درج ہوتی رہے۔ امام حسین علیہ السلام کی شہادتِ عظمیٰ کی نشر و اشاعت ہی ایک اہم دینی خدمت ہے۔ امامیہ مشن پاکستان یہ فرض کئی سال سے ادا کر رہا ہے۔ آپ بھی اس کے قائم کردہ حسینی فنڈ میں عطیات ارسال فرما کر ہر ماہ ایک معقول رقم کا لٹریچر بمع اخراجات ڈاک اُردو، انگریزی، گجراتی، سندھی، پشتو، بنگالی اور عربی جس زبان میں پسند کریں گے فراہم کیا جائے گا آپ کی خدمت میں بھیج دیا جائے گا تاکہ آپ اپنے حلقہ اثر میں مجالس اور جلوس کے مواقع پر ان کو مفت تقسیم کر کے اس اہم فرض سے سبکدوش ہو سکیں۔

اہلِ ثروت جلد از جلد رجوع فرمائیے تاکہ ہم آپ کے العزم کے لیے حسینی لٹریچر کو نہایت اہتمام کے ساتھ شائع کر سکیں۔

ہمیں امید ہے کہ شہدائے اعظم مظلوم کی یاد دلائیں۔ ہمارے بچے شہزادہ علی اصغرؑ اور شہزادہ قاسمؑ کے لیے۔۔۔ نوجوان حضرت علی اکبرؑ اور حضرت عباسؑ کے لیے، بڑے انصار حسینؑ کے لیے اور ہماری قوم کی بیٹیاں شہزادی سکینہؑ کے لیے اور مستورات مخدراتِ عصمت و طہارتؑ کے تذکروں کی نشر و اشاعت کے لیے اس فنڈ میں ضرور حصہ لیں گی!

ترسیل زر کا پتا:۔۔۔

آنریری جنرل سکریٹری امامیہ مشن پاکستان لاہور نمبر ۲